جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

له الحمد والمنة وله الشكر والنعمة كه رساله شريفه وكراسه جميله در رد منكرين الهام وبيعة ونقض كلام فرقه نجديه

مسمى

[illegible]

اثبات الالهام والبيعة
بادلة الكتاب والسنة
الملقبة
بتضحيك الاناس
على تحقيق الكلام

13725.8

سنة ۱۳۰۰ هجرى نبوى

[illegible]

درزمان مسعود بتوفيق الهى تائيد صمدى حسب الارشاد منشى عبد الحق صاحب لاهورى ومنشى الهى بخش صاحب

چهپا مطبع رياض الهند امرتسر مين باهتمام شيخ نور احمد مهتمم كى

137258

بل نقذف بالحق على الباطل فيدمغه فاذا هو زاهق ولكم الويل مما تصفون

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل البيعة موجب الرضوان والسكينة وسبب بعض عباده بالتحديث والالهام والصلوة والسلام على من بيعته بيعة الرحمن بحكم القرآن وبيعة خلفائه بيعته كما بيعته بيعة الرحمن وعلى آله واصحابه واتباعه الذين فيهم من زاد زوائد بيعة الغيب في الاعلام من الوالم والغمام من الله الملك العلام

بعد حمد و صلوۃ کے برادران دینی کو واضح ہو کہ سنہ ۱۳۰۲ ہجری میں ایک رسالہ مولوی غلام علی قصوری راقم الحروف کی نظر سے گذرا تو بقصد نظر انصاف وتحقیق اول سے آخر تک بغور و تامل تمام اسکا مطالعہ کیا۔ اغلاط لفظی اور اختلال معانی اور مخالفت اور نقص کلام کے سوا یہ بڑا نقص نظر آیا کہ اسکی تعلیمات سراسر طریقہ اہل حق کے برخلاف ہیں اور مصنف کو اہل اللہ سے عداوت قلبی اور عناد ہے پھر خیال آیا کہ مبادا یہ خود اپنی فہم کا قصور ہو۔ احتیاطاً پانچ نسخے رسالہ مذکورہ کے خرید کر نامی گرامی علما کی خدمت میں روانہ کئے چنانچہ ایک رسالہ بخدمت مولنا سید محمد نذیر حسین صاحب مدظلہ دوسرا بخدمت سید نواب صدیق حسنخان صاحب تیسرا بخدمت مولوی [illegible] صاحب لاہوری چوتھا بخدمت سامی مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی اور ایک رسالہ اپنے مطالعہ کیواسطے رکھا تاکہ مکرر نظر کیجاوے چونکہ محض اظہار حق منظور تھا خود ہی نظر انصاف سے دیکھا اور دیگر بزرگان عصر ہوا ہے فقیہین اساتذہ فن حدیث و تفسیر

ہیں استصواب کیا۔ الحمد للہ کہ سب کی رائے میری رائے سے موافق اور متفق ہوئی یہہ ایک بڑے معتبر دوست کے خط سے معلوم ہوا کہ نواب صدیق حسنخان صاحب سلمہ اللہ نے مولوی غلام علی کے رسالہ کو دیکھکر یہہ بہی کہا کہ ہم آجتک مولوی غلام علی کو عالم جانتے تہے مگر اسکی اس تصنیف سے معلوم ہوتا ہے کہ بالکل علم سے عاری ہے اور محض جاہل اور مولوی بدیع الزمان کو فرمایا کہ آپ جلدی اسکا رد لکہیں اور وہ رسالہ بہی انہیں کو دیدیا۔

نقل خط مولوی محمد نذیر حسین صاحب

از عاجز محمد نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی عبد الجبار سلمہ الغفار عن شر الاشرار بعد از سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ نامہ نامی مع رسالہ شخص معلوم رسیدہ مکاشف مدعا گردیدہ مشار الیہ از مقولہ اہل شرح صدو یخرجہم من الظلمات الی النور و شرح احوال آن مہجور است لہذا در رسالہ او اختلال مالامال واقع شدہ نعم ما قیل۔ بے تصیرت چہ شناسد سخن کامل را تلخ و شیرین بمذاق دل رنجور یکیست۔ لازم کہ آن صاحب از متمسکات کتاب و سنت و کلام کبرائے امت از سلف و خلف محققین بعنوان احسن بطرز لطیف در جواب تحریر آورند و آویزہ گوش ہر ہوش سازند کہ حق حقیق از انست اعمال بودہ پیرایہ حلل اہل سلوک گردد

نقل خط مولوی عبد الحی صاحب لکہنوی

از عاجز عبد الحی عفی اللہ عنہ بخدمت شریف مولوی عبد الجبار صاحب دام لطفہ سلام مسنون الاسلام قبول باد بورود عنایتنامہ ممنون منت و مرہون موہبت گشتم ہر چہ والدم جواب آنچہ مکرم رسالہ ارسالی فرمودہ بودند رسید انشاء اللہ تعالی ...

خواہم کرد - رسالہ قصوری پُر از قصور و فتور است بدی لایجد مصنف سبیل الہدی لعقلہ

و لفہمہ نے پندگشتہ جواب جاہلان باشد خموشی - معہذا انشاء اللہ بوقت فرصت توجہ

کردہ خواہد شد - مولوی **محمد حسین صاحب** لاہوری لکہتے ہین کہ اسکا خلاصہ یہ ہے

کہ آپکا رسالہ مرسلہ ہمارے پاس پہنچا اور مطالعہ مین آیا تو اس سے شیوہ مقلدین امرتسریہ کے کیسے نزدیک

پسندیدہ اور قابل اعتبار نہ ہوگا - راقم نے بوقت تحریر جواب اپنے شیخ کی صحبت

کو مد نظر رکہا اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلعم اور اقوال اور آثار کا ہدایت

کے سوا اور کسی چیز سے تمسک نہ کیا اور بحکم الدین النصیحۃ قصوری کی غلطیون اور

مغالطات کو حسبۃ للہ ظاہر کردیا - اور اغلاط لفظی سے سوائے چند مقامات کے

تعرض نہین کیا - حق سبحانہ تعالی فقیر کی سعی کو قبول فرماوے اور داخل ذریعہ

دین کرے اور یہہ توفیق بخشے کہ معترضین علی السنت کے اعتراضات اور اہل غلو

کی تحریفات اور اہل باطل کے توہمات اور جاہلون کی جہالات کو دور کرے اور اس

رسالہ کو تمام اہل اسلام کے لئے باعث ہدایت کرے اور عاجز کو خطا اور زلل سے

بچاوے اور واضح رہے کہ عبارت تحقیق الکلام بعنوان لفظ مغالطہ نقل کیجاویگی

اور جواب لفظ ہدایہ لکہا جائیگا - اب اصل مقصود کو شروع کرتا ہون اور خداوند

کریم سے اعانت چاہتا ہون - **مغالطہ** اور یہہ چار مذہب حنفی شافعی

مالکی حنبلی کیسے ہین اور کب سے بنے ہین الی قولہ خود بخود معلوم ہوگیا کہ یہہ سب بدعت

اور مستحدث ہین **ہدایہ** مذاہب اربعہ حق ہین اور انکا آپس کا اختلاف ایسا ہے

جیسا صحابہ کرام مین بعض مسائل کا اختلاف ہوا کرتا تہا چہ اختلاف کے ایک دوسرے سے

بغض و عداوت نہین رکہتے اور باہم سب و شتم نہین کرتے مثل خوارج اور روافض

کے صلحا اور ائمہ دین کی محبت جزو ایمان ہے اور عداوت انکی طریقہ خوارج کا اور ایک

مذہب کے واسطے تعصب کرنا شیعہ لوگونکی طرز ہے صراط مستقیم درمیان افراط و تفریط کے ہے

Marfat.com

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ **مغالطہ** اور کہتے تھے کہ یہ نماز جو ہم پڑھتے ہین فقط اہل اللہ کی صحبت مین رنگ اور ہی پیدا کر دیتی ہین یہ سب اقوال اہل علمون کے ہین اور یہ ان کے خرافات اگر مین بیان کرون تو کئی دفتر بنجاتے ہین

ہدایۃ بیشک اہل اللہ کی صحبت مین عبادت کی اور ہی لذت اور ہی کیفیت ہوتی ہے حضرت رسالتمآب صلعم کے اصحاب آپ کے حضور وصحبت کی برکت سے ایسی توجہ دل سے نماز پڑھتے کہ دشمنون کے تیر بدن مین گھس جاتے اور فرط حالات سے جبتک نماز سے فارغ نہ ہوتے اپنی حالت کیطرف توجہ نہ کرتے یہ قصہ ابوداؤد مین ہے مصنف نے اس قسم کا خشوع وحضور وتبتل الی اللہ کبھی خواب مین ہی نہین دیکھا اسیلئے منکر ہو بیٹھا صوفیہ کرام کی ایسی حالات ہزارون نے دیکھی ہین اگر بعض مسائل مین ایسے بزرگون سے خطا ہی ہوجائے تو رتبہ صدیقیت وحب مولی جو ان کے دل وجان کی روح ہے انکو نور وجد بخشتا ہے یکاد زیتها یضیئ ولو لم تمسسه نار نور علی نور یهدی الله لنوره من یشاء اللہ نور کی مثال بیان فرماتا ہے قریب ہے تیل کا خود ہی روشن ہوجائے اگرچہ نہ چھوئے اسکو آگ نور ہے اوپر نور کے راہنمائی کرتا ہے اللہ واسطے اپنے نور کے جسکو چاہے صحبت کے برکات وفوائد احادیث صحیحہ نبویہ سے ثابت ہین فرمایا کہ صحبت صالح کی مانند صحبت مشک فروش کے ہے جو پاس بیٹھیگا بے نصیب نہ رہیگا صحیحین مین ہے ذاکرین خدا ایسی قوم ہین جو انکا ہمنشین محروم نہین رہتا۔ اگر مصنف کو اس کیفیت کی خبر ہوتی تو انکار نہ کرتا اہل غفلت اور اہل اللہ کی نماز کو باہم کچھ نسبت نہین اللہ جلشانہ فرماتا ہے فویل للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون پس تباہی ہے واسطے ان نمازیون کے جو اپنی نماز سے غافل ہین اور فرمایا قد افلح المؤمنون الذین هم فی صلاتهم خاشعون۔ بیشک کامیاب ہوگئے وہ ایمان والے جو اپنی نماز مین خشوع کرنے والے ہین ان دونون

Marfat.com

آیتون کو بنظر تدبر دیکھو غافلون کی نماز کو سبب ویل اور خرابی کا فرمایا اور خشوع کرنیوالون کی نماز موجب فلاح اور رستگاری کا اور حضرت رسالت فرماتے ہین ان العبد لینصرف من صلوته ولم یکتب له منها الا نصفها الا ثلثها حتی قال الا عشرها خدا کا بندہ نماز پڑھکر فارغ ہو بیٹھتا ہے (اور تمامہ اعمال مین) اسکے لئے نماز مین سے کبھی نصف لکھا جاتا ہے کبھی تہائی یہانتک فرمایا کبھی دسوان حصہ رواہ اصحاب السنن یہ کمی بیشی ثواب کا بسبب قلت اور زیادت خشوع اور حضور نمازی کی ہے ورنہ بحسب ظاہر تو سب نمازی برابر ہین ان نصوص پر اگر مصنف غور کرتا تو بمشیت الہی شاید حقیقت امر اوسپر منکشف ہوجاتی **مغالطہ** یہہ اشغال پیری مریدی شرع مین کچھہ اصل نہین رکھتے **ہدایہ** ایسا کہنا محض غلط ہے بڑی عیاری کی بات ہے صوفیہ کرام کے اکثر اشغال اذکار قرآنیہ اور ادعیہ نبویہ ہین اور مراقبات بحکم نصوص ثابت ہین جنسے دل کو حیرت اور نور حاصل ہوتا ہے اور رجوع الی اللہ اور انابت بعد انقطاع اور خشیت اور تذلل پیدا ہوتا ہے مراقبہ معیت اور قرب صمدیت بہت آیات قرانی سے ثابت ہے جیسے وھو معکم اینما کنتم (وہ تمہارے ساتھہ ہے جہان کہین تم ہو) اور آیہ ونحن اقرب الیه من حبل الورید (ہم انسان کیطرف اسکی رگ جان سے زیادہ قریب ہین) اور آیہ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد پس مصنف کا اشغال واذکار کو بے اصل کہنا بے علمی کا سبب ہے بیشک امر محدث اور بدعی خواہی کسی قوم مین مروج ہو شرعاً کچھہ قدر نہین رکھتا اور عند اللہ ایک جو برابر نہین صوفیہ کا ایجاد ہو یا کسی اور کا احداث اس طایفہ کی نسبت تجربہ صحیحہ ہے مقام انقطاع وتبتل وخشیت وتذلل وقناعت توکل وانابت کا حاصل ہونا سواے التزام اشغال واذکار مروجہ طایفہ صوفیہ ثابتہ من سنت النبویہ کے بہت مشکل ہے اور ان کی برکت سے ان صفات محمودہ کا حاصل ہونا بتجربہ ثابت ہے اور امر تجربی النسبت کا انکار (خبط [illegible])

Marfat.com

مغالطہ ۴ اتفاقاً مین بسائے قولہ آمین الخ **ہدایہ** اسکا جواب بحث مسئلہ بعد مین انشاء اللہ بتفصیل لکھین گے اسجگہہ تحریر کرنیکی حاجت نہین **مغالطہ ۵** پھر قاعدہ محدثین پر اطلاع پائی وہ قاعدہ یہہ ہے کہ جس امر کو رسول اللہ صلعم نے فرمایا یا کیا اور اصحابون نے اسکو بالاجماع چھوڑ دیا اور ترک کیا وہ قول اور عمل حکم منسوخ ہونیکا رکھتا ہے

ہدایہ جس امر کا ترک باجماع صحابہ بنقل صحیح ثابت ہوجاوے تو بموجب قاعدہ محدثین کے اسکا متروک العمل ہونا دلیل نسخ ہے اور اگر اسکو ترک صحابہ کی روایت نہ پہنچی تو اسکے عدم علم سے منسوخ ہونا لازم نہین آتا بے خبری کا نام جہالت ہے اور جہالت لعنت کی ناسخ نہین ہوسکتی اور مصنف کا یہی دعوی ہے کہ مجھے عملدرآمد صحابہ کی بحث کے معاملہ مین کوئی روایت نہین ملی اور اسی بے علمی کا نام جہل ہے مصنف یہہ نہین کہسکتا کہ ترک بحث صحابہ سے بالاجماع ثابت ہے فتدبر [illegible]

ہم اس قاعدہ کو مفصلاً ذکر کرینگے **مغالطہ ۶** [illegible] ایک بزرگ کے ذریعہ سے رسالہ حمویہ [illegible] مغشوش اور بہت غلط [illegible] پر واقف ہوا اور عقاید [illegible] بالکلیہ زایل ہوگئے **ہدایہ** [illegible] کے واسطے مصنف نے یہہ رسالہ بنایا ہے خود اقرار کرتا ہے کہ ایک بزرگ کے طفیل رسالہ حمویہ ہاتھ آیا جو مصنف کے مفتی [illegible] کا سبب ہوا اور [illegible] کے یہہ رسالہ مجموعہ امور ونشنیعہ ہے لکھکر چھپوایا وما نقموا الا ان اغناہم اللہ ورسولہ من فضلہ فان یتوبوا یک خیرا لهم آیہ اسکو علاوہ درجہ اجتہاد کے مصنفین اور علم تاریخ مین بہی بڑا دخل ہے لکہتے ہین (رسالہ حمویہ تصنیف شیخ الاسلام عبدالسلام بن تیمیہ کا) اور وہ دراصل مین احمد بن عبدالحلیم کی تالیف ہے اسکی دعوی

مثل ہے ؎ چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا ؛ الا یا ایہا الساقی ادر کاساً وناولہا
ے **مغالطہ ۷** اور ہاتھ سے ہاتھ پکڑ لینا اس عہد کے علامات اور امارات
ہیں نفس بیعت میں داخل نہیں **ہدایہ** بیعت کے وقت میں ہاتھ پکڑنا عقد وعہد
فعلی ہے جس سے تاکید و پختگی عہد لسانی کی مقصود ہوتی ہے اور عقد فعلی عقد لسانی
کی علامت اور نشانی نہیں بلکہ ایک مستقل چیز ہے **عدۃ المومن کاخذ الکف**
مومن کا زبانی وعدہ (پختگی میں) مانند پکڑنے ہاتھ کی ہے (جیسے اقرار کے وقت ہاتھ
پر ہاتھ مارتے ہیں اور اسکو پکا وعدہ سمجھتے ہیں) مومن کا زبانی وعدہ ایسا ہے عقد لسانی
جسکو عقد فعلی سے قوت دیجاوے محض عقد لسانی سے ضرور زیادہ معتبر اور مضبوط
ہوگا **یداللہ فوق ایدیہم** جنہوں نے پیغمبر خدا صلعم سے بیعت کی انکے حق میں بایا
انکے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے اس آیت سے عہد فعلی کی کس قدر عظمت اور بزرگی ثابت ہوتی
ہے اگر ہاتھ میں ہاتھ لینا محض علامت عہد لسانی ہوتا تو اس قدر فضیلت نہ ہوتی مگر
بات سمجھنے کیواسطے عقل درکار ہے غرض یہہ ہے کہ یہاں ہاتھ میں ہاتھ لینا علامہ ٹھرایا ہے
اور صفحہ ۲۹ میں زائد بات بتلایا ہے اور صفحہ ۳۰ میں مسنون بلکہ صفحہ ۶ میں طریقہ حسنہ نبویہ
لکھدیا ہے ان عبارتوں کو ہم نے نمبر (۱۰) اور نمبر (۹۰) اور نمبر (۹۴) میں بعینہا نقل
۸ کئی ہیں **مغالطہ ۸** - اور بیعت مروجہ بیعت نے پیری و مریدی کے علامات
غیر منحصر ہیں بعضوں نے اس عہد کے علامات چار ابرو کی صفائی ٹھہرائی ہے اور بعضوں
نے سر کے تھوڑے سے بال کتر لینا اور بعضوں نے داغ کنندہ پر دینا اور کوئی بنگ کا
پیالہ پلا دیتا ہے اور کوئی کنٹھہ اور قلادہ ہاتھ میں ڈال لیتا ہے جب یہہ نوبت علماء تک
پہنچی اور علماؤں نے دیکھا کہ اس سب کا بڑا عروج ہے تو اونہوں نے ان سب واہیات
کو چھوڑ کر پہلے پیری مریدی کے علامت خرقہ دینا شروع کیا انتہی مختصراً **ہدایہ**
کس کتاب میں لکھا ہے اور کون کہتا ہے کہ رواج خرقہ سے پہلے علامت بیعت یہ منکرات

تہی اگر دعوی ہے توکسی کتاب کا حوالہ دو ہم کہتے ہیں کہ یہہ قول سراسر جہوٹ ہے اگر تمہارا کہنا ٹھیک ہو تو پہر اُن منکرات واہیات کو ملحق بالسنۃ اور حسنات کہنا چاہئیے کیونکہ اتباع تبع تابعین میں خرقہ کا عام طور پر رواج ہوگیا تہا اگرچہ جلال الدین رحمۃ اللہ نے اتحاف الفرقہ برصل الخرقہ میں اور مولوی عبد العزیز ملتانی نے اکوثر النبی میں علی مرتضی سے اعطاء خرقہ کی تصحیح کی ہے اور بعض محدثین نے سند خرقہ کمیل بن عباس تک جو حضرت مرتضی کے اصحاب سے تہے اور دوسیں قرنی تک جو اصحاب عمر فاروق رضی تہے بصحت پہنچایا ہے جیسا کہ ملا علی قاری نے موضوعات کبیر میں سخاوی نے اسکے اثبات کو نقل کیا ہے اور شیخ قسطلانی نے حافظ ابن حجر سے مگر محدثین کو ان روایات کی تصحیح میں گفتگو ہے قول صحیح وراجح یہہ ہے کہ رواج خرقہ شیخ جنید رح اور انکے ہمعصروں سے تہا جیسا کہ شیخ شہاب الدین سہروردی اور صاحب انتباہ نے بعد بحث کثیر کے اور نواب صدیق حسنخان صاحب نے اس قول کو صحیح اور راجح کہا ہے اور ولادت و وفات شیخ جنید مائۃ ثالثہ میں ہے یافعی وغیرہ اہل تواریخ نے انکے ساتہ تصریح کی ہے ہمعصر امام احمد اور بخاری کے ہیں اور وہ اتباع تبع تابعین میں سے ہیں جبکہ خرقہ اتباع تبع تابعین سے ثابت ہے تو دیگر واہیات بنا ذا ابیقول مصنف افعال صحابہ وتابعین ٹہرے اور پہر انکی واہیات کہنا خبط اور جنون ہے۔ **مغالطہ ۹** اسکے بعد جب اونہوں نے اس امر میں خسارہ دیکہا کیونکہ ایک دن میں سیکڑوں مرید بنجاتے ہیں اور روپیہ بہت خرچ ہوتا ہے **ھدایہ** یہہ تمہاری بدظنی ہے خوب عادت پکڑی ہے اپنے نفس کا تزکیہ کرنا اور ائمہ دین کو عیب لگانا۔ مقام غور ہے کہ اس طریقہ کے پیشوا مانند شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ وحضرت جنید بغدادی وحضرت بایزید بسطامی وامثال انکے پیری مریدی واسطے عزت دنیا کے کرتے تہے جیسا مصنف کا ملبسٹ اور یہہ کہنا کہ بخل سے باتہ خرقہ پہنانا چہوڑ دیا اس پر یہہ مثال صادق آتی ہے

کل ماعوے ترشح بما فیہ ایسے کام علماء نجاح ہرایست کے ہوتے ہین جو سیاکین کا حق بھی کہا جاتے ہین اورون کو کیا دلوینگے ـ صوفیہ کرام بتوفیق ملک علام درہم ودینار کو ٹہیکری برابر نہین سمجھتے ـ ہر طرف سے مال بیشمار آتا ہے اور خلق اللہ پر فی سبیل اللہ نثار کر دیتے ہین اگر پچھلے منقولات کا اعتبار نہو تو بقیۃ الاولیاء فخر الاصفیاء مولوی عبداللہ غزنوی رضی اللہ عنہ کا حال اپنے دل اور دیگر ہمعصرون سے دریافت کرو ـ

مغالطہ ۱۰ اسواسطے سرچ کرکے بیعت کو کہ ایک طریقہ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول تہا شروع کیا **ھدایہ** بیعت مسنونہ کو خود ہی طریقہ حسنہ رسول اللہ صلعم کہنا اور پہر بدعات مین شمار کرنا اس قسم کی فریب دہی ہے جیسے ملحد کہا کرتے ہین جو کوئی فرقہ شرک اور عبادت غیر اللہ سے خالی نہین تمام مذہبون مین عبادت غیر اللہ کا رواج ہوگیا ہے کوئی ستارہ پوجتا ہے کوئی بتون کو بعضے قبور اولیاء کو پوجتے ہین اور بعضے فرشتگان خدا کو کوئی انبیاء کو معبود پکڑتا ہے کوئی کعبہ ور حجر اسود اور مقام ابراہیم کو سجود کرتا ہے ایک گنگا جاتا ہے دوسرا ایک زیارت قبور انبیاء و اولیاء در بیت اللہ کو کسی نے مندر مکان کو کچھ کو مانا اور کسینے بیت اللہ اور مساجد کو واجب التعظیم جانا غرض ایسے تلبیسات وشبہات سے لوگون کے دلون مین شک ڈالتے ہین اور حق وباطل کو خلط کرکے طرف الحاد کی لیجاتے ہین جو سنت حضرت رسالت سے بتواتر لفظی ومعنوی ثابت ہوا اسکو بدعات مستحدثہ صوفیہ مین شمار کرنا اہل الحاد کا کام ہے خدا عزوجل ہم سبکو اور مصنف کو اس سے بچا دے

مغالطہ ۱۱ بیعت کرتے ہین ہر فریق نے اپنا اپنا طریق علحدہ علحدہ مقرر کیا کسینے ہاتھ مین ہاتھ لیکر مریدسے کلمہ شہادت پڑہنا اور تجدید ایمان کرانا شروع کیا اسمین اشارہ یہ ہے کہ سوائے پیری ومریدی کے از پہلے کافر ہوتا ہے اور قبل از بیعت بے ایمان تہا **ھدایہ** کلمہ شہادت جو نماز اور خطبہ اور اذان ودیگر مقامات مین پڑہا جاتا ہے بیشک اسکا ورد اور اس سے تجدید ایمان کیجاتی ہے

Marfat.com

اب تم کہو کیا ان مقامات مین کلمہ پڑہنے سے پہلے آدمی کا فر ہوتا ہے اور یا ایمان والے
کے حق مین کلمہ پڑہنا لغو ہے۔ مصنف بیچارہ کو ظاہر آیات کلام اللہ سے بہی خبر نہین
ایسی لاف زنی کی کیا ضرورت تہی (کہ قرآن وحدیث کی مہارت سے قوت استنباط
پیدا ہوئی) آپ کی تصنیف ہی آپ کے دعوی کو جہٹلاتی ہے۔ تصنیف گواہ است
کہ قولش درست نیست شاید پارہ اول بہی نہین پڑہا إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ
قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ جس وقت کہا اُسکو اسکے رب نے تابعدار ہو تو وہ بولا
تابعدار ہوا مین رب العالمین کا کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو بحکم الٰہی تجدید
اسلام کرے تو بقاعدہ مصنف لازم ہوگا کہ اس سے پہلے معاذ اللہ حضرت ابراہیم
کافر تہے اور پروردگار کا کہنا اور حضرت ابراہیم کا ماننا لغو تہا اعاذنا اللہ من الوساوس
جب غریب کو پہلے پارہ کی خبر نہین تو سورہ نمل کا قصہ کہان سے جانتا بلکہ سبا نے
کہا أَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مین اسلام لائی ساتھ
سلیمان کے واسطے اللہ رب العالمین کے اور اسی آیہ کریمہ سے پہلے ہے وَأُوتِينَا
الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ اور ہم اس سے پہلے جان چکے
تہے اور مسلمان ہو چکے تہے ان دونون آیتون سے صاف ظاہر ہے کہ جب حضرت
سلیمان کے روبرو اسلمت مع سلیمان کہا اس سے پہلے ہی مشرف با[illegible]
ایمان پر طعن کرنا دلیل ہے ہو پر بے خبری مصنف کے مسائل قرآنیہ سے قرآن مجید مین
حکم ہے ساتہ تجدید ایمان کے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
ای ایمان والو ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول پر یعنی اے ایمان والو تجدید ایمان کرو
اللہ کے سچے بندے ہر وقت تجدید ایمان کرتے رہتے ہین حافظ ابن القیم نے مدارج مین لکہا
ہے وکان شیخ الاسلام ابن تیمیۃ اذا اثنی علیہ فی وجہہ یقول واللہ انی
الی الآن اجدد اسلامی کل وقت وما اسلمت بعد اسلاما جیدا

یہہ تو بتلایئے کہ نماز کی دعائین ماثورہ بھی یاد ہین یا نہین آپ کے اختصار نماز سے
تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ شاید نہ جانتے ہو حضرت رسالت رکوع وسجود مین فرمایا کرتے
بِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ اور حکم دیتے کہ سوتے وقت کہو اٰمَنْتُ
بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ
مین ایمان لایا تیری اُس کتاب پر جو تونے نازل کی اور تیرے نبی پر جو تونے بہیجا کیا
اِس تجدید ایمان سے زمانہ سابق کا کفر لازم آویگا یا کلام لغو ہوگی آنحضرت فرماتے ہین
اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رواہ الترمذی وابن ماجہ افضل ذکر ہے
لا الہ الا اللہ پڑہنا اور موسی علیہ السلام نے دعا کی اے پروردگار تو مجہے سکہلا کوئی دعا
جسکے ساتہہ مین تجہہ کو پکارون پس حکم ہوا قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو کہہ لا الہ الا اللہ
رواہ البغوی فی شرح السنۃ ان احادیث سے فضیلت کلمہ توحید کی ثابت ہے
یہہ ایسا ورد ہے کہ رب العالمین نے اپنے رسول کو اسکی مداومت کا حکم دیا اور رسول خدا
نے اُمت کو سکہلایا اسکا انکار فیضان نبوی سے حرمان کی علامت ہے۔ کیا آپ ورد کلمہ شہادت
کو تحصیل حاصل سمجہتے ہین یا بخوف لزوم اقرار کفر زمان سابقہ کلمہ پڑہنے سے منکر ہین۔

مغالطہ ۱۲ - اور کوئی اسطرح پر کہا نہہ مین نا نہہ لیکر خود الحمد للہ پڑہتا ہے
اور بعض اذکار دیگر مرید سے کہتا ہے کہ توبہ کی مین گناہون سے اور کہتا ہے ای بیٹا
نماز پڑہنا روزہ رکہنا انتہی مختصراً **ھدایہ** مصنف کی عبارت مین کسیقدر
تقدیم تاخیر سہواً واقع ہوا ہے مگر کچہہ مضر مطلب نہین مقصود حاصل ہے مصنف کی خوبی
دیکہو جو تعلیم فاتحہ اور تاکید نماز و روزہ اور توبہ اور ذکر الٰہی کو بدعات و لغویات مستحدثہ
مین داخل کرتا ہے ان تعلیمات اور اشغال پر طعن کرنا شایان مومن نہین حضرت رسالت
اپنے اصحاب کو فاتحہ تعلیم کرتے صحیح بخاری مین ہے کہ آنحضرت نے ابوسعید رضی اللہ عنہ
کو فرمایا اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

هي السبع المثاني والقرآن العظيم کیا مین نہ سکھلاؤن تجھے سب سے بہتر
درجہ والی سورت قرآن مین وہ الحمد للہ رب العلمین اسیکا نام ہے سبع مثانی اور یہی
قرآن عظیم ہے ترمذی مین ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ارشاد کیا والذی نفسی
بیدہ ما انزلت فی التوریۃ ولا فی الانجیل ولا فی الزبور
ولا فی القرآن مثلھا قسم ہے اس ذات کی جو مہربان [illegible]
سورۃ فاتحہ جیسی کوئی سورت توریت اور انجیل [illegible]
کی گئی اور دارمی اور بیہقی نے روایت کیا [illegible]
من کل داء سورۃ الحمد مین ہر بیماری سے شفا ہے ان [illegible] اور بیان فضیلت
یہی مقصود تہا کہ اسکا التزام کرین اور وظیفہ کرین **مغالطہ** ۱۳ اور عورتونکی
بیعت کا یہہ طریق نکالا ہے کہ ایک برتن مین پانی ڈالکر اسکا ہاتہ اپنے ہاتہ مین داخل کرکے
یا کپڑا ایک طرف سے آپ پکڑکر اور دوسری طرف سے عورت کو پکڑا دو ہی [illegible]
مذکور ہوئے اسکو ہمنے الی قولہ اور صحیح ثابت ہے کہ رسول خدا صلعم [illegible] عورتون سے
قولی بیعت کی یہہ فعلی مستحدثہ نہین کیے **ہدایہ** ثم جو کہتے ہین [illegible] لوگ
عورت کا ہاتہ اپنے ہاتہ مین پکڑتے ہین یہہ محض افترا ہے [illegible]
ہے کسینے کبہی ایسا نہین کیا ہان اتنی بات بعض مشائخ سے منقول [illegible]
عہد لسانی کے ایک بڑے برتن مین پانی ڈالکر اسکی [illegible]
اور دوسری طرف عورت بیعت کرنیوالی اور کبہی بوقت بیعت کپڑے کا ایک کنارہ
آپ پکڑتے ہین اور دوسرا کنارہ اسکو پکڑنے کا حکم دیتے ہین فی الجملہ اس عمل کیواسطے
کچھہ تو سنت سے سند ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بایع النساء دعا بقدح ماء فغمس یدہ فیہ
ثم یغمسن ایدیھن فیہ روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ نقل کرتے ہین اپنے باپ

وہ اوسکے دادا سے کہا اونہون نے تہے رسول اللہ صلعم جسوقت بیعت کرتے عورتون
سے منگاتے ایک پیالہ پانی کا پہر ڈبلتے ہاتہہ اپنا اسمین پہر ڈبا تین عورتین اپنے ہاتہہ
اوسمین روایت کیا ہے اسکو ابن سعد اور ابن مردویہ نے اور ابن اسحاق نے مغازی
مین وعن الشعبی قال کان رسول اللہ صلعم یبایع النساء ووضع علی یدہ
ثوبا اخرجہ سعید بن منصور وابن سعد وابو داؤد فی المراسیل وعبد الرزاق ایضا اور روایت
ہے امام شعبی سے کہا اونہون نے تہے رسول اللہ صلعم بیعت کرتے عورتون سے اور رکہہ
لیتے کپڑا اپنے ہاتہہ پر اس روایت کو بیان کیا ہے ابو داؤد اور عبد الرزاق اور سعید بن
منصور اور ابن سعد نے اگرچہ یہہ روایت مرسل ہے مگر بہت محدثین کے نزدیک
حدیث مرسل حجت ہوتی ہے آیندہ ہم اس مسئلہ کو انشاء اللہ تعالی ہدایت نمبر ۹ مین بتفصیل
لکہین گے۔ مصنف صاحب بلوغ المرام ایکا مبلغ علم ہے اگر کوئی مسئلہ بلوغ المرام
مین نظر نہ آیا تو حکم لگا دیا کہ اس مسئلہ کا کہین وجود نہین اور لوگون کے تکفیر کیواسطے
قول صاحب تتمۃ الفتادی کو کافی جانتا ہے صوفیہ جن کے افعال واقوال کے لئے فی الجملہ
کتاب وسنت سے استناد ہے اُن پر طعن کرنا اور خود ایک کٹ ملا کے کہنے سے مشایخ
کبار کو کافر بتلانا عجب طرح کا اجتہاد ہے خود رافضیحت دیگران رانصیحت **مغالطہ**
۱۴۔ پس یہہ عاجز انشاء اللہ تعالی ان سب امور مفصلہ بالا کا علحدہ علحدہ بدلائل قرآنیہ
واحادیث صحیحہ یا حسنہ جواب دیتا ہے انشاء اللہ کوئی ضعیف حدیث اسمین داخل نکرونگا
ہدایہ مصنف نے ایفاء وعدہ نہین کیا دلائل قرآنیہ واحادیث صحیحہ تو درکنار
کسی محل جواب مین حدیث ضعیف بلکہ موضوع یا کسی عالم کا قول تک نہین لایا جس قدر ہے
اپنی طرف سے خیال بندی ہے جو سراسر پوچ ہے **مغالطہ ۱۵** رسول اللہ صلعم
تارک مستحبات کو بہی ملامت کرتے تہے جیسا کہ ایک انصاری اونچی ماڑی بنانیوالے
سے اعراض کیا اور اس سے روگردانی فرمائی حالانکہ اونچا گہر بنانا حاجت کیواسطے مباح ہے

ھدایہ سواہپر کے افاقہ میں بہی مصنف کے حواس درست نہین ہوتے دیکہو مستحب امر کی مثال بیان کرتا ہے اور آگے چلکر اوسیکو مباح کہتا ہے انصاری کے قصہ مین ترک مستحب وفعل مباح کا ذکر نہین۔ انصاری کا بالاخانہ زاید از حاجت تہا او حضرت رسالت عمارت فضول کو منع اور حرام فرمایا کرتے دیکہو اسی حدیث مین ہے اما ان کل بناء وبال علی صاحبہ الا مالا یعنی الا مالا بد منہ ہر عمارت بنانیوالے پر وبال ہے مگر جسکے بنائے سوا چارہ نہو روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اگر انصاری کا بالاخانہ بنا بر حاجت ہوتا تو کچہہ محل ملامت نہ تہا اس پوری حدیث کو شریر سمجہہ مین آجاویگا کہ انصاری نے فضول عمارت بناکر ارتکاب امر ممنوع کیا تہا اسواسطے حضرت نے اعراض فرمایا نہ ترک استحباب پر **مغالطہ ۱۶** موچہون کے بال بڑہانے والون پر اور بالون کے نہ دہونے والون پر کپڑے میلے رکہنے والے پر اور ایک پانون ننگا اور ایک پانون مین جوتہ پہنکر چلنے والے پر اور تخاصر کرنیوالے پر وغیر ذلک سخت ملامت کرتے تہے **ھدایہ** یہہ سب منہیات شرعی ہین مصنف صاحب کو امر مباح ومنہی عنہ کی تمیز نہین اور دعوی اجتہاد ہے انکی نہی اور منع کے دلایل ہمسے سنیے ترمذی اور نسائی اور احمد بن حنبل روایت کرتے ہین کہ حضرت رسالت نے فرمایا من لم یاخذ من شاربہ فلیس منا جو شخص اپنے موچہین نہین کترے وہ ہمارا نہین اور احمد ونسائی نے روایت کیا من کان لہ شعر فلیکرمہ جو شخص بال رکہتا ہو پس چاہئے عزت سے رکہے اسکو اسمین اکرام کا امر ہے اور امر وجوب کو چاہتا ہے اور یہہ بہی احمد ونسائی نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت نے ایک شخص کا لباس میلا دیکہکر فرمایا اما یجد ھذا ما یغسل بہ ثوبہ کیا اسے کچہہ میسر نہین آتا جس سے دہووے اپنے کپڑے۔ میلے کپڑون سے دوسرون کو بدبو آتی ہے اور بو سے پاس والے مسلمانون اور ملایکہ کو ایذا پہنچتی ہے ایذا رسانی ممنوع اور مذموم ہے تو میلا

بہی ضرور ممنوع ہونا چاہیے اور بروایت متفق علیہ ثابت ہے لا یمش احدکم فی
نعل واحد کوئی شخص ایک ہی جوتہ پہنکر نہ چلے یہہ سب کام اسواسطے ممنوع ہین
کہ انہین مشابہت بزمرہ مقہوران خدا ہے اعاذنا اللہ من غضبہ مونچہون کے بڑہانے
مین تشبہ بالمجوس ہے اور بال بکہرے اور میلے کپڑے رکہنے کو عادت شیطان فرمایا اور
ایک جوتہ پہنکر چلنا یہہ بہی فعل ابلیس بتایا اور تخاصر کو فرمایا کہ اسطرح اہل دوزخ آرام کیا
کرینگے اور تشبہ بالیہود ہے چونکہ انکی مشابہت اختیار کرنے معصیت تہی تو مرتکب
معصیت پر ملامت فرمائی **مغالطہ ۱۷** اسلئے فرمایا فمن رغب عن سنتی فلیس
منی **ہدایہ** رغبت عن الشئے کے معنی ہین ایک چیز سے بیزار ہونا اور نفرت کرنا
یہہ نہین کہ ترک کرنیکو رغبت عن الشئے کہین تارک بدعت کو مصداق اس حدیث کا کہا
جاویگا بلکہ جو مصنف کیطرح منکر ہے وہی مصداق ٹہریگا تارک مستحب کو اس وعید کا مورد
ٹہرانا بہی علمونکا کام ہے صحیح حدیث مین ہے ان اللہ یحب ان یؤتی رخصہ کما یحب
ان یؤتی عزائمہ بیشک اللہ جلشانہ پسند کرتا ہے اس بات کو کہ اسکی رخصتون پر
عمل کیا جاوے جیسا پسند کرتا ہے عزیمتون پر عمل کرنیکو عزائم کے معنی ہین مستحبات بحکم
اس حدیث کے جیسا کہ عمل مستحبات پسندیدہ حضرت الٰہی ہے ویسا ہی انکا ترک بہی مرضی
خداوندی ہے جب پروردگار کسی امر کی اجازت دے تو حضرت رسالت کیونکر منع
اور وعید فرمادینگے **مغالطہ ۱۸** اور عبداللہ بن عمر کو ترک تہجد پر ملامت کی
ہدایہ حضرت صلعم نے ابن عمر کو ترک تہجد پر ملامت نہین فرمائی اگر آپ
اس حدیث کو نقل کردیتے تو ہمین بہی یقین آجاتا۔ البتہ اس مضمون کی حدیث تو ہے (کہ
عبداللہ مرد صالح ہے کاش تہجد گذار ہوتا) لفظ کاش لفظ تمنی ہے کلمہ ملامت نہین۔
مغالطہ ۱۹۔ اور یہہ بدعت جو ابتدا سے تا فتح مکہ رسول اللہ صلعم کرتے رہے سنت
موکدہ سے بڑہکر واجب کے حد کو پہنچتی ہے اور معلوم ہے بالبداہت کہ کسی صحابی نے رو برو

رسول صلعم کے یہ عمل آپسمین نہین کیا مثل السلام علیکم جو آپسمین کیتے تھے اگر یہ
سنت سنت مستفیضہ ہوتی تو رسول کریم نے صحابہ کرام کو آپس مین بیعت کرنیکا کیون حکم
نکیا ہوتا **هدایه** اس کلام سے مصنف کی یہہ غرض ہے کہ رسول صلعم تو تارک مستحب
بلکہ فعل مباح کے اقدام کرنیوالے کو ملامت کیا کرتے تھے تارکان بیعت کو ملامت کیون
نکرتے مگر اول دعوی ثابت کرنا چاہئے تھا دعوی ثابت نہین ہوا اور مسئلہ بیعت کی تفریع
اسپر کردی کہ اگر بیعت سنت مستفیضہ ہوتی تو ضرور رسول صلعم صحابہ کرام کو حکم کرتے کہ آپس
مین بیعت کیا کرو بناء فاسد علی الفاسد کرکے سنت فعلی اور تقریری کا مصنف نے انکار
کردیا شاید تمہارے نزدیک سنت قولی کے سوا دوسری قسم کی کوئی سنت نہین اتنا
بھی نہین جانتے کہ مسئلہ بیعت ان مسایل مین سے ہے جو خصوصیت رکھتے ہین ساتھہ افضل
اور بہتر کے جیسے خلافت امارت قضا امامت ان کامون کے واسطے ایک ہی شخص مقرر
ہوتا ہے یہ نہین ہوسکتا کہ ہر ایک امام یا خلیفہ یا قاضی بنجاوے مصنف خوش فہم بیان
لکھتے ہین (یہہ بیعت جو ابتداء سے تا فتح مکہ رسول اللہ صلعم کرتے رہے) اور صفحہ ۲ مین لکھتے
ہین (کہ بیعت توبہ و استغفار کے اول امر مین تھی یعنے قبل از ہجرت اور بعد از ہجرت متروک
ہوئی) حافظہ اور لیاقت ہو تو ایسی ہو ایک صفحہ مین کچھہ لکھتے ہین دوسرے مین کچھہ ان
دونون باتون کی غلطی ہم ہدایہ (نمبر ۲) مین واضح بیان کرچکے ہین۔ **هدایه**
یہہ تمہارا قاعدہ تمام اہل اسلام سے برخلاف ہے اگر اس قاعدہ کو تسلیم کرین تو تمام فعلی
اور تقریری سنتون سے انکار کرنا پڑیگا۔ ہزارون امور شرعی حضرت رسالت صلعم
کے فعل سے یا کسیکو کوئی کام کرتا دیکھکر سکوت فرمانے سے ثابت ہین ان سے اگر انکار کیا
جاوے تو دو ثلث شریعت کا انکار لازم آتا ہے بہت مسایل شرعی ہین کہ وہ افعال شارع
نے کئے اور اسپر ترغیب و تاکید نہین فرمائی مگر مصنف وجملہ اہلحدیث کے نزدیک مستحبات و
مندوبات سے ہین مثلاً منجملہ ان افعال کے نسبت مصائب حوادث کے وقت قنوت کا پڑھنا

Marfat.com

جملہ محدثین انکو سنت جانتے ہین اور بمصنف کا ان پر عمل بہی ہے مصنف صاحب واہی جوان مسایل
مین سے ایک مسئلہ پر نہ غیب و تاکید ثابت کرے ایسی مثالین بہت ہین مگر بخوف طوالت
اسی پر اکتفا کیا گیا **مغالطہ ۲۱** اور جس امر کو پیچہے جاری کرنیکی مرضی تہی اور اپنے ۲۱
خاصہ کی نفی کرنی تہی اپنے روبرو کسی اور سے کرادیا **ہدایہ** یہہ قاعدہ پہلے قاعدہ
سے بہی بڑہکر غلط ہے وہان سنت فعلی اور تقریری سے انکار تہا اور یہان سنت فعلی
سے بہی انکار کردیا گویا وہی اصل سنت ہوگا جسکا حکم حضرت دیکر اپنے روبرو عمل کراوین
بیعت الخلافت جسکو تم سنت مانتے ہو اس قاعدہ کے موافق سنت نہ ہوگی کیونکہ حضرت
پیغمبر خدا نے کسیکو حکم نہین کیا کہ ہمارے روبرو ابوبکر یا عمر یا عثمان یا علی کے ہاتہہ پر بیعت کرو
بہت دعائین حضرت نماز مین اور صبح و شام و دیگر اوقات مین پڑہتے اور کسیکو حکم نہ فرماتے
کہ تو ہمارے سامنے پڑہ حالانکہ تمام علماء امت کا ان کی سنت مستفیضہ ہونے پر اتفاق ہے
یہہ سب قواعد مصنف کے خانہ ساز ہین مسلمانون مین سے کوئی قائل نہین ہے **مغالطہ ۲۲** ۲۲
جیسا جماعت عبد الرحمن اور ابوبکر سے کرادی **ہدایہ** یہہ مثالین مفید مدعا نہین
کیونکہ حضرت پیغمبر خدا نے عبد الرحمن کو امامت کا حکم نہیں کیا تہا بلکہ بحالت نہ موجود ہونے آنحضرت
کے امام ہوگئے تہے یہہ واقعہ اس طور پر ہوا کہ حضرت سفر مین تہے حضرت عبد الرحمن اور چند
اصحاب آگے نکلگئے آنحضرت پہنچے نہ تہے کہ نماز فجر کا وقت ہوگیا عبد الرحمن نماز پڑہانے
لگے ایک ہی رکعت ہوئی تہی کہ اتنے مین آنحضرت تشریف لائے اور دوسری رکعت مین داخل
جماعت ہوئے اور آنحضرت بسبب غلبہ مرض کے مسجد تک نہ چل سکے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امامت
کا ارشاد فرمایا جب جماعت ہو رہی تہی تو کسیقدر آنحضرت نے مرض مین تخفیف دیکہی اور مسجد
مین تشریف لیگئے اور ابوبکر صدیق پیچہے ہٹ گئے اور آنحضرت نے امامت کرائی پس یہہ قول مصنف
کا (اپنی روبرو کسی اور سے کرائی جیسا کہ جماعت عبد الرحمن اور ابوبکر سے کرادی) سراسر غلط
ہے جسکو شوق تحقیق ہے صحیح بخاری و صحیح مسلم کو ملاحظہ کرے تو دیکہنے سے مصنف صاحب

Marfat.com

کی درایت روایت ظاہر ہوجائیگی - اگرچہ بسبیل تنزل ہم ان واقعات کو جیسا مصنف نے
بیان کیا ہے اوسی طرح مان لین توبھی مفید مطلب نہین کیونکہ کثیر علماء کے نزدیک جماعت
واجب ہی جیسا کہ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے کتاب الصلوۃ مین وجوب کو ثابت کیا ہے
اور امر مسنون کو امر واجب پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے مگر مصنف قصور علم کے
۲۳ سبب تمیز نہین کرسکتا **مغالطہ ۲۳** جب بیعت کی کسیکو ترغیب ہی نہین کی
گرائی تو اس سے معلوم ہوا کہ یہہ امر مستفیض نہ تہا **ہدایہ** جب بنی اس دعوی کو
ہم اچھی طرح سے ہدایہ (نمبر ۲) مین باطل کرچکے ہین پس بناء اسپر آپ ہی باطل ہوچکی چنانچہ
کہ بیعت کی تاکید وترغیب آیات واحادیث سے ہم ہدایہ نمبر (۳۷) اور نمبر (۸۰) مین بخوبی
۲۴ ثابت کرچکے ہین **مغالطہ ۲۴** وجہ دوم یہہ کہ اگر رسول اللہ صلعم کا بیعت کرنا اسپر
دال ہوتا کہ میرے پیچہے بہی یہہ امر جاری رہے تو ضرور صحابہ کرام بعد وفات رسول اللہ صلعم
کے کسیکو اس کام پر مقرر کرتے جب انہون نے کسیکو اسکام پر مقرر نہین کیا تو یہہ معلوم
ہوا کہ اونہون نے خاصہ سمجہا ہے **ہدایہ** یہہ دعوی غلط ہے صحابہ کرام نے اول
ابوبکر صدیق اون کے بعد عمر فاروق ازان بعد حضرت عثمان انکے پیچہے علی مرتضی رضی اللہ عنہم
کے ہاتہہ پر بیعت کی کیا مصنف خلفائے راشدین کی خلافت اور بیعت سے ہی انکاری ہے
دیکہو سب مفسرین اس آیہ کریمہ کو فمن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون
پس جس شخص نے انکار کیا بعد اسکے پس وہی ہین فاسق منکران خلافت خلفاء اربعہ کے
حق مین وعید بتاتے ہین اب مصنف یہہ کہیگا جو یہہ بیعت قبول خلافت کی تہی یعنی یہ
اس بات کا کہ ہم بغاوت نہ کرینگے اسکے جواب مین ہم روایات کتب حدیث پیش کرتے مین
اہل انصاف کو معلوم ہوجاویگا کہ حق بجانب کس کے ہی صحیح بخاری مین ہے کہ عبد الرحمن
رضی اللہ عنہ نے بوقت خلافت خلیفہ سویم بمشورت صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کو خلیفہ مقرر کردیا اور بیعت کے وقت یہہ کہا ابایعک علی سنۃ اللہ وسنۃ رسولہ

Marfat.com

والخلیفتاین من بعدہ یعنی مین تیری بیعت کرتا ہون کتاب خدا وسنت رسول
وطریقہ شیخین پر اور امام احمد کے روایت مین ہے ابایعک علی کتاب اللہ وسنۃ
رسولہ وسنۃ ابی بکر وعمر مین تیری بیعت کرتا ہون اوپر کتاب اللہ اور
سنت رسول اللہ اور طریقہ ابوبکر اور عمر کے جس حیثیۃ کا ان روایتون مین ذکر ہے بیعت
تقوی ہے خلافت وغیرہ امور شرعیہ سب اسمین داخل ہین - اور عبد اللہ بن حنظلہ امیر
مدینہ نے وقعۃ الحرہ مین لوگون سے ساتھ مرنے کے بیعت لی یہ قصہ بخاری مین موجود ہے
اور یہ بیعت بیعت خلافت کے سوا اور ہی بیعت تھی - ومن لم یجعل اللہ لہ نورا
فمالہ من نور **مغالطہ ۲۵** اور نیز اگر یہہ سنت مستفیضہ ہوتی اور خاصہ نہ ہوتا
تو رسول اللہ صلعم صحابہ کو اس سے محروم نہ رکھتے بلکہ کل سے کرتے **ہدایہ** اسکو
دلیل خصوص ٹھہرانا کمال جرءت ہی معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کو احکام شرعیہ مین دست اندازی
کرنے پر بڑی دلیری ہے حکم شرعی کی تخصیص سوائے حکم شارع کے کسیکے رائے نہین ہوسکتی
ایسے موقع پر کوئی آیت یا حدیث پیش کرنا ضروری ہے کچھہ نہ ہو تو استشہاد کیواسطے
قول سلف صالحین یا متاخرین نقل کرنا چاہیئے تھا جب انکو سند کیواسطے کوئی بات نہ ملی
تو گھر سے قاعدہ بنانے شروع کئے اور اوسی سے سنت مستفیضہ کو خاص کردیا - یہ یاد
رہے کہ ایسی جرءت خلاف شان دیانت ہے - نہایت افسوس کا مقام ہے کہ مصنف صاحب نے
اس قول پر (صحابہ کو اس سے محروم نہ رکھتے بلکہ کل سے کرتے) بھی کوئی سند نہین لائے اگر
یہ بات صحیح ہے تو نام بنام بتلائین کہ فلان فلان صحابی سے آنحضرت نے بیعت نہین لی
البتہ آنحضرت کا کل اصحاب سے بیعت کرنا بسند صحیح ثابت ہے صحیح بخاری مین ہے کہ بروز
غزوہ خندق آنحضرت نے سب مہاجرین وانصار کے واسطے دعائی مغفرت کی تو سب نے
یہہ عرض کیا نحن الذین بایعوا محمدا علی الاسلام ما بقینا ابدا ہم وہ لوگ ہین
جنہون نے بیعت کی محمد صلعم کے اسلام پر جب تک ہم زندہ رہین گے اور اس عمر کے مین

تمام مہاجرین وانصار حاضر تہے جنہون نے بیعت کا اقرار کیا ہمارا یہہ اعتقاد ہے کہ جو انہون
نے فرمایا سب سچ ہے اگر مصنف نمانے تو اُسکا اختیار ہے - اور جنگ حدیبیہ مین ڈیڑہ
ہزار یار جان نثار حاضر تہے سب نے آنحضرت سے بیعت کی صحیح بخاری مین حضرت جابر رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کانوا خمس عشرۃ مائۃ الذین بایعوا النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یوم الحدیبیۃ ہم پندرہ سو آدمی تہے جنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
حدیبیہ کے دن بیعت کی تہی - ایک روایت مین ہے ولم یتخلف احد من المسلمین
حضرھا الا الجد بن قیس اخو بنی سلمۃ اور کوئی شخص مسلمانون مین سے اُس مجلس
سے الگ نہین رہا مگر جد بیٹا قیس کا جو بنی سلمہ مین سے تہا - علماء لکہتے ہین کہ یہہ شخص منافق
تہا اسواسطے حاضر بیعت نہ ہوا اور بخاری مین سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے قال بایعت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم عدلت الی ظل شجرۃ فلما خف الناس قال
یا ابن الاکوع الا تبایع قال قلت قد بایعت قال وایضاً قال فبایعتہ
الثانیۃ سلمہ کہتے ہین مینے بیعت کی نبی صلعم سے پہر مین درخت کے سایہ مین جا بیٹہا
پس جب مجلس شریف مین آدمی کم ہوگئے فرمایا اے بیٹے اکوع کے تو ہم سے بیعت نہین
کرتا سلمہ کہتے ہین مینے عرض کیا مین بیعت کرچکا ہون فرمایا دوبارہ بہی سلمہ کہتے ہین پس
مینے بیعت کری دوبارہ - آنحضرت کو ایک شخص پر ترک بیعت کا گمان ہوا تو اسکو بہی ترغیب
دلائی ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ لکہتے ہین کہ چارسو ستاون عورتون نے بروز فتح مکہ آنحضرت
سے بیعت کی اور بیہقی اور طبرانی ابو یعلی ابوداؤد وابن مردویہ ابن سعد عبد بن حمید ام عطیہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین کہ ام عطیہ نے فرمایا کہ جسوقت آنحضرت مدینہ منورہ مین
تشریف لیگئے آپنے انصار کی عورتون کو حکم دیا کہ ایک جگہ جمع ہوجاوین اور عمر فاروق
کو نازن بہیجا حضرت عمر نے اُس مکان کے دروازہ پر کہڑے ہوکر کہا کہ مین حسب الحکم
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تمہارے پاس آیا ہون کیا تم بیعت کرتی ہو اس بات پر کہ کبہی

شرک اور چوری اور زنا نہ کرینگے ہمنے کہاہان پس عمر فاروق نے باہر کہڑے دروازہ کے اندر ہاتھ بڑہایا اور ہمنے بہی اُنکی طرف ہاتھ پہیلائے۔ اِن روایتون سے ثابت ہے کہ آنحضرت نے تمام مردون اور عورتون سے بیعت لی مصنف کو لازم ہے کہ اپنے دعوی پر حدیث سے سند لادے اور نہین تو کسی عالم کا قول ہی نقل کرے اٹکل پر چلنا درست نہیں ان الظن لا یغنی من الحق شیئا **مغالطہ** ۲۶ - اور پہر کل کو باہم بیعت کرنیکی تاکید کرنے **ہدایہ**

یہہ وہی پہلی بات ہے جسکا جواب بہی ہم نمبر (۱۹) مین دے چکے ہین مصنف ثبوت دعوی کے واسطے ایک ہی بات کو ایر پہیر کر بار بار لاتا ہے اور بجائے خود سمجہتا ہے کہ ہم بہت سے دلایل لائے ہین - بہلا جو شخص اپنے موہنہ کی کہی بات کو نہ سمجھے اُسکو ایسے بڑے بڑے دعوی کرنے کب لایق ہین مصنف صاحب اصحاب نبی نے تو بیعت کو کبہی ترک نہاین کیا آنحضرت کے بعد سے ابوبکر صدیق کے ہاتھ پر بیعت کی اور اُن کے بعد وقتاً فوقتاً خلفاء کے ہاتھ پر بیعت کرتے رہے صحابہ کے طور طریق سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص بیعت کے لایق نہین ہوتا یہہ منصب عالی صالح لوگون کے ساتھ خصوصیت رکھتا ہے **مغالطہ** ۲۷ پر رسول اللہ صلعم کو اسکی تمیز اور امارات بیان کرنے واجب تھے **ہدایہ** یہہ آپنے عجیب بات کہی (بیعت سنت ہے اور اسکی علامات کا بیان کرنا واجب) خلافت امارت قضا جو اہم کام ہین انکے واسطے شارع نے کونسی علامتین بتلائی ہین کہ ایسے صفات والے شخص کو خلیفہ یا امیر یا قاضی مقرر کرنا مناسب ہے اگر صاحب بیعت کی علامتین نہ بتلائین تو کیا حرج ہے بالفرض اگر یہی قاعدہ تسلیم کیا جائے تو خلافت وقضا سے بہی انکو انکار کرنا پڑیگا بر سبیل تنزل اگر ہم اس شرط کو مان لین تو دیکہو آنحضرت وخلفاء اور تمام اصحاب کے تعامل سے ثابت ہوتا ہے کہ بیعت ایسے شخص کی ہاتھ پر چاہئے جو اپنی وقت مین تقوی و دیانت و صلاحیت کی وجہ سے اپنے ہمعصرون مین فضیلت رکھتا ہو رسول اللہ صلعم کی حیات

Marfat.com

حیات میں آپ افضل بہتر تھے اُنکے بعد ابوبکر ازان بعد عمر ادن سے پیچھے عثمان اور علی
رضی اللہ عنہم اور یہ سبب فضیلت اُن کی کے دونکے رہا تھ یہ بعیت نہیں ہوتی تھی
الانیابۃ اور حاصل اُنکا بمنزلہ بیان علامات اور تمیز کے ہے **مغالطہ** ۲۸ اور ایسے ۲۸
شخص کے ترجیح کے کوئی وجہ شارع سے مروی نہیں ہے تو جسکو ہم مقرر کرینگے ترجیح بلا مرجح
لازم آئیگی **ہدایہ** دیانت علم تقویٰ صبر ان صفتوں کو پروردگار نے ترجیح کا
سبب مقرر فرمایا ہے جنمیں یہ صفتیں ہوتی ہیں اونہیں کو غیب النعمت [illegible]
ہوتا ہے آپ اگر ان صفتوں کو اسباب ترجیح سے نہ کہو تو آپکے کہنے سے کیا ہوتا ہے خدا
کریم فرماتا ہے وجعلنا ھم ائمۃ یھدون بامرنا لما صبروا وکانوا
بآیاتنا یوقنون اور کیا ہمنے انکو امام ہدایت کرتے تھے ساتھ حکم ہمارے کے جبکہ
تکلیفوں کو سہارا اونہوں نے اور تھے ہماری آیتوں پر یقین کرتے واذ ابتلی ابراھیم
ربہ بکلمات فاتمھن قال انی جاعلک للناس اماما اور جب تم [illegible]
آزمایا ابراہیم کو اُسکے رب نے تہوڑی سی باتوں میں پس ابراہیم نے پوری کردیا
فرمایا ہم تمہیں لوگوں کا پیشوا بنائینگے۔ آنحضرت کا حکم ہے کہ تم اُس شخص کو امام
امام کرو جو عمدہ پڑہنے والا اور زیادہ علم والا اور اچھی سمجھ والا اور بڑی سمجھ [illegible]
کو اس بات کا کچھ لحاظ نہیں اپنے صغیرسن لڑکے کو جمعہ اور عیدین [illegible] ہیں
بڑے بڑے صاحب علم و عمل و عمر اُسکی اقتدا کرتے ہیں۔ دراصل یہہ ڈہنگ گدی نشینی
کا ہے خودغرضی کے سبب ترجیح بلا مرجح بلکہ ترجیح مرجوح بھی جائز ہوگئی انصاف [illegible]
والانصاف خیر الاوصاف **مغالطہ ۲۹** اور واجب [illegible] ۲۹
اللہ تعالیٰ ہر قرن میں بعیت کرنیوالا ایک ہی ہوتا اور یہ خلاف واقعہ کے اور محال ہے
ہدایہ ایک چیز کو واجب کہیں اور محال بھی سمجھیں عقلمند [illegible]
نزدیک محال ہے یہہ بتلاؤ واجب ہونا کیا سبب کیا ہے اور اس پر دلیل کیا۔ خدا [illegible]

Marfat.com

ایسا ہے کہ اگر چند خلیفہ ہو جائین تو کشت و خون کی نوبت پہنچتی ہے بعیت مین کچھہ
خرابی نہین ایک ہی شہر مین کئی شخص صاحب بعیت ہوتے ہین ایک دوسرے سے کچھہ
سروکار نہین رکہتے۔ اگر یہ کہو کہ آنحضرت کے وقت مین سوائے ذات بابرکات آنحضرت
کے کوئی صاحب بعیت نہ تہا اب ایک ہی وقت مین بہت سے آدمی لوگون سے بعیت
لیتے ہین یہ کس طرح جایز ہوگا۔ تو ہم پہلے کہہ چکے ہین کہ بعیت کیواسطے برگزیدہ شخص کو
خاص کرنا چاہئیے جب آنحضرت تہے تو سب کو آپ کی افضلیت پر اتفاق تہا اس زمانہ
مین تمام لوگ ایک ہی بزرگ کے قایل نہین ہوتے کوئی کسیکو اچہا جانتا ہے کوئی
کسیکو جیسا کسی کے سمجھہ مین آتا ہے ویسا کرتا ہے اور تکلیف شرعی ہمارے ذمہ اسیقدر ہے
فاتقوا اللہ ما استطعتم **مغالطہ ۳۰** حصر خلافت اگر ایک شخص سے ہو جاوے
تو اسمین محال لازم نہین آتا کیونکہ اسمین نیابت ثابت ہے بخلاف بعیت کے اسمین نیابت
ثابت نہین **ہدایہ** اسکا جواب یہہ ہے کہ دراصل کارخانہ بعیت کی بنا نیابت
پر ہے آنحضرت رب العالمین کی طرف سے نائب ہو کر بعیت لیتے تہے اللہ جلشانہ فرماتا ہے
ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ تحقیق جو لوگ تجھہ سے بعیت کرتے ہین
بیشک وہ بعیت کرتے ہین اللہ سے جب بندہ کو خدا نے اپنا نائب مقرر کیا تو ایک کی دوسرے
سے نیابت بطریق اولی درست ہونی چاہئیے مصنف نے بسبب بے علمی اور بے خبری کے
کتاب و سنت سے اسکی عدم ثبوت ثابت ہے۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے جسکو بیہقی
اور طبرانی اور ابو یعلی اور ابن مردویہ اور ابن سعد اور ابو داؤد اور عبد بن حمید نے
روایت کیا ہے اور ہم بضمن ہدایہ (۲۵) اسکو نقل کر چکے ہین بخوبی ثابت ہے کہ آنحضرت نے
عمر فاروق کو واسطے بعیت کے اپنا نائب مقرر فرمایا اور ابن ابی حاتم مقاتل سے روایت
کرتے ہین کہ یہ آیت (یعنی آیت بعیت نساء) بروز فتح مکہ نازل ہوئی اسوقت آنحضرت نے
کوہ صفا پر مردون سے خود بعیت لی اور عمر فاروق کو عورتون سے بعیت لینے کا حکم دیا

اخرج ابن ابی حاتم عن مقاتل قال انزلت هذه الآية يوم الفتح [illegible] ... عن ابن عباس

ایسے کامل الثبوت مسئلہ سے انکار کرنا لوگون میں اپنی بے علمی کا اشتہار دینا ہے۔

نمبر۳۱ **مغالطہ ۳۱**۔ استدلال دویم بدعت کے خاصہ ہونے پر کلام اللہ مین خطاب بجہت کرنیکا خاص رسول اللہ صلعم کیطرف ہے اور مشروط بشرط ہے **ھدایہ** قرآن مجید مین ایسی بہت آیتین ہین جنہین خاص آنحضرت کو خطاب فرمایا ہے اور احکام کو شرطون کے ساتھہ مشروط کیا ہے مثلاً واذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جسوقت پڑھے تو قرآن پس پناہ مانگ اللہ کے شیطان مردود سے۔ فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب پس جسوقت تو فراغ پاوے پس محنت کر اور طرف رب اپنی کے پس رغبت کر اذا جاء نصر اللہ والفتح الی قولہ فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا جب آوے مدد خدا کی اور فتح تو پس پاکی بیان کر ساتھہ تعریف پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگ اُس سے بہ تحقیق وہ معاف کرنیوالا ہے واذا جاءک الذین یومنون بایاتنا فقل سلام علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ اور جسوقت آوین تیرے پاس وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہین ہماری آیتون پر پس کہہ تو سلامتی ہے تم پر پروردگار تمہارے نے لئے رحمت اپنے ذمہ مقرر کر چکا ہے مصنف کے قاعدہ کے موافق تلاوت کے وقت اعوذ باللہ کا پڑہنا اور بعد فراغت کاروبار سے اللہ کیطرف راغب ہونا اور عبادت کے لئے کمربستہ رہنا اور بعد حصول فتح اور نصرت کے تسبیح وحمد کا پکارنا اور مغفرت چاہنا اور مومنون کو سلامتی اور رحمت کا مژدہ دینا رسول اللہ صلعم کا خاصہ ہے اورون کے حقمین یہہ سب کام بدعت ہین مصنف اسی رسالہ کے صفحہ ۵ مین لکھتا ہے کہانا آگے رکھتے وقت بسم اللہ کہنا کفر ہے غالباً یہہ بھی کہدیگا جو اعوذ باللہ پڑہنا اور تسبیح اور استغفار سب بدعت مین بہت آیتون مین خاص پیغمبر خدا کو خطاب ہے مثلاً واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا اور صبر دلا تو

اپنے نفس کو ساتھ اُن لوگون کے جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح اور شام اور نہ کہا مان اُس شخص کا جس کے دل کو ہمنے غافل کیا ہے اپنی یاد سے ولا تطع کل حلاف مہین اور نہ مان تو بات ہر ایک بہت قسم کہانے والے بیقدر کی خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاهلین تو اختیار کر عفو اور حلم کو نیکی کا اور منہ پھیر جاہلون سے فاما الیتیم فلا تقهر واما السائل فلا تنهر پس تو یتیمون پر قہر مت کر اور سوالی کو مت جھڑک - اور صدہا آیتین اسی قسم کی ہین بخوف طوالت ہم ذکر نہین کرتے گویا یہ تمام احکام آنحضرت سے خاص ہین اور امت کو بالکل آزادی - جن لوگون نے خلیفہ اول کے عہد مین ادائے زکوۃ سے انکار کیا تھا اونکا و مصنف کا ایک مذہب ہے - اسی قاعدہ کی آڑ سے وہ منکر ہو کر قتل ہوئے اگر مصنف اُس زمانہ مین ہوتا تو صحابہ کرام کے ہاتھ سے پاداش عمل دیکھتا اُنکا عذر یہ تھا کہ آیہ کریمہ خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها) مین خاص آنحضرت کو خطاب ہے کہ اے پیغمبر تم زکوۃ وصول کرو تو کہ آپکے سبب وہ گناہون سے پاک ہوجاوین اُنکے لئے دعائے رحمت کرو آپکی دعا سے اونکو تسکین ہوگی بعد رحلت آنحضرت کے نہ وہ لینے والا رہا جسکو خاص خطاب تھا اور نہ وہ علت موجود ہے - آپ کے زکوۃ لینے کے سبب وہ گناہون سے پاک ہوتے تھے اور آپکی دعا سے اُنکو تسلی ہوتی تھی بعد آپکے دوسرے کے لینے اور دعا کرنے سے یہہ فایدہ حاصل نہین اگر مصنف یہ کہے کہ اصحاب کبار نے بعد آنحضرت کے خلفاء کو زکوۃ دی اُن کے عملدرامد سے عموم حکم معلوم ہوگیا ہم کہین گے دوسری طرف بھی اصحاب تھے اور ہم صحابی ایک دوسرے پر حجت نہین ہوتا اور مصنف کا قاعدہ (کاف خطاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے) جسکو وہ دلیل قطعی سمجھتا ہے مانعین زکوۃ کو سچی بتلاتا ہے - آپ کے قاعدہ کے موافق اصحاب کبار و خلیفہ اول ناحق پر تھے اور منکرین زکوۃ حق پر تھا معاذاللہ منہ **مغالطہ ۳۲** اور نمبر ۳۱

Marfat.com

فعل آنحضرت بعض صحابہ سے وہ بہی خاص ہے **ھدایہ** یہہ بات کہانسے کہتے ہو کہ
آنحضرت نے بعض اصحاب سے بیعت کی تہی ہم صحیح حدیثون کے حوالہ سے ہدایہ نمبر (۲۵) مین ثابت
کرچکے ہین کہ آنحضرت نے کل اصحاب سے بیعت لی۔ یاد رکہو تمہاری رائے کسیکے نزدیک
سند نہین ہوسکتی حدیث یا اثر پیش کروگے تب البتہ اہل علم قبول کرین گے دیباچہ مین کسِ
زور و شور سے دعوی کیا تہا کہ مین ہر مسئلہ مین آیت یا حدیث صحیح یا حسن سے دلیل لاونگا
اور ہر موقع پر حدیث موضوع بلکہ کسی عالم کا قول ہی نہین لاتا خوف ہے کہ اس آیت کا مصداق
نہ ہوجاوے ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا فلا تحسبنھم بمفازۃ من
نمبر ۳۳ العذاب **مغالطہ ۳۳** جیساکہ صلوۃ خوف مین حکم ہے اذا کنت فیھم
فاقمت لھم الصلوۃ الخ اس خطاب کا کوئی عام کنندہ نہین ہے اسیواسطے
بعض علماء نے خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا ہے **ھدایہ** صلوۃ الخوف
مین بیشک خاصکر آنحضرت کو خطاب ہی مگر قرون ثلاثہ جو مشہود لہم بالخیر ہین اور ائمہ دین کے
بیان سے ثابت ہے کہ یہہ حکم عام ہے اگر مصنف کی طرح کسی اور نے بہی اسکو خاص سمجہا ہے
تو اسکی غلطی اور خطا ہے۔ اگر ابو یوسف یا کسی دوسرے امام کا قول خیر القرون کے لوگون
نمبر ۳۴ کے برخلاف ہوگا تو ہرگز قبول نکیا جاویگا **مغالطہ ۳۴** اور نبیر ممبر پر نماز پڑہنی
اور جنازہ غائب پر اور لڑکے کو گود مین لیکر نماز پڑہنی یہہ سب اس قسم کے ہین
لیکن علماء نے تصریح کی ہے جیساکہ شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ مین وغیرہ علماء
نے کہ جس مسئلہ مین تابعین یا تبع تابعین یا فقہا مجتہدین مین گفتگو اور خلاف واقع ہو تو وہ
اختلاف متفرع اختلاف صحابہ پر ہوتا ہے جب ان امور مذکورہ پر ان عصرون مین گفتگو
ہوئی ہی تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب معمول بہ صحابہ تہے **ھدایہ** مصنف نے
صلوۃ الخوف اور جنازہ غائب اور نماز منبر پر پڑہنی اور لڑکا لیکر پڑہنی کو ذکر کرکے اسمین اماموں کا اختلاف
بتلایا [illegible] اختلاف کو بہی اختلاف صحابہ کا بتلایا [illegible] ان مسائل کو [illegible]

خاصہ ہونیسے نکالا ہے۔ اور وہ قاعدے جنکو مصنف پہلے لکھہ چکا ہے (اول) جس امر کو
پیچھے جاری کرنے کے مرضی تہی اور اپنے خاصہ کی نفی کرنی تہی اپنے، وبرو اسکو کسی ادمی
سے کرادیا (دوم) اگر صحابہ کا کسی سنت پر عمل کرنا ہمین معلوم نہ ہو تو وہ منسوخ سمجھی جائیگی
(سوم) جس کام پر آنحضرت تاکید و ترغیب نہ فرماوین تو وہ خاصہ ہے اِن مسایل کو خاصہ
آنحضرت بتلاتے ہین جنہوں نے عام سمجھا انکا قول بے سند ٹھہرا گویا مصنف کے نزدیک
خاصہ سمجھنے والے حق بجانب ہین اور جمہور امت خطا پر اور لطف یہ ہے کہ مصنف انکو خاصہ
نہین سمجھتا امت کو بھی عمل کی اجازت دیتا ہے قصور فہم کے سبب قواعد باطلہ بناتا ہے
اور ان سے اپنی تکذیب آپ ہی کرتا ہے اور حافظہ کی قوت سے اپنی مصنوعی قواعد کو
بھی بھول جاتا ہے غرض یہ سب قواعد نوایجاد مصنف کے ہین ائمہ دین تو کیا اہل اسلام
مین سے کوئی اسکا قایل نہین البتہ مصنف کے بعض قواعد سے مانعین زکوۃ نے ابو بکر
صدیق کی خلافت مین سند پکڑا تہا مگر اصحاب آنحضرت نے بالاتفاق انکو قتل کردیا اور ان کے
قواعد کو رد کر چکے۔ چونکہ ہم بضمن ہدایہ نمبر (۲۴) باہم بیعت کرنا صحابہ کا اور بضمن ہدایہ
نمبر (۲۵) بیعت کرانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روبرو اپنے عمر رضی اللہ عنہ سے اور
بضمن ہدایہ نمبر (۳۷) اور نمبر (۸۰) تاکید اور ترغیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیعت
کرنے مین بخوبی ثابت کر چکے ہین مصنف کے نزدیک بھی بیعت آنحضرت کا خاصہ نہ ٹھہری
گی۔ اگر نظر انصاف سے دیکھے اور بصر تعصب کو بند رکھے **مغالطہ** اور بیعت کا کسی علما نمبر ۳۵
یا صحابہ یا تابعین مین گفتگو نہین ہوئی **ہدایہ** بیشک قرون ثلاثہ سے لیکر
اسوقت تک سوائے مصنف کے کسی نے سنیت بیعت سے انکار نہین کیا قال اللہ تعالی
ويتبع غير سبيل المؤمنين الاية **مغالطہ ۳۶** اور نہ کسی نے باب باندہا نمبر ۳۶
ہے حالانکہ ادنی ادنی باتون کے باب باندھے ہین مثل بول و براز و جماع وغیر ذلک
ہدایہ ہمارے ہادر مصنف نے بواقفی کے سہارے اور عیبی کے بھروسے

Marfat.com

عجیب دعوی کیا ہے کہتے ہین (کسی نے باب نہین باندہا) خدا کے لئے اگر صحیح بخاری مسلم کی سمجہنے کا مادہ نہین تو ترجمۃ الباب ایکدفعہ نظر کرلو اس عبور سے اتنا فایدہ ضرور ہوگا کہ پہر ایسا دعوی نکروگے مین کہتا ہون کہ بخاری اور مسلم اور تمام صحاح مین ابواب بیعت موجود ہین اگر سوا پہر کے افاقہ مین ہوسکے تو ضرور ہی تراجم ابواب کا مطالعہ کرو اور بالفعل ہم چند بیعت ہم کچہہ بتلادیتے ہین صحیح بخاری صفحہ ۷ باب البیعۃ علی اقام الصلوۃ صفحہ ۱۸۸ باب البیعۃ علی ایتاء الزکوۃ صفحہ ۴۱۵ باب البیعۃ فی الحرب علی ان لا یفر واصفحہ ۱۰۶۹ باب کیف یبایع الامام الناس اس باب مین بہت سی حدیثین ہین اور اقسام بیعت کا اسمین ذکر ہے مثلاً سچ بولنا اور دینی معاملات مین کسیکی ملامت سے نہ ڈرنا اور خلیفہ کے ساتہہ جہاد کو حاضر ہونا اور حکم سننا اور ماننا اور مسلمان بہائیون کے خیرخواہ رہنا اور جنگ مین ساتہہ مرنا اور مطابق کلام اللہ اور سنت رسول اللہ اور سیرۃ خلفاء کے عمل کرنا - اس باب سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ امام بخاری کے نزدیک ایسے امور مین امام کے ساتہہ بیعت کرنی سُنّت ہے اور صفحہ ۱۰۷ مین ہے باب من بایع مرتین باب بیعۃ الاعراب باب بیعۃ الصغیر صحیح بخاری مین اور یہی ابواب ہین امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (جنہون نے صحیح مسلم کے باب وضع کئے ہین) صحیح مسلم جلد ثانی صفحہ ۱۲۹ مین لکہتے ہین باب استحباب مبایعۃ الامام الجیش عند ارادۃ القتال دیکہو باب صاف صاف دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ جیسا امام کے ہاتہہ پر بیعت خلافت کیجاتی ہے ویسی ہی اور معاملات کی بیعتین اور یہ ابواب بہی صحیح مسلم مین ہین صفحہ ۱۳۰ جلد ثانی باب المبایعۃ بعد فتح مکۃ علی الاسلام والجہاد والخیر صفحہ ۱۳۱ جلد ثانی باب کیف بیعۃ النساء اور باب البیعۃ علی السمع والطاعۃ جلد ثانی سُنن ابوداود مین سے صفحہ ۵۵ باب ماجاء فی البیعۃ اور صفحہ ۲۰۶ باب نکث البیعۃ اور باب ماجاء فی بیعۃ العبد اور باب ماجاء فی بیعۃ النساء اور موطا مین ہے صفحہ ۵۲۰ جلد ثانی

Marfat.com

مسمی کا باب البیعۃ علی ارکان الاسلام و ترک الکبائر وغیر ذلک من احکام الشرع اور ابن باب عورتون کی بیعت کا بہی ذکر ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مسوی شرح مؤطا کی اسی باب میں لکہتے ہین وفیہ دلیل علی ان البیعۃ غیر مقصورۃ علی قبول الخلافۃ والذی یتعاہد مشائخ الصوفیۃ لہ وجہ یعنی پایا جاتا ہے کہ بیعت صرف خلافت پر موقوف نہین اور جو صوفیون مین رواج بیعت ہے اُسکے لئے شریعت مین اصل ہے اور نسائی رحمہ اللہ نے اپنی سُنن مین کتاب البیعۃ لکہکر اُسمین اٹہارہ باب باندہے ہین مگر بخوف ملالت ناظرین ہم تفصیل نہین کرتے اور ابن ماجہ مین ہے صفحہ ۲۱۱ باب البیعۃ اور باب الوفاء بالبیعۃ اور صفحہ ۲۱۲ باب بیعۃ النساء ناظرین حق پسند ہماری اس فہرست کو دیکہکر (جسمین ہمنے باب باب کو بالاستیعاب ذکر نہین کیا) انصاف کرین اور دیکہین کہ یہہ قول مصنف کا (نہ کسی نے باب باندہا ہے) دلیل بے علمی ہے یا نہین بہت ہی آیات قرآنی سے مسئلہ بیعت مستفاد ہوتا ہے اور احادیث اس بارہ مین کثرت سے ہین مگر آجتک کسی مفسر اور شارح نے یہہ نہین لکہا کہ بیعت خاصہ آنحضرت تھی مصنف نے بارہ سال محنت کرکے یہہ رسالہ بنایا مگر خوبی قسمت سے آیت و حدیث تو کیا کسی عالم کا قول بہی سند نہین لایا ناحق خفقانیون کی جیسی بات کہکر اپنے علم کو بٹہ لگایا **مغالطہ** ۳ تیسرا استدلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادنی ادنے امور پر بڑی ترغیب دی ہے الی قولہ اور یہہ بیعت کبہی رسول اللہ صلعم نے ایکدفعہ بہی تاکید اسکی نہین کی اسلئے خاصہ معلوم ہوتا ہے —

ہدایہ جناب کو حالت خفقان مین وہی پہلی بات یاد آگئی جہٹ قلم اٹہاکر لکہہ دیسے سبحان اللہ دلایل بڑہانیکا خوب طریق نکالا ہے مگر آخر خفقانی آدمی تہا گہبرا گیا اگر ہزار بار لکہہ دیتا تو صفحہ مین ہزار دلیل ہوجاتی بیعت کی ترغیب و تاکید آیات و حدیث سے ثابت ہے پروردگار فرماتا ہے ومن اوفی بما عاہد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجراً عظیما اور جس نے پورا کیا کام جس پر اوس نے عہد کیا تہا اللہ سے پس دیویگا

نمبر ۳

اسکو بڑا ثواب لقد رضي الله عن المومنين اذ يبايعونك تحت الشجرة فعلم
ما في قلوبهم فانزل السكينة عليهم تحقیق راضی ہوچکا اللہ مومنون سے
جس وقت بیعت کرتے تھے وہ تجھہ سے درخت کے نیچے پس جان لیا جو کچھہ اُن کے دلون
مین ہے پس نازل کی تسلی اُن پر ان آیتون مین ذکر ہے کہ بیعت سے سکینہ نازل ہوتا ہے
اور اسی سبب سے رضامندی اللہ کی اور اس عہد کی وفا موجب اجر عظیم ہے آنحضرت نے
فرمایا بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا الحدیث تم مجھہ سے بیعت کرو جو آیندہ
خدا کا شریک نکرینگے کسی چیز کو غور کرو اس حدیث مین صاف تاکید ہے میان مصنف
تو خود ہی ایمان سے کہو کہ یہہ انکار تمہارا طریق تجاہل ہے یا جہالت سے **مغالطہ** ۸
چوتھا استدلال قاعدہ اجماعیہ محدثین کا یہہ ہے کہ جس فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو صحابہ باجماع ترک کرین وہ منسوخ ہوتا ہے **ہدایہ** مجتہد العصر ایک نیا نیا گل
کھلاتے ہین اور اپنی بےعلمی کا بزبان خود اقرار کرتے ہین۔ نسخ کا قاعدہ ذکر کرکے بیعت
کے خاصہ ہونے پر اس سے استدلال کرنا اور نسخ سے خصوصیت کا نتیجہ نکالنا مصنف
جیسے اہل علم کا کام ہے۔ جو وصف ایک ہی شے مین پایا جائے اور دوسری چیز مین اسکا
وجود نپایا جاوے وہ خاصہ شی کا کہلاتا ہے اور شریعت مین ایک حکم اول جاری ہو
پھر اُسکے بعد دوسرا حکم ایسا جاری کیا جاوے کہ پہلے کو اٹھا دے اسکو نسخ کہتے ہین
پس ایک کو دوسرے کی دلیل سمجھنا محض غلط فہمی ہے۔ دراصل محدثین نے یہہ قاعدہ
مقرر کیا ہے کہ ایک امر کی نسبت بسند صحیح ثابت ہوجاوے کہ صحابہ کبار نے بالاجماع
اسکو ترک کردیا تھا تو وہ امر متروک بیشک منسوخ تصور کیا جاویگا مگر یہہ شرط ہے کہ یہہ
اجماع بسند صحیح صحابہ و تابعین سے ثابت ہوجاوے اور ترک کا ثبوت فعل کے ثبوت
سے کم نہو اور یہہ نہین فرمایا کہ ایک مسئلہ کو تلاش کرین جب قصور علم و فہم کے سبب
پتہ نہ لگے تو کہدین یہہ حدیث بالاجماع منسوخ ہے۔ جہالت اوڑھنا و افعی کو اپنے سلف

Marfat.com

قرار دینا اور اس قاعدہ کو محدثین کیطرف نسبت کرنا غلط ہی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ
نفعنا بہ نے اُس شخص کو جو دعویٰ اِس قسم اجماع کا کرے جھوٹا بتلایا ہے چنانچہ حافظ
ابن القیم نے اعلام میں امام سے نقل کیا ہے اور شیخ صالح بن محمد عمری نے ایقاظ میں
اُس عبارت کو پورا پورا نقل فرمایا ہے ولم یکن احمد یقدم علی الحدیث الصحیح
عملا ولا رایا ولا قیاسا ولا قول صاحب ولا عدم علمه بالمخالف الذی یسمیه
کثیر من الناس اجماعا و یقدمونه علی الحدیث الصحیح وقد کذب
احمد من ادعی الاجماع ولم یسغ تقدیمه علی الحدیث الثابت وکذلک
الشافعی ایضا نص فی رسالته الجدیدة علی ان ما لا یعلم فیه الخلاف
لا یقال له اجماع ولفظه ما لا یعلم فیه الخلاف فلیس اجماعا ونصوص
رسول اللہ صلعم عند الامام احمد وسایر ایمة الحدیث اجل
من ان تقدم علیها توهم اجماع مضمونه عدم العلم بالمخالف ولو
ساغ تعطلت النصوص وساغ لکل من لم یعلم مخالفا فی حکم مسئلة
ان یقدم جهله بالمخالف علی النصوص فهذا هو الذی انکره الامام
احمد والشافعی من دعوی الاجماع لا ما یظنه بعض الناس انه استبعاد
لوجوده انتہی ترجمہ یعنی امام احمد رح کسیکے عمل اور رائے اور قیاس اور قول اور عدم
علم کو (یعنی جو کہے مجھے کسیکا عمل اس حدیث پر ثابت نہیں ہوتا) (اور اسی کو بہت
لوگ اجماع کہتے ہیں) حدیث صحیح پر مقدم نہ کرتے تھے اور جو بعلمی سے دعویٰ اجماع
کرتا اسکو جھٹلاتے اور فرضی اجماع کو حدیث پر مقدم کرنے کو جائز نہ سمجھتے اور امام شافعی
رحمہ اللہ نے اپنی آخری تصنیف رسالہ میں لکھا ہے کہ جس مسئلہ میں کسیکا اختلاف
معلوم نہ ہو وہ نہیں کہہ سکتے کہ اس پر اجماع امت ہے امام احمد بن حنبل اور تمام ائمہ
حدیث اس بات پر متفق ہیں کہ حکم پیغمبر خدا صلعم کا رتبہ اس سے بڑھکر ہے جو وہمی

اجماع کو جسکی اصلیت یہہ ہے کہ ہاین اسمین کسیکا خلاف ثابت نہین ہوا اُسپر مقدم
رکہین اور اگر یہہ قاعدہ جاری کیا جاوے تو تمام احکام شرعی بیکار ہو جاوین اور محل
اختلاف مین یہہ کہکر کہ ہماری بات کا کوئی مخالف نہین گویا اجماع ہو چکا۔ مخالف
کی نصوص کو رد کرنیکے گنجایش ہو جاے۔ اور اسی قسم کے اجماع کا امام احمد بن حنبل
اور امام شافعی رحمہما اللہ نے انکار کیا۔ اور یہہ بات نہین کہ امام احمد صاحب وجود اجماع
کو ناممکن سمجھتے ہین فقط اس وہمی اجماع کو بہت سا رد کرکے پہر شیخ صالح بن محمد فلانی عن
الاعلام یون فرماتے ہین وحين نشاءت هذه الطريقة تولدت عنها
معارضة النصوص بالاجماع المجهول وفتح باب دعواه وصار من لم يعرف
الخلاف من المقلدين اذا احتج عليه بالقران والسنة قال هذا خلاف
الاجماع وهذا هو الذي انكره ائمة الاسلام وعابوا من كل ناحية على
من ارتكبه وكذبوا من ادعاه ترجمہ یعنی جب یہ طریقہ جاری ہوا تو اس امر نے
رواج پکڑا کہ وہمی اور مجہول اجماع سے آیات و احادیث کا لوگ مقابلہ کرنے لگے گویا
اجماع کا دروازہ کہلگیا خصوصاً مقلدین نے یہہ شیوہ اختیار کیا کہ جب مخالف نے
آیت وحدیث سے اُن پہ حجت پکڑی تو کہدیا یہہ حکم خلاف اجماع ہے اماموں نے
اس اجماع کا انکار کیا ہے اور اس دعوی باطل کے مرتکبون پر [illegible]
دہرا ہے اور انکو جہوٹا بتلایا ہے اہل نظر غور کرین کہ [illegible]
کس طرح بگاڑکر بیان کیا ہے اگر مصنف کے نزدیک حدیث باجماع امت منسوخ [illegible]
تہی تو اوسکو لازم تہا کہ محدثین و فقہاء کی کتابون سے اس اجماع کو نقل کرتا محض [illegible]
[illegible] بات پر اعتماد کرکے ایک امر مسنون کو منسوخ ٹہرانا بعید از دیانت ہے۔ ہم اون
لوگون سے جنہون نے مصنف کی اور ہماری جوابات کو ملاحظہ کیا ہے درخواست
کرتے ہین کہ ایسے کم علم آدمی کے کہنے سے سنت صحیحہ ثابتہ کا انکار نکرین اور اسکی

Marfat.com

تتبع اور تلاش سے فریفتہ نہ ہوجاوین۔ مصنف کی اس تتبع اور تلاش پر (کہ بیعت مین کسی عالم نے نہ باب باندہا ہے اور نہ شارع کیطرف سے تاکید وترغیب آئی ہے) اُسکی اور تتبع وتلاش قیاس کرین بالفرض اگر متقدمین یا متاخرین مین سے مصنف کیطرح کسینے اجماع کا دعوی کیا ہو تو وہ بہی تسلیم نہ کیا جائیگا۔ کیونکہ ہم بضمن ہدایہ نمبر (۲۴) تعامل صحابہ ثابت کرچکے ہین

مغالطہ ۳۹ ۳۹

بلکہ ترمذی نے اخیر کتاب مین لکہدیا ہے کہ جو حدیث مینے بیان کی ہے سب معمول ہین مگر دو حدیثین ایک حدیث شارب خمر کی جو پانچوین دفعہ شراب پیوے قتل کیا جاوے اور ایک حدیث جمع بین الصلوتین بلا عذر غیر معمول بہ ہین

ھدایہ

ترمذی رحمہ اللہ نے اول اس حدیث کو بیان کیا ہے کہ جو پانچوین دفعہ شراب پیوے قتل کیا جاوے اسکے بعد یہہ حدیث لایا ہے ثم اتی النبي صلى الله عليه وسلم برجل قد شرب في الرابعة فضربه ولم يقتله یعنی آنحضرت کے سامنے ایک مجرم پکڑا آیا جس نے چوتھی دفعہ شراب پی تھی تو آپ نے اسکو حد لگائی اور قتل نہ کیا گویا آنحضرت کے آخری فعل نے پہلے حکم کو منسوخ کردیا۔ اور اسی طرح جواز جمع بین الصلوتین کی حدیث بیان کرکے اُسکے پیچھے ابن عباس رض سے یہہ روایت نقل کی ہے من جمع بين الصلوتين من غير عذر فقد اتى بابا من ابواب الكبائر یعنی جس نے دو نمازون کو جمع کیا بلا عذر وہ کبیرہ گناہون مین داخل ہوا۔ ترمذی نے جمع کو منسوخ نہین کہا بلکہ ابن عباس رض کے روایت سے اسکو معلل کردیا ہے اگرچہ روایت ابن عباس مین ضعف ہی مگر چونکہ یہہ حدیث نزدیک ترمذی کے معمول بہ امت ہی موافق قاعدہ محدثین کے (جو حدیث ضعیف معمول بہ امت کا ہو اسکیلئے کوئی اصل صحیح سمجہا جاتا ہے) یہہ حدیث معنی صحیح ہے۔ مصنف صاحب ہماری اس تحریر کو دیکہکر غالبًا مرحبا تحسین بافرین کے اور دل مین نادم ہوکر کہین گے اپنی روایتون سے ہمین

کچھہ فایدہ نہوا۔ **مغالطہ ۴۰** یہہ حدیث شارب خمر باجماع صحابہ منسوخ ہی ۴۰
اسکا کوئی منکر نہین **ہدایہ** جو لوگ اس حدیث کو منسوخ سمجھتے ہین وہ بسبب
اُس حدیث کے جو ہم نقل کر چکے ہین منسوخ بتلاتے ہین نہ کہ اجماع صحابہ کے باعث
یہ محض مصنف کا خیال ہے کوئی ائمہ دین سے اسکا قایل نہین اگر کسی نے بزعم باطل ایسا سمجھا ہو
اسکی غلطی ہے اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بہی ہمارے ساتہہ متفق الراے ہین۔ حافظ ابن
القیم اور شیخ معین الدین سندہی اور محمد بن اسماعیل یمانی اور ایک گروہ محدثین
کا قول ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے نہین تعجب ہی کہ مصنف صاحب لکھتے ہین
(اسکا کوئی منکر نہین **مغالطہ ۴۱** صحاح مین ثابت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ ۴۱
علیہ وسلم نے سات طرح کی بولیان پر کلام اللہ پڑہنا جایز رکہا اور حضرت عثمان کے
وقت باجماع وہ سب قرآتین منسوخ ہوئین سوائے لغت حجاز کے **ہدایہ**
سب قرائتون کو منسوخ کہنا غلط ہے سوائے لغت حجاز کے اور قرائتون کے موقوف
ہونیکا سبب یہ ہے کہ بایام خلافت عثمان رضی اللہ عنہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکہا
جو ایک شخص موافق قراءت ابی بن کعب کے قرآن مجید پڑہتا ہے اور دوسرا ابن مسعود کے
اور تیسرا ابو موسی کے مطابق اور اختلاف کے سبب آپسمین جگڑتے ہین اور ایک
دوسرے کو کافر بتلاتے ہین تو عثمان رضی اللہ عنہ سے یہہ حال عرض کیا انہون
نے بمشورت حضرت حذیفہ تمام مصاحف جلوا دئے اسوقت ان قراءتون کا بسند
صحیح ومتواتر دیے ثابت ہونا محال ہے جبتک ان قراءتون کے جاننے والے موجود
تہے وہ بیشک مختلف طرح پر پڑہتے تہے۔ چنانچہ صحیح بخاری مین روایت ہے کہ ابو الدردا
رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود کے شاگرد مصحف عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف پڑہتے ہی
اگر صحابہ کا اجماع ہوتا تو یہہ بزرگوار کیون خلاف کرتے البتہ ہم اسوقت بہ دریں
کیونکہ سوائے مصحف عثمان کے بسند متواتر سے کوئی قراءت ہمین نہین پہنچی

اُسی پر اکتفا کرتے ہین ہمارے خوش فہم ملا صاحب نے اسی کو اجماع سمجھ لیا۔

مغالطہ ۴۲ اور دوسرا کلام اللہ شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۴۲
اپنی حیات مین جمع نہین کرایا ابابکر صدیق کے وقت اجزِ گفتگو بہت کے جمع ہو
دیکہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اجماع سے متروک ہوا **ہدایہ** عدم کو
فعل جاننا اور پہر اسکو منسوخ سمجہنا خاص آپکا حصہ ہے عالم تو کیا کوئی جاہل بہی عدم
کو فعل نہین کہتا علما لکہتے ہین کہ جو کام آنحضرت کے وقت مین اتفاق نہوا اور پہر کسیوقت
مین واسطے مصلحت دینی کے اُسکا رواج ہوگیا وہ ملحق بالسنہ یا بدعت حسنہ کہا ویگا
یہہ نہین کہ اوسکے وجود سے اُسکے عدم کو منسوخ کہا جاوے **مغالطہ ۴۳** تیسری ۴۳
حدیث مین آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سے سوائے قرآن
کے کچھہ نہ لکھو یہ بات باجماع تابعین کے متروک ہوئی **ہدایہ** جیسا آنحضرت نے
تحریر حدیث سے منع فرمایا تہا ویسا اسکے لکہنے کا بہی ارشاد فرمایا صحیحین مین ہے ـــ
اکتبوا لابی شاہ یہہ حدیث لکھو واسطے ابوشاہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ممانعت کو خود ہی منسوخ کردیا ـ صحیح بخاری مین حضرت ابوہریرہ سے روایت
ہے ما من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم احد اکثر حدیثا
مني الا ما كان من عبد الله بن عمرو فانه كان يكتب ولا اكتب یعنی
زمرہ اصحاب مین سے کوئی شخص مجہہ سے زیادہ حدیث کا واقف نہین مگر عبداللہ بن عمرو کہ وہ
لکھہ لیا کرتے تہے اور مین بن لکہے یاد رکہتا اور صحیح بخاری مین ہے کہ علی مرتضی نے
فرمایا ما عندنا الا كتاب الله وما في هذه الصحيفة قلت وما في هذه الصحيفة قال العقل
وفكاك الاسير یعنی ہمارے پاس سوائے قرآن مجید اور آن احکام کے جو اس رسالہ
مین لکہے ہوئے ہین اور کچھہ نہین مینے پوچھا اسمین کیا ہے فرمایا خون بہا اور قیدیون
کے متعلق احکام ہین اور صحیحین مین ہے کہ آنحضرت نے مرض الموت مین فرمایا

ایتونی بکتاب اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدہ یعنی کاغذ و قلم لاؤ
مین تمہین ایسی تحریر دون جسکے بعد تم گمراہی مین نہ پڑو مصنف کی بے سند دعوی
خود اُسکی کتاب کو بے اعتبار اور بدنام کر رہے ہین اُسکی رد اور جواب کی حاجت نہین
مگر فقط اس خیال سے کہ مبادا عوام مومنین جنکو ان باتون سے پوری خبر نہین
مصنف کی قیل و قال سے فریفتہ ہو جاوین راقم نے اُسکی غلطیان لبطریق اختصار
بیان کئین آنحضرت نے ابو شاہ کیواسطے کہکہ حدیث لکھوائی اور مرض الموت مین
کچھ لکھوانا چاہا عبداللہ بن عمرو ہمیشہ جو سُنتے لکھہ لیتے حضرت علی رضی اللہ عنہ
کے پاس اسی قسم کے اوراق تھے خدا جانے مصنف صاحب نے ان روایتون کو دیکھا
نہین جو حکم منع کو باجماع تبع تابعین منسوخ بتلاتے ہین جتنے دلایل اور مثالین آپ
لائے ہین کوئی مطابق مدعا نہین ایسے لالقین کے خاموشی ہے پردہ پوشی
ہے سخن تا مرد سخن نگفتہ باشد ، عیب و ہنرش نہفتہ باشد **مغالطہ** ۴۴
نمبر ۴۴
اگر کوئی اس نظر سے امر مین لاوین حرام نہین **ھدایہ** مصنف نے اپنے
پہلے قاعدہ کا خلاف کیا اول لکہا تہا کہ جو کام آنحضرت نے اس نیت سے کیا ہے کہ
امت کے لئے شریعت ٹھہر جاوے تو اُسکی ترغیب اور تاکید بہی فرمائی ہے بلکہ حاکم دیگر
اپنے روبرو عمل کرایا ہے ۔ اور ان امور کے نسبت آنحضرت کا رغبت دلانا اور تاکید
فرمانا اور عمل کرانا ثابت نہین پہر مصنف کا فتوی ہے کہ ان پر عمل کرنا حرام نہین
بقول شخصی شتر ہے بے مہار ٹھہرے کسی قاعدہ کی پابند نہین گویا شاعرانہ خیالات ہین
کہنے کو ہین کہ ہمکو نہین الم تر انہم فی کل واد یہیمون وانہم یقولون
ما لا یفعلون **مغالطہ** ۴۵ لیکن بعث کا ذکر کہین تابعین اور تبع تابعین
مین سے مروی نہین اور نام اپنا بہی اسکا ثابت نہین اور باب باندہنے کا تو کیا
نمبر ۴۵
ذکر ہے **ھدایہ** اسکا جواب ہدایہ نمبر (۲۴) اور ہدایہ (نمبر ۳۶) مین ہم لکہہ چکے

Marfat.com

ہین **مغالطہ** ۴۶ اس قاعدہ سے خلاف کرنا مثل ابن تیمیہ وصاحب ۴۶
دراسات و من حذا حذوہما تو انکا اختلاف بمقابلہ جمہور علماء محدثین اور اجماع انکے
کے کون سنتا ہے **ہدایہ** قاعدہ محدثین سے کوئی مخالف نہین البتہ جو قاعدہ
مصنف نے ایجاد کیا ہے (کہ جب ہمین کسی مسئلہ مین کوئی مخالف معلوم نہ ہو تو
وہ مسئلہ ثابت بالاجماع ہے) اور اسی سے صحیح حدیثون کو رد کرتا ہے صاحب
دراسات اور ابن تیمیہ بلکہ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور سب ائمہ حدیث
اسکو رد کرتے ہین اور ایسے اجماع کے مدعی کو کاذب کہتے ہین ہم ان سب عبارتون
کو بضمن ہدایت (نمبر ۳۱) تحریر کر چکے ہین **مغالطہ** ۴۷ کئی مسایل مین ۴۷
ابن تیمیہ وغیرہ نے غلطیان کہائین **ہدایہ** بے شک بیان احکام شرعی
مین سوائے انبیاء کے کوئی معصوم نہین ہر ایک کو بہول چوک کا خوف ہے ابن تیمیہ
ہو یا اور کوئی مگر اس مسئلہ مین جس پر بحث ہو رہی ہے ابن تیمیہ نے کچہہ خطا نہین
کی بلکہ بموجب قول ائمہ حدیث کے مصنف کے غلطی اور کذب ثابت ہوتا ہے
ہان کوئی اور غلطی بتلاؤ گے تو دیکھا جاویگا۔ مصنف کا دوسرا اعتراض ابن تیمیہ پر
یہہ ہے کہ اونہون نے اپنی کتاب فرقان مین بے شمار قصے کرامات اولیاء کے لکھے ہین
مصنف صاحب کرامات کے ذکر سے گہبراتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ انکو کرامات اولیاء
اللہ سے انکار ہے۔ ہم پہلے ہی سنا کرتے تہے اس تحریر کو دیکہکر یقین ہو گیا جو
دل مین ہو وہ کبہی نہ کبہی زبان پر آتا ہے **کل اناء یترشح بما فیہ** تمام اہل سنت
والجماعت کے نزدیک اولیاء اللہ سے کرامات کا ہونا برحق ہے قرآن مجید مین کرامات
کا ثبوت قصہ اصحاب کہف اور مریم صدیقہ اور قصہ مصاحب سلیمان علیہ السلام
(جس نے کہا تہا مین بلقیس کا تخت آنکہہ جہپکنے لاتا ہون) سے بخوبی پایا جاتا ہے اور
کتب حدیث مین صحابہ اور تابعین کے کرامات کا ثبوت ذکر ہے۔ اگر ابن تیمیہ نے

Marfat.com

ایسی ثابت اور صحیح مسئلہ کے واسطے شواہد لکھدئے تو کیا گناہ کیا۔ سب محدث
اصل مسئلہ پر شواہد اور توابع لاتے ہین چونکہ اس مسئلہ کی تحقیق مقصود نہین لہذا
تمت ۴۸ ہم اس بحث کو ختم کر کے مطلب کیطرف رجوع کرتے ہین **مغالطہ ۴۸** شوکانی
نے اپنے رسالہ مین توسل اولیاء اللہ سے جائز کردیا اور ابن حزم پر طعن کیا۔
ہدایہ شوکانی نے عزالدین ابن عبد السلام پر اعتراض کیا ہے اور
آپ لکھتے ہین (ابن حزم پر طعن کیا ہے) کمارست کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ
کا دعوی کر کے جو جو اجتہاد کئے ہین انکی خوبیان اظہر من الشمس ہین یہہ مطالعہ اور
مزاولت دیگر کتب کا جلوہ دکھلایا ہے مثل مشہور ہے نقل را چہ عقل مصنف صاحب
اسمین بھی خفتی کھاتے ہین پھر اس فہم پر اجتہاد کا دعوی بھی کرتے ہین معالد
تمت ۴۹ **مغالطہ ۴۹** - اور ابن قیم نے اغاثۃ اللہفان مین راگ کی حدیث بیان
کی اور صحیح سند ایک بھی نہین لایا بلکہ صحاح کا خلاف کیا **ہدایہ** یہان بالی
سر کے ساتھہ راگ گایا جاتا ہے وہان باجے بھی ہوتے ہین ابن قیم حدیث معازف
کی سند بخاری سے لائے ہین صحیح بخاری وہ کتاب ہے جسکی صحت پر علماء اہلسنت
کا اتفاق ہے مصنف صاحب خود کچھہ نہین جانتے بہ تقلید ابن حزم اس حدیث کا جرح
کرتے ہین ابن حزم نے اس حدیث کو معلق بتلا کر جرح کیا ہے مگر امام [illegible]
ابن حجر فرماتے ہین کہ یہہ حدیث متصل الاسناد ہے اور ہشام بن عمار بخاری کے
اوستاد ہین اور جنہون نے تعلیق کا جرح کیا ہے اونہون نے غلطی کھائی ہے
مصنف ایک شخص کا مقلد ہو کر اجماع امت کا خلاف کرتا ہے اور ناواقفون
تمت ۵۰ کو ورطہ تحیر مین ڈالتا ہے **مغالطہ ۵۰** شیخ ولی اللہ نے قول الجمیل مین
تصریح کی ہے کہ زمانہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین جمیع اقسام بیعت الا بیعت
خلافت متروک تہی **ہدایہ** مصنف صاحب صفحہ (۲۱) مین لکھتے ہین

Marfat.com

کہ قول الجمیل کے نسبت طرف شاہ ولی اللہ کی غلط معلوم ہوتی ہے اور یہان اُنہی
کتاب سے سند لاتے ہین اور خوبی قسمت سی کیسے معتقد ہوئے ہین جو اسی مجہول
المصنف کتاب پر اعتماد کرکے آیات قطعیہ اور احادیث صحیحہ کو رد کرتے ہین واہ
تحقیق ہو تو ایسی ہو۔ ہمنے فرض کیا قول الجمیل شاہ ولی اللہ کی تصنیف ہے
اور یہ قول اونہین کا ہے مگر ہم ہدایہ (نمبر ۲۴) مین روایات صحیح سے ثابت
کر چکے ہین کہ صحابہ کبار سوائے بیعت خلافت کے اور اقسام کی بیعت لیتے تہے
پس برخلاف اُن روایتون کے یہہ قول ہرگز تسلیم نکیا جاویگا اور یہ کہین گے کہ
شاہ صاحب نے غلطی کہائی ہے آخر وہ بہی بشر تہے سوائے انبیاء علیہم السلام کے
کوئی خطا سے معصوم نہین **مغالطہ ۵۱**۔ امام مالک نے صیام ستہ شوال ۵۱
کو بعد تفحص واستقراء حتی الوسع کے عدم وجدان روایت کو اصل ٹھہرا کر بدعت قرار دیا
ہدایہ مصنف نے اس مثال کے سوا اور بہت سی مثالین لکہی ہین
مگر اصل بحث سی کسیکو تعلق اور مناسبت نہین ناحق اپنے اوقات کا خون کیا ہے
اور بہت سا لکہہ لکہا کر لوگون کو دہوکا دیا ہے۔ بحث اس بات مین ہے کہ ایک
امر کا سنت ہونا قرآن مجید اور احادیث سی ثابت ہو چکا مگر کسی شخص کو بزعم خود
صحابہ اور تابعین کا عمل کرنا اُسپر معلوم نہین ہوا کیا وہ شخص اس سنت کو منسوخ
کہسکتا ہے یا نہین۔ اور اس بات مین اختلاف نہین کہ ایک امر کو قرآن وحدیث
مین تلاش کرین جب اسکا ثبوت کتاب وسنت سے نہ پایا جاوے تو اس پر حکم بدعت
یا حرمت کا لگا دین یا نہ اس بارہ مین تمام علماء کا اتفاق ہے کہ جو مسئلہ دونون اصلون
سے ثابت نہ ہو وہ بدعت اور اس پر عمل کرنا حرام ہے۔ ناظرین رسالہ ہماری اس
تحریر کو دیکہکر اگر انصاف کرین گے تو سمجھ جاوینگے کہ خارج از مبحث مثالین ذکر کرکے
مصنف نے کس قدر اللہ فریبی کی ہے مصنف کو لازم تہا کوئی ایسی مثال لکہتا

برخلاف امر کتاب وسنت سے ثابت ہی مگر صحابہ کا تعامل اوس پر معلوم نہ ہونے کے
سبب امام مالک یا کسی اور امام نے ایسہ حدیث سنکے اسکو منسوخ کہا ہے تتبع اور
تلاش اور اجتہاد پر اوس جگہہ اعتبار کیا جاتا ہے جہان حکم شرعی دستیاب نہ ہو مصنف
ایسی بہکے جو سنت ثابتہ کو بہی رد کرنے لگے۔ تتبع اور استقراء وہان کیا کرتے ہین
جہان کتاب وسنت سے حکم معلوم نہ ہو اور نص کے مقابلہ مین اسکا ذکر کرنا اور حکم
شارع کو اُس منسوخ کرنا ظلم ہے۔ آگے چلکر آپ اور ٹہوکہ کہاتے ہین اور چند سطرون کے
بعد لکہتے ہین (سب اہل علم کے یہی عادت تہی کہ مدار حکم تتبع اور استقراء پر رکہتے
تہے جب بہی انکی روایت صحیح سے ثابت ہوا کہ صیام ستہ شوال سنت ہی تو علماء
متاخرین نے جاری کر دیا) جس مونہہ سے دعوی کیا تہا کہ جب تلاش کے بعد تعامل
صحابہ و تابعین کا حدیث پر نہ ملے تو حکم منسوخ کہا جاویگا اوسی مونہہ سے یہہ بہی اقرار
ہے کہ علماء کو جب روایت صحیح ملی تو تفحص و تلاش امام مالک وغیرہ اہل علم کو انہون نے کچہ
بہ اعتبار نہین دیا بلکہ حدیث صحیح پر عمل جاری کر دیا۔ پہر بہولاپن سے لکہتے ہین ہمارا
دعوی ثابت ہے اتنا نہین سوچتے ہین کہ اس قول سے تو ہمارا دعوی بالکل باطل
اور رد ہوا اور اُس ردی ہتہکنڈے کے یہہ فقرے کہکر مرمت کرتے ہین کہ مثال وہ...
جہگڑا نہین چلو فراغت شد دعوی بہی ثابت ہو گیا اور مثال بہی مطابق آگئی —

مغالطہ ۵۲ اگر کوئی کہے اس جمعیت کے اخبار کا کاتب الحروف ہی منفرد
ہے اور کوئی اُسکے شامل نہین اسلئے کاتب الحروف کہتا ہے کہ مین اسمین منفرد نہین
ہون بلکہ اکثر ائمہ دین میرے ساتہ ہین **ھدایہ** مصنف کا دعوی ہے
کہ اکثر ائمہ میرے ساتہ ہین مین کہتا ہون آپ اکثر اور کثیر کو جانے دیجئے اگر سچ کہتے
ہو تو ایک کا نام بتا ئے فی الواقع کوئی تمہارے ساتہ نہین فقط رسالہ قول الجمیل
مین اتنا فقرہ ذکر ہے کہ (قطن قوم انہا مقصورۃ علی قبول التحالف ...) اس ...

دعوا کیا ہے کہ اکثر ائمہ دین کو اپنے ساتھ متفق بتلایا ہے اگر ایک شخص کے نام کا
پتہ لکھی نا کھر لیب بہا صاف کہتے کہ تمام جہان میرے ساتھ ہے سلف و خلف کا
اجماع ہے **قول الجمیل** وہی کتاب ہے جسکو آپ اس لائق نہیں سمجھتے کہ شاہ
صاحب کیطرف نسبت کیجاوے - علاوہ برین اس قول کا یہ مطلب بھی نہیں
جو آپ سمجھے ہم انشاءاللہ عنقریب اسکا بیان کرینگے **مغالطہ** ۵۲ کیونکہ ۵۳
قوم علما مجتہدین جنکے انکار کی شیخ نے نقل کی ہے انکا دعوی یہ ہے کہ بیعت بجمیع
اقسامہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باجماع متروک ہوئی الا بیعت قبول
خلافت اور شیخ کا جواب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بیعت کرتے تھے
اقامت ارکان اسلام کی اور کبھی تمسک بالسنہ کے اور کبھی عدم سوال پر الی آخرہ
جواب لغو ہے **ھدایہ** شاہ صاحب نے لفظ قوم بولا ہے اور مصنف صاحب
بمقتضائے دیانت اپنے حاشیہ کرتے ہین (قوم علما مجتہدین) اگر ان کرون میں کوئی
مشہور عالم یا مجتہد ہوتا تو ضرور مفسرین اور شارحان حدیث کسی آیت یا حدیث کے نیچے
اس اختلاف کا ذکر کرتے اور مخالف کا نام لیتے در اصل یہ ایسے لوگون کا قول ہے
جنکو فن حدیث سے کچھ واقفیت نہیں اور مصنف کیطرح بالکل علم سے کورے ہین - اُس قوم بعلم
مجہول الاسم نے تو سواے بیعت خلافت کے تمام اقسام بیعت کے وجود سے
انکار کیا ہے اور آپ دھینگا دھینگی انکے قول کی یون تاویل کرتے ہین (انکا دعوی
یہ ہے کہ بیعت بجمیع اقسامہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باجماع متروک ہوئی
الا بیعت قبول خلافت اور شیخ کا جواب لغو ہے کیونکہ خلاف دعوی کے ہے۔)
مصنف نے نکوئی منکرون کی تحریر دیکھی ہے انکا دعوی سنا ہے شاہ ولی اللہ
صاحب نے کسکی زبان سے ایسا باطل دعوی سنا اور قلین قوم لکھکر نقل کیا اور نہ جوابی
رد کر دیا - خود بدولت نے کہین انکا قول دیکھا ہے اور نہ اُن لوگون کو مگر علم الغیب

سے یونہیں مطلب سمجھکر شاہ ولی اللہ صاحب سے لڑائی باندہی سے شاہ صاحب
کی ظاہر عبارت سے بہی مستفاد ہوتا ہے کہ اس طایفہ کو وجود جملہ اقسام بیعت
سے انکار ہے اور اسکا رد کیا ہے واللہ اعلم قصوری صاحب کیا سمجھکر شیخ کے
جواب کو خلاف دعوی بتلاتے ہین اور جناب شیخ کیطرف لفظ لغو نسبت کرتے ہین
مثل مشہور ہے چہوٹا منہ بڑی بات کہان قصوری اور کہان ولی اللہ دہلوی
این الثری من الثریا ہان اگر کہین سے قوم کے عبارت نقل کر سکتے ہو
تو لاؤ اہل علم دیکہین گے اور انصاف کرینگے - **مغالطہ** ۵۴ اور پہر کہا ہے
کہ غیر خلفاء راشدین کے وقت مین متروک تہی اسکا جواب یہ دیا کہ اکثر خلیفون سے
ظالم اور فاسق تہے اسواسطے اُن سے بیعت نہ کی گئی اس پر یہہ اعتراض ہے کہ کل
خلیفہ فاسق نہ تہے عمر بن عبد العزیز نے کیون نہ جاری کی **ہدایہ** اصل
جواب یہ ہے کہ خلفاء کے وقت مین بیعت متروک نہ تہی اور اس بات کو ہمنے لفظ
ہدایت نمبر (۲۴) ثابت کر دکہلایا ہے اگر صاحب قول الجمیل کے طرز اختیار کرین
تو یہ جواب ہے کہ بیشک خلفاء راشدین کے بعد اکثر خلفاء فاسق گذرے ہین اور جو
پرہیزگار تہے سنتون مین اُن سے بہی قصور ہوتا تہا چنانچہ بعض خلفاء رکوع سجود
کے وقت بعض تکبیرات نہ کہتے اور عمر بن عبد العزیز نماز اول وقت نہ پڑہتے جب
صلحا بہی سنتون مین سستی کرتے تہے تو کیا تعجب ہے اس سنت مین بہی سستی
کی ہو - بالفرض اگر خلفا کسی سنت کو ترک کر دین تو کیا وہ سنت سنت نہ رہیگی اور
کیا حضرت رسالت کا قول و فعل عمر بن عبد العزیز کی تصحیح کا محتاج ہے استغفر
ربنا واطعنا نبیک **مغالطہ** ۵۵ اور اگر خلیفہ فاسق تہے تو اور علماء
مجتہدین تبع تابعین بہی موجود تہے انہون نے کیون نہ بیعت کی معلوم ہوتا ہے کہ
شیخ کے زعم مین بیعت صرف خلیفہ پر منحصر ہے نہ تند بیع مرا خواندی او خود بدام آمدی

Marfat.com

ھدایہ قول الجمیل والے نے اس اعتراض کو بخوبی رفع کر دیا ہے مگر مصنف کو قصور حافظہ کے سبب کچھہ یاد نہیں رہتا شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ بیعت کی سبب فتنہ کا خوف تہا لوگ شاید بیعت خلافت کا گمان کرتے اور خلیفہ دشمن ہو جاتا احتیاطاً علماء نے اسکو ترک کر دیا آیندہ اس جواب کو یاد رکہیے اور سجاے مراجواندی وخود بدام آمدی کے یہ بیت ورد کیجیے ؎ شد غلامی کہ آب جو آرد ٭ آب جو آمد و غلام ببرد

مغالطہ ۵۵ - پہر شیخ صاحب فرماتے ہین کہ بیعت تمسک بحبل التقوی بہی متروک تہی خلفاء راشدین کے وقت مین اسواسطے کہ وہ صحابہ تہے انکو حضرت کی صحبت کی برکت سے کسیکی ساتہہ بیعت کی حاجت نہ تہی راقم کہتا ہے اگر صحابہ کو حاجت نہ تہی تو اور لوگ جو روم وشام وغیرہ ملکون سے جو نئے مسلمان ہوتے تہے انکو بہی حاجت نہ تہی اقامت سنت کی کسکو حاجت نہین ہوتی پہر السلام علیک بہی ترک کرنا چاہیے تہا **ھدایہ** پہلے تو صحابہ کرام کا ترک ناسخ حدیث تبلایا تہا - اب شام وروم کے نومسلمون کا ترک بہی ناسخ ٹہرایا - پہر روم وشام کے نومسلم کسی سنت کو اگر ترک کر دین تاہم وہ سنت رہیگی - اور یہ جو آپ لکہتے ہین کہ السلام علیک ترک کرنا چاہیے تہا واہ کیا خوب جس سے اولاً تہجد مین غفلت ہو جاوے وہ اوقات پنجگانہ کی سنتین بہی چہوڑ دے یہ مثل مشہور ہے سارا جاتا دیکہیے آدہا دیجیے بانٹ مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ کہین متقدمین کو یہ قاعدہ نہ تبلا دینا **مغالطہ ۵۶** برکت صحبت اقامت سنت کی دلیل ہے نہ ترک سنت کی **ھدایہ** بیعت ان سنتون مین سے نہین ہے جو روزمرہ کی جاوے بلکہ اگر عمر بہر ایک ہی دفعہ کرے بہی کفایت کرتی ہے صحابہ کبار کو برکت صحبت نصیب ہوئی تہی اور وہ آنحضرت کے ہاتہہ پر بیعت کر کے فیضیاب ہو چکے تہے انصاف سے کہو کہ انکو دوسرے کے ہاتہہ پر بیعت کرنیکی کیا حاجت رہی - آفتاب کے سامنے مشعل کون جلاتا ہے -

Marfat.com

مغالطہ ۵۷ بلکہ اتنا ہی کافی تھا کہ کل تبعتین من او لہ الی آخرہ اسی ۵۷
خوف سے (یعنی خوف تفرق و فتنہ و فساد) ترک ہوئین الا بیعت قبول خلافت
ھدایہ جزاک اللہ آپ نے سچ کہا ہم بھی مانتے ہین کہ خوف فتنہ سے مصلحا
امت نے بیعت کو ترک کردیا تھا اور یہی شاہ صاحب نے فرمایا ہے اب آپ کی ساری
بحث لغو ٹھہری آیندہ بیعت کو کبھی بدعت نہ کہنا - عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد
خمیر مایہ دکان شیشہ گر سنگ است **مغالطہ ۵۸** - صوفیون نے بیعت کی جگہ ۵۸
خرقہ رکھا - اب فرمائے تغیر سنت کے کیا معنی یہی ہین کہ ایک سنت کو ترک کر کے
اسکی جگہہ ایک شی مستحدثہ قایم کریں **ھدایہ** بعض محدثین کہتے ہین خیر القرون
مین خرقہ جاری ہوا ہے اور جس امر کا خیر القرون مین رواج ہو علماء محققین
نزدیک وہ داخل بدعت نہین ہوتا بلکہ جبکہ داخل فی الدین نہ سمجھا جائے
علامہ جلال الدین سیوطی نے اتحاف الفرقۃ برفو الخرقۃ مین اور
ملا علی قاری نے موضوعات کبیر مین ناقلا سخاوی سے اور قسطلانی نے شرح صحیح
سے اور عبد العزیز ملتانی نے اپنی کتاب کوثر النبی میں رواج خرقہ کو خیر القرون
(جسکی خیر ہونیکی حضرت رسالت نے شہادت دی ہے) ثابت کیا ہے مصنف
نظر ہے سوائے چند رسایل متداولہ کے اور کسی کتاب کی خبر نہین دلیری سے بن دیکھی
رستہ چلتا ہے اور قدم قدم پر ٹھوکرین کھاتا ہے خیر القرون کو اہل بدعت ٹھہرانا اور
ان کے رواج کو بدعت کہنا خوارج کا کام ہے اگر مصنف کو خبر ہوتی تو غالبا طعن نکرتا
بالفرض اگر خیر القرون کے طرف نظر نہ کرین اور روایات مذکورہ کو صحیح نہ سمجھین
جیسا کہ بعض محدثین کا قول ہے تاہم طایفہ صوفیہ حدیث ام خالد اور معاذ وغیرہ
سے استنباط کرتے ہین کہ آنحضرت نے ام خالد کو لونی عنایت فرمائی اور معاذ کو جب
یمن کیطرف رخصت کیا تو عمامہ پہنایا - اگرچہ ہمارے نزدیک بھی یہ استنباط صحیح نہین

مگر چونکہ یہہ ایک اجتہادی خطا ہے اسلئے انکو معذور سمجھکر صرف خطا پر مطلع کر دینا چاہئیے طعن اور عیب گیری بالکل بیجا ہے **مغالطہ ۵۹** پہر اگر خوف سے ترک تہا تو مداہنت اونہون نے کیون کی چاہئیے تہا کہ وہان سے ہجرت کرتے جہان سنت قایم ہوتی وہان جاکر رہتے **ہدایہ** اوس وقت تمام دار الاسلام تو خلیفہ کا قلمرو تہا اور جو مخالفون کے ملک تہے وہ دار الحرب تہے ایک سنت کیواسطے دار الاسلام کو چہوڑکر دار الکفر مین جانا اور ہزار قباحت اور معصیت کے مرتکب ہونا کوئی مسلمان پسند نہ کریگا۔ اگر مصنف صاحب ہوتے تو فتوی جاری کر دیتے **مغالطہ ۶۰** اگر ہجرت نہ ہوسکتی تو ہجرت کی استطاعت پانے تک تقیہ کرتے چہپ چہپ کر ایسے طریق سے سنت ادا کرتے جس سے وہم بیعت خلافت کا نہ پڑتا **ہدایہ** بہلا اگر کوئی کہے کہ وہ لوگ ضرور چہپکر بیعت کرتے تہے تو کیا آپ کسطرح اسکو جہٹلا سکتے ہین۔ پردہ کی بات کو سوائے اللہ کے کون جانتا ہے کسی کو غیب کا علم ہو تو اثبات یا انکار کا دعوی کرے۔ اسکا علم خدا کو سپرد کرو اس معاملہ مین جان کا خوف تہا اسکو حتی الوسع لوگ چہپاتے تہے جب سوقت کے حاکمون تک کو خبر نہ ہوتی تہی تو آج ہزار سال بعد ہمین کسطرح حال معلوم ہو کہ وہ بیعت کرتے تہے یا نہین۔ اگر ہم فرض کرین کہ ان لوگون نے خوف حکام سے بیعت کو ترک کر دیا تہا تو بہی شرعاً کچہہ الزام نہ رہا مواخذہ نہ ہوگا بلکہ بلا عذر تارک السنت پر الزام نہین اور یہ جو آپنے تقیہ کا ارشاد کیا ہے آپ پہلے یہہ ثابت کر دین (کہ بیعت واجب تہی اور وہ لوگ در پردہ بہی نہ کرتے تہے) تو ہم آپ کے ساتہہ متفق ہوکر انکو ملامت کرینگے اور انکو قائل بیعت سمجہکر بحث چہوڑ دینگے **مغالطہ ۶۱** کیا یہہ بہی دوائے طبی ہے کہ ایک دوا نہ ملی تو دوسری دوا قائممقام دسکے والدین۔ **ہدایہ** دین محمدی مین حکیم مطلق نے بہت سہولت رکہی ہے۔

Marfat.com

مثلاً اگر پانی نہ ملے یا استعمال نہ کر سکے تو تیمم جائز ہے اور قرآن مجید یاد نہو تو صرف
سبحان اللہ والحمد للہ کہنا نماز میں کافی ہے اور جو قیام نہ کر سکے وہ بیٹھ کر بیٹھ نسکے
تو لیٹ کر نماز پڑھے اور ضعیف العمر روزہ نہ کہ سکے تو فدیہ ادا کرے نماز کے وقت
مسجد پاس نہو تو تمام زمین مسجد ہے یہ سب بدل ہین اور بہی شریعت مین ایسی بہت
صورتین ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ طب روحانی مین طب یونانی کی نسبت
زیادہ آسانی رکہی گئی ہے پروردگار فرماتا ہے **وما جعل علیکم فی الدین**
من حرج اللہ نے دین مین تم پر تنگی نہین کی جب طب جسمانی مین اصلاح
بدنی کے واسطے اطبا نے بدل تجویز کی ہین تو علاج روحانی کے لئے حکیم حقیقی دا سطے
رفع حرج کے کیون بدل مقرر نہ فرماویگا۔ ہان دوا کے تغیر و تبدل مین بیمار کو کچہہ اختیار
نہین یہ حکیم کا کام ہے **مغالطہ ۶۲**۔ اور کسی تواریخ سے بہی ثابت نہین ۶۲
کہ خلفا نے کسی مشایخ کو جبکہ اونہون نے بیعت شروع کی منع کیا ہو **ھدایہ**
جبتک رسم بیعت خلیفون مین جاری تہی اُن کے خوف سے دوسرے کے ہاتہ
پر بیعت نہین ہوتی تہی جب خلیفون نے رسم بیعت کو ترک کر دیا اور بیعت اُنکی
رسم نہ رہی تو لوگون کو اسکا کام ہے کیون منع کرتے۔ پہر بہی جس کے ہاتہ پر بیعت
اور جمعیت کثیر ہوتی تہی حکام اُن سے دشمنی رکہتے تہے۔ قصوری صاحب
آپ تاریخ سے واقف نہین۔ ابہی ہندوستان مین یہ واقعہ گذرا ہے شیخ نظام الدین
المعروف بسلطان الاولیاء کے ہاتہ پر جب لاکہون مسلمانون نے بیعت کی۔ تو
بادشاہ وقت کو دل مین خدشہ ہوا اور شیخ کا دشمن ہوگیا **مغالطہ ۶۳**۔ شیخ ۶۳
صاحب تو خود اور اُن کے والد ماجد اس بلا مین مبتلا تہے **ھدایہ** دیکہو
قصوری کے وہم کا قصور اور اُس کا فتور یہان عامل سنت کو گرفتار بلا کہا ہے اور آگے
جبکہ ایسی بیعت دین مثنوی اداہے اگر کرنی لیکنے گئے کہما ر کہکر بطور اجازت کر

Marfat.com

کہے بسم اللہ) جیساکہ عام رواج ہے کہتے ہین بسم اللہ کیجیے یہ کہنے والا کافر ہوجائیگا
کوئی انسے پوچھے کہ بسم اللہ کہنے سے اور سنت پر عمل کرنے سے تو آدمی کافر اور بدعتی ہوجاتا
ہے اب ہدایت کس چیز مین باقی رہی ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا

مغالطہ ۶۴ مین کہتا ہون شیخ صاحب نے جاری کے کیون فرمایا بلکہ لفظ ۶۴
استحداث کہنا چاہئے تھا **ھدایہ** ملا صاحب شیخ کی عبارت کو دیکھو وہ لکھتے
ہین (بدعت مسنونہ جاری کی) اگر لفظ استحداث لکھتے تو یون عبارت ہوجاتی بدعت مسنونہ
استحداث کی بھلا مسنون بھی کبھی بدعت ہوتا ہے کچھ تو آگے پیچھے دیکھا کرو اور بدعت مسنو
کوئی ایسی اجزا سے مرکب چیز بھی نہین کہ جسمین یہ تاویل کر کے (جو کچھ سنت ہی اور کچھ بدعت
مستحدثہ) آپ کی اصلاح کو صحیح بنایا جاوے ایک ہی چیز کو سنت اور بدعت کہنا عقلمندون
کا کام نہین **مغالطہ** ۶۵ اور سنت متروکہ اور منسوخہ باجماع کو جاری کرکے ہوا ۶۵
کی مصداق ہوئی **ھدایہ** مصنف نے صفحہ ۱۵ مین لکھا ہے (اکثر ایمہ میرے
ساتھ ہین) چنانچہ اسکا رد ہدایہ نمبر (۵۲) مین ہم کر چکے ہین اور یہان لکھتا ہے (سنت منسوخہ
باجماع) مصنف مبالغہ کرنے مین استاد ہے اگر شاعر ہوتا خوب نام پاتا اصل بات تو اتنی
تھی فقط قوام آپنے اسکی معنے کہی (قوم علماء مجتہدین) پھر اس پر حاشیہ کیا (اکثر ایمہ
میرے ساتھ ہین) اور یہان پہنچکر جو طبیعت جولانی پر آئی لکھدیا (بدعت سنت منسوخہ
باجماع) ہے بے دلیل دعوی کرنا دروغگوئی کی علامت ہے اگر آپ کا دعوی صحیح ہے تو ایک
ہی معتبر عالم کا قول نقل کیجئے اجماع یا اکثر اماموں کا اتفاق ثابت کرنا تو امر محال ہے کم فہمی
سے مصنف نے اور بھی اعتراضات قول الجمیل پر کئے ہین چونکہ ہماری بحث سے انکو علاقہ
نہین اسلئے ہم کچھ تعرض نہین کرتے مصنف نے یہانتک ٹھرکر لکھا ہے کہ شاہ صاحب
نے قول الجمیل کو کفر و شرک سے بھر دیا ہے استغفر اللہ شاہ ولی اللہ وہ شخص ہے جس نے
اتباع سنت اور توحید کا سب سے پہلے ہندوستان مین بیج بویا ہے کہ ان کے بعد بھی

Marfat.com

آجتک اسلام مین کم ایسا شخص معلوم ہوتا ہے کہ جس نے رد شرک وبدعت اور احیاء
سنت مین ویسی کوشش کی ہو شاہ صاحب کا علم وفضل اور اتباع سنت اون کی
تصانیف کی دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے خاصکر حجۃ اللہ البالغہ عقد الجید انصاف تفہیمات
کے مطالعہ سے تو یقین ہوتا ہے کہ یہ شخص لاثانی تہا۔ متاخرین تو کیا متقدمین
مین بہی کوئی ایسا کم گذرا ہوگا۔ ان کتابون مین اتباع کتاب وسنت کی طرح طرح
سے تائید کر کے تقلید وبدعت کی خوب جڑ اوکھاڑی ہے اس زمانہ کے سب علماء
اوسی خاندان کے خوشہ چین ہین اونہین سے فیضیاب ہوا اور وہ نہین پر اعتراض
کرنا کفران نعمت کی علامت ہے۔ ہم سب مسلمانون کو چاہئے کہ ایسے پیشوائے
دین سے محبت رکہین آنحضرت دعا کیا کرتے تہے **اللّٰہم ارزقنی حبک و**
حب من یحبک اے پروردگار تو ہمین اپنی اور اپنے دوستون کے محبت نصیب کر

مغالطہ ۶۶ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کوئی سوا اللہ کے کسیکو [illegible] ٦٦
نہین کرسکتا **ہدایہ** جو آیت مصنف نے لکہی ہے اوسکا مضمون یہ ہے
(کہ جسکو اللہ گمراہ کرے اوسکا کوئی ہادی نہین) یہ بات بیشک حق ہے جنکی قسمت
مین گمراہی لکہی گئی وہ کبہی ہدایت نہین پاتا۔ مگر اس آیت کا یہ مطلب نہین کہ
انبیاء اور اصفیاء سے خلقت کو کچہ ہدایت حاصل نہین ہوتی خود پروردگار نے فرمایا ہے
وانک لتہدی الی صراط مستقیم یعنی اے نبی تو ہدایت کرتا ہے سیدہے راہ
کی طرف اور فرمایا **کتاب انزلناہ الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور**
یہ کتاب ہمنے تجہ پر نازل کی ہے تاکہ تو نکالے لوگون کو اندہیرون سے طرف روشنی کے
اور فرمایا **ولکل قوم ہاد** ہر گروہ کے واسطے ایک رہنما ہے اور فرمایا **وممن**
خلقنا امۃ یہدون بالحق ہماری مخلوقات مین سے ایسے ہین جو سچے راہ
بتلاتے ہین ان آیات سے صاف پایا جاتا ہے کہ آنحضرت خاتم المرسلین ہین سیدہی راہ

دکھلانے کو آئے اور موافق ہدایت قرآن کے ظلمات سے طرف نور کی کھینچ لاتے ہیں
اور ہر اُمت کی طرف رہنمائی کے واسطے رسول آتے رہے ہیں اور ہر وقت بندگانِ خدا
سے ایسے لوگ موجود رہتے ہیں جو گمراہوں کو راہ حق بتلا دیں ہدایت اور ضلالت تقدیر
الٰہی کے تابع ہے وہ چاہے تو ہدایت کرے نہ چاہے تو نہ کرے اسمیں کسیکو انکار نہیں
فاعل حقیقی وہی ہے مگر انبیا اور کتب آسمانی اور صلحا اور علما کو پروردگار نے اسباب
ہدایت مقرر فرمایا ہے۔ اگر انکو ہدایت خلق میں کچھ دخل نہ ہوتا تو پروردگار رسول نہ
بھیجتا اور کتابیں نازل نہ فرماتا اور امر بالمعروف کی تاکید نکرتا اب جو فواید صحبت صلحا
اور علما کا انکار کرے وہ معاذ اللہ تمام اسباب ہدایت کو لغو ٹھہراتا ہے ملا صاحب نے لکھا ہے
کہ اللہ ہی مرشد ہے اور کسیکو مرشد کہنا قرآن شریف کے خلاف ہے اور قصیدہ بردہ
میں جو اس رسالہ سے پیچھے بنایا ہے لکھتے ہیں کہ میرا مرشد رسول اللہ ہے۔ معلوم ہوا
کہ اس قول سے تائب ہو گئے ہیں یا اپنے واسطے قرآن شریف کا خلاف جایز سمجھتے ہیں
اور دوسروں کے لئے ناجایز **مغالطہ ۶۷**۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی بندہ ۶۷
کامل کو حکم نہیں کہ کسیکو اپنا عبد یا مرید یا چیلہ کہے اور یہ حکم ہے کہ سب ربانی اور
اللہ والے ہو **ہدایہ** اس آیت کی شان نزول مفسرین یوں لکھتے ہیں کہ
جب آنحضرت کو نبوت ملی اور آپ نے تمام خلقت کو طرف توحید اور اقرار رسالت کے
بلایا تو یہودیوں نے لوگوں میں یہ بات مشہور کی جو خدا کو ہم بھی مانتے ہیں مگر یہ شخص
(مدعی نبوت) چاہتا ہے کہ مجھ پر ایمان لاؤ یعنے مجھکو اپنا معبود سمجھو۔ غرض اس تہمت سے
آنحضرت کو بدنام کرنا چاہا تاکہ کوئی شخص آپ کی بات نمانے اور آپ کا دین اختیار نہ کرے
اللہ جلشانہ نے یہ آیت نازل فرما کر اُن کا فریب کھولدیا اور ارشاد کیا کہ نبی شرک نہیں
بتلایا کرتے ہمارا رسول یہ حکم کرتا ہے کہ تم خدا پرست ہو اسواسطے کہ جو تم لوگ
کتاب پڑھتے پڑھاتے رہے ہو۔ قصوری صاحب بھی احبار کی پیروی کرتے ہیں اور

Marfat.com

اہل اللہ پر تعلیم شرک و بدعت کی تہمتین لگا کر خلقت کو اُن سے نفرت دلاتے ہین
عباد کے معنی اسجگہہ عبادت کرنیوالے ہین جیساکہ مصنف نے بہی تصریح کی ہے پس
اس لفظ سے پیر و مرید کہنے کی ممانعت استنباط کرنا ظلم او تحریف ہے پیر اور مرید تو شاگرد
اور استاد والی نسبت ہے جس نے کوئی فن یا علم یا خاصکر احکام اسلام سیکہے اوسکو استاد
اور شیخ کہتے ہین) اور جو مرد کامل طریقہ حضور دائمی کا (جسکو اصطلاح شریعت مین احسان
کہتے ہین) بتلا دیوے اوس کو مرشد اور پیر کہکر پکارتے ہین - احسان کا درجہ سب [illegible]
سے بڑہکر ہے اور جو اس عالی منصب پر ترقی ہوتی ہین وہی پیر اور مرشد [illegible]
ہین اگر کہو یہ صوفیون کے ڈہکوسلے ہین اسلام کے سوا اور کچہہ نہین تو ہم آپ کو
پتہ بتلا دیتے ہین مشکوۃ کتاب الایمان فصل الاول کا مطالعہ کرو - درجہ احسان کا [illegible]
صاف صاف ذکر ہے - مین کہتا ہون تصوری سے زیادہ کسکی حالت [illegible]
ہوگی تعلیم مرتبہ احسان کو شرک اور بدعت کہتا ہے اور ان کاملین کے حق مین جو
اس طریقہ کے معلم ہین آیت کونوا عبادا لی من دون اللہ پڑہتا ہے اس محل [illegible]
لانے سے معلوم ہوا کہ تحریف پر عادت ہو رہی ہے آپ مین [illegible] موجود ہے بعض علما
معصر ہمارے کہتے ہین - کہ بیعت صالحون کے ہاتہہ پر بیشک سنت ہی مگر پیری [illegible]
بدعت ہے مین کہتا ہون یہ انکی ڈہنی بہاری غلطی ہے جب بیعت [illegible]
پر سنت جانتے ہین پس پیری مریدی کہ عبارت ہے بیعت کرنی اور طریقہ [illegible]
بتلانے سے جو دونون کتاب و سنت سے ثابت ہین کیونکر بدعت ہوئی کا اس
وقت مین پیری مریدی فقط بیعت لینی اور کرنی کا نام ہے جس شخص کے ہاتہہ پر بیعت
کیجاوے اگرچہ اور کچہہ نہ بتا دے اُسکو پیر کہتے ہین اور بیعت کرنے والے کو مرید
تعجب ہے جب بیعت سنت ہے تو عمل اوسکا کیون بدعت ہوا اور عامل اوسکا
کیون بدعی ہوا اس تقریر سے جب وہ لاجواب ہو جاتے ہین تو کہتے ہین [illegible]

Marfat.com

مطلب یہ ہے کہ بیعت لینے والے پیر پیر کا نام رکھنا اور کرنے والے کو مرید کہنا بدعت ہے اور یہ قول انکا بھی غلط ہے کیونکہ اسما امور عادیہ سے ہیں اور امور عادیہ میں بالاتفاق بدعت نہیں ہوتی ورنہ مثلا غلام علی احمد اللہ غلام اللہ عطا اللہ وامثال ذلک نام رکھنا اور استاد شاگرد کہنا بھی بدعت ہو جائیگی۔ کیونکہ یہہ نام سلف سے منقول نہیں ہان اگر کوئی فقط اس خالی نام کو ثواب اور عبادت سمجھے تو بیشک اوسکے حق مین بدعت ہوگی **مغالطہ** ۶۸۔ اس سے معلوم ہو کہ قرآن ہی کی تعلیم کرین اور اسی تعلیم سے راہ دین دکھائین نہ بذریعہ کسی اور طریقہ محدثہ کے **ھدایہ** کلمۃ حق ارادیہا باطلا مصنف نے بات تو ٹھیک لکھی مگر اوس کی غرض باطل ہے دیکھو مغالطہ (۱۲) صلہ مین تعلیم فاتحہ پر انکار کرتے ہین اور یہان قرآن کی اجازت دیتا ہے کیا الحمد قرآن مجید مین سے نہیں ہے کاش مصنف اپنے ہی قول کے موافق عمل کرتا اور ضد مین اکر طریقہ مسنونہ پر جو قرآن وحدیث و تعامل صدیقین امت سے ثابت ہے اعتراض نہ کرتا۔ مونہہ سے حق کہنا اور خود گھڑت قواعد سے اسکو رد کرکے خلاف عمل کرنا اہل حق سے بعید ہے اللہ جلشانہ فرماتا ہے یاایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ای ایمان والو ایسی بات کیون کہتے ہو جو تم نہیں کرتے اللہ کے نزدیک بڑے غضب کا باعث ہے جو تم مونہہ سے کہو اور نہ کرو **مغالطہ** ۶۹ اور شیخ صاحب اور ان کی اولاد امجاد اپنی کتابون مین صریح لکھتے ہین کہ یہ سب باتین شرک ہین شاید شیخ صاحب نے کسی مصلحت سے لکھا ہوگا **ھدایہ** مناسب تھا کہ آپ یون کہتے (شاید شیخ علیہ الرحمہ کی کلام میری سمجھ مین نہیں آئی) ورنہ یہ کیا عذر ہے کہ شیخ نے کسی مصلحت سے لکھا ہوگا کوئی ایسی مصلحت بھی ہے جسکے سبب شرک اور بدعت کا رواج دینا جائز

Marfat.com

ہو جائے غالباً آپ کے نزدیک مصلحتاً جھوٹ بولنا دینی مسایل مین درست ہوگا جبھی آپکا رسالہ بھتان اور جھوٹ کا مجموعہ ہے **مغالطہ ۷** اور ظاہر ہے قوم سے مراد شیخ کے قول مین قوم مجتہدین کی ہے الی قولہ اس بیان سے ثابت ہوا کہ راقم اس بات مین منفرد نہین ہے بلکہ اور مجتہدین بھی میرے ساتھ ہین)

ھدایہ شاہ صاحب نے صرف اتنا لکھا ہے کہ ایک قوم نے بیعت کو خلافت پر منحصر سمجھا ہے مگر ساتھ ہی یہہ بھی فرمایا ہے **وھذا ظن فاسد منھم** یہہ اون کا گمان غلط ہے شاہ صاحب تو اس قول کو رد کر چکے ہین قصوری صاحب کے پاس اور کوئی سند نہین یہی عبارت جسکا قایل بھی مصنف کے نزدیک مجہول ہے بار بار نقل فرماتے ہین اگر کوئی مجتہد یا امام یا معتبر عالم بیعت کو قبول خلافت پر منحصر سمجھتا تو ضرور مفسرین و محدثین کسی کتاب مین اوسکا قول نقل کرتے اور نام بھی لکھتے صدہا کتابین موجود ہین کسی مین یہ مسئلہ پایا نہین جاتا پھر اس بنا ناسند پر جو آپنے دعوی کیا ہے اوسمین بڑا خلل اور اختلاف ہے صہ مین لکھتے ہین (با جماع امت بیعت منسوخ ہے) اور صہ مین لکھا ہے (اکثر ایمہ دین میرے ساتھ ہین) اور یہان کہتے ہین (راقم اس بات مین منفرد نہین) مصنف نے اظہار غلط اور جھوٹ مین کوئی کسر نہین رکھی اگر لوگ اب بھی نہ سمجھین تو اون کا قصور ہے ہم قصوری صاحب سے رعایت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اجماع امت اور اتفاق اکثر ایمہ کا ثبوت تو ادن کو معاف صرف ایک مجتہد یا معتبر عالم کا نام بتلادین تب ہم اون کو معذور سمجھینگے ہدایہ نمبر (۵۳) و نمبر (۵۲) مین اس مسئلہ کو ہم پہلے بھی لکھ چکے ہین ناظرین اگر توجہ کرینگے تو حق ظاہر ہو جائیگا **مغالطہ** جا بجا ایک سند پر ابن احسان کی اور ابن جوزی کی کتاب تلبیس ابلیس اور شیخ احمد صوفی کے قواعد ورسالہ سے اور عبد الحق صاحب کی شرح سے جو ان قواعد کی ہے معلوم ہوتا ہے کہ بہت علما نے متصوفہ کے طرق کا انکار کیا ہے **ھدایہ** علماے

اس طایفہ کی بدعتون کو بہت دکیا ہی اور رد بدعات مین کتابین تصنیف کی ہین مگر کسی
نے آپ کی طرح بیعت توبہ اور بیعت اسلام اور بیعت اتباع سنت کو رد نہین کیا۔
انکار حق خاص آپ کا حصہ ہے ابن جوزی رحمہ اللہ نے جیسی صوفیون پر نکتہ چینی
کی ہے ویسی محدثین اور فقہا اور واعظین کے عیوب بھی ظاہر کیے ہین ہمنے فرض
کیا اس طایفہ کے رواج سراسر بدعت ہین ابن جوزی یا کسی اور سے بیعت کا انکار
ثابت کرو خارج از مطلب جھگڑا کرنے سے کچھ حاصل نہین **مغالطہ ۲۷** راقم
کہتا ہے کہ نووی کے بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیعت توبہ و استغفار کی اول امر مین
تھی یعنے قبل از ہجرت اور بعد از ہجرت متروک ہوئی **ہدایہ** نووی رحمہ اللہ
نے جو فرمایا درست فرمایا مگر آپ کا استنباط اس سے غلط اور بہتان ہے اونہون نے
یہ نہین فرمایا کہ بعد از ہجرت بیعت متروک ہوگئی تھی یہ قصوری صاحب کی
الحاق ہے جنکے واسطے تسلی یا ظہر ہم ان روایتون کو نقل کرتے ہین بایعنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ان لا نشرک باللہ شیئا ولا نزنی ولا نسرق
ولا نقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق عبادہ بن صامت فرماتے ہین ہمنے بیعت
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو ہم کبھی شرک اور زنا اور چوری اور خون ناحق
نکرینگے امام نووی بعد نقل روایت کے کہتے ہین یہ معاملہ قبل از ہجرت ہوا تھا
مگر یہ نہین کہا کہ ہجرت کے بعد کبھی آنحضرت نے بیعت توبہ نہین لی اور نہ امام موصوف
ایسا کہہ سکتے ہین کیونکہ صحیحین کے روایت سے اسکا خلاف ثابت ہوتا ہے مصنف نے
کہین سے ایسا سمجھا اور امام کے ذمہ لگا دیا صحیحین مین ہے ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال وحولہ عصابة من اصحابہ تعالوا بایعونی علی ان لا
تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تاتوا
[illegible] ارجلکم [illegible] ولا تعصونی فی معروف

Marfat.com

وفی روایۃ للبخاری والنسائی وقرء آیۃ النساء ومن وفی منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب من ذلک شیئا فعوقب بہ فھو کفارۃ لہ ومن اصاب من ذلک فستر اللہ علیہ فامرہ الی اللہ ان شاء عاقبہ وان شاء عفا عنہ قال فبایعناہ علی ذلک آنحضرت کے مجلس مین اصحاب کبار حاضر تھے آپنے ارشاد کیا تم مجھہ سے اس بات پر بیعت کرو کہ تم شرک اور چوری اور زنا نکرو گے اور اپنی اولاد کو نہ مارین گے اور کسی پر بہتان نہ کرینگے اور حکم ہی کا خلاف نکرو گے اور صحیح بخاری اور نسائی کے روایت مین ہے کہ آپنے یہ آیت بہی پڑہی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک الخ پس فرمایا جو شخص اس وعدہ کو پورا کریگا اللہ اسکو اجر دیگا اور جو ان گناہون کا مرتکب ہوا اور سزا دیا گیا پس سزا اوس کیلئے کفارہ ہے اور جس گنہگار کے خدا تعالی پردہ پوشی کرے اسکا معاملہ خدا کے سپرد ہے خواہ عذاب دیوے خواہ بخشے راوی کہتا ہے ہم نے اس بات پر آنحضرت سے بیعت کی۔ لفظ عوقب سے اور آیۃ اذا جاءک المؤمنات پڑہنے سے صاف ثابت ہے کہ یہہ بیعت آنحضرت نے بعد از ہجرت کی تہی کیونکہ لفظ عقاب سے مراد حدود شرعی ہین اور حدود کا حکم بعد ہجرت نازل ہوا تہا اور آیت مذکورہ بہی زمانہ ہجرت کے بعد نازل ہوئی تہی گویا یہہ حدیث دو طرح سے ہمارے دعوی کے موافق شہادت دیتی ہے۔ مصنف نے الفاظ صریح کو چہوڑکر کچھ بہی اولٹا دعوی کہکے اسکو نووی کیطرف ناحق منسوب کیا ہے **مترجم** کہتا ہے تصوری صاحب کی تحریرون کے مطالعہ سے ہمین از روے انصاف اس طرح کی رائے لکہنے کا اور رائے دینے کا موقع ملا ہے کہ اس رسالہ کے اکثر دعوی غلط اور دلائل مغالطات اور روایات منقولہ بعض افترا ہین **مغالطہ** ۴۳ اس حدیث سے تصدیق ہوتی ہے قول مسلم کے جو اوس نے کہا ہے کہ یہہ بیعت اول اسلام مین تھی

ھدایہ قصوری صاحب سوچ سمجھکر مونہہ سے بات نکالو صحیح مسلم مین تو اسکا اشارہ بھی نہین ہان نووی نے اتنا کہا ہے کہ یہہ بعیت لیلۃ العقبہ مین ہوئی تھی آپ نے اس پر یہہ حاشیہ کیا (کہ بعد از ہجرت بعیت متروک ہوئی) اور آپنے حاشیہ کو امام موصوف کے ذمہ لگایا ہے اوس افترا کو ہم بخوبی رد کر چکے کیا آپ مسلم اور نووی کو ایک سمجھتے ہین یا افترا کی عادت ہوگئی ہے امتا مسلم احلام ... امرهم ... نووی اور مسلم اگر ایک ہین توآپ کیون غیر ہوگئے —

مغالطہ ۵۴ پھر آپ نے بعیت مردون سے بھی ترک کر دی **ھدایہ** حدیث متفق علیہ جسکو ہم اوپر لکھ چکے ہین اس باطل دعوی کے ابطال کیواسطے کافی ہے **مغالطہ ۵۵** بعیت توبہ و استغفار کے اول مین تھی یعنے قبل از ہجرت اور بعد از ہجرت متروک ہوئی اسی پر دال ہے یہہ آیت شریف یا ایھا النبی اذا جاءك المؤمنات وجہ استدلال کی یہہ ہے کہ اسکے پہلے رسول اللہ صلعم عورتون کے بعیت کبھی نہین کی مردون سے بعیت جہاد و اسلام کے کرتے تھے اور بعیت توبہ بھی پھر آپ نے بعیت مردون سے بھی ترک کر دی **ھدایہ** مصنف کے قول (اسکے پہلے الخ) مین دو معنون کا احتمال ہے یا مصنف کی مراد اس کلام سے یہہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت سے پہلے عورتون سے بعیت نہین کرتے تھے بلکہ مردون سے بعیت اسلام جہاد توبہ کرتے اور یہہ محض غلط ہے کیونکہ ہجرت سے پہلے بعیت جہاد نہ تھی بلکہ حکم جہاد ہجرت سے پیچھے نازل ہوا ہے۔ اور یا مراد مصنف کے یہہ ہو کہ قبل از نزول اس آیت کے مردون سے بعیت اسلام جہاد توبہ کرتے تھے اور عورتون سے نہین کرتے تھے اس صورت مین بھی غلط ہے کیونکہ مصنف کا قول ہے (بعیت توبہ بعد از ہجرت متروک ہوئی) حالانکہ یہہ آیت صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی اور صلح حدیبیہ ہجرت سے چھٹی سال مین ہوئی چنانچہ کتب

ملین ہے پس بیعت بعد از صلح حدیبیہ متروک نہوئی نہ بعد از ہجرت - یہ صریح مصنف کی کلام مین تناقض اور اوس کی کند فہمی کا بیان ہے ورنہ درحقیقت بیعت نہ بعد از ہجرت متروک ہوئی و نہ بعد از نزول آیت چنانچہ بتفصیل بیان ہدایہ نمبر (۷۲) مین ہو گیا **مغالطہ ۷۶** - اور کہین ثابت نہین کہ بعد از ہجرت یہ آیت پڑہکر کسی مرد سے بہی رسول اللہ صلعم نے بیعت کی ہو **ھدایہ**

۷۶ مصنف بڑے دایہ معلم ہین بے دہڑک کہتے ہین (اور کہین ثابت نہین کہ بعد از ہجرت یہ آیت پڑہکر کسی مرد سے بہی رسول اللہ صلعم نے بیعت کی ہو) اور حالانکہ ہجرت کے بعد ایسی واقعات صحیح روایتون سے ثابت ہین - بخاری اور مسلم ترمذی اور نسائی مسند عبد الرزاق اور مسند احمد سعید بن منصور اور ابن مسند عبد بن حمید اور ابن المنذر اور ابن مردویہ یہ سب عبادہ بن صامت سے راوی ہین قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا وقرا آیۃ النساء فبایعناہ علی ذلک عبادہ کہتے ہین کہ ہم لوگ حاضر خدمت تہے تو آنحضرت نے فرمایا مجہسے بیعت کرو اس بات پر کہ شرک اور چوری اور زنا نہ کروگے اور آپ نے آیۃ النساء اذا جاءک المؤمنات یعنی جو عورتون کے حقمین نازل ہوئی ہے پڑہی - پس ہمنے اس بات پر آپ سے بیعت کی اس حدیث مین دو قرینہ شاہد ہین اور اسکی تفصیل ہدایت نمبر ۷۲ مین ہم کہ چکے ہین ادنی توجہ کے ساتھ آدمی ان مسایل کو کتب حدیث سے نکال سکتا ہے مگر مصنف کو غرور اور خود پسندی نے مارا خود علم نہین دوسرے سے پوچہنے کو عیب جانتا ہے انما شفاء العی السوال بیعلمی کا علاج ہے پوچہ لینا جو شخص جاہل ہو اور عالمون سے مسائل دریافت نہ کرے وہ آخر جہل مرکب مین گرفتار ہو جاتا ہے چنانچہ مصنف صاحب کے اکثر دعوی ایسے ہین کہ جب کتب صحاح کو دیکہا ان تو سب بے اصل نکلے

خلافت نکلتی ہیں **مغالطہ** کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بعد ہجرت کے بیعت توبہ ترک کر دی تو اوسکو عورتوں پر جاری کرنے
کے واسطے یہ آیت اوتری کہ امر ورنہ اس آیت کے نزول کی کیا حاجت تھی
آگے تو بیعت مروج تھی **ھدایہ** قصوری کی عجب حالت ہے پڑھے ہوئے
غبی ہوکر پھر بھی اپنی رائے پر چلنا ہے نقل سے خبر نہیں اور درایت سے خبر نہیں
مگر قرآن و حدیث پر رائے لگانے کو تیار بیٹھے ہیں حضرت رسالت فرماتے ہیں
من قال فی القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار یعنی جو قرآن
میں اپنی رائے لگا کر مطلب کچھہ کا کچھہ بناتا ہے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا کرے
اور یہ بھی ارشاد ہے ایک زمانہ آویگا لوگ اپنی رائے پر خود پسندی کرینگے خدا کے
بندہ اس وعید کو دیکھہ اور نزول آیات کے سبب اپنے دل سے بنا بنا کر لوگوں
کو ابلہ میں نہ ڈال بخاری نے مروان بن الحکم اور مسور بن مخرمہ سے حدیث نقل کی ہے
جس سے سبب نزول صاف معلوم ہوتا ہے ناظرین اس روایت کو دیکھکر قصوری کے
علم اور دیانت کا اندازہ کریں روی البخاری عن مروان بن الحکم والمسور
بن مخرمۃ انھما قالا کان فیما اشترط سھیل بن عمرو علی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم انہ لا یأتیک منا احد وان کان علی دینک الا رددتہ الینا
فکاتبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ذلک فرد یومئذ ابا جندل ولم
یأتہ احد من الرجال الا ردہ وان کان مسلما وجاءت المؤمنات مھاجرات
وکانت ام کلثوم ممن خرج الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فجاء اھلھا یسألون النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرجعھا الیھم فلم
یرجعھا الیھم لما انزل اللہ فیھن اذا جاءک المؤمنات مھاجرات فامتحنوھن
وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمتحنھن بھذہ الآیۃ یا ایھا الذین

امنوا اذا جاءك المؤمنات مهاجرات الی فامتحنوهن الی مردان اور مردبنا
کہتے ہیں کہ جو شرائط سہیل بن عمرو نے آنحضرت سے منظور کرائی تہیں اون میں ایک
یہ بھی شرط تھی کہ ہمارا آدمی تمہارے پاس آوے خواہ وہ مسلمان ہوگیا ہو ہمارے حوالہ
کر دینا آنحضرت نے یہ شرط منظور کرکے عہدنامہ لکھا دیا اور اسی روز ابو جندل رضی اللہ عنہ
کو (جو حضرت کے ساتھ ہجرت کو تیار تھا) آنحضرت نے لوٹا دیا اور جو شخص حاضر خدمت
بابرکت ہوا گو وہ مسلمان ہوکر آتا اوسکو بھی لوٹا دیتے اور ایمان والی عورتیں گھر بار
چھوڑ کر آپ کی جناب میں حاضر ہوئیں بی بی ام کلثوم اونہیں میں سے تہی اون کے
رشتہ داروں نے آکر درخواست کی جو ام کلثوم ہماری ہے حوالہ کیجاوے پروردگار نے
یہ آیتیں جو سورہ ممتحنہ کے اخیر میں ہیں نازل فرمائیں یا ایہا الذین آمنوا اذا جاءك
المؤمنات مهاجرات فامتحنوهن اے ایمان والو جس وقت تمہارے پاس عورتیں
ایمان والی اور گھر بار چھوڑنیوالی آویں تم اون کا امتحان کر لو - اور آنحضرت ان آیتوں
سے اون کا امتحان کیا کرتے تہے - مقام حدیبیہ میں جو عہد و پیمان ہوا تہا اوس میں
یہ شرطیں درج تہیں اور اس شرط میں (کہ جو ہمارا آدمی تمہارے پاس جاوے اوسکو
واپس کر دینا) عورتیں بہی داخل تہیں - پروردگار کو اون کا پھیرنا منظور نہ ہوا آیتیں
نازل فرما کر کافروں کا عہد توڑ دیا - دیکھو اس حدیث میں ان آیتوں کے نازل ہونیکا
سبب کیسا واضح طور پر بیان کیا گیا ہے پس جو شخص ظاہر روایت کو چھوڑ کر اپنی رای
سے توجیہیں تراش کر اوس کا مقابلہ کرے اوس کو پرلے سرے کا متعصب یا
ناواقف محض سمجھنا چاہئے **مغالطہ ۷۸** اور نیز اس آیت سے معلوم ہوتا ہے ۷۸
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے عورتوں کو جایز تہے جیسا کہ خطاب
آیت اذا جاءك دال اسی پر ہے - **ہدایہ** ہدایہ نمبر (۲۵) مطالعہ کرو وہاں
النساء ہی عورتوں کا حضرت عمر رض کے ہاتھ پہ بیعت کرنا صریح دکھلایا گیا ہے اور فرمایا

Marfat.com

ہم یہہ ثابت کرین گے کہ جو قریشی عورتون نے مکہ معظمہ مین عمر فاروق سے بیعت کی تھی تمہارے عقلی استنباط کے رد کرنے کو یہ دو روایتین شاہد عدل ہین

مغالطہ ۷۹ مومنات کے لفظ سے مومن مرد نکلیگی **ہدایہ** مرد آدمی خدا کا خوف کر بسم اللہ کہنے پر لوگون کو کافر بتلاتے ہو اور خود قرآن مجید کی تفسیر اپنی راے سے کرتے ہو یہ کیا ایمانداری اور اتقا ہے صحیحین اور سنن اور مسانید کی روایت سے (جسکو ہم بضمن ہدایت نمبر (۷۲) ذکر کر چکے ہین) صاف ثابت ہے کہ آنحضرت نے مردون سے بیعت لی اور آیۃ النساء (جسکو قصوری نے عورتون کے ساتھہ خاص کیا ہے) پڑہی اور نسائی مین ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا تبایعونی علی ما بایع علیہ النساء قلنا بلی یا رسول اللہ فبایعنا علی ذلک آنحضرت نے اصحاب سے ارشاد کیا جو کیا تم مجھہ سے بیعت نہین کرتے اور عہد کر جس پر عورتون نے بیعت کی ہے ہمنے عرض کیا ہان یا رسول اللہ پس ہمنے اوسی عہد پر بیعت کی ناظرین پہلے اس بات کو سمجھہ لین کہ اس آیت مین بیشک خاص کر عورتون کا ذکر ہے اور اونہین سے خطاب ہے مگر آنحضرت نے مردون کے حق مین بہی آیت پڑہکر (باوجودیکہ آنجناب لفظ مومنین اور مومنات مین فرق کر سکتے تہے) زن اور مرد سب کو اس حکم مین شامل کر دیا اور پہر قصوری صاحب کو دیکہین جو بیان واضح نبوی کو چہوڑکر کس طرح راے پر چلتا ہے **مغالطہ ۸۰** اور شرط اذا جاءک سے یہہ نکلا کہ جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آوے اپنی خواہش سے تو اوس سے بیعت توبہ کی لین نہ بلا بلاکر تحریض کر کے بیعت کرین **ہدایہ** الہی پروردگار قصوری کو خوف وخشیت نصیب کر کم علمی و بےفہمی سے تیرے آیات و احکام کا خرافات باتون سے مقابلہ کرتا ہے اور بزعم خود اون کو اجتہادات و استنباطات سمجہتا ہے مین حیران ہون لفظ بایعنی جو امر کا صیغہ ہے یعنی مجہہ سے

Marfat.com

بیعت کرو صحیح روایت مین موجود ہے اور یہ بے انصاف کہتا ہے کہ (حضرت تحریف نہ کرتے تھے) امام بخاری اور مسلم ابن عباس سے روایت کرتے ہین جو ابن عباس نے فرمایا مین نماز عید الفطر مین آنحضرت کے ساتھ تہا پس جناب رسالت مآب عورتون کے پاس تشریف لیگئے اور آیہ اذا جاءك المومنات يبايعنك على ان لا يشركن بالله اخیر تک پڑہکر سنائی اور فرمایا کہ تم بھی اس عہد پر بیعت کرو گے ایک عورت نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ دیکہو اس سے زیادہ کیا ترغیب ہوگی کہ آنحضرت چلکر گئے اور بیعت کی درخواست کی۔ اور روایت ام عطیہ جسکو ہم بضمن ہدایہ نمبر ۲۵ نقل کر چکے ہین درخواست و طلب بیعت کے لئے کامل ثبوت ہے۔ مثلاً عورتون کو ایک جگہہ پر جمع کرنا اور اپنی جگہہ نائب بہیجکر بیعت لینا اہتمام کی علامت ہے اور سب سے بڑہکر نسائی کی روایت مین تصریح ہے کہ آنحضرت نے مردون کو ارشاد کیا کیا تم مجھ سے اس طرح کی بیعت نہین کرتے جیسے عورتون نے کی ہے۔

مغالطہ ۱۸ اور کاف خطاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے **ہدایہ** تصوری صاحب ایسی بات سے مزہ لیتے ہین اور بار بار رکہکر دل خوش کرتے ہین۔ الوہم بھی آپ کی اقتدا کرکے واسطے یاد دہانی ناظرین کے اون احادیث کا اعادہ کرتے ہین جنکو ہم بضمن ہدایہ (۲۴) و (۲۵) تحریر کر چکے ہین صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کے ہاتھ پر بیعت کی اور بیعت کرتے وقت یہ بھی کہا کہ ہم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر آپ سے بیعت کرتے ہین دیکھو صحیح بخاری اور مسند امام احمد بن حنبل مین قصہ بیعت عثمان رضی اللہ عنہ اور ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے کہ بروز فتح مکہ کوہ صفا پر آنحضرت مردون سے بیعت لیتے تھے اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہاتھ نیچے عورتون سے بیعت کرتے تھے اور ابو داؤد اور بیہقی اور طبرانی

اور ابو یعلی وغیرہم راوی ہین ام عطیہ سے کہ جب حضرت رسالت مدینہ مین
قدوم فرما ہوئے انصار کی عورتون کو ایک مکان مین جمع ہونیکا حکم دیا اور
عمر کو بہی بیعت لینے کے واسطے بہیجا - دیکہو اگر کاف خطاب سے خصوصیت
آنحضرت کی مراد ہوتی تو آنحضرت عمر فاروق کو ہرگز نائب نہ کرتے اور صحابہ کبار
خلفا سے بیعت کرنا انکو جائز نہ سمجہتے - ان روایتون سے صاف ثابت ہے کہ بیعت
توبہ اور بیعت خلافت کرنا بہی مختص آنحضرت نہین **مغالطہ ۸۲** باقی ہے
حدیث مجاشع بن مسعود سلمی قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابایعہ علی
الهجرة فقال ان البيعة قد مضت لاهلها ولكن على الاسلام والجهاد
وفی روایة قلت فبای شیئ تبایعه قال علی الاسلام والجهاد والخیر
اول تو یہ حدیث مختلف ہے **ہدایہ** مجاشع کی حدیث نے منکر کا کوئی عذر
باقی نہین چہوڑا - اگر کوئی کہے بعد ہجرت کے آنحضرت نے مردون سے بیعت نہین لی
کی تو یہ بہی رد ہوتا ہے اور اگر خاص بیعت توبہ کا انکار کرے تو وہ بہی غلط ٹہرتا ہے
آخر الامر اوس نے نیا عذر اور بہانہ ایجاد کیا - ناظرین انصاف پسند غور کرین
مغالطہ نمبر (۳۸) مین مصنف نے مسئلہ بیعت کو جو آیات واحادیث سے ثابت ہے
اس عذر سے رد کیا تہا کہ اجماع نے اوس کو منسوخ کر دیا ہے حالانکہ اجماع بہی اون کا
خیالی پلاؤ ہے یہان حدیث مجاشع کو جو باتفاق واجماع ائمہ حدیث صحیح ہے صرف
اپنی رائے سے رد کرتے ہین یا اجماع کے ایسے معتقد تہے کہ نصوص کو اوس سے
منسوخ کرتے تہے اب ایسے منکر ہوئے کہ امام بخاری اور مسلم کی احادیث کو جسکی صحت
پر اجماع امت ہے آپ ادہر اودہر کی باتین بنا کر خلاف اجماع ضعیف بتلاتے ہین -
چہ خوش بایں ہمہ شورا شوری بایں بے نمکی اب ہم مصنف کے اعتراضات
اون کے جوابات مفصل لکہتے ہین - اول اس حدیث مین یہ اختلاف ثابت کیا

کہ ایک روایت مین راوی کا بیان ہے مین آنحضرت کے پاس آیا تاکہ ہجرت [illegible]

بیعت کرون اور دوسری روایت مین ہے [illegible]

مین لایا تاکہ ہجرت پر بیعت کرے [illegible]

بھتیجے کو لیکر آیا دوم [illegible]

تینون کا ذکر ہے اور دوسرے مقام [illegible]

پر لفظ (علی الایمان) بڑھا دیا [illegible]

صحیح الاسناد مین ایسا اختلاف ہو کہ [illegible]

کالعدم سمجھا جاویگا اور اُس حدیث کو با صحت [illegible]

یہ قاعدہ تمام محدثون کے نزدیک بالاتفاق مسلم ہے نووی [illegible]

اگر احادیث مختلف مین تطبیق ممکن ہو تو دونون روایتون پر عمل واجب ہوگا [illegible]

ابن حجر نے نخبۃ الفکر اور اسکی شرح میں لکہا ہے کہ حدیث [illegible] مقبول

ہوتی ہے اور جو شخص صحیح بخاری کے الفاظ پر غور کرے وہ ان روایات سے جمع اور

تطبیق بخوبی کرسکتا ہے۔ مگر مصنف تحقیق الکلام قصور فہم کے سبب [illegible]

صحیح بخاری مین ہے عن مجاشع اتیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم باخی فقلت

بایعنا علے الھجرۃ الحدیث مجاشع کہتے ہین مین اپنے بھائی کو لیکر آنحضرت کے پاس

آیا پس مینے عرض کیا کہ آپ ہم دونون سے بیعت لیجئے [illegible] مجاشع رضی اللہ عنہ

اور اونکا بھائی دونون حاضر خدمت ہوئے تھے اور دونون بیعت کیوا سطے

آئے تھے مگر جب آپ قصہ بیان کرتے تو کبھی فقط اپنا ذکر کرتے اور کبھی صرف اپنے

بھائی کا حال بیان کرتے اور کبھی اپنا اور اپنے بھائی کا اکٹھا ذکر فرماتے جیسا کہ اس

روایت مین لفظ بایعنا سے دونون کی بیعت صاف ظاہر ہوتی ہے اب [illegible] اختلاف

تو نکل گئے صرف ایک اختلاف باقی رہا یعنی (ابن اخی) کا نسخہ ہم کہتے ہین [illegible]

صحیح نہیں بلکہ نسخہ صحیحہ (انا واخی) ہے اور اسی سبب سے شارحون نے اس نسخہ کو صحیح لکھا ہے جو کل روایات صحیحین کے مطابق یہی نسخہ ہے - اعتراض ثانی کا یہہ جواب ہے کہ اگر ثقہ اور معتبر راوی اپنے روایت مین ایسا زاید لفظ بیان کرے جو دوسرے راویون مین نہو اور وہ زیادتی باعث خلاف بہی نہ ہو تو وہ روایت ایمہ حدیث کے نزدیک مقبول ہوگی جسکو شک ہو وہ مقدمہ نووی شرح صحیح مسلم اور شرح نخبۃ الفکر حافظ ابن حجر کا مطالعہ کرے **مغالطہ ۸۳** دوم یہہ کہ پہلے حدیث سے صریح معلوم ہوتا ہے لکن علی الجہاد والاسلام والخیر یہ جملہ مستانفہ ہے اور علی کا متعلق ابایعکم نکلیگا معنے یہ ہوے کہ اب بیعت نہین رہی لیکن قایم ہو تو اوپر اسلام اور جہاد اور خیر کے اور یہہ بھی احتمال ہے کہ علی کا متعلق ابایعک علی الاسلام والجہاد نکلے جیسا کہ نووی نے نکالا ہے لیکن اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال **ھدایۃ** مصنف صاحب مولوی اور موحد گر بلا سے تنہیں آپ کو ایسی جرأت مناسب نہین - اسکو اختیار ان نہیں ہے اسکا نام تحریف ہے یحرفون الکلم عن مواضعہ کے کیا معنی ہین آپ کا زائد متعلق کر لینا ہیگا متعلق علی صحیح بخاری مین ابایعہ کا لفظ موجود ہے سب حدیث مین شارح کیطرف سے صراحت آچکی اور دوسری روایتون کے بحکم یفسر بعضہ بعضاً کی وہی تشریح سمجھنی چاہئے اگر آیات واحادیث کے ایک دوسرے سے تفسیر نکرین اور ایسے مقدرات اور متعلقات نکالنے کی اجازت دین تو تمام کارخانہ دین برباد ہو جائیگا - مثلاً فرعون نے کہا انا ربکم الاعلیٰ اگر یہان لفظ عبد مضاف مقدر نکالین تو معنی یہ ہون گے مین تمہارے بڑے رب کا بندہ ہون پروردگار ہم سب کو تحریف سے بچاوے **مغالطہ ۸۴** - بعد تسلیم یہ نہین صریح معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ نے اوس سے بیعت کی ہو اور دوسری روایات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ نے بیعت نہین کی الی قولہ کیونکہ اگر بیعت

کرتے تو راوی کو ضرور تہا کہ بیان کرتا **هدایة** کیون صاحب وہ دوسرت
روایات کہان ہین شاید اون کو کتب خانہ سے باہر نکلنے کی اجازت نہین کاش
آپ نقل کردیتے تو ہمین بھی زیارت نصیب ہوجاتی۔ اچھا یہ تو فرمایئے کہ ایک
وقت کے تمام وقائع کا بیان کرنا راوی کے ذمہ کیون واجب تہا اور کس نے
فرض کردیا تہا ہان جس مطلب کے اظہار کے واسطے کلام شروع کیا ہے
اوسکا پورا کرنا البتہ لازم ہوتا ہے۔ اس راوی کا مقصود یہ ہے کہ بعد فتح کہ
ہجرت کا حکم منسوخ ہوگیا تہا [illegible] کرنا اگر بعیت کا ذکر مقصود بالذات
ہوتا تو بیشک اس کے وقوع کی خبر دینا اور واضح رہے کہ لفظ ابایہ سے ثابت
ہوتا ہے کہ آنحضرت نے اون سے بیعت کی تہی مجاشع اور اوس کے بہائی
نے درخواست کی اور آپ نے اون کی عرض کو منظور فرمایا لیکن ایسے کہ آنحضرت
[illegible] علاوہ فرماوین [illegible] یا آنحضرت کو [illegible] بیعت
چاہین اور وہ [illegible] جاوے۔ لیکن [illegible] ہے کہ لفظ ابایہ کا ایسے موقع پر لانا [illegible]
مجاشع اور اس کے بہائی نے درخواست کی یا رسول اللہ آپ ہم سے بیعت کرین
آپ نے فرمایا ہم بیعت لیتے ہین [illegible] بیعت کے لئے کافی ہے [illegible]
ظاہر وانہ کا انکار کرے سوائے مذہب تعصب کے [illegible]
ہوگی۔ بالفرض اس روایت مین ہم بیعت کا عدم [illegible] اور دروایت
نسائی سلکیا عذر کریگا **مغالطه ۸۵** جواب اسکا [illegible] طرح پر ہے **هدایة**
پہلے ہم اصل قصہ کو نقل کرتے ہین پہر مصنف کی بے اصل توجیہات کا ذکر کرینگے
[illegible] مین ہے جسوقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک سے
واپس تشریف لائے جنہون نے تخلف کیا تہا اور شامل غزوہ نہ ہوئے تہے آنحضرت
کی خدمت مین حاضر ہوکر عذر کرنے لگے اور اظہار صداقت کے لئے حلف کی آنحضرت

Marfat.com

سے اون کے ظاہر عذر قبول فرما کر اون سے بیعت کی اور دعاے مغفرت فرمائی اور امر باطنی اون کا خدا کے سپرد کیا چونکہ اس قصہ سے ثابت ہوتا تھا کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ہجرت و فتح مکہ لوگون سے بیعت توبہ لی اسلیئے مصنف نے دو وجہ سے اس بیعت کی بیعت التوبہ ہونیسے انکار کیا ہے۔ وجہ اول یہ بیان کی ہے کہ جبکا عذر آنحضرت نے قبول فرما لیا اون کے ذمہ تو گناہ ثابت ہوا اور جس کے خطا نہین اوس کی توبہ کیسی پس یہہ بیعت بیعت توبہ نہ تہی بلکہ اون کی تالیف قلوب کے لئے اور لوگون مین اُن کی برأت ثابت کرنیکے واسطے اور اون کے سمجہانے کے لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون سے ظاہرا و باطنا راضی ہین بیعت کی تہی اور آیت یعتذرون الیکم اذا رجعتم الیہم قل لا تعتذروا لن نؤمن لکم (وہ تمہارے سامنے عذر کرینگے جب تم لوٹ کر جاؤگے تو کہنا نہ مت بناؤ ہم ہرگز تمہارا اعتبار نہ کرینگے) کے (جس سے اون کا گنہگار ہونا ثابت ہوتا ہے) یہہ تاویل کے ہے کہ وہ اور ہی لوگ تہے منافق جنکا نہ عذر قبول ہوا اور نہ عذر کرنا اون کا ثابت ہے جو خود اپنا نفاق ظاہر کیا کرتے تہے پس جنکا اس آیت مین ذکر ہے وہ گنہگار تہے مگر اونہون نے توبہ نہین کی اور جو لوگ تائب ہوئے وہ گنہگار نہ تہے۔ دوسری وجہ لکہتے وقت ایسی بہول گئی ہے جو سر پاؤن کی تمیز نہین رہی پہلے ایک بات کو لکہکر آگے جاکر جہٹلا دیا ہے فرماتے ہین کہ اس بیعت کو بیعت توبہ نہین کہہ سکتے توبہ کا یہان کیا ذکر ہے اگر کہین تو اسکو بیعت اسلام کہہ سکتے ہین کیونکہ مخلفین پر آنحضرت نے حکم کفر جاری کرکے زمرہ اہل اسلام کو اون کے ساتہہ بات چیت کرنے سے منع کر دیا تہا اور پہر کہتے ہین یہ لوگ تو عذر اور سوگند سے بری الذمہ ہو گئے تہے اون سے بیعت توبہ اور بیعت اسلام کا لینا بے موقع ہے۔ واہ اب بیعت اسلام کہنے کو

بے موقع کہتے ہو پہلے اسکا نام بیعت اسلام کیسینے پر کہا تہا اچہا اسکا قصور معاف آئندہ تصنیف کا نام نہ لینا تصنیف بڑا مشکل کام ہے الغرض یہ ایسا کلام ہے کہ اسکے معنی دربطن قائل بہی نہین وجہ اول کا جواب یہہ ہے کہ مخلفین چہار قسم کے لوگ تہے ایک وہ لوگ جو قبل روانگی آنحضرت کے پاس آئے اور عذرین بناکر اجازت چاہی رسول اللہ نے اون کا عذر قبول کر اجازت دی آیہ وجاء المعذرون من الاعراب ولیس علی الضعفا ولا علی المرضی مین اونکا ذکر ہے دوسرے دغاباز منافق جنہون نے لڑائی کے وقت ساتہہ نہ دیا اور جب حضرت خدا صلی اللہ علیہ وسلم میدان سے لوٹ کر آئے تو جہوٹے حیلہ بہانے بناکر اور قسم سوگند کہاکر اپنی صفائی کا اظہار کیا چنانچہ آیت یعتذرون الیکم اذا رجعتم الیہم اور آیت سیحلفون باللہ لکم اذا انقلبتم الیہم اور آیت یحلفون لکم لترضوا عنہم مین اون کا بیان ہے تیسرے وہ لوگ جو دل کے سچے اور مخلص تہے مگر کوچ کے وقت تیاری نہ کی اور آجکل کہتے ہوئے وقت کہو بیٹہے جب آنحضرت تشریف لائے تو مارے ندامت کے سامنے نہ آسکے اور اپنے آپکو ستونوں سے جکڑ دیا اس طایفہ کا اس آیت مین ذکر ہے واخرون اعترفوا بذنوبہم خلطوا عملا صالحا واخر سیئا چوتہے وہ لوگ جو اخلاص مین تیسرے گروہ جیسے ہے فقط سستی کے باعث شامل نہ ہوئے اور جناب رسالتمآب کے روبرو حاضر ہوکر قصور کا اقرار کیا آنحضرت نے مسلمانون کو اون کے ساتہہ کلام کرنیسے منع کر دیا اور حکم الہی کے منتظر رہے چنانچہ آیت وآخرون مرجون لامر اللہ اون کے حق مین نازل ہوئی ہے ایک فرقہ بروقت روانگی عذر کرکے آنحضرت کی اجازت سے پیچہے رہجانیوالے جنکو معذرون کہا گیا ہے اور تین گروہ بے اذن رہجانیوالے جنکا نام مخلفین ہے قرآن مجید سے ثابت ہے تین بے اذن رہجانیوالون مین جو پہلا

تسمیم جو مصنف نے نکالا ہے اوس کا قرآن و حدیث مین بلکہ کسی تفسیر مین بہی ذکر
نہین مخالفون مین سے وہ لوگ جنکا تسمیم دوم مین ہمنے ذکر کیا ہے منافق تہے
انہون نے آنحضرت کے روبرو جہوٹے عذر بناکر معافی چاہی اور رعیت کی بالـ
نفاق کے ظاہر حال پر حکم کیا جاتا ہے باطن سے کچہہ غرض نہین ہوتا اسلئے
بظاہر اون کا عذر پذیرا ہوا ہمارے بہولے مصنف کو یہہ وہم گذرا کہ اگر وہ منافق
ہوتے تو آنحضرت اون سے بیعت نہ کرتے اور نہ اونکا عذر قبول کرتے کیونکہ اللہ
عزوجل فرماتا ہے قل لا تعتذروا لن نؤمن لکم ای نبی تو کہدے عذر مت کرو
ہم ہرگز یقین نہ کرینگے پس باوجود اس حکم کے کسطرح اون کا عذر قبول کیا اور
یہ نہین سمجہا کہ لن نؤمن لکم کا معنی تو یہ ہے کہ ہم تصدیق اور یقین نہ کرینگے تمہارے
عذر کی اور ظاہر اون کا قبول کرنا اور باطن اونکا سپرد خدا کر دینا یہہ تو اعراض اور
درگذر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو تصدیق اور سچا جاننے اون کے سے منع
ہوئے نہ اعراض اور درگذر سے بلکہ اعراض پر تو امر آیا تہا چنانچہ آیت سیحلفون
لکم اذا انقلبتم الیہم لتعرضوا عنہم فاعرضوا عنہم فانہم رجس مین
بہی ارشاد ہے اسیواسطے اون سے درگذر کیا اور حسب ترحم و عادت اپنی کے اون
کے لئے مغفرت مانگی اور ان سے بیعت توبہ لی مصنف بمقتضاے نفسانیت
یا سفاہت کہتا ہے کہ آیت یعتذرون الیکم سے مراد منافق مہاجرین جنکا عذر کرنا
بہی ثابت نہین) استغفر اللہ ایسی تاویلات سے تکذیب آیات تک نوبت پہنچی ہے
خدا محفوظ رکہے اللہ تو فرماوے کہ یہہ لوگ عذر کرینگے قسمین کہاوینگے اور آپ
کہتے ہین اس آیت سے مراد منافق مہاجرین جنکا عذر کرنا بہی ثابت نہین۔ یہہ بہی
حدیث مجاشع مین بہی اسی قسم کی توجیہین کرکے سنت صحیحہ کا انکار کیا تہا یہان
آیات کو جہٹلایا اور کج فہمی کا یہہ حال ہے کہ تقسیم کو طبع کر دیا ہے منافق کبہی مہاجر

Marfat.com

نہیں ہو سکتا منافق ہمیشہ اپنا حال چھپایا کرتے ہیں اور ظاہر حال ... کہلا ...
... تے ہیں۔ مصنف کا ایک اعتراض یہہ بھی ہے کہ اگر یہہ لوگ جنکا عذر ...
اللہ نے قبول کیا منافق ہوتے تو اون پر تو حکم کفر اور جہنم کا ... اون کے ...
استغفار اور ترحم کیا معنے میں کہتا ہوں کہ رسول ... ہمیشہ اون کا ...
تھے اور آیتیں بھی اون کے حق میں اوتری نہیں مگر آنحضرت ...
لئے دعاے مغفرت فرماتے رہے یہانتک کہ ... فرمایا اگر ...
لئے دعاے مغفرت کرے تو بھی پروردگار اون کو نہ بخشے گا ...
عمر فاروق نے منافقوں کی ... دیکھکر عرض کیا ... اون کے لئے دعا
کرتے ہیں آپ نے ارشاد کیا ہم ستر دفعہ سے زیادہ دعا کرینگے ...
حدیث سلف سے لیکر خلف تک اون لوگون کو (جنکا عذر ...
اون کا سعی مشکور کیا) منافق کہتے ہیں مصنف سب ...
مسلمان بتلاتے ہیں۔ وجہ ثانی آپ ... اور جواب ... البتہ ایک بات ...
... ہم ... کرتے تھے کہ قصوری صاحب مرتکب کبیرہ کو کافر کہتے
ہیں اس ... کفر سے جو آپ نے مخلفین کے حق مین لگایا ہے اور ... صحابہ
رضوان اللہ علیہم اجمعین تک جس کا اثر پہنچتا ہے ہمین یقین آگیا اور اس ...
دلیل کیا لائے ہین کہ آنحضرت نے لوگون کو اون کے ساتھ بات چیت کرنے
سے منع کر دیا تھا یہ عجب دلیری ہے اگر انصاف مد نظر ہوتا تو اس بات کی طرف
بھی خیال کرتا کہ حضرت نے اون کو طلاق کا حکم نہیں دیا بلکہ ہلال بن امیہ کی بیوی
کو ... اور خدمت کرنے کی اجازت دی معاذ اللہ مومنہ اور کافر مین کیا
علاقہ تھا کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم بہت کی بحث کرتے ہیں منافقون کو
مومن اور مومنون کو کافر بنا دیا **مغالطہ ٨٦** اور نواب صدیق حسن خانصاحب

١٦

تفسیر فتح البیان میں لکہتے ہیں والتی احدثتہ الصوفیۃ والمشائخ وجہلۃ المتصوفۃ
فلا یثبت بدلیل شرعی ولا اعتداد بہا بل ہی متصادفۃ لما ثبت من الکتاب
والسنۃ کما تری **ھدایہ** افسوس مصنف نے نقل عبارت میں خیانت
کی زیادہ تر افسوس اس بات کا ہے کہ بیچارہ چور کہلایا بدنام ہوا اور مطلب کچہہ
نہ نکلا اصلی عبارت چہانٹ کر نقل کی ہے اوس کے اخیر میں ایک ایسا فقرہ ہے
جس سے سب کیا کرایا برباد ہوتا ہے نواب صاحب نے اول آنحضرت کی بیعت کا طریقہ
نقل کیا ہے اور پہر فرمایا وھذا ھو البیعۃ الثابتۃ بالسنۃ فی دین الاسلام
والتی احدثتہا الصوفیۃ والمشائخ وجہلۃ المتصوفۃ فلا یثبت بدلیل شرعی
ولا اعتداد بہا بل ہی متصادفۃ لما ثبت من الکتاب والسنۃ ترجمہ
اس طرح کی بیعت دین اسلام میں سنت نبوی سے ثابت ہے اور جو کچہہ کہ صوفیوں
اور مشایخ اور زاہدان خشک نے ایجاد کیا ہے پس وہ دلیل شرعی سے ثابت نہیں
اور نہ کچہہ اوسکا اعتبار ہے بلکہ اون کی بیعتیں مقابل ہیں اوس بیعت کے جو کتاب
اور سنت سے ثابت ہے۔ اس عبارت سے جو کہ مصنف نے اپنے مفید مطلب سمجہہ کر
سند میں پیش کیا ہے ہمارا مدعی ثابت ہوتا ہے اسمیں بیعت کی دو قسم بیان کی
گئی ہیں ایک بیعت مسنونہ دوسری بدعی اور یہی ہمارا مقصود ہے اور سورہ فتح
کی تفسیر میں نواب صاحب فرماتے ہیں وھذہ الایۃ فیہا دلالۃ علی مشروعیۃ
البیعۃ وقد صدرت منہ صلعم مبایعات کثیرۃ اشتملت علیہا
الاحادیث الواردۃ فی الصحیحین وغیرہما من دواوین الاسلام ومالا
شک فیہ ولا شبہۃ انہ اذا ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل علی
سبیل العادۃ والاھتمام بشانہ فانہ لا ینزل عن کونہ سنۃ فی الدین وان
الذی اعتادہ الصوفیۃ من مبایعۃ المتصوفین ففیہ ما یقبل وما یرد

ونظهر ذلك بعرضها على الكتاب والسنة فما وافقها فهو السنة والصواب
وما خالفها فهو الخطا والتباب اس مین مشروعیت بیعت کا ثبوت سنت
اور آنحضرت نے بہت بار بیعتین کے ہین جنکا بخاری مسلم وغیرہ کتب احادیث کے
روایتون سے ثبوت ملتا ہے بے شبہ یہہ قاعدہ ٹھیک ہے کہ جب آنحضرت سے
کسی فعل کا صدور بطریق عادت اور اہتمام ثابت ہو جاوے تو حکم اوسکا وہ فعل سنت
فی الدین ضرور سمجھا جائیگا اور جو صوفیون مین رواج ہے کہ صوفیون کے [illegible]
کرتے ہین اوس کے بعض اقسام مقبول ہین اور بعض مردود اور کتاب اللہ اور
سنت رسول اللہ کی تطبیق سے یہہ فرق معلوم ہو سکتا ہے پس جو مطابق سنت کے
ہو وہ بیعت سنت اور صحیح ہے اور جو برخلاف ہے وہ خطا اور ہلاکت ہے مصنف
نے ایسی کتاب کا حوالہ دیا اور ایسی عبارت نقل کی جس سے [illegible]
مصداق ملگیا - چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد **مغالطہ** ۸۷ اس
سے ان سے معلوم ہوا کہ ہمیشہ علمائے محققین جو اس بلا سے محفوظ رہے تشنیع [illegible]
[illegible]ش کے کرتے رہے ہین **هدایه** بیعت کے بحث ختم ہونے [illegible]
[illegible] عالم کا نام نہ لیا ایک ہی سُننے مین آتا ہے کہ اکثر ائمہ [illegible]
[illegible] بیعت منسوخ ہے ہم بھی اس کے سند اور حوالہ کا شوق رکھتے ہین [illegible]
مغالطہ ۸۸ - آپ نے یہ مثل نہین سُنی ملا [illegible] فقیہ کا [illegible]
ہے **هدایه** کیا جناب نے یہ نہین سُنا وکذلك جعلنا لكل نبی
عدوا من المجرمین وکفی بربك هاديا ونصيرا **مغالطہ** ۸۹ [illegible]
استدلال [illegible] استدلال حرمت بیعت پر ہے کہ بیعت مروجہ [illegible]
[illegible] اتنے فتور اسلام مین پڑ رہے ہین [illegible]
[illegible] تمام شرک کے ہین اسی سے یہہ [illegible] **هدایه** [illegible] بیعت کو [illegible]

Marfat.com

دلیل ہے کہ وسیلہ شرک کا ہے خاصہ ہوئی اور حرام بتلانا معاذ اللہ موجب اور تخفیف رسول اللہ کا ہے کیا خاصہ رسول اللہ کا ایسی چیز بھی ہے جو ذریعہ شرک کا ہو ملا صاحب جیسا شرک و بدعت سے بچنا ضرور ہے ویسا ہی کتاب و سنت کے پیروی بھی فرض ہے ہم تسلیم کرتے ہین کہ جاہلون کی پیری مریدی مین بہت سی قباحتین ہین مگر برائی سے بچنے کے لیے سنت سے انکار کرنا اور اسکو حرام اور بدعت کہنا ہرگز جائز نہین بیعت سنت انبیا ہے شرک کا ذریعہ ہے اور اسیواسطے مشروع ہوئی ہے رب العالمین فرماتا ہے یا ایہا النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا جب آوین تیرے پاس ایمان والی عورتین بیعت کرنے کو اس بات پر کہ وہ کسی چیز کو خدا کا شریک نہ ٹھہراوینگی تو بیعت کر لے تو اون سے اور رسول اللہ فرماتے تھے بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا مگر رضوان الٰہی اور اخلاص عمل اور اطمینان خاطر اور فتح اور اجر عظیم آخرت اس سے حاصل ہوتا ہے لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبہم فانزل السکینۃ علیہم واثابہم فتحا قریبا رضامند ہوا پروردگار اون لوگون سے جنہون نے تجھ سے بیعت کی درخت کے نیچے پھر جانا جو اون کے جی مین تھا پس اتاری تسکین اوپر اون کے اور انعام دی اون کو فتح نزدیک اور فرمایا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ الی قولہ فسیؤتیہ اجرا عظیما جو لوگ بیعت کرتے ہین تجھ سے وہ بیعت کرتے ہین اللہ سے آخر آیت تک دیگا اللہ اوسکو ثواب بڑا پس جس نے تو بیعت کی یہ خوبیان ذکر فرما دین اور مصنف اسکو اعظم وسائل شرک سے شمار کرتے ہین۔ راقم اس مقام پر بفحوای کل الخطاب لا یستحق الجواب عامل آیہ کریمہ فاصفح الصفح الجمیل کا ہوتا ہے اور دعاے ہدایت اپنے رب سے اپنے واسطے اور مصنف کے لیے مانگتا ہے۔

مغالطہ ۹۰ اور کہتے ہین کہ کسی عورت سے نہین ملاے اور یہ نہین

ملانا زائد بات ہے بیعت کے معنوں میں داخل نہیں ہے **سوال ایک** شخص
کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لینا منع ہے تمام اہل حق اسکو جانتے ہیں مگر یہ جواب [illegible]
ہے کہ ہاتھ ملانا زائد بات ہے یہ بات فضول ہے عقد بیعت کے دو جز ہیں ایک عہد
لسانی دوسرا عہد فعلی جب تک دونوں اجزا جمع نہ ہوں گے بیعت کا انعقاد نہ ہوگا
آنحضرت بیعت کے وقت مردوں کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑتے اگر بیعت کرنیوالا
حاضر نہ ہوتا تو جناب رسالت اپنی بائیں ہاتھ کو داہنے پر رکھ کر فرماتے [illegible]
شخص بیعت کرنیوالے کا ہاتھ ہے ۔ معاذ اللہ فضول امر کیلئے آنحضرت اتنا
اہتمام کرتے تھے ۔ ایسے ہی جب عورتوں سے بیعت لیتے تو واسطے اتمام عقد
بیعت کے اون کے طرف ہاتھ پہیلاتے اور بیعت کرنے والیاں اپنا ہاتھ [illegible]
ہاتھ پر تا تھیں چونکہ نامحرم کے بدن کو مس نہ کر سکتے تو اشارہ پر اکتفا کرتے اسکی
مثال یہ ہے جیسے حاجی لوگ انبوہ کے وقت حجر اسود تک نہیں پہنچ سکتے
تو دور سے اشارہ کرتے ہیں ۔ اب وہ روایتیں جن میں عورتوں کا ہاتھ پہیلانے اور اشارہ
الکفا ذکر ہے بخاری اور مسلم میں ام عطیہ سے روایت ہے قالت بایعنا
رسول اللہ صلعم فقرا علینا ان لا یشرکن باللہ شیئا ونهانا عن النیاحة
فقبضت منا امراة یدها الحدیث ہمنے آنحضرت سے بیعت کی [illegible]
میں یہ آیت پڑھکر سنائی (لا یشرکن باللہ شیئا) اور ہمیں [illegible]
ایک عورت نے اپنا ہاتھ بند کر لیا اور عرض کیا کہ فلانی عورت نے [illegible]
پر بین کی تھی میں اوسکا بدلہ دینا چاہتی ہوں اور ابو داود میں ہے ان هندا بنت
عتبة قالت یا نبی اللہ بایعنی فقال لا ابایعك حتی تغیری کفیك فكانهما
کفا سبع ہند بنت عتبہ نے عرض کیا کہ حضرت آپ مجھ سے بیعت کریں آپ نے فرمایا
میں تجھ سے بیعت نہیں کرتے جب تک تو ان کا رنگ نہ بدلے تیرے ہاتھ ایسے [illegible]

جیسے درندے کے پنجے۔ اور ابو داؤد اور نسائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین اومت امراۃ من وراء الستر بیدہا کتاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فقال ما ادری اید رجل ام ید امراۃ الحدیث ایک عورت نے پردہ مین سے (بیعت کے لئے) آنحضرت کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور مکتوب اُسکے ہاتھ مین تہا آپ نے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا مین نہین جانتا کہ یہہ ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا اور عبد بن حمید ابو داؤد ابو یعلی طبرانی ابن مردویہ بیہقی ام عطیہ سے روایت کرتے ہین کہ عمر فاروق نے ہمسے بیعت لی اور عمر نے ہماری طرف ہاتھ پہیلایا اور ہم نے اُس کیطرف حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین حدیث ہاتھ پہیلانے رسول اللہ اور عورتون کی حالت بیعت مین صحیح ابن خزیمہ اور ابن حبان سے نقل کی ہے ان روایات کی شرح مین علماء کے دو قول ہین بعض کہتے ہین کہ یہ فقط دور کا اشارہ تہا اور بعض کہتے ہین کہ عورتین آپ کی آستین پکڑتی تہین اور سعید بن منصور اور ابن سعد اور ابو داؤد مراسیل مین اور عبد الرزاق بہی مرسلا شعبی سے روایت کرتے ہین کہ حضرت ہاتھ پہ کپڑا لپیٹ کر عورتون سے بیعت کیا کرتے تہے ایسے ضروری کام کو رائیگان کہنا زیادتی عقل کا مقتضا ہے **مغالطہ ۹۱** مگر معالم التنزیل مین نقل بلا سند ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا کے اوپر تہے اور عمر صفا کے نیچے حضرت نے امر کیا کہ عورتون سے بیعت کر۔ بیعت کرنیوالی جب میرے شبہ کہ یہ امر معمول نہین جواب نہین پاتی تو ناچار نا واقفون کو اس قصہ مجہول بے اسناد سے شبہ ڈالتے ہین علاوہ برین اول اس حدیث کا معارض ہے اسکے آگے

ہدایہ مصنف اس بیعت کو غیر معمول بہ اپنا بتلاتا ہے تو سچ ہے ہم بہی جانتے ہین کہ ادسکو قدیم اس سعادت کی نصیب نہین ہوئی اور اگر اوسکے پیر نے

امت محمدیہ مین کسی نے اس پر عمل نہین کیا یا ہدایت نمبر (۲۴) کا ملاحظہ کرے

صحابہ و دیگر مقبولان امت کا تعامل ہمنے بخوبی ثابت کر دکھلایا ہے اور معالم التنزیل

کی روایت اگر قابل اعتماد نہین تو چشم انصاف سے روایت ابن جریر و ابن کثیر

و ابن ابی حاتم اور روایت ابن سعد اور عبد بن حمید اور ابو داود ... بو یعلی

اور طبرانی اور ابن مردویہ اور بیہقی کیطرف نظر کیجیے ہدایت ...

نیک آدمی کو گدی پر بٹھانا اور اوسی کو بیعت کے واسطے ... اور ...

حق ہو رو تی سمجھنا یہ سنت منود اور منتون کی نے کہا ... آدمی ...

ما ترجیح مرجح کر لینا اور وہ خود تو معصوم نہین ... کی قوله ...

... سنت منود ہے جسکے پاس کوئی دلیل نہین ہے ہدایت

پ منود کی رسم کہتے ہو وہ سنت انبیا ہے جب موسی علیہ السلام کوہ طور کو جا

نے تو ہارون علیہ السلام سے فرمایا اخلفني في قومي واصلح ولا تتبع

سبيل المفسدين تو میرا نائب رہیو میری قوم مین اور لوگون مین اصلاح

رہنا اور مفسدون کے پیروی نکرنا حضرت خاتم المرسلین نے جب غزوہ تبوک

تیاری کی تو علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد کیا انت مني بمنزلة هارون

ن موسی تو مدینہ مین رہ تو ہمارا جانشین ہے جیسا ہارون ... بہائی ...

حالت سفر) جانشین تہا۔ انبیاء عظام دعا کرتے ... کسی

... دے جو ہمارے نائب اور لوگون کے پیشوا ہو وین فهب لي من لدنك

وليا يرثني ويرث من آل يعقوب زکریا علیہ السلام نے دعا کی ...

مجہکو اپنے ولی دے جو وارث ہو میرا اور خاندان یعقوب کا اور ...

مرتا ہے وورث سليمان داود سلیمان علیہ السلام اپنے باپ ...

وارث ہوئے ... واضح ہے کہ مراد اس وراثت سے نبوت اور امامت ہے

Marfat.com

کہیں روافض کی طرح تاویل و نساع اسکے تاویل نہ کرنا اور صحابہ کرام نے بعد انتقال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوبکر صدیق کو گدی پر بٹھلایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے زندگانی میں عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر فرما گئے۔ ایسے ہی عثمان و علی رض باتفاق صحابہ جانشین ہو گئے۔ ایسے ہی مشایخ کرام کی اولاد یا مریدین میں سے جو تقوی اور دیانت سے موصوف ہوتا ہے وہ اپنے بزرگون کا جانشین اور نائب قرار پاتا ہے اور لوگ اوسکی خداداد خوبیون کے سبب اوسکو ہمعصرون مین سے ممتاز جانکر پیشوا پکڑتے ہیں کیونکہ انبیاء اور صدیقین سے مشابہت ہے یا مہنتون کے متابعت اور بعض اولیاء خدا ہیں جو ایک ایسے ہی گذرے ہیں نہ اون کو کسی نے گدی پر بٹھایا اور نہ اونھون نے لوگون کو اپنے طرف بلایا غیب اللہ سے خلعت امامت اون کو عطا ہوا۔ خلق اللہ کے دلون مین اون کی ارادت اور محبت بھری گئی۔ ہزارون آدمی دور دور ملکون سے آکر اون کی صحبت اختیار کرتے رہے اور علی غیبہ الحاسدین اون کے ہاتھ پر بیعت کرتے رہے۔ چنانچہ ہمارے مرشد اور امام سید احمد صاحب غزنوی تغمده الله لغفرانہ واسکنہ بحبوحة جناتہ ایسے گذرے ہیں جنکے بھی مجمع الخلایق تھے کیا یہان ترجیح بلا مرجح کا اعتراض خدا پر کروگے اور جواب لکھتے ہین (وہ خود معصوم نہین گنہگار ہے) کیا آپ کے نزدیک عصمت (گناہون سے پاک ہونا) امامت کی شرط ہے کوئی اہلسنت مین سے اس شرط کا قائل نہین۔ البتہ رافضیون کا مذہب ہے۔ معلوم ہوا کہ مجادلہ کیخاطر آپ طریقہ روافض بھی اختیار کر لیا کرتے ہین ملا صاحب ایسے خبط مین پڑوگے تو اپا مت انبیا کا انکار لازم آئیگا۔ بھول چوک سے پیغمبر بھی معصوم نہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی دعا کیا کرتے تھے اللھم اغفرلی جدی وھزلی وخطائی وعمدی

وَکُل ذٰلک عندی متفق علیہ اھ یعنی جہانتک مجھے جہالت کی …
سے کام کیا یا منہی سے اور جو بھول چوک سے کیا یا ارادہ سے اور …
تا ہین مجھہ مین ہین - یہہ اعتراض خاص مشائخ پر نہین بلکہ خاتم النبیین …
مصنف کے یہہ دعوی سنکر جب اوسکی حالت کو دیکھتے ہین تو متناقض …
اظہر آتا ہے - دعوی تو یہہ کہ خلافت حرام ہے گدی پہ بٹھلانا مہنتون کے سنت
ہے اور خود اپنے لڑکے کو واسطے قیام گدی کے نماز جمعہ اور …
کئے ہوتے ہوے امام کرتا ہے جو اوس سے علم اور عمر مین زیادہ ہوتی ہین
اور یہہ صریح خلاف سنت ہو اللہ جلشانہ فرماتا ہے لم تقولون ما لا تفعلون
کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون **مغالطہ** ۹۳
علاوہ یہہ کہ جس کو ترجیح دی ہے وہ بھی گناہ کرتا ہے وہ کیون نہین …
گناہون سے کسی کے ہاتھہ پر توبہ کرتا **ہدایہ** مشائخ مین سے ایسا
کوئی نہین جس نے دوسرے کے ہاتھہ پر توبہ نہ کی ہو اپنے شیخ کے ہاتھہ پر سب توبہ
کیا کرتے ہین - اگر ایسا ہی اعتراض کا شوق ہے تو یہہ کہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے لوگون سے بیعت کرائی اور خود کسی کے ہاتھہ پر توبہ کیون نہ کی …
ترک اور انکار سنت کا یہہ نتیجہ ہے جو آپ کے منہ سے ایسے کلمات …
جن سے انبیاء علیہم السلام کی جناب مین بے ادبی لازم آتی ہے لئن لم
یہدنا ربنا لنکونن من القوم الضالین **مغالطہ** ۹۴ صرف
ہاتھہ مین ہاتھہ ملانا مسنون ہے باقی لوازمات کل بدعت ہین **ہدایہ**
صفحہ ۹۲ مین آپ لکھتے ہین (ہاتھہ سے ہاتھہ ملانا امر زائد ہے بیعت کے معنون
مین داخل نہین) یہان اقرار کرتے ہین کہ ہاتھہ سے ہاتھہ ملانا مسنون ہے اور
البتہ مقامات مین کہین بیعت کو خاص اور کہین منسوخ بتلایا ہے اب کہو …

Marfat.com

اور کہا کہ سمجھتے ہیں سنت یا بدعت خاص یا ناسخ الحق بعلی و اہ بعلی خدا نے منکرون سے بہی اقرار کرا دیا فالحمد للہ علی ذلک مگر افسوس آپنے حق کے ساتھ ایسا باطل ملا دیا ہے جسکا بطلان بدیہی ہے آپ فرماتے ہین (صرف ہاتہہ مین ہاتہہ ملانا مسنون ہے باقی لوازمات کل بدعت ہین) لوازم کیا ہین شرک ۔ زنا ۔ سرقہ ۔ قتل ۔ بہتان عصیان تہمت سے تائب ہونا گویا ان سب باتون سے توبہ کرنا ملا صاحب کے نزدیک بدعت ہے حالانکہ ہاتہہ مین ہاتہہ ملانا اور گناہون سے توبہ کرنا یہ دونون امر آیات اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہین واللہ اعلم مصنف اپنے آپ کو اس آیت (نؤمن ببعض و نکفر ببعض) کا مصداق کیون بناتا ہے اور خدا جانے اختلال عقل ابتداء عمر سے ہی یا اب بڑہاپے مین شروع ہوا ہے ہمین خیال آتا ہے شاید کوئی کلام مصنف کی یون تاویل کرے کہ (کل لوازمات بدعت ہین) اس فقرہ کا یہ مطلب ہے کہ ملحدون اور جاہلون کی بیعت کے لوازم مراد ہین ہم اون کو پہلے ہی سمجہا دیتے ہین کہ یہان بیعت توبہ کی بحث ہے اور اوس کے لوازم بہی ہین جو ہمنے ذکر کئے ۔ اور خاصکر لفظ کل تو جملہ لوازم کو شامل ہے بیعت مسنونہ کے ہون یا بدعیہ کے **مغالطہ ۹۵** ۔ اور بعض طریق بیعت مروجہ قریب کفر کے ہین **ھدایہ** صاف صاف کہو کونسی بیعت قریب کفر کے ہے ملحدون کے بیعت یا سنت طریق کے طریقہ سنت کو کفر کہنا شان اسلام کے خلاف ہے اور ملحدون کے طریق سے یہان کچہہ بحث نہین اوس کے ذکر سے فایدہ کیا شاید کوئی شخص ہر دو قسم بیعت پہ یہی فتوی جاری کردے کیونکہ آپ کل لوازم کو بدعت کہہ چکے ہین اور اوسکا بوجہ آپ کے ذمہ ہو **مغالطہ ۹۶** بیعت مروجہ بیعت توبہ نہین ہے توبہ استغفار جو کراتے ہین یہ صرف رسم ہے رسم ہی مراد اور مقصود بالذات طریق مین داخل کرنا ہے اور اپنا طرفدار بنانا ۹۶

Marfat.com

مریدین نا **هدایه** اللہ جلشانہ فرماتا ہے یاایہا الذین امنوا اجتنبوا
کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ای اہل ایمان بچو کثرت ظن سے
بیشک کہین نہ کہین گمان کرنے سے گناہ لازم آتا ہے اور آنحضرت فرماتے
ہین فان الظن اکذب الحدیث اٹکل سے بات کہنی بڑے درجہ کا جھوٹ ہے
خدا کے بندے ایسے بھی ہین جو طریق مسنون کے موافق بیعت کرتے ہین اور
اون کی غرض اشاعت اور رواج سنت کے سوا اور کچھ نہین [illegible] تم ناحق نیکون
پر بدگمانی کرکے عوام کو راہ حق سے روکتے ہو اور اون کو عمل سنت سے محروم
رکھتے ہو لہ تصدون عن سبیل اللہ پر غور کرو اور اللہ کے وعید سے ڈرو حضرت
فرماتے ہین کہ جب بندہ اپنے پروردگار سے تقرب چاہتا ہے تو پروردگار اوس
پر مہربان ہوتا ہے اور ملاء اعلی اور اہل السموات والارضین مین منادی کیجاتی
ہے کہ فلان شخص سے رب العالمین محبت رکھتا ہے تم بھی اوس سے محبت
رکھو۔ لوگون کے دلون مین خود بخود عقیدت اور محبت پیدا ہوتی ہے گھربار
اہل عیال کو چھوڑ کر اون کی صحبت اختیار کرتے ہین اور محبان خدا کی ہمنشینی
سے رتبہ انابت اور خشیت اور استقامت کو پہنچتے ہین اسی حالت کا نام احسان ہے
جو اعلی مرتبہ ایمان کا ہے اور ایسے بابرکت لوگ ہمیشہ ہوتے رہے ہین اور ہوتے رہین گے ہمین چاہیئے
اون کی جستجو مین رہین اور اون کی خدمت اور اون کی بیعت کو غنیمت جانین۔
مصنف جو بیعت سے منع کرتا ہے اور اہل بیعت کو طالبان دنیا بتلاتا ہے کیا اوسکے
نزدیک اہل احسان اور صاحبان تقرب کا خاتمہ ہو چکا۔ یا سوائے پیغمبر صلی اللہ علیہ
۹۷ وسلم کے کوئی دوسرا اس رتبہ کو نہین پہنچا **مغالطہ ۹۷** - توبہ کرنی کسی کے
ہاتھ پر [illegible] نہین ہے کیونکہ کلام اللہ شریف مین جہان حکم توبہ کا ہے مطلق
ہے جیسا کہ تصریح کرتے ہین اختیار کرو تم فلان طریق اور صحابیت مین ہی یہ کہین

(اور نہین کہ کسی کے ہاتھہ پر توبہ کرو) **ھدایہ** دوسرے کے ہاتھہ پر توبہ کرنے کا قرآن اور حدیث مین حکم ہے ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا الله واستغفر لھم الرسول لوجدوا الله توابا الرحیما پروردگار فرماتا ہے اگر یہ لوگ جسوقت خطاوار ہوے تہے تیرے پاس آتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور پیغمبر خدا بہی اون کے لئے دعا مغفرت کرتا پاتے وہ اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا مہربان اس آیت مین گنہگارون کو ارشاد ہے کہ نبی کے پاس حاضر ہوکر توبہ کرو تمہاری توبہ منظور ہوگی اور جو لوگ آنحضرت کے ہاتھہ پر تائب نہ ہوئے تہے پروردگار نے اون کی مذمت فرمائی ہے واذا قیل لھم تعالوا یستغفر لکم رسول الله لووا رؤسھم جسوقت کہا جاتا ہے اونکو آؤ پیغمبر خدا تمہارے لئے دعا مغفرت کرین وہ تکبر سے اعراض کرتے ہین اور یہ لوگ مغفرت سے محروم رہے اور خداوند کریم نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ جو عورت تیرے پاس بیعت کے لئے آوے اوس سے بیعت کر اور بخشش مانگ اون کے لئے فبایعھن واستغفر لھن الله اور بہت احادیث ہین جن سے آنحضرت کا بیعت دلانا اور اقرار کرنا ثابت ہے غرض آیات اور احادیث سے یہ بات بخوبی ثابت ہے کہ لوگون کو آنحضرت کے ہاتھہ پر توبہ کرنیکا حکم تہا حدیث صحیح بایعونی علی ان لا تشرکوا بالله شیئا الحدیث اسبات کی دلیل ہے اور بحکم آنحضرت عورتون نے عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ پر توبہ کی اور آپ کے بعد خلفاء کے ہاتھہ پر بیعت کرتی رہی پس قصوری کا یہ کہنا کہ کہین ذکر نہین کسی نے ہاتھہ پر توبہ کرو محض نادانی کی بات ہے اور قول مصنف کا (جیسا کہ تصریح کرتے ہین اختیار کردم فلان طریق را) سابق لاحق سے کچھہ تعلق نہین رکہتا مثال اور ممثل لہ مین کسی نوع کی مناسبت نہین بالکل لغو و بے ربط کلام ہے **مغالطہ** ۹۸ - اگر بیعت کے بعد پیر مرتکب صغائر و کبائر کا ہو تو عہد اللہ ماخوذ ہوگا کیونکہ آیات اور احادیث مین ایفا عہد کی تاکید ... مغ ۹۸

بہت تاکید ہے **ھدایہ** جو شخص بغیر بیعت کے توبہ کرے اور پھر مرتکب گناہ کا ہووے بھی ماخوذ ہوگا توبہ کرنے والا آئندہ کے واسطے خدا سے عہد کرتا ہے کہ پھر گناہ نہ کرونگا جب کریگا تو ضرور بازپرس ہوگی اللہ جل شانہ فرماتا ہے و انوا بالعہد ان العہد کان مسئولا اگر اس دلیل سے بیعت کی [illegible] کرتا ہے پس [illegible] صاحب کو چاہئیے لوگوں کو توبہ سے بھی منع کردیں **مغالطہ ۱۹** جس امر کی صحابہ نے رسول اللہ سے بیعت کی ہے پھر اسکو نہیں [illegible] **ھدایہ** یہہ تمہارا دعویٰ غلط ہے حدیث کا علم نہیں ہو رہا ہے [illegible] آن حضرت کے ہاتھ پہ بیعت کرتے اور پھر اس سے [illegible] چنانچہ صحیحین میں ثابت ہے کہ بیعت الرضوان کے دن اصحاب [illegible] پر بیعت کی تھی جو ہم معرکہ سے نہ بھاگیں گے اور [illegible] سے اکثر بھاگ نکلے اور صحیحین میں ام عطیہ سے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم علی ان لا ننوح فما وفت منا امرأۃ [illegible] العلاء بنت ابی سبرۃ امرأۃ معاذ او ابنۃ ابی سبرۃ و امرأۃ معاذ [illegible] رسول خدا سے بیعت کی جو ہم مردہ پہ [illegible] پورا نہ کیا سوائے ام سلیم اور ام العلاء [illegible] ہے یا شاید یون کہا ایک ابو سبرہ کی بیٹی نے [illegible] راوی کو شک ہے کہ ابو سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیوی ایک ہے یا دو [illegible] یہی جو شخص بے علم ہو کر اپنے آپکو مجتہد سمجھے اسکا خدا حافظ **مغالطہ** [illegible] تتبع سے دریافت ہوتا ہے کہ کل گناہ صغائر و کبائر سے ترک کرنیکی بیعت کسی صحابی نے کبھی رسول اللہ صلعم سے نہین کی بعض بعض خاص کا موں [illegible] بیعت کی ہے **ھدایہ** تمہاری ایسی تلاش کو کیا کہون حدیث تو درکنار قرآن سے [illegible]

Marfat.com

بھی واقفیت نہین اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے ولا یعصینک فی معروف فبایعھن
جب عورتین تجھہ سے یہہ عہد کرین جو ہم کسی حکم شرعی مین مخالفت نکرینگے پس
تو اُن سے بیعت کر۔ لفظ معروف عام ہے کوئی امر شرعی اس سے خارج نہین رہتا
کیونکہ لفظ معروف نکرہ ہے نفی کے حیز مین واقع ہوا عموم کا فائدہ دیتا ہے کما لا
یخفی فتدبر **مغالطہ ١٠١**۔ اور یہہ لوگ کُل کا عہد لیتے ہین اور تکلیف ١٠١
مالا یطاق محال ہے **ھدایہ** جناب رسول خدا صلعم نے حق فرمایا کہ اس
امت کے لوگ یہود کی روش اختیار کرینگے جب یہودیون نے احکام الٰہی جو
توراۃ مین نازل ہوئے تھے سُننے تو گھبرا کر انکار کر دیا اور کہنے لگے سمعنا و
عصینا ہم نے سُنا اور اطاعت نہین کرتے۔ ایسے ہی منکرین بیعت لوگون کو تعلیم
کرتے ہین جو کہین ہر امر کی اطاعت کا عہد نہ کرنا مبادا کہین فرمانبرداری مین قصور
ہو جائے اور تم پکڑے جاؤ یہہ سنت یہود اب تک جاری نہوئی تھی ہمارے برادرون
نے آج اسکو بھی جاری کر دیا مصنف کی تقریر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ استغفر اللہ
من کل ذنب واتوب الیہ یعنے معافی چاہتا ہون مین اللہ سے تمام گناہون کی
اور توبہ کرتا ہون مین طرف اُسکے کہنا درست نہین کیونکہ تکلیف مالا یطاق ہے۔
آنحضرتؐ کا بیعت لینا اور آیہ ولا یعصینک فی معروف بھی معاذ اللہ ظلم اور افراط
ہے عدل کا رستہ یہہ ہے کہ سب امرونہی سنکر یون کہے نؤمن ببعض و نکفر
ببعض ہم کچھہ تھوڑا مانتے ہین اور کچھہ نہین مانتے۔ اگرچہ آپ صاحب نے عہد کلی
کی ممانعت خاصکر بیعت مین کی ہے مگر چونکہ بیعت اور توبہ مین سوائے ہاتھہ
پکڑنے کے کوئی فرق نہین اس واسطے توبہ مین بھی یہی قباحت پائی جائیگی
مغالطہ ١٠٢۔ ایسی بیعت مصداق آیہ کریمہ ہے ولا تتخذوا آیات
اللہ ھزوا الی قولہ توبہ کنندہ اور جسکے ہاتھہ پر ایسی توبہ کیا جاوے مستہزئ

Marfat.com

باٰیات اللہ مین **ھدایہ** بیعت کرنیوالا مین حال سے خالی نہین ہوتا یا بقصد
چہوڑ دینے گناہ کے بیعت کرتا ہے یا اس ارادہ سے کہ شاید اس شخص کی بیعت
کی برکت سے گناہون سے ہٹ جاؤنگا یا خوف حاکم سے حاکم کا خوف تو اس زمانہ
مین نہین بغیر اُن دونون باتون دل کے اُسپر کوئی باعث نہین ہوتا اور نہ اسکو کوئی فایدہ
ملتا ہے اگر مصنف کو بیعت کرنیوالی کا دلی حال معلوم ہے کہ اُسکو کسی اور ہی فایدہ
کا لحاظ ہے تو ہمین بہی بتلاوے کہ وہ فائدہ دینی ہے یا دُنیوی اگر دینی ہے
مصنف کا اعتراض اسپر بیجا ہے اور اگر دُنیوی ہے تو بیعت کرنیوالا مستہزی
باٰیات اللہ ہوگا شیخ کا کیا قصور علم قلوب کے مدعی تو آپ ہو شیخ کو حالت بیعت
مین کیا خبر ہے کہ مخلص ہے یا منافق اگرچہ بیعت کے بعد عدم وفا اُس سے
معلوم کرے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر نظر کرو آپکے پاس منافق
آتے اور اخلاص ظاہر کرتے آنحضرت اُنکے لئے دعاے مغفرت کرتے توبہ
کراتے اور بیعت لیتے پہر وحی سے معلوم ہوجاتا کہ یہہ اُنکا محض فریب تہا۔
مصنف کے نزدیک معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مستہزی ٹہہرے
دراصل ایمان اور اسلام ہی ایک معہدا طاعت مابین خالق اور مخلوق کے ہے
پس جو شخص صغیرہ اور کبیرہ گناہ سے بچنے کی طاقت نہ رکہتا ہو وہ بحکم مصنف
اسلام نہ لاوے کیونکہ عہد شکنی کے سبب استہزا لازم آئیگا گویا ملا قصوری
بمقتضاے قصور علم و فہم یہہ فتوی دیتا ہے کہ مسلمان ہوکر گناہ کرنے سے
یہی بہتر ہے کہ آدمی بحالت کفر رہجاوے **مغالطہ ۱۰۳**۔ اور ایک آدمی ۱۰۳
عورت کو طلاق دیتا تھا اور غلام کو آزاد کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میں نے ٹہٹھے
سے کیا ہے پہر یہہ آیت نازل ہوئی **ھدایہ** مصنف نے وعدہ کیا تہا
جو تم ہمسایہ کی سند مین حدیث صحیح یا حسن ضرور لاوینگے اب ہم سوال کرتے

Marfat.com

ہین کہ اس آیت کا شان نزول جو اُس نے بیان کیا ہے حسب وعدہ حدیث صحیح یا حسن سے ثابت کرے ورنہ بہ سبب وعدہ خلافی کے خود اس آیت کا مصداق ٹھہرے گا **مغالطہ ۴۰** اکچھہ شک نہین کہ جو اوراد متصوفہ مین مروج ہین بعض شرعی بعض اختراعی (جو اختراعی ہین اُنکی حرمت کا کسیکو شک نہین **ھدایہ** ورد وظیفہ اور دعائین جن مین کلمات شرک ہون یا مہمل الفاظ جنکے معانی معلوم نہ ہون یا اپنی شان اور مرتبہ سے بڑہکر درخواست کرے اس قسم کے اذکار اور دعائین سب ناجائز ہین اور اگر اس قسم کی کوئی قباحت نہ پائی جاوے تو اوراد غیر ماثورہ بے شبہ جائز ہین الله فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا اذکروا الله ذکرا کثیرا اے ایمان والو یاد کرو الله کو بہت سی یادگاری سے اور فرمایا ادعونی استجب لکم مجھہ سے دعا کرو مین قبول کرونگا اور فرمایا فاذکرونی اذکرکم تم مجھے یاد کرو مین تمہین یاد کرونگا یہ حکم عام ہے کوئی جس طرح کی دعا چاہے کرے کیفیت خاص نہین فرمائی بلکہ صحیح حدیثون سے ثابت ہے کہ دعا کرنیوالے کو اختیار ہے جونسی دعا اُسکو خوش آوے اور جو وہ چاہے مانگے۔ صحیحین مین ہے ثم لیتخیر من الدعاء اعجبہ الیہ نماز کا سلام پھیرنے سے پہلے وہ دعا پڑھے جو اُسکو زیادہ پسند ہو اور نسائی مین ہے ثم لیتخیر من الکلام ماشاء قبل از سلام پسند کرے جو بات کہ چاہے حسب حاجت اور موافق اوقات کے آدمی دعا کرنی چاہتا ہے اگر بقول ملا صاحب دعائین توقیفی ہون (یعنے بجز اُن الفاظ کے جو حدیث مین آچکے ہین اور الفاظ سے دعا جائز نہو) تو سوا خاص حاجتون اور خاص وقتون کے مانگنا حرام ہوگا جاہل تو درکنار بہا ڑسے بڑے عالم بھی اگر ہر ہر حاجت کے لئے دعا ماثورہ تلاش کرین تو ملنا ممکن نہین ملا صاحب کا یہہ قاعدہ بالکل غلط اور خلاف کتاب اور سنت کے ہے

حضرت رسالت مآب تو نماز مین اجازت دیتے این کہ جو جاہو مہر مانگو یہ شخص (راستہ پر) ہر موہہ پر تنگی کرنیوالا اور مشقت ڈالنے والا) منع کرتا ہے۔ اور یہہ طرفہ بات ہے کہ آپ خطبات عید و جمعہ اور ابتداء رسائل مین الفاظ غیر ماثورہ سے دعا اور حمد اور ثنا کرتے ہین اور اس وعید کا مصداق بنتے ہین لم تقولون ما لا تفعلون آیہ اور یقولون ما لا یفعلون و یفعلون ما لا یؤمرون سلف صالحین کی تصنیفات کو ملاحظہ کرو دیباچہ کتاب مین حمد اور ثنا اور دعا نئی نئی ڈہنگ سے لکھتے ہین دعا اور ثنا سے مقصود صرف اپنی حاجتمندی اور عاجزی اور اسکی بزرگی او نعمت کا اظہار ہے وقت اور زمان کا خصوصیت نہین صحابۂ کرام بحالت نماز و دیگر اوقات نئی نئی طرز کی دعا مین پڑہتے آنحضرت سنکر کچہہ اعتراض نہ کرتے بلکہ بعض اوقات پسند فرماتے۔ سنن ابوداؤد مین حضرت انس رضی الله عنہ سے روایت ہے ان رجلا جاء فدخل الصف وقد حفزہ النفس فقال الحمد لله حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ فلما قضی رسول الله صلعم صلوته قال ایکم المتکلم بالکلمات فارم القوم فقال ایکم المتکلم بها فانه لم یقل باسا فقال رجل جئت وقد حفزنی النفس فقلتها فقال لقد رایت اثنا عشر ملکا یبتدرونها ایهم یرفعها ایک شخص آیا اور صف مین شامل ہوا اور اسوقت اسکا دم ٹہکانے نہ تہا پس اس نے کہا الحمد لله حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب آنحضرت نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کس نے یہہ کلمات کہے تہے پس سب لوگ خاموش رہے پہر فرمایا کون تہا کہنے والا اس نے کچہہ بیجا نہین کہا پس ایک شخص نے عرض کیا یا رسول الله مین آیا اور میرا دم ٹہکانے نہ تہا اسوقت مین نے یہہ کلمات کہے تہے پس فرمایا ہم نے دیکہے بارہ فرشتے جہپٹتے تہے جو ان کو پہلے کون اوٹہاتا ہے اور ابوداؤد مین عامر رضی الله عنہ سے روایت ہے قال عطس شاب من الانصار خلف رسول الله

صلعم وهو فی الصلوٰة فقال الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ حتی یرضی
ولبعد ما یرضی من امر الدنیا والآخرۃ فلما انصرف رسول اللہ صلعم قال
من القائل الکلمۃ فانہ لم یقل باسا فقال یارسول اللہ انا قلتھا لم ارد بھا الاخیرا
قال ما تناھت دون عرش الرحمن کہا ابو عامر نے ایک جوان انصاری نے چھینک
لی آنحضرت کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے پس کہا اُس انصاری نے الحمد للہ حمدا
کثیرا طیبا مبارکا فیہ آخر تک پس جب نماز سے فارغ ہوئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
کسنے کہی تہی یہہ بات ابو عامر کہتے ہین پس چپکا ہو رہا وہ جوان پہر فرمایا کون تہا
کہنے والا اس بات کا اس نے کچہہ بُری بات نہین کہی پس اُس نے عرض کیا
یارسول اللہ مین نے کہا تہا وہ کلمہ اور سوائے خیر کے میرا کچہہ مقصود نہ تھا فرمایا
اس کلمہ نے عرش پر پہنچکر دم لیا ہے اور بخاری وغیرہ مین ہے عن رفاعۃ
قال کنا نصلی وراء النبی صلعم فلما رفع راسہ من الرکعۃ قال سمع اللہ
لمن حمدہ قال رجل وراءہ ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ
فلما انصرف قال من المتکلم قال انا قال رایت بضعۃ وثلاثین ملکا یبتدرونھا
ایھم یکتبھا اول روایت ہے رفاعہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز ہم آنحضرت کے
مقتدی تہے پس جب آنجناب نے رکوع سے سر مبارک اُٹھایا سمع اللہ لمن حمدہ
کہا۔ ایک شخص نے پیچھے کہڑے کہا ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ پس
جب آپ نے سلام پہیرا فرمایا کون تہا کہنے والا اُس شخص نے عرض کیا مین ہون
یارسول اللہ فرمایا ہم نے دیکہے کچہہ اوپر تیس فرشتے جہپٹتے تہے جو کون انکو پہلے
لکہتا ہے ابو داؤد اور ترمذی مین بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلعم نے سُنا کہ ایک شخص اپنی دعا مین کہتا تہا اللھم انی اسالک بانک انت
اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد

احد فقال دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ اجاب
اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بسبب اس کے جو تو ہی معبود برحق
نہیں کوئی معبود مگر تو جو اکیلا اور پاک ہے وہ ذات ہے تیری جس نے نہ جنا نہ خود جنا
گیا اور جسکے برابر کا کوئی نہیں پس فرمایا اُس نے پکارا ہے اللہ کو ساتھ ایسے اسم
عظمت والے کے جسوقت سوال کیا جاتا ہے اُسکے واسطہ سے عطا کرتا ہے اور
جسوقت پکارا جاتا ہے ساتھ اُسکے اجابت کرتا ہے اور رزین کی روایت میں ہے
عن بریدۃ قال دخلت المسجد عشاء فاذا ابو موسی یدعوا فقال اللھم
انی اشھد انک انت اللہ لا الہ الا انت احدا صمد لم یلد ولم یولد ولم
یکن لہ کفوا احد فقال رسول اللہ صلعم لقد سال باسمہ الذی اذا سئل بہ
اعطی واذا دعی بہ اجاب قلت یا رسول اللہ اخبرہ بما سمعت منک قال
نعم فاخبرتہ بقول رسول اللہ صلعم فقال لی انت الیوم لی اخ صدیق حدثتنی
بحدیث رسول اللہ صلعم کہا بریدہ رضی اللہ عنہ نے میں عشا کے وقت مسجد
میں داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ ابو موسی رضی اللہ عنہ دعا مانگ رہے ہیں
پس کہا ابو موسی نے اللھم انی اشھد کفوا احد تک پس حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے سُنکر فرمایا بیشک اُس نے پروردگار کو اُسکے ایسے اسم عظم
کے ساتھ پکارا ہے جسوقت سوال کیا جاتا ہے اُس اسم کے ساتھ عطا کرتا ہے
اور جسوقت پکارا جاتا ہے ساتھ اُسکے قبول فرماتا ہے میں نے عرض کیا یا
رسول اللہ میں ابو موسی کو تبلادون جو آپ سے سُنا ہے فرمایا ہان پس میں نے
ابو موسی کو خبر دی آن حضرت کے ارشاد سے پس اُنہون نے مجھ سے کہا تو
آج سے میرا مہربان بھائی ہے تو نے مجھے رسول اللہ صلعم کی حدیث سُنائی
اور موطا مالک میں ہے کہ خبر ابو الدرداء رضی اللہ عنہ تہجد کے لئے اُٹھتے

Marfat.com

تو کہتے نادمت العیون وغارت النجوم ولا یبقی الا انت یا حی یا قیوم آنکھین سو گئیں اور نیکوان نے آرام کیا اور کوئی باقی نہین مگر تو اے زندہ رہنے والے قایم رہنے والے تو نہ سوئے ان روایتون کو مشتی نمونہ از خروارے سمجھین ورنہ اس قسم کی صدہا روایتین ملینگی اور واضح ہو کہ یہہ دعائین اور اذکار جنکا ہم نے ذکر کیا ہے صحابہ کرام اپنے دل سے بنا کر پڑھا کرتے تھے اور یہہ احتمال ہرگز نہین ہوسکتا کہ صحابہ آنحضرت سے سنکر یا دیکھکر پڑھتے ہونگے کیونکہ ان روایتون مین تصریح ہے کہ آنحضرت نے کہنے والون کا نام دریافت فرمایا اور کہنے والا مارے خوف کے دبکر چپ ہو رہا جب آپ نے تسلی فرمائی تب اقرار کیا اور بریدہ ابو موسی کو مژدہ سنانے کے لئے دوڑے ان چار قراین سے صاف ثابت ہے کہ صحابہ نے وقت اور حاجت کے موافق جن الفاظ سے چاہا اپنے رب کو پکارا اور اگر یہہ کہین کہ تمام اقوال و افعال جو صحابہ سے وقوع مین آئے ہین سب آنحضرت سے دیکھکر اور سنکر انہون نے کئے ہین تو حدیث موقوف کی نفی لازم آئیگی حالانکہ جملہ محدثین حدیث کے دو قسم لکھتے ہین ایک مرفوع (جسکا ثبوت صراحۃ یا حکماً آنحضرت سے ہو) دویم موقوف جسکا ثبوت صحابی سے ہو) غرض تعلیم نبوی کے سوا صحابہ کرام سے ادعیہ اور اذکار ثابت ہین۔ البتہ اس بات مین شک نہین کہ دعاے غیر ماثورہ دعاے ماثورہ کو نہین پہنچ سکتی **مغالطہ ۱۰۵** اور جو شرعی ہین انکو تغیر اوقات تغیر اوضاع تغیر عادات تغیر تقدیم و تاخیر اور تغیر التزام وغیر ذلک سے عمل مین لاتے ہین اور تغیر مرویات کا بدعت ہے کل بدعۃ ضلالۃ **ھدایہ** بیشک دعاے ماثورہ کے لفظون کو بدلنا منع ہے چنانچہ ثابت ہے کہ ایک شخص دعا مین بجاے لفظ نبی کے رسول پڑھتا تھا آپ نے اسکو منع فرمایا اور اگر ایک امر آنحضرت سے ثابت ہو جاے مگر اسکی مداومت اور اسکا شمار اور ع ۱۰۵

Marfat.com

اُسکے وقتون کی خصوصیت ہمین ثابت ہو تو اُسکو خاص اوقات مین معین عدد کے موافق ہمیشہ عمل مین لانا بدعت نہ ہوگا آنحضرت فرماتے ہین احب الاعمال الی اللہ ادومھا پروردگار کے نزدیک زیادہ پسندیدہ وہ کام ہے جسپر ہمیشگی کیجائے بموجب اس حدیث کے یہہ سب التزام جائز ہین صحیح بخاری مین روایت ہے کہ ایک صحابی (جو اپنی قوم مین امام تہا) اوقات پنجگانہ مین ہر رکعت کے اندر (جب فاتحہ سے سورت ضم کرتا) تو پہلے قل ہو اللہ پڑہتا پہر اور سورت ملاتا مقتدیون نے کہا آپ ہمیشہ قل ہو اللہ احد کیون پڑہتے ہین اسکی کیا ضرورت ہے امام نے کہا اگر تم میری امامت پر راضی ہو تو مین قل ہو اللہ ضرور پڑہونگا ورنہ تمہارا اختیار ہے کسی دوسرے شخص کو امام مقرر کرو مقتدیون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اس بات کی شکایت کی آن حضرت نے فرمایا اے شخص تبلا کیا باعث ہے جو تو اس سورہ کو ہمیشہ پڑہتا ہے اور اسکے ترک سے تجہے کون مانع ہے اُس نے عرض کیا مجہے اس سورت سے محبت ہے آنحضرت نے فرمایا اُسکی محبت تجہے جنت مین داخل کریگی اور صحیحین مین ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ ہر ایک وضو کے بعد دوگانہ پڑہتے جب آنحضرت کو اطلاع ہوئی تو آپ نے کچہہ اعتراض اور انکار نہ کیا اور ابوداؤد مین ہے کہ اذان فجر سے پہلے ہمیشہ بلال رضی اللہ عنہ یہہ دعا پڑہتے اللھم انی احمدک واستعینک علی قریش ان یقیموا دینک اے اللہ مین تیری حمد کرتا ہون اور تجہہ سے مدد چاہتا ہون قریش پر اس بات کی جو وہ قایم کرین دین تیرا امور ثلثہ کی مداومت تو کیا انکا ایک دفعہ کا وقوع بہی آنحضرت سے ثابت نہین اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا چاشت کی نماز ہمیشہ پڑہتین اور فرماتین اگر میری ماں اور باپ دونو زندہ ہوجاوین تو اس نماز کو نہ چھوڑون (یعنی نماز چھوڑکر انکی زیارت کو نجاون)

Marfat.com

چاشت کی نماز باتفاق علما آنحضرت سے ثابت نہین ہوتی مختلف فیہ ہے مداومت کا تو ذکر کیا ہے اور بعض اوقات کی فضیلت شارع سے ثابت ہے اگر کوئی شخص واسطے ذکر اور حمد اور تسبیح کے اُن وقتون کو مقرر کرے تو بیشک افضل ہوگا اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب پس پاکی بیان کر ساتھ حمد رب اپنے کے پہلے سورج کے نکلنے سے اور پہلے چھپنے کے ومن اللیل فسبحہ وادبار السجود اور رات کو بس تسبیح کر اُسکی اور بعد نمازون کے اس قسم کی بہت آیتین اور حدیثین ہین اگر کوئی شخص ان وقتون کو افضل اوقات سمجھکر کوئی ورد یا ذکر پڑھیگا تو کہو اُس نے کونسی بُرائی کر ہی شارع کی غرض سے مطلق ذکر الٰہی کی ہدایت ہے اور یہہ شخص بہی ذکر کرتا ہے۔

مغالطہ ۱۰۶ اور ایک اصحاب کا بیٹا وضو مین دعا پڑھ رہا تہا اللھم انی اسالک القصر الابیض فی یمین الجنۃ اصحاب نے کہا اے بیٹے زیادتی مت کر کیونکہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میرے پیچھے ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ ادعیات مین زیادتیان کرینگے ہمکو رسول اللہ صلعم اتنی دعا سکہاتے تہے اللھم انی اسالک الجنۃ اس سے معلوم ہوا کہ سب ادعیات واذکار توفیقی ہین **ھدایہ** مُلا صاحب نے اس حدیث مین اسقدر الفاظ بڑہا دیئے ہین کہ جس سے افترا کی حد تک پہنچگیا ہے حدیث کے الفاظ یہ ہین ان عبد اللہ بن مغفل سمع ابنہ یقول اللھم انی اسالک القصر الابیض عن یمین الجنۃ اذا دخلتھا فقال ای بنی سل اللہ الجنۃ وتعوذ بہ من النار فانی سمعت رسول اللہ صلعم یقول انہ سیکون فی ھذہ الامۃ قوم یعتدون فی الطھور والدعاء عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہہ کہتے ہوئے سنا اے اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسے سفید محل جو جنت کے بائین طرف ہو پس عبد اللہ نے

Marfat.com

کہا اے لڑکے میرے مانگ اللہ سے بہشت اور اُسکی پناہ لے دوزخ سے پس بتحقیق مین نے سُنا ہے رسول خدا صلعم سے فرماتے تھے قریب ہے ہوگی بیچ اس اُمت کے ایک قوم جو زیادتی کرینگے وضو اور دعا مین یہہ دو جملہ مُلا صاحب نے گھر سے ملا دیئے ہین (وضو مین دعا پڑہ رہا تہا) اور (ہمکو رسول اللہ نے اتنی دُعا سکہائی ہے اللہم انی اسألک الجنة) اگرچہ احتمال ہے کہ مُلا صاحب نے دانستہ یہہ الفاظ نہ بڑہائے ہون بلکہ بیماری اور بڑہاپے کے باعث کچھہ کمی بیشی ہوگئی ہو مگر بظن غالب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ عمداً واسطے اثبات مدعا کے (کہ ماثورہ پر زیادتی جائز نہین) اس امر ناجائز کا ارتکاب کیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون دراصل حدیث کا مطلب یہہ ہے کہ دعا مین غلو اور افراط نہ کرو یعنے اپنے منصب سے بڑہکر سوال نہ کرو قصرا بیض عن یمین الجنة انبیا کا مقام ہے تلاشے اتنا جملہ (ہمکو رسول اللہ نے اتنی دعا سکہائی ہے اللہم انی نسألک الجنة) بڑہا کر تحریف کا حق ادا کر دیا اور مطلب کو بالکل بدل دیا اب یا حضرت کیا ٹھہرا کہ دعائے ماثور مین اور الفاظ نہ ملاؤ اب ہم پوچھتے ہین کہ دعا کی کمی بیشی سے تو آپ منع کرتے ہین اور روایت مین خیانت کرنے سے اور تحریف مضامین اور پیغمبر پر بہتان باندہنے سے کیون نہین ڈرتے آپ نے یہہ وعید نہین سُنا من کذب علی متعمد فلیتبوا مقعده من النار صحابہ کرام دعائے ماثورہ مین الفاظ بڑہا کر دیا کرتے اور حضرت کچھہ انکار نہ فرماتے تھے صحیحین مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم اس طرح لبیک پکارتے تھے لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک اور خود جناب عبد اللہ اس سیوای تلبیہ پر یہہ الفاظ زیادہ کرتے لبیک لبیک وسعدیک والخیر بیدیک والرغباء الیک والعمل ہے [illegible]

Marfat.com

کی تلبیہ پر لفظ ذالمعارج وامثال ذلک زیادہ کرتے اور آپ سُنتے اور کچھہ نہ فرماتے۔ صحابی کی جگہہ اصحاب کہنا اور دعا کی جمع جو دعوات اور ادعیہ ہین ادعیات بنانا مصنف کی لیاقت کی دلیل ہے **مغالطہ** فقہا بھی والدرجۃ الرفیعہ سے جو دعا اذان مین داخل ہے منع کرتے ہین جیسا کہ ردالمحتار مین ہے اور انت السلام ومنک السلام مین جو زیادہ بڑہائی گئی ہے علماء نے اُس سے منع کیا ہے چنانچہ ملا علی قاری نے رسالہ مصنوع فی احادیث الموضوع مین لکھا ہے **ھدایہ** ملا صاحب نے فقہا کی عبارتون کو نقل نہین کیا ہم بغیر دیکھے آپکی روائیت اور درایت کا اعتبار نہین کر سکتے غالباً فقہا نے اس طرح لکھا ہوگا جو یہہ الفاظ ماثور نہین ہین آپنے اُسکا ترجمہ کیا ان الفاظ سے منع کرتے ہین اور بالفرض اگر کسی عالم نے ایسا کہا ہو تو کیا ہم اُسکی مقلد ہوکر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریق چھوڑدینگے مین کہتا ہون جو کوئی اہل سنت صحابہ چھوڑکر ایسی بیجا تقلید نہ کریگا صاحب ردالمحتار نے والدرجۃ الرفیعۃ پڑہنے سے منع نہین کیا بلکہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے صرف یہہ بات نقل کی ہے کہ یہ الفاظ بے اصل ہین چنانچہ اُنکی عبارت یہہ ہے قال ابن حجر وزیادۃ والدرجۃ الرفیعۃ وختمہ بیا ارحم الراحمین لا اصل لھما کہا ابن حجر نے زیادتی (والدرجۃ الرفیعۃ) کے اور دعا کو ختم کرنا ساتھہ (یا ارحم الراحمین) کے انکا کچھہ اصل نہین۔ اور ملا علی قاری رحمہ اللہ شیخ جزری سے نقل کرتے ہین واما ما یزاد بعد قولہ اللھم انت السلام من نحو والیک یرجع السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام فلا اصل لہ بل مختلق بعض القصاص اور جو کچھہ بڑہا دیتے ہین اللہم انت السلام کے پیچھے مثلاً کہتے ہین (والیک یرجع السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام) اسکا کچھہ اصل نہین یہہ بعض قصہ خوانون کا ایجاد ہے۔ ان عالمون نے تو الفاظ ماثورہ اور غیر ماثورہ کو علحدہ کرکے تبلایا ہے انکے پڑہنے سے منع نہین کیا۔ اور ملا صاحب نے بعدم ثبوت اور حرمت کو ایک ٹہراکر ممانعت کا نتوی

۱۰۸ **مغالطہ** جاری کر دیا۔ طرفہ تو یہ ہے کہ بنا ٔ کم کا ترجمہ اسلام کے ساتھ کیا
اگر ادعیات اور اوراد توفیقی نہ ہوتے تو صحابہ کو صلوۃ کی کیفیت دریافت کرنے کی
کیا ضرورت تھی **ھدایۃ** اگر صحابہ کبار رضی اللہ عنہم نے آنحضرت صلعم سے نماز
کا طریقہ سیکھا تو اس سے یہ نہیں پایا جاتا کہ سب اذکار آنحضرت کی تعلیم پر موقوف
ہین۔ البتہ یہہ ثابت ہوتا ہے کہ ذکر ماثور غیر ماثور سے [illegible]
مین علما کا اختلاف ہے اور جن کلمات کو جس نے [illegible] کے [illegible] کا
فتویٰ دیا اور افضل سمجھا۔ تمام علما اور محدثین [illegible]
جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک زبان [illegible] مین [illegible] صلی اللہ
علیہ وسلم پڑھتے ہین اور اپنی کتابون مین [illegible] لکھتے [illegible] صاحب نے بھی
اپنے اس رسالہ مین جہان آنحضرت کا ذکر آیا ہے [illegible]
اس رسالہ کے اخیر مین جہان [illegible] کا مسئلہ [illegible]
رسولہ وآلہ واصحابہ اجمعین حالانکہ [illegible] الفاظ آنحضرت [illegible]
اہل بدعت ٹھہرے اور تمام بزرگان امت [illegible]
اجمعین کلمہ شرک نہ ہوا اگرچہ غیر ماثور ہو اسکا پڑھنا [illegible]

مغالطہ ۱۰۹ تشہد جو صحابہ کرام اپنے طور سے پڑھتے [illegible]
علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ایک التحیات اُن کے واسطے خاص فرمایا **ھدایہ**
اُس تشہد مین ناجائز الفاظ اور غیر جامع دعا مین پڑھتے تھے مثلاً کہتے تھے السلام
علی اللہ آنحضرت نے فرمایا اللہ خود سلام ہے اُسپر سلامتی بھیجنے کے کیا معنے۔ اور
کہتے السلام علی جبرئیل السلام علی میکائیل السلام علی فلان و فلان آپ نے اُسے
اُسکے کلام جامع تلقین فرمائی السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین اجمعین تمام بندگان
خدا اہل السموات والارض سب آگئے غرض پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے تشہد

میں قباحت اور نقصان دیکھ کر اصلاح فرمائی (یہ نہیں کہ سوائے ادعیہ ماثورہ کے اور دعاؤں سے منع فرما دیا۔ اور اماموں کا اختلاف بھی بعض الفاظ کی فضیلت میں ہے اور جائز و ناجائز ہونے کی بات نہیں۔ چنانچہ شیخ ابن تیمیہ اور شاہ ولی اللہ نے اس بات کو بصراحت بیان کیا ہے۔

ھ۱۱۰ **مغالطہ ۱۱۰**- ابن ماجہ میں حدیث ہے جسکے راوی سب ثقہ صحیح ہیں۔ **ھدایہ** مصنف کا یہ منصب نہیں کہ روایات پر ضعف اور صحت کا حکم لگا دے ملّا صاحب کو چاہئے کہ حکم صحت کسی محدث سے نقل کریں۔ بلکہ یہ روایت مجروح ہے اسکے راویوں میں اعمش ہے جو مدلس ہے اور عن کہہ کر روایت کرتا ہے اور محدثین کے نزدیک مدلس جو عن کہہ کر روایت کرے اسکی روایت صحیح نہیں سمجھی جاتی۔ اور جو اسکے سوا راوی ہیں انکا رتبہ پہچاننا ہمارا کام نہیں ائمہ حدیث انکی شناخت کر سکتے ہیں۔ ہمارے ملّا صاحب شاید راویوں کی مزاج پرسی کو گئے تھے آکر خبر دیتے ہیں (بفضلہ تعالے سب راوی صحیح و سلامت تندرست ہیں۔) محدثین کی اصطلاح میں تو صحت اور ضعف روایت کی صفت ہے راویوں کی صفت نہیں

ھ۱۱۱ **مغالطہ ۱۱۱**- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذکر اشغال کے ترقی ہیں **ھدایہ** ہم اس حدیث کو بالفاظہ نقل کرتے ہیں تاکہ طالبان حق منظر انصاف دیکھیں جو اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے جو ذکر کہ آنحضرت کی تعلیم پر موقوف ہیں یا کہ اسکا خلاف ثابت ہوتا ہے۔

عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل ما تقول فی صلوتک قال اتشہد ثم اسأل اللہ الجنة واعوذ بہ من النار واما واللہ ما احسن دندنتک ولا دندنة معاذ فقال حولہا ندندن روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں رسول خدا صلعم نے ایک شخص کو فرمایا تو کیا نماز میں کہا کرتا ہے اس نے کہا میں تشہد پڑھتا ہوں پھر دعائیات مذکور کرتا

Marfat.com

سوال کرتا ہون اللہ سے جنت کا اور اُسکی پناہ چاہتا ہون دوزخ سے اور قسم ہے پروردگار کی آپ کی غنغناہٹ (جو آپ کی آواز سے جیسے بھنکے پہنچتی ہیں) اور معاذ کی غنغناہٹ اچھی طرح میری سمجھ مین نہین آتی آپ نے فرمایا (طلب جنت کا ہے اور پناہ از دوزخ) کے گرد مین ہم غنغناہٹ کیا کرتے ہین اس حدیث سے صاف ثابت ہے جو کوئی دعا نماز مین پڑہی جائے یا خارج از نماز تعلیم ہو اُس پر موقوف نہین آنحضرت کی جناب مین اُس نے شکایت بھی کی جو مین آپکی دعا نہین سمجھتا تاہم آپ نے اُسکو کچھہ نہین سکھلایا اور یہ بھی نہین فرمایا کہ تو اپنے دل سے دعا بنا کر پڑہنے کے سبب بدعتی ہوگیا ہے اگر دعا اور ذکر توفیقی ہوتے تو آپ اُسکے یہہ کلمات سُنکر (ثم اسأل اللہ الجنۃ واعوذ بہ من النار) ضرور فرماتے کہ اس طرح جنت کا سوال کر اور ان الفاظ کے ساتھہ جہنم سے خدا کی پناہ مانگ حق ظاہر ہے مگر جنکو بصیرت نہو وہ نہین دیکھ سکتے **مغالطہ** ۱۱۲ ہم آہستہ ذکر کرتے ہین

۱۱۲ اور اُنکی آواز اپنے کانون تک بھی نہین پہنچتا اُنکی نماز جائز نہین کما حققہ اللہ فی **هدایہ** آپ نماز کے ناجائز ہونے کی کیا اچھی دلیل لائے ہین وعدہ تو کیا تھا کہ ہم آیت اور حدیث سے سند لاوینگے جب آیت و حدیث سے کوئی دلیل نہ ملی تو فقہا کے مقلد بنگئے عدۃ المؤمن کاخذ الکف مگر خدا جانے یہہ صاحب کیسے مؤمن ہین جنکو ایفا وعدہ کا کچھہ خیال نہین ہے مین کتاب اور سنت کہین ثابت کر دکہ جسکی آواز کانون تک نہ پہنچی اُسکی نماز جائز نہین **مغالطہ** ۱۱۳

۱۱۳ ہمیہ دلایل صحیحہ شرعیہ کرکے توفیقی ہونے پر اور ذکر معمولہ صوفیہ کی بدعت ہونے پر بکہہ چکا ہون **هدایہ** آپ نے ایک حدیث بھی مفید مدعا نہین لکھی اور جو کچھہ بزعم خود لکھا ہے وہ بالکل نسج عنکبوت (مکڑی کا جالا) ہے چنانچہ ہم آگے باعث کا جواب جس سے مُلّا صاحب کی غلط فہمی ظاہر ہوتی ہے بتفصیل

[illegible] **مغالطہ** [illegible]

[illegible] **ہدایہ** [illegible]

[illegible] **معاہدہ** [illegible]

ہدیہ [illegible]

فرمایا ہے چنانچہ نور الکبیر میں لکھتے ہیں ﴿اما اشارات الصوفیۃ واعتباراتہم فلیست فی الحقیقۃ من فن التفسیر الی ان قال وھھنا فائدۃ مھمۃ ینبغی الاطلاع علیھا وھی ان حضرۃ صلعم جعل فن الاعتبار معتبرا وسلک ذلک الطریق لتکون سنۃ لعلماء الامۃ ولیکون ذلک فیھا لباب ما وھب لھم من العلوم﴾ یعنی صوفیوں کے اشارے اور انکے اعتبارات در اصل فن تفسیر سے نہیں ہیں آخر لکھتے ہیں کہ اس مقام میں ایک ضروری فائدہ ہے جسکی آگاہی مناسب ہے وہ یہ ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فن اعتبار کو معتبر ٹھہرایا ہے اور خود اس راہ پر چلنا اختیار فرمایا ہے تاکہ علمائے اُمت کے لئے سنت ہوجاوے ۔ اور جو علوم انکو عطا ہوئے ہیں ان علوم کا دروازہ کھل جائے ۔ ملا صاحب کو اظہار حق منظور نہیں تلبیس عوام کے لئے طرح طرح کے فریب کرتے صریح اور مفصل بات کو چھوڑ کر ایک مجمل قول لکھتے ہیں تاکہ لوگ سمجھیں کہ شاہ صاحب جیسے عالم بھی آپکے ساتھ ہیں ۔ بالفرض والتقدیر اگر مرزا جانجاناں اور شاہ صاحب اور مولوی محمد اسمعیل صاحب طائفہ عالیہ کے منکر ہوجائیں تو کیا انکا قول ہمپر حجت ہوگا کیا اقوال علما آپکے نزدیک نصوص شرعی ہیں ۔ چہ جا کہ یہ بزرگوار خود اس طائفہ میں داخل ہیں ۔ **مغالطہ ۱۱۶** راقم کہتا ہے کہ مولوی [illegible] لکھا ہے کہ اشغال صوفیہ امور شرعیہ نہیں ہیں [illegible] احسان کے [illegible] آلہ دو قسم کا ہوتا ہے یا مروی شارع سے یا غیر مروی [illegible] جیسا کہ وضو واسطے نماز کے اور ہر قسم کے ہتھیار واسطے جنگ کے **ھدایۃ** مولوی اسمعیل صاحب فرماتے ہیں کہ صوفیوں کے اشغال کو امور اصلی اور مقصود بالذات نہ سمجھنا چاہئے بلکہ یہ اخلاص اور احسان کا آلہ اور وسیلہ ہیں اور وسیلہ کا وہی حکم ہوتا ہے جو اصل شئے کا حکم ہو ۔ ملا صاحب نے مختصر [illegible]

دہیا یا ہے خدا اُنکو ہدایت کرے - آپ لکھتے ہین وضو نماز کا آلہ ہے - چہ خوش خوب
سمجھے ایسی عقل تہی جو بعیت سے منکر ہوئے وضو شرط نماز ہے نماز کا آلہ نہین شرط
شے اُس چیز کو کہتے ہین جسکے سوا دوسری چیز پائی نہ جاوے جیسے وضو واسطے نماز کے
جب تک وضو نہ کیا جائیگا تب تک نماز نہ ہوگی اور آلہ کہتے ہین اوزار کو جیسے درخت کا
اوزار سوئی اور کوٹھے پر چڑھنے کا اوزار سیڑہی - نماز کا آلہ تو خود نماز ہی ہے اور وضو
اُسکے لئے شرط اور خوبی دیکھئے آپ فرماتے ہین آلہ مروی (جسکی سند پیغمبر خدا سے
ہو) کی مثال جیسے ہر قسم کی لڑائی کی ہتیار شائد بندوق اور توپ بھی آپکے نزدیک
خیر القرون مین بنی ہوگی اور یہ بات بالکل خلاف ہے **مغالطہ** ۱۱۷
اور یہ اذکار واشغال تو آلہ ہی نہین بن سکتے کیونکہ آلہ غیر ذی آلہ کا ہوتا ہے -
ہدایہ ذکر جو آلہ احسان ہے ذی آلہ کا عین کس طرح ہوگیا - ذکر الٰہی سے
تو اخلاص اور انابت پیدا ہوتی ہے اور اسی اخلاص کا نام احسان ہے آپ بعکس
عقل سے کہتے ہین (اشغال) تو آلہ ہی نہین بن سکتے کیونکہ آلہ غیر ذی آلہ کا ہوتا ہے
کیا آپکے نزدیک ذکر اور رتبہ احسان کا ایک ہی چیز ہین - خدا کے لئے آپ
ایسی باتین نہ کیا کرین لوگ سنینگے تو آپکو جنون کی طرف نسبت کرینگے - **مغالطہ**
۱۱۸ - اور جو جو خوارق واحوال ایسے لوگون سے ظاہر ہوتے ہین کہ جو سنت کے ۱۱۸
خلاف سے ثمرہ حاصل ہوتا ہے وہ سب شیطانی ہے پس یہ خوارق شیطانی
ہین جیسا کہ تطہیر الاعتقاد مین ہے اور ملا علی قاری شرح فقہ اکبر مین لکھتے ہین
اور ابن تیمیہ فرقان مین کہتا ہے **ہدایہ** بیشک جو لوگ اسماء الٰہی کو
تغیر دیکر پڑھتے ہین یا مشائخ کے نام کا وظیفہ کرتے ہین یہ لوگ مشرک ہین اور
انکے احوال اور خوارق سب شیطانی ہین تطہیر الاعتقاد اور شرح فقہ اکبر اور
فرقان مین اُن صوفیون کا ذکر ہے جو اقسام شرک مین مبتلا ہین اور جنکا عقیدہ

ہے حلول - اتحاد - اتصال - انفصال اور ذات باری تعالیٰ کو وجود مطلق سمجھتے ہین ایسے گندے اعتقاد والون کے حق مین اُنہون نے یہہ فتوی لگائے ہین مصنف نے کمال بے انصافی کی عوام الناس کو دہوکا دیا فقط اتنا لکہہ دیا کہ یہہ لوگ بُہسے ہین اُسکو جانے ہے تہا مفصلًا لکہتا کہ جو اہل شرع اور اہل حق ہین وہ ملکی صفات رکہتے ہین اور اُنکی خوارق کرامات ہین اور جو مشرک اور گمراہ ہین اُنکے حالات اور خوارق شیطانی ہین ملا علی قاری نے بعد رد ملحدین کے اہل حق صوفیون کا ذکر کیا ہے اور انکی بڑی تعریف لکہی ہے چنانچہ فرماتے ہین وھذہ طریقة السابقین الاولین وھی طریقة التابعین من بعدھم من الایمة المجتھدین واکابر المفسرین و ائمة المحدثین وعمدة الصوفیة المتقدمین کداود الطائی والمحاسبی والسری السقطی والمعروف الکرخی وجنید البغدادی والمتاخرین کابی النجیب السہروردی وعبد القادر الجیلانی وصاحب العوارف وابی القاسم القشیری الی ان خلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوٰة واتبعوا الشھوات ترجمہ یہہ طریقہ ہے آگے بڑہنے والے اول درجہ کے لوگون کا اور طریقہ ہے تابعین اور ائمہ مجتہدین اور اکابر مفسرین اور محدثین اور اگلے زمانہ کے برگزیدہ صوفیون کا جیسے داؤد طائی اور محاسبی اور سری سقطی اور معروف کرخی اور جنید بغدادی رحمہم اللہ اور پچہلے زمانہ کے اہل تصوف کا مانند ابو نجیب سہروردی اور عبد القادر جیلانی وصاحب عوارف اور ابو القاسم قشیری کی آخر یہانتک نوبت پہنچی کہ اُنکے پیچہے رہے ناخلف جنہون نے نماز کو ضایع کیا اور شہوتون کے پیچہے لگے اور محمد بن اسماعیل نے بہی انہین کو برا کہا ہے جنکو تصوف کا دعوے ہے اور ذکر الہی اور عبادات چہوڑکر لذات نفسانی کے درپے ہو رہے ہین چنانچہ لکہتے ہین او تزعم ان ھذہ کرامات لھولاء المجاذیب الضلال المشرکین الذین لا یسجدون للہ سجدة ولا

یذکرون اللہ وحدہ ان زعمت ھذا فقد اثبت الکرامات للمشرکین وھدمت
بذلک قواعد الدین واذا عرفت بطلان الامرین علمت ان ھذہ احوال
شیطانیۃ الی آخر ما نقلہ المصنف کیا تو گمان کرتا ہے تحقیق یہ شعبدہ والے مجذوب
گمراہوں مشرکوں کی کرامتیں ہیں جو لوگ اللہ کو کبھی سجدہ نہیں کرتے اور اللہ واحد کا کبھی
ذکر نہیں کرتے اگر تو ایسا اعتقاد رکھتا ہے پس گویا تو نے مشرکوں کے لیے کرامات
کا درجہ ثابت کیا اور ایسے اعتقاد سے دین کے قواعد کو برباد کر دیا اور جس وقت تو نے
پہچان لیا باطل ہونا دونوں امروں کا تو نے جان لیا اس بات کو تحقیق یہ حالات شیطانی
ہیں۔ اور شیخ ابن تیمیہ فرقان میں لکھتے ہیں فان ابن عربی وامثالہ وان ادعوا
انھم من الصوفیۃ فھم من الصوفیۃ الملاحدۃ الفلاسفۃ لیسوا من صوفیۃ
اھل الکلام فضلا عن ان یکونوا من مشائخ اھل الکتاب والسنۃ کالفضیل
بن عیاض وابراھیم بن الادھم وابی سلیمان الدارانی ومعروف الکرخی
والجنید ابن محمد وسھل بن عبد اللہ التستری وامثالہ تحقیق ابن عربی اور اسکی
امثال اگرچہ دعوی کریں کہ ہم لوگ صوفی ہیں پس وہ ہیں ملحد فلسفی صوفی نہیں ہیں
اہل کلام صوفیوں میں سے چہ جائے کہ وہ ہوویں ان مشائخ میں سے جو صاحب کتاب
اور سنت ہیں جیسے فضیل بیٹے عیاض کے اور ابراہیم ادہم اور ابو سلیمان دارانی اور
معروف کرخی اور جنید بن محمد اور سہل بن عبد اللہ التستری اور امثال انکے اور پھر اس کے
وہیں فرماتے ہیں فان الجنید کان من ائمۃ الھدی بیشک جنید تھے پیشوا اہل
ہدایت میں سے تو صاحب نے ان عبارتوں کو جن میں طریقہ تصوف کا اقرار ہے
صوفیہ کی خوبیوں کا نام بنام ذکر ہے حذف کر دیا اور خلق خدا کو بہکانے کو تنہی
عبارتیں جن میں ملحدوں کا ذکر ہے نقل کر دی ہیں۔ یہ انکار سنت کا وبال ہے جو مومنوں
اور متوسلوں کرنے لگے یا رہے کہ بزور گار دعا بندوں کو کامیاب نہیں کرتا ان اللہ

لا یھدی کید الخائنین ہم کہتے ہین کہ جب بیعت کا سنت ہونا صحیح سندون سے ثابت ہے پس بالفرض اگر ابن تیمیہ اور ملا علی قاری صوفیون کے منکر ہوئے ہین تو اُنکے کہنے سے سنت منسوخ ہو جائیگی اور آپ پر تو اُنکا قول حجت نہو گا لوگون کے

۱۱۹ حق مین حجت ہو جائیگا **مغالطہ ۱۱۹** جیسا کہ تطہیر الاعتقاد مین ہے فان قلتہ قد یتفق من ھولاء الذین یلوکون الجلالۃ ویضیفون الیہ اھل الخلاعۃ والبطالۃ خوارق پس اگر تو کہے کبھی اتفاق ہوتا ہے ان لوگون سے جو بولتے ہین اسم اللہ کو اور نسبت کرتے ہین طرف انکی صاحب فریب اور بطال کرامتون کو

ھدایہ واہ کیا ہی ترجمہ کیا ہے۔ یتفق فعل اسکا فاعل [illegible] ویضیفون جو کہ معطوف علیہ ہے [illegible] سے یتفق سے متعلق تھا جدا جملہ بنا دیا خوارق جو دراصل یتفق کا فاعل ہے یضیفون کا مفعول ٹھہرا دیا اھل الخلاعۃ والبطالۃ جو یضیفون کا مفعول تھا فاعل اسکا بنا دیا۔ اور یلوکون جسکے معنے ہین چبانا اسکا ترجمہ کرتے ہین بولنا۔ اور یضیفون جس کے معنے اس جگہہ مین ملانا ہے آپ اُسکا ترجمہ نسبت کرنا بتلاتے ہین کہین فعل کو مفعول کر دیا اور کہین فاعل کو مفعول اور مفعول کو فاعل بنایا ترکیب اور معنے اور ترجمہ الفاظ سبکا ناس کر دیا اور سب سے عجیب یہہ ہے کہ عباد (جو بمعنے بندون کے ہے) کا ترجمہ افواج سے کیا۔ صحیح ترجمہ یہہ ہے اگر تو کہے کبھی اتفاقاً وقوع مین آتے ہین ان لوگون سے جو چبا کر (بگاڑ کر) پڑھتے ہین (اسماء الٰہی) کو اور ملاتے ہین ساتھہ اُنکے (اسماء) بیہودون اور گمراہون کے امور خوارق عادت (جو کرامات سے مشابہ ہوتے ہین) تھے اس وقت یہہ مثال یاد آئی اونٹ کی کونسی کل سیدھی ملا صاحب کے مسائل [illegible] اور [illegible] تو ان سے [illegible] تھے اور انشا اور املا جانے تو [illegible]

۱۲۰ **مغالطہ ۱۲۰** [illegible]

نقشبندی سے ہے) ذکر نہین ہے جو اس ذکر سے حاصل ہوتا ہے سب شیطانی ہے

ھدایہ ملا صاحب تطہیر الاعتقاد کے حوالہ سے بیان کرتے ہین کہ طریقہ نقشبندی کے ذکر اور شغل اور اُنکے حالات سب شیطانی ہین یہہ رسالہ دو دفعہ چھپ چکا ہے غالباً اکثر لوگون کے پاس موجود ہوگا لوگ دیکھین اور ملا صاحب کی راست گوئی کا اندازہ کرین صاحب تطہیر الاعتقاد فرماتے ہین فالعلت قد تنفق من ھولاء الذین یلوکون الجلالۃ ویطیفون الیھا اھل الخلاعۃ والبطالۃ خوارق للعین انفسھم وجعلھم لتناول الحنش والحیۃ واکلھم النار قلت ھذہ احوال شیطانیۃ وانک لملبوس علیک ان ظننتھا کرامات للاموات لما ھتف ھذا الضال باسماء ھم جعلھم انداداو شرکا الی ان قال او تزعم ان ھذہ کرامات لھؤلاء المجاذیب الضلال المشرکین التابعین لکل باطل المنغمسین بین بحار الرذائل الذین لایسجدون لله سجدۃ ولا یذکرون الله وحدہ اس اگر تو نے کبھی اتفاقاً وقوع مین آتے ہین اِن لوگون سے جو جپا کرتے ہین اسماء الہی کو اور ملاتے ہین اُنکے ساتھ بیدینون اور گمراہون کے نامون کو کام خرق عادت جیسا اپنے جسم مین نیزہ مارنا اور حشرات الارض اور سانپ کو اٹھا لینا اور آگ کو کہا نا مین جواب مین کہونگا یہہ حالات شیطانی ہین اور اگر تو انکو مردون کی کرامات سمجھے تو ژامزین، تجھپر پوشیدہ ہے جب کہ یہہ گمراہ اُنکے نام لیکر پکارتا ہے اُنکو خدا کا مثل اور شریک ٹھہراتا ہے۔ آگے چلکر فرماتے ہین کیا تو گمان کرتا ہے کہ یہہ افعال کرامتین ہین ان مجذوب لوگون کے جو گمراہ شرک کرنیوالے ہر باطل کام کے پیروی کرنیوالے بد عادتون کو دریاؤن مین غوطہ کہانے والے ہین۔ ایسے لوگ جو اللہ کو ایک سجدہ نہین کرتے اور اس اکیلے کا نام نہین لیتے ناظرین غور کرین جو اس عبارت اور مضمون کا جو ذکر نقشبندیہ سے پیدا ہوتا ہے وہ سب شیطانی ہے

Marfat.com

کہین پتہ نہین - ملا صاحب نے ایک مشہور رسالہ پر اعتراض کرکے اپنے آپکو اس
مثل کا مصداق بنایا ہے - دروغ گویم بر روے تو - اور واضح ہو کہ مصنف رسالہ
تطہیر الاعتقاد نے اس مقام مین ایک بڑی بھاری غلطی کہائی ہے وہ لکھتے ہین کہ بغیر
خطاب اور دعا کے صرف اللہ اللہ کرنا داخل ذکر نہین ہم کہتے ہین یہہ محض غلط ہے قرآن
اور حدیث سے اسکا خلاف ثابت ہے اللہ جل شانہ فرماتا ہے قل ادعوا اللہ او ادعو
الرحمن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنی کہہ تو پکارو تم اللہ کو یا پکارو تم رحمن کو جسکو
تم پکارو سو بہتر ہے پس اُسی کے واسطے ہین اچھے نام اور فرمایا فاذکرونی اذکر
کم پس تم مجھے یاد کرو مین تمہین یاد کرونگا ان آیتون مین ارشاد ہے کہ خدا کو یاد کرو
یا اللہ یا رحمان اور اللہ اللہ رحمن رحمن کہو غرض اسماء حسنی سے یاد کرو اور پکارو یاد الہی
کے سبب رحمت نازل ہوتی ہے اور یہہ مستقل عبادت ہے اور دعا و استغفار علیحدہ
چیز ہے حدیث شریف مین ہے کہ خدا کے ایک کم سو نام ہین جو شخص اُنکو یاد کریگا
داخل ہوگا جنت مین اور صحیح مسلم مین ہے لا تقوم الساعۃ علی احد یقول اللہ
اللہ اُن لوگون پر قیامت نہ آئیگی جو اللہ اللہ کہتے ہین اگر محض خدا کا نام لینا اور اُسکو یاد
کرنا ذکر نہ ہوتا تو انپر جنت کا وعدہ کیون ملتا اور قیامت جو عذاب الہی ہے اُن پر
سے کیون ٹلائی جاتی و صاحب التطہیر محبوب والحق احب الینا منہ **مسئلہ**
مسئلہ ۱۴۱ - اور دوسری جگہہ رسالہ مین لکھتے ہین کہ جو شخص یہہ اعتقاد کرے کہ اولیا
اللہ کے طریق ہین سوائے طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (جیسے کہ نقشبندیہ
وغیرہ کہتے ہین) وہ کافر ہے اور اولیاء شیطان سے ہے **ہدایہ** بیشک
ایسے اعتقاد والا شخص گمراہ ہے مگر صوفیہ کرام کا یہہ عقیدہ ہرگز نہین اُن کے
ہین اُن کی تصانیف کو دیکھو کہ کسقدر اتباع سنت مین تاکید فرماتے ہین اور مخالف
طریقہ نبویہ کو گمراہ تبلاتے ہین مرزا مظہر صاحب اور مجدد صاحب اور شاہ ولی اللہ

Marfat.com

صاحب اور مولینا محمد اسماعیل صاحب اسی زمرہ کے ہین ان بزرگون نے طریقہ
خلاف سنت کو کیبار رد کیا ہے اور ملا صاحب نے خود انکی عبارتون کو بطور سند ذکر
کیا ہے بالفرض اگر ایسا کلمہ کسی جاہل یا ملحد نے مونہ سے نکالا ہو تو کیا ایک شخص
کے گناہ کے بدلے ہم سب کو برا کہینگے اور تمام قوم پر مواخذہ کرینگے یہہ انصاف سے
بعید ہے **مغالطہ ۴۳** اور جگہہ فرماتے ہین اور کرامات مین استعانت ۱۴۲
لیجاتے ہین ذکر الله اور قرأت قرآن سے اور صلوۃ اور دعا سے اور یہہ لوگ استعانت
پکڑتے ہین سماع اور تالیان بجانے سے **ہدایۃ** رسالہ فرقان کی عبارت
جسکا ملا صاحب نے حوالہ دیا ہے ہم یہان لفظ بلفظ نقل کرکے ملا صاحب کی لیاقت
اور دیانت کا ایک نیا نمونہ دکہلاتے ہین صاحب فرقان لکہتے ہین فاذا کانت لا
تحصل بالصلوٰۃ والذکر وقراءۃ القرآن والدعاء بل تحصل بما یحبہ الشیطان
کالاستغاثۃ بالمخلوقات او کانت مما یستعان بها علی ظلم الخلق وفعل الفواحش
فهي من احوال الشیطانیۃ لا من الکرامات الرحمانیۃ یعنی جبکہ خوارق عادت
کسی شخص کو نماز اور ذکر اور تلاوت قرآن اور دعا سے حاصل نہ ہون بلکہ ایسی چیزون سے
حاصل ہون جنکو شیطان پسند کرتا ہے جیسے کہ مخلوقات کو پکارنا یا اس قسم کی چیز ہو جس
کے ذریعہ سے خلق الله پر ظلم کیا جاوے اور بیحیائی وقوع مین آوے پس یہہ خرق عادات
حالات شیطانی سے ہے کرامات رحمانی سے نہین ہم افسوس کرتے ہین کہ رد بدعت کے
لیئے ملا صاحب ہر خیر و شر کے ارتکاب کے واسطے تیار ہین کسی چیز سے پرہیز نہین نوبت
بایجارسید کہ تحریف اور افترا جو سنت الیهود ہے اختیار کی شاید اس ہدایہ کے مطالعہ
سے کوئی وہم کرے کہ راقم کے نزدیک سماع اور تالیان بجانے سے استعانت حالات
اور کرامات پر جائز ہے لاو الله ہرگز ہرگز یہہ بات نہین بلکہ فقط مصنف کی تحریف اور افترا
ظاہر کرنا مراد ہے۔ دراصل مجوز سماع اور راگ تو خود ہی مصنف ہے جیسا کہ ص۲۷ مین

Marfat.com

حافظ ابن قیم پر حرمت راگ مین طعن کیا ہے **مغالطہ ۱۴۳** اور اپنی جان ۱۴۳
اور مال اُسپر قربان کرے اور مال وجان سے اُسکا تقرب حاصل کرے اور اُس کی
خفگی کو خدا کی خفگی خیال کرے الی قولہ اور کوسون سے اُسکی زیارت کو آوے الی ان قال
یہ محبت بیشک شرک جلی ہے **ہدایہ** جان اور مال سے نیکون کی خدمت
کرنی اور بہ نیت رضامندی الٰہی کے اُنکی رضاجوئی کرنی اور اُنکی ایذارسانی کو باعث
غضب الٰہی سمجھنا عین ایمان ہے حدیث قدسی ہے من عادی لی ولیا فقد
بارزنی بالحرب جس نے میرے دوست سے دشمنی کی اُس نے تحقیق نکلا وہ میری
لڑائی کو اور آن حضرت فرماتے تھے ان من امن الناس علیّ فی مالہ ونفسہ
ابا بکر تحقیق لوگون مین سے مجھہ پر بہت احسان کرنیوالا اپنے مال اور جان سے ابوبکر
ہے اور دارمی مین ہے کہ ابوبکر صدیق نے آن حضرت کی خدمت مین عرض کیا بل نفدیک
آبائنا وامہاتنا وانفسنا واموالنا ہم اپنا مال جان ماں باپ وارے آپ پر قربان
کرتے ہین اور ایکدفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت سلمان فارسی اور صہیب اور بلال رضی اللہ
عنہم کو ابوسفیان ملا صحابیون نے اُسکو دیکھہ کر کہا کیا خدا کی تلوارون نے نہین لیا
دشمنان خدا کی گردنون کو ابوبکر صدیق نے یہ بات سُنکر کہا تم قریش کے سردار
کو ایسی سخت بات کہتے ہو پھر ابوبکر آن حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور یہ سب
قصہ سُنایا آنحضرت نے سُنکر فرمایا لعلک اغضبتہم لئن کنت اغضبتہم لقد اغضبت
ربک شاید تو نے اُنکو غصہ دلایا ہے اگر تو نے اُنکو غصہ دلایا ہے تحقیق تو نے اپنے
پروردگار کو غصہ دلایا ہے پس ابوبکر اُنکے پاس آئے اور کہا اے بھائیو کیا مین
نے تم کو خفا کیا تھا اُنہون نے کہا نہین - خدا تجھہ کو مغفرت کرے ان روایتون سے صاف
ثابت ہے کہ اولیا اللہ کی خدمت مین سعادت ہے اور اُنکے رنج کرنے مین دین
و دنیا کی بربادی مصنف صاحب آپ کو صحابہ کرام کے حق مین رحو مال وجان ا

رسول اللہ پر قربان کرتے تھے) کیا فتویٰ دوگے اور رسول اللہ کے باب مین اجو فقرات
صحابہ کے حق مین فرماتے تھے انکو غصہ دلانا پروردگار کو غصہ دلانا ہے) کیا حکم
جاری کروگے آپکی تحریر کے روسے تو معاذاللہ وہ بھی مشرک ٹھہرے۔ کاش آپ یہہ رسالہ
نہ بناتے اور اہل بصیرت جو صدہا کوس سے اہل اللہ کی خدمت مین آتے ہین اُن کی
یہہ غرض ہے کہ طریقہ انابت اور خشیت اور احسان کا سیکھین اور علم باللہ حاصل کرین
۱۴۷ اور طلب علم کے لئے سفر کرنا قرآن وحدیث سے ثابت ہے

مغالطہ ۱۴۴

ظاہر ہی ہے کہ شد رحال کسی جگہہ تین مکانون کے سوا نہ کرو مگر جو شد رحال صریح
مجاز ہے اور شرع نے اجازت دی ہے جیسا سفر حج وتجارت وطلب علم **ھدایہ**
قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ علم دو قسم پر ہے۔ علم باللہ۔ اور علم بالاحکام۔ علم
باللہ (خوف وخشیت الٰہی) انسان کو فائدہ بخشتا ہے۔ اور محض علم احکام (فرض
واجب حرام وحلال کی واقفی بغیر پہچاننے عظمت الٰہی کے) خدا کی حجت ہے بنی
آدم پر۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء خدا کے بندون مین سے خدا کا خوف
وہی کرتے ہین جو علم والے (معرفت والے) ہین امن ھو قانت آناء اللیل ساجدا
وقائما یحذر الاخرۃ ویرجو رحمۃ ربہ قل ھل یستوی الذین یعلمون
والذین لا یعلمون بہلا جو بندگی مین لگا ہے اوقات شب مین سجدے کرتا ہے او
کھڑا رہتا ہے خوف کرتا ہے آخرت کا اور امیدوار ہے اپنے رب کی رحمت کا تو کہہ
بہلا برابر ہو جائینگے سمجھہ والے اور بے سمجھہ پروردگار نے اُن لوگون کو عالم اور سمجھہ
والے کہا ہے جو شب خیز عابد متقی ہین اور جن مین یہہ صفتین نہین وہ اس زمرہ مین
شمار نہین ہوتے اُنکے حق مین فرمایا وہ گدہے ہین کتابون سے لدے ہوئے
کمثل الحمار یحمل اسفارا چارپائے بروکتابے چند۔ گدہا کتابون کا بوجھہ اٹہا کر
عالم نہین بنتا ایسے ہی عالم بے عمل جسکو ذرہ گریہ کر خوف وخشیت نصیب نہ ہو وہ عند اللہ

Marfat.com

عالم نہین کہلاتا احکام شریعت سے واقف ہو کر جو سگ کی طرح نفس کی پیروی کرتے ہین اُنکے حق مین فرمایا وہ کُتّے کی مانند ہین جیسا کتا اپنی مقتضاے طبیعت کے سبب ہر وقت ہانپتا ہے ایسے ہی یہہ لوگ اپنی بد عادت کے سبب ہر دم نافرمانی کرتے ہین فمثله کمثل الکلب ان تحمل علیه یلهث او تترکه یلهث اصل علم معرفت خوف خشیت الہی ہے جو اس مین کامل ہین وہ اس فن کے اوستاد و معلم ہین جیسا علم احکام (حدیث و فقہ) پڑہنے کے لئے سفر کرنا ضروری ہے ویسے تحصیل معرفت اور خشیت کے واسطے سفر کرنا لازم ہے۔ ابو الدرداء[1] رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ہم آنحضرت کے ہمراہ تھے آپ نے آسمان کی طرف نظر کی اور فرمایا ایسا وقت آنیوالا ہے جو لوگون مین سے علم اُٹھایا جائیگا یہانتک جو کچھہ بہی اُنکے قبضہ مین نہ رہیگا زیاد بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح علم جاتا رہیگا ہم نے قرآن پڑہا ہے اور آئندہ اپنے بال بچوں کو پڑہاینگے (یہہ سلسلہ جاری رہیگا) آپ نے فرمایا تجھہ کو روئی تیری ما اے زیاد ہم تجھے مدینہ والون مین سے دانشمند جانتے تھے (پہر تو ہماری بات نہ سمجھا) یہہ ہین توریت و انجیل یہود اور نصاری کے پاس پس اُنکو ان کتابون سے کیا نفع ہے حدیث کا راوی کہتا ہے پہر مجھے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی ملاقات کا اتفاق ہوا اُن سے مین نے ذکر کیا ابو الدرداء ایسا فرماتے ہین عبادہ نے کہا ابو الدرداء سچ کہتے ہین اگر تو چاہے تو مین تجھے بتلا دون وہ علم جو لوگون مین سے پہلے پہل اُٹھایا جائیگا وہ خشوع (خوف الہی) ہے اور قریب ہے وہ حالت کہ تو جامع مسجد مین جاوے اور کسی شخص کو حالت خشوع مین نہ دیکھے اس حدیث سے صاف ثابت ہے کہ الفاظ اور معانی کی واقفیت علم نہین خوف خدا و معرفت الہی کو علم مقبول کہا جاتا ہے ملا صاحب اس علم سے بے بہرہ ہین اسواسطے فرماتے ہین کہ بزرگون کے پاس جانے سے (جو کچھہ ہم سے زیادہ پڑہے

[1] رواہ الدارمی ورواہ ابن ماجہ والترمذی مختصرا

ہوئے نہیں) کیا فائدہ (کہ یہہ کفر اور شرک ہے) - مین کہتا ہوں اگر آپ ظاہر کتاب
اللہ اور سنت رسول اللہ سے بھی خبردار ہوتے تو اس علم کے منکر ہو کر آیات اور احادیث
کا مقابلہ نہ کرتے **مغالطہ ۱۲۵** اور موطا مین جو حدیث ہے ابوہریرہ ابوسعید ۱۲۵
خدری کو ملا **ھدایہ** ملا صاحب کے حواس خمسہ مین خلل آگیا ہے ایک چھوٹا
سا فقرہ اور اسمین بھی غلطی کھائی آپ فرماتے ہین ابوہریرہ ابوسعید کو ملا اور حوالہ موطا
پر کرتے ہین - حالانکہ موطا مین یون ہے کہ ابوہریرۃ بصرۃ بن ابی بصرہ کو ملا ابوسعید
کا نام و نشان اس جگہہ مین نہین مصنف کا عجب حال ہے نقل اور حوالہ اور نسبت تو
اکثر بار ان غلط اور اس لیاقت پر اجتہاد کا دعوی **مغالطہ ۱۲۶** اور فی الاحیاء ۱۲۶
ذہب بعض اهل العلم الی الاستدلال به علی المنع من الرحلة لزیارة
المشاهد وقبور العلماء والصالحین میرے مطلب کو اتنی عبارت ہی کفایت
کرتی ہے کہ بعض علماء سفر کے جواز نہین اور اس حدیث سے استدلال پکڑتے
ہین اور یہہ سفر کرنے زیارت قبور اولیاء زیارت علماء کے کہ مشاہد کے لفظ مین جو جمع
ہے مشہد کے اور قاموس مین مشہد کے معنے محضر الناس لکھا ہے اسمین
دخل ہے **ھدایہ** نے تسلیم کیا جو صاحب قاموس نے لفظ مشہد کے
معنے محضر الناس لکھے ہین اور مشہد ظرف مکان ہے یعنے ایسی جگہہ جہان لوگ جمع
ہوا کرین جس مکان کو لوگ متبرک سمجھ کر زیارت کو آوین جیسے کسی پیر کی درگاہ
یا کسی شیخ کا چلہ وغیرہ وہان سفر کرنا بیشک بعض علما منع لکھتے ہین مگر کسی عالم یا شیخ
کی ملاقات کے واسطے سفر کرنا کسی کے نزدیک ناجائز نہین شیخ اور صوفی کوئی مشہد
نہین ہے جنکی زیارت کی ممانعت لفظ مشاہد سے آپ نکالتے ہین - دیکھو شہر
طوس جسمین جناب قبر امام علی رضا کے مشہد کہلاتا ہے آجتک کسی زندہ شخص کو کسی
نے مشہد نہین کہا واللہ اعلم آپ تعصب سے ایسی باتین کرتے ہین یا مقتضائے

اجماع وہی ہے اور علاوہ یہہ بات ہے کہ جنکے قول سے آپ سند پکڑتے ہین اُنہون نے
بصراحت تمام قبور اور مواضع فاضلہ کی زیارت کو مکروہ کہا ہے چنانچہ مجمع البحار اور
فتح الباری مین ہے واختلف فی شدها الی قبور الصالحین والی المواضع الفاضلة
فمحرم ومبیح قال الشیخ ابو محمد الجوینی یحرم عملا بظاهر الحدیث واشار القاضی
حسین الی اختیاره وبه قال عیاض وطائفة قبور صالحین اور مواضع فاضلہ کی
طرف سفر کرنے مین اختلاف ہے بعض علما اسکو حرام بتلاتے ہین اور بعض مباح ابو
محمد جوینی کہتے ہین کہ نظر بظاہر حدیث کے یہہ سفر حرام معلوم ہوتا ہے اور قاضی
حسین نے اسی مذہب کے پسند ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے اور قاضی عیاض او
ایک طائفہ علما کا اسی مذہب کا قائل ہے اس عبارت سے امام غزالی رحمہ اللہ کے قول
کا مقصود صاف ظاہر ہوا کہ مراد مشاہد سے مکانات متبرکہ ہین یعنے کسی مکان کو
متبرک سمجھ کر وہان جانا منع ہے علماء اور صلحا کی زیارت کا وہان ذکر نہین ۔ مانعین سفر
کے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہین هذا الحدیث لا یتناول السفر الی
الامکنة التی فیها الوالدان والعلماء والمشائخ والاخوان او بعض المقاصد
من الامور الدنیویة المباحة ۔ اسی حدیث مین وہ سفر داخل [illegible]
والدین یا علما اور مشائخ اور اپنے بھائی ہون یا جس جگہہ اپنی [illegible]
انکا حاصل کرنا مباح ہے ۔ دیکھئے یہہ بزرگ تو زیارت علماء اور صلحا کے واسطے سفر
کے اجازت دیتے ہین اور آپ لفظ مشاہد کے غلط معنے بتلا کر لوگون کو روکتے ہین
یعنی ابن تیمیہ دین پر افترا کرتے ہین ۔ ستکتب شهادتهم ویسئلون **مغالطہ** ۱۳۷
ہے ہم ... اور وہ حدیث جو مسلم مین مروی ہے کہ ایک شخص دوسرے قریہ مین اپنے
بھائی کی ملاقات کو گیا تھا فرشتہ نے اسکو کہا کہ اللہ تجھہ کو دوست رکھتا ہے اس حدیث
سے تو اول سفر ہی نہین معلوم ہوتا جائز ہے کہ قریہ قریب تہے ہون جیسا کہ ہم

دیکھتے ہین- **ھدایہ** بالفرض بستیان قریب قریب ہون تاہم اِس آمدورفت
کو سفر کہینگے کیونکہ آپکے نزدیک تو سفر کی حد مقرر نہین قریب بعید یکسان ہے اور
امام ابن قیم کہتے ہین کہ بہت سلف کا یہی مذہب ہے اور صحیح حدیثون سے ہی کوئی
حد ثابت نہین ہوتی پس آپکا یہہ عذر بالکل فضول ہے- **مغالطہ ۱۲۸** دوم ۱۲۸
یہہ کہ بہائی اُسکا حقیقی تہا ظاہر یہی ہے ظاہر سے عدول کیون کیا جاوے اور صلہ رحم
کا واجب ہے اگرچہ شد الرحال سے ہی ہو- **ھدایہ** اگر وہ شخص حقیقی
بہائی کی مُلاقات کو جاتا تو (اصلہ) کہتا یعنے مین صلہ رحم کے لئے جاتا ہون حالانکہ
اُسنے (احبتہ فی اللہ) کہا یعنے مین اُس سے حب للہ رکہتا ہون اِس لئے زیارہ
کو جاتا ہون- اور فرشتہ اُسکو اس عمل کی خوشخبری دینے نہ آتا انسان کو اپنے
رشتہ دارون سے طبعی محبت ہوتی ہے چنانچہ اکثر فاسق وفاجر اپنے اقربا سے محبت طبعی
رکہتے ہین اِس جہت سے وہ ایسی جزا کے مستحق نہین ہوتے- بالفرض ہم نے تسلیم
کیا کہ وہ دونون حقیقی بہائی تہے مگر ملاقات کی علت تو صلہ رحم بیان نہین کی بلکہ حب للہ
سُنایا اور فرشتہ نے بہی حب خوشخبری دی تو یہہ وجہ بتلائی کہ حب اللہ کے سبب
خدا راضی ہے اسکے سوا اور کوئی وجہ بیان نہین کی اور حب للہ مین خویش اور بیگانہ
سب برابر ہین- غرض ہر طور اس حدیث سے بہائی مسلمان کی ملاقات کے واسطے
سفر کرکے جانا ثابت ہوتا ہے اپنے بیگانے کا کچہہ فرق نہین- **مغالطہ**
۱۲۹- اور بعض لوگ جو حدیث شد الرحال پر کلام کرتے ہین اور کہتے ہین کہ قاعدہ ۱۲۹
نحو کا ہے کہ مستثنیٰ منہ جنس قریب نکالنی چاہئے اور جنس قریب سیاق کلام مین مسجد
ہے یعنے حدیث کے یہہ ہوئی کہ کسی مسجد کی طرف شد رحال نہ کرو الا ان تین مسجدون
کی طرف اِسکا جواب یہہ ہے کہ قاعدہ غلط ہے **ھدایہ** قاعدہ کو غلط بتلا کر
فارغ ہو بیٹہے دیکہئے اِس حدیث کا کیا جواب دیتے ہین جس مین مستثنیٰ منہ لفظ

Marfat.com

موجود ہے۔ امام احمد بن حنبل باسناد حسن اپنی مسند مین روایت کرتے ہین لا ینبغی للمطی ان تشد رحاله الی مسجد یبتغی فیه الصلوٰة غیر المسجد الحرام والاقصی ومسجدی هذا۔ نہین لایق سواریون کے زین کسی جائین طرف کسی مسجد کے اِس غرض سے کہ اُسمین جاکر نماز پڑہین سوائے مسجد حرام اور مسجد اقصی اور اس میری مسجد کے۔ بالفرض اگر ہم ملا صاحب کا طریقہ اختیار کرین اور مستثنی منہ لفظ مکان نکالین تاہم علما اور مشائخ اُسمین داخل نہ ہونگے۔ اور بموجب قاعدہ نحویون کے جنس بعید اگر مراد لین تو بہی لفظ مکان مستثنی منہ ہوگا اور لفظ شیا ہرگز نہ ہوگا کیونکہ رعایت جانِبین کی واجب ہے۔ مطلب بر تقدیرین علما اور مشائخ داخل نہ ہونگے کیونکہ وہ غیر

۱۳۰ ہین مسجد اور مکان سے **مغالطہ** ۱۳۰ کئی مکانون مین کلام الہ مین مستثنی منہ اگر جنس قریب نکالین تو معنی صحیح نہین ہوتے جیساکہ لا یعلم الغیب الا الله **ہدایہ** ملا صاحب آئت قرآنی تو اس طرح پڑہین کچہہ تو الہ سے خوف کرو دو بیعت کے واسطے کسقدر بڑے بڑے گناہون کے مرتکب ہوگئے کبہی غلط حوالہ علما پر دیتے ہوا اُسپر بہی قناعت نہین کی از خود حدیث بناکر رسول الہ کی طرف منسوب کرلیا اُسپر بہی آپسے صبر نہ ہوا قرآن مجید مین کمی و بیشی کرنے لگے اعوذ بک من علم لا ینفع وقلب لا یخشع ودعاء لا یسمع آئت قرآنی یہہ ہے قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله اور یہہ آئت اس بحث سے تعلق نہین رکہتے کیونکہ اسمین مستثنی منہ مذکور ہے اور ہمارا گفتگو مستثنی مفرغ

۱۳۱ مین ہے۔ **مغالطہ** ۱۳۱ دوسری آئت دما ینظر ہولا الا صیحة واحدة یہان نہین قریب صیحہ ہے مگر اُسکے معنے کچہہ نہین بنتے ضرور شیا ہے مقدر کرنا پڑیگا **ہدایہ** الہ جل شانہ نے بہت سے معجزے اور نشانیان دکہلائین اور کفار پہر بہی ایمان نہ لائے تب پروردگار نے یہہ آئت نازل فرمائی ما ینظر هولاء

Marfat.com

الا صیحۃ واحدۃ یعنے یہہ لوگ معجزات اور آیات دیکہہ چکے اب اور کچہہ باقی نہین سوائے ایک سخت آواز کے جو بیچ مین دم نہ لیگی اور اس سے مراد ہے نفخہ صور یس جیسا کہ سنتی سنہ آیا تہا ہین جو جنس قریب ہے اگر آپ بہی نظر انصاف سے دیکہین تو ایسا سہل مسئلہ سمجہہ سکتے ہین مگر تعصب نے آپکو بالکل کور دن بنا دیا **مغالطہ**

۱۳۴ جو شخص یہہ کہے کہ مین اس شخص کے پاس آیا ہون تا کہ اُسکی عادات و اخلاق دیکہون اور اسپر عمل کرون وہ مشرک فی الرسالت ہے **ہدایہ** ستعلم بلی ای دین تد انیت، وای منہم فی التقاضی غم بہا اے اہل اسلام اللہ اور رسول کے حکمون کو دیکہو اور اس مغالطہ کو پڑہ کر قصوری صاحب کی دیانت اور علم کا اندازہ کرو اللہ جل شانہ فرماتا ہے واتبع سبیل من اناب الی تو پیروی کر اُس شخص کی جو رجوع ہوا ہے طرف میری اور جامع ترمذی مین ہے کہ آنحضرت نے فرمایا واھتدوا بھدی عمار روش اختیار کرو تم روش عمار کی اور فرمایا اقتدو بالذین من بعدی ابی بکر و عمر اقتدا کرو تم اُن دو شخصون کی جو میرے بعد (خلیفہ) ہونگے ابوبکر اور عمر اگر کسی شخص کو صالح اور دیندار جانکر اُسکی اقتدا اور پیروی کرنا شرک ہے تو کیا معاذ اللہ اللہ اور اُسکے رسول نے ہمکو شرک سکہلایا ہے۔ تمہارا بڑا اعتراض یہہ ہے کہ جسکو ہم پیغمبر خدا کے سوا پیشوا پکڑینگے وہ شخص خود معصوم نہین اور جب اُسکی عصمت کا یقین نہین تو یہہ غالب احتمال ہے کہ وہ کسی کام مین خطا کرے اور ہم اُسکی پیروی کے باعث ناحق خطاوار اور گنہگار ٹہرین اسکا جواب یہہ ہے کہ پروردگار بندون کا حال خوب جانتا ہے اور نبی اللہ یا وہ شریعت کو سمجہتے ہین جب اللہ اور رسول نے سوائے انبیا کے اور نیک بندون کی اقتدا کا حکم فرما دیا تو اب عذر کرنا اور شبہہ ڈالنا شان اسلام سے بعید ہے۔ بیشک شرک ہے جو خدا کے مقرب بندے ہین انکو اس درجہ تک ترقی نصیب ہوتی ہے کہ پروردگار اُنکے کان اور آنکہین ہوتا ہے اور پاؤن بنجاتا ہے وہ اُسی سے

سنتے ہین اور اسی سے دیکھتے ہین اسی سے پکڑتے ہین اور اسی سے چلتے ہین؛
پہلا جنکو یہہ رتبہ نصیب ہو تمہین انکے اقتدا سے کیون انکار ہے اللہ جل شانہ فرماتا
ہے وحسن اولئک رفیقا اچھے ہین یہہ لوگ رفاقت کے لئیے - ایک وہ لوگ
ہین کہ سو کام ہین سے انکا ایکہ کام غلط اور خطا ہوتا ہے اور ایک وہ ہین کہ
سو مین سے ایک بات انکی ٹہیک ہوتی ہے پس کچہہ شک نہین کہ زیادہ پہسلنے
والے ثابت قدمون کی پیروی کرکے اپنا آپ بچاوین اور (اعتصام عروۃ
وثقی) قرآن وحدیث کو نجات کا اصلی ذریعہ سمجھین اور اگر کوئی کام خلاف شرع
بنا بر طبیعت بشری اہل اللہ سے پاوین تو اس سے اعراض کرین اور اس کام
مین انکی تابعداری نہ کی جاوے لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق ان کے
باقی سب اخلاق و افعال مین تابعداری کرنی بحکم الہی ضروری ہے نہ یہہ عام قاعدہ
ہے کہ اکثر کے واسطے حکم کل کا ہوتا ہے اور نادر کے واسطے حکم معدوم کا اسلئے
اللہ اور رسول نے کثیر الخطا گنہگارون کو صالحین کے اقتدا کا ارشاد فرمایا اور
انکی خطا کو جو برسبیل ندرت ہے کالعدم سمجہا مطلق حکم اتباع فرمایا مگر افسوس کہ نظر
حاسد کو سوائے عیب کے کچہہ نظر نہ آیا **مغالطہ** ۳۲ یہہ درجہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے نہ مطلق کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کئی جگہ پر اعتراض
کیا **ہدایہ** ملا قصوری حضرت رسالت مآب کو ہر بات مین پیشوا نہین سمجہتا
کچہہ اپنا بہی اختیار رکہتا ہے اور ہم بموجب اس آیت کے ما کان لمؤمن ولا
مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم آنحضرت
کو امام مطلق اور پیشوا سے برحق جانتے ہین - اور آنحضرت کے حکم کی مخالفت
اور آپ پر اعتراض کرنا جو یہہ کہتے ہین اور معاذ اللہ اس بات کو صحابہ کبار کی
طرف منسوب کرتا ہے کہ وہ حضرت رسالت پر کہین کہین اعتراض کیا کرتے تھے

پہر جو مثالین لکہی ہین سوائے ایک مثال کے جسمین کچہہ نمونہ اعتراض کا ہے
اور کوئی مطابق نہین اُن مثالون مین یہہ ذکر ہے کہ بعض صحابہ نے بجا آوری
حکم مین دیر اور غفلت کی ملا صاحب کہتے ہین کہ اعتراض کیا معلوم ہوا کہ خود بدولت
تخلف اور اعتراض کو ایک جانتے ہین بالفرض جس نے اعتراض کیا اُس نے
بڑی بہاری خطا کی کسی کا منصب نہین کہ امتی ہوکر اپنے نبی پر اعتراض کرے
مغالطہ ۱۳۴ جیسا کہ رونے مین بیٹے کے مرنے پر یعنے ابراہیم ۱۳۴
ہدایہ کل کرامات اعتراض کی یہہ ایک مثال لائے آپ ایمان سے
کہو کہ اس اعتراض مین کس کی خطا تہی معترض کی یا آنحضرت کے صحابی نے
غلطی کہائی حضرت کو روتے دیکہہ کر آپکی نسبت بے صبری کا گمان کیا اور جو
شبہہ دل مین آیا بے تکلف عرض کر دیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہہ بے صبری
نہین بلکہ (مصیبت زدہ کی مصیبت کو دیکہہ کر رونا) رحمت ہے جسکو پیدا کرتا ہے
اللہ اپنے بندون کے دلون مین اور بے شک پروردگار اپنے بندون مین
سے رحم دل بندون پر رحمت کرتا ہے ۔ صحابی کی غلطی سے دلیل پکڑنی
اور رسول اللہ پر جواز اعتراض کا فتوی دینا کتنی بہاری غلطی ہے **مغالطہ**
۱۳۵ - اور بیقراری کرنے پر مرض موت مین **ہدایہ** یہہ آپکا قول ۱۳۵
شماتت واقع ہے آن حضرت کو بیقرار دیکہہ کر کسی نے اعتراض نہین کیا اگر سچے
ہو تو کسی کتاب کا حوالہ دو **مغالطہ ۱۳۶** - اور زینب نے امر نکاح پر **ہدایہ** ۱۳۶
یہہ قصہ مفسرین نے تفاسیر مین نقل کیا ہے ہم نہین کہہ سکتے کہ صحیح ہے یا
کیسا اگر صحیح ہی سمجہین تو یہہ پایا جاتا ہے کہ بی بی زینب نے حکم بجا لانے مین
سستی کی اور یہہ نہین کہ آنحضرت پر اعتراض کیا اور اس سستی پر پروردگار نے
بحث وغیرہ فرمایا اور یہہ آیت نازل کی وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا

Marfat.com

قضی اللہ و رسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ
ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا نہین لائق کسی ایماندار مرد یا عورت کو جبوقت
حکم لگا چکین اللہ اور رسول یہہ کہ سمجھین اپنے کامون مین اپنا اختیار اور جو شخص
نافرمان ہوا اللہ اور اُسکے رسول کا پس تحقیق گمراہ ہوا ظاہر گمراہی۔ پہر مفسرین
لکھتے ہین کہ بی بی زینب نے بعد نزول اس آیت کے عرض کیا قد اطعتک
فاصنع فی ما شئت فزوجھا زیدا مین آپکی اطاعت کرتی ہون پس آپ جو
چاہین سو کرین۔ پس آپ نے زینب کا نکاح زید سے کر دیا ایک تو وہ اہل
ایمان تہے جنہون نے اپنا جان و مال سب اللہ اور رسول کے سپرد کر دیا تہا اور
ہر وقت ہر معاملہ مین منتظر حکم رہتے تہے ایک آپ ہی ہین جو لوگون کو غلط حوالہ
دیکر مخالفت رسول کی رغبت دلاتے ہین **مغالطہ** ۱۴۷ اور بریرہ نے ۱۴۷
ہی **ھدایہ** بریرہ کے معاملہ مین نہ آنحضرت نے حکم فرمایا اور نہ بریرہ
نے انکار کیا صحیح بخاری کی روایت مین اسکا صریح ذکر ہے آنحضرت نے بریرہ
کو فرمایا لو راجعتیہ اگر تو اپنے شوہر کی طرف رجوع کرے (تو مناسب ہے)
قالت یا رسول اللہ تامرنی بہ اس نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ مجھہ کو (اس
بات پر) حکم کرتے ہین (اگر حکم ہو تو سر آنکھون پر مجھے منظور ہے) قال انما
اشفع فرمایا نہین ہم صرف سفارش کرتے ہین قالت فلا حاجۃ لی فیہ بریرہ نے
عرض کیا تو مجھے اس شوہر کی ضرورت نہین **مغالطہ** اور حدیبیہ مین قربانی
کرنے اور صلح کرنے پر **ھدا** اس معاملہ مین کسی نے اعتراض اور مخالفت نہین
کی بلکہ معاملہ شوری طلب تہا جو کسی کی رائے مین آیا وہ بیان عرض کیا اور شوری
مین اہل مجلس پر لازم ہے کہ جیسا خیال دل مین آوے ویسا ظاہر کرین ورنہ
مشورت سے کیا فایدہ ہوگا۔ جنگ بدر مین قیدیون کی بابت آنحضرت نے مشورت

Marfat.com

کی سب نے یہہ رائے دی کہ فدیہ لیکر اُنکو چھوڑ دیا جاوے عمر فاروق نے سب کے برخلاف عرض کیا کہ تمام قیدیون کو تہ تیغ کیا جاوے ایسا ہی مقام حدیبیہ مین آنحضرت صلعم چاہتے تھے مگر عمر فاروق نے ناپسند کہا اور اس مخالفت پر بڑا زور دیا اس امید سے کہ شائد میری رائے کے موافق وحی آوے جیسا کہ بدر کے قیدیون مین یہانتک کہ آنحضرت نے دشمنون سے عہد و پیمان کر لی اور ہدی کو (قربانی کے جانورون کو جو بیت اللہ پہنچکر ذبح کئے جاتے ہین) وہین ذبح کر دیا تب اصحابؓ نے جانا کہ اب حکم نافذ ہو چکا مخالفت اور انکار کی گنجایش نہین فی الفور اُٹھہ کھڑے ہوئے اور قربانیان کرنے لگے پہر کسی طرح کی مخالفت نہ کی۔ حضرت عمرؓ جب اپنی مخالفت اور اصرار کا خیال آتا تو بہت ڈرتے چنانچہ فرماتے ما زلت اتصدق واصوم واصلی واعتق مخافۃ کلامی الذی تکلمت بہ مین ہمیشہ صدقہ دیتا رہا ہون اور روزہ رکہتا ہون اور نفل پڑہتا ہون اور بردہ آزاد کرتا ہون اُسی بات سے ڈرکر جو مین نے مونہہ سے نکالی تہی تعجب ہے خود عمر رضی اللہ عنہ اپنی بات کو گناہ سمجہہ کر کفارات دیتے رہین اور ملا صاحب اُسی بات سے استدلال کرکر آنحضرت پر اعتراض اور اُنکی نافرمانی کو جائز بتلاتے ہین۔ ناظرین اس بحث کی تقریر کو غور سے سمجہہ لین ایسے مغالطات سے بچنے کے لئے انشا اللہ بہت مفید ہے

مغالطہ ١٣٩۔ اور بخاری مین ہے اسلم کی قوم ایک روز آپس مین تیر اندازی کر رہے تہے رسول اللہ نے فرمایا کہ اے بنی اسمعیل تیر اندازی کرو اور مین فلانی طرف ہون فریقین نے تیر اندازی چھوڑ دی آپ نے پوچھا کہ تم نے تیر اندازی کیون چھوڑ دی کہا یا رسول اللہ کیونکر تیر اندازی کرین حالانکہ آپ اُن کے ساتہہ ہو آپ نے فرمایا تیر اندازی کرو مین دونون کے ساتہہ ہون امر مطلق وجوب کا فائدہ دیتا ہے اُن صحابون نے باوجود امر کے تیر اندازی ترک کر دی اور عذر پیش ١٣٩

Marfat.com

کیا اور آنحضرت صلعم نے اُنکے ترک کی تقریر کی تو معلوم ہوا کہ کل فعل رسول اللہ کا تشریعی نہین ہوتا **هذا یله** تم جو کہتے ہو (فریقین نے تیراندازی چھوڑ دی) یہہ قول تمہارا سراسر غلط ہے صحیح بخاری مین یہہ عبارت موجود ہے **فامسک احد الفریقین** یس تیراندازی سے رُک گیا وہ گروہون مین سے ایک گروہ یعنی جب آنحضرت ایک طرف شامل ہو گئے تو دوسری طرف والون نے دیکھا کہ اب بظاہر صورت آنحضرت سے مقابلہ لازم آئیگا اور یہہ شان ادب سے بعید ہے کمال ادب کے سبب رُک گئے آپ نے سبب دریافت فرمایا اُنہون نے عرض کیا کہ آپ گروہ مقابل کے ساتھہ ہین ہم کس طرح تیر چلاوین آپ نے اُنکا عذر سُنکر (جنکے حرف حرف سے اخلاص ٹپکتا ہے) فرمایا تم تیراندازی کرو مین دونو کے ساتھہ ہون۔ اصل قصہ اس طرح ہے جیسا ہم نے نقل کیا سوامی صاحب نے اول تو دانستہ یہہ جھوٹ بولا (فریقین نے تیراندازی چھوڑ دی) جنکے ساتھہ آنحضرت شامل ہوئے تھے اُنکو تو کوئی عذر نہ تھا ناحق اُن کا نام بھی لے دیا تاکہ صحابہ کا بلا عذر حکم نبی کو رد کرنا ثابت ہو جائے اور یہی آپکا مقصود ہے جیسا خود آپنے لکھا ہے (تو معلوم ہوا کہ کل فعل رسول اللہ صلعم کا تشریعی نہین ہوتا) دیکھو تعصب اپنی جان کا دشمن کیسا دلیر ہے۔ افترا ہو یا الزام رسول کی بے ادبی کرنے سے نہین چوکتا۔ اور اس مقام مین جو آپ نے تیراندازی کا ارشاد کیا اگرچہ یہہ امر وجوبی نہ تھا ایک سرسری بات تھی تاہم صحابہ کبار کبھی بجاآوری مین دیر نہ کرتے مگر چونکہ آنحضرت خود ایک فریق مین شامل ہو گئے تھے تو فریق مقابل بعذر شرعی کے سبب مجبور ہو گئے یہہ ایسا عذر ہے کہ اگر امر واجب کو ایسے عذر کے سبب چھوڑ دیا جائے تو عین ایمان ہے صدہا احکام عذر کے باعث ترک کئے جاتے ہین اور شارع کی طرف سے اجازت ہے مثلاً قیام مریض فی الصلوۃ [illegible]

Marfat.com

مین اور روزہ حالت سفر مین کہا اس سے یہہ لازم آئیگا کہ پیغمبر خدا صلعم کے
(یہہ احکام) یا تمام احکام مشروع نہین ہین معاذ اللہ من ذلک - بات
اتنی تہی کہ اس قصہ سے معلوم ہوتا ہے شارع علیہ السلام کے تمام احکام واسطے
وجوب کے نہین ہوتے بعض حکم استحباباً اور استحباناً ہوتے ہین - یا یون کہتا
کہ عذر شرعی سے ترک کرنا حکم کا جایز معلوم ہوتا ہے مگر سچی بات سے اُسکا
باطل مدعا حاصل نہ ہوتا تہا اِس لئے ناحق کلام کو طول دیتا چلا گیا اور خبط او
تناقض کلام مین پڑا ملا صاحب فرماتے ہین کہ چہوڑ دینا صحابہ کا تیر اندازی
بہ سبب عذر کے دلیل ہے اِس بات کی کہ کُل فعل رسول اللہ کا تشریعی نہین
ہوتا - مین کہتا ہون کہ اگر آپکے نزدیک چہوڑ دینا امر شرعی کا بہ سبب عذر جایز
نہین تو آپکا یہہ کہنا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ وکل اہل اسلام سے برخلاف
ہے اور اگر جایز ہے تو آپکا استدلال غلط اور لغو ہوا کیونکہ اُنہون نے تو عذر سے
چہوڑ دیا تہا - طرفہ یہہ ہے کہ آپ نے لکہا ہے - اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ
کل فعل رسول اللہ کا تشریعی نہین - ملا صاحب یہان تو فعل کا ذکر نہین اگر یون
کہتے کہ کُل امر رسول اللہ کا تشریعی نہین تو ایک بات تہی شاید مصنف امر اور فعل
کے درمیان فرق نہین کر سکتے منصف حق پسند اِس مثال مین غور سے تأمل
کرے کہ یہان اعتراض صحابہ کونسا ہے اور رسول اللہ کا نامحمود فعل کونسا -
فہم نصیب نہین ناحق پیغمبر پر اعتراض کرنیکا فتوی دے بیٹہا **مغالطہ ۱۴۰** ع۱۴۰
اور مرض موت مین رسول اللہ صلعم نے کاغذ مانگا کسی نے نہ دیا اور کہنے لگے
حسبنا کتاب اللہ **ہدایہ** یہان کسی نے عدول حکمی اور اعتراض نہین
کیا بلکہ خطا اجتہادی (سمجہہ کی غلطی) ہے حضور کا بابت بیمار تہے اور مرض کا غلبہ
تہا اُس حالت مین آپ نے ارشاد فرمایا ائتونی اکتب لکم کتابا لن تضلوا

Marfat.com

بعدہ ابدا تم میرے پاس لاؤ ورکا غذ و قلم) تا کہ مین لکھہ دون تمہین ایسی نوشت جسکے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوگے بعض صحابہ کو خیال آیا کہ دین پورا ہو چکا ہے اور اللہ کریم نے اتمام نعمت کر دیا فقالوا ما شانہ اھجر استفهموہ فذھبوا یردون علیہ فقال دعونی و فی روایۃ قوموا عنی پس لوگ آپسمین کہنے لگے اسوقت جناب کی کیا حالت ہے کہین عالم بیہوشی مین بھکتے تو نہین اچھی طرح آپ سے پوچھو اور سمجھو پس لوگ بات کو الٹا الٹا کرنے لگے دریافت کرنے پس آپ نے فرمایا چھوڑ و مجھے اور ایک روائیت مین ہے میرے پاس سے اٹھہ جاؤ۔ اور انکے اس خیال کا منشا یہہ آئت تھی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا پروردگار فرماتا ہے آجکے دن مین پورا کر چکا واسطے تمہارے تمہارا دین اور کامل کر چکا میں اپنی نعمت اور مذہب اسلام کو تمہارے واسطے مین پسند کر چکا۔ یہہ آئیت پہلے اتر چکی تھی اگر نظر انصاف سے دیکھین تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ حکم خدا و رسول پر ایسے ثابت قدم تھے کہ ایک نیا حکم سنکر (جو بادی النظر مین انکو حکم سابق کے خلاف معلوم ہوا) اپنے دل کی تسلی کے سوا ایک قدم آگے نہ بڑھے اور شبہ مٹانے کی خاطر دوبارہ پوچھنا چاہتے تھے کہ آن حضرت نے اس حکم کو ملتوی رکھا اور حاضرین کو اٹھہ جانے کا ارشاد کیا چنانچہ عمر فاروق کے دل مین بھی خدشہ پیدا ہوا اور بولے حسبنا کتاب اللہ قرآن مجید ہماری ہدایت کے واسطے کافی ہے اور حاضرین مجلس مین سے بعض اصحاب اس خیال سے محفوظ رہے اور اس موقع کو یاد کرکے (جو دوسرون کے تکرار کے سبب انکے ہاتھہ سے نکلگیا) بہت افسوس کرتے تہے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہا کرتے ان الرزیۃ کل الرزیۃ ما حال بین رسول اللہ صلعم و بین ان یکتب لھم ذلک الکتاب

بیشک رنج نہائیت درجہ کا رنج اُس ہیز کا ہے جس نے آنحضرت کو تحریر سے روکا
صحابہ کبار سے جب اس قسم کی خطا سرزد ہوتی توکبھی رب العالمین کی طرف سے
انکو سخت عتاب ہوتا اور کبھی خود ہی اپنے قصور کو یاد کرکے نادم ہوتے اور
مدت العمر نماز وروزہ صدقہ وخیرات سے اپنے گناہ کا کفارہ ادا کرتے۔ تم عجب
مسلمان ہو جنکا یہہ اعتقاد ہے کہ پیغمبر خدا صلعم کے کل اخلاق اور افعال پسندیدہ
نہین اور رسول اللہ پر کوئی اعتراض کرے تو جائز ہے بعیت کے بحث مین سنت
کے معنے تم نے ایسے بیان کئے تھے جس سے سنت فعلی (جو کام آپ نے
کیا ہو) اور سنت تقریری (جو کام کسی نے آپکے روبرو کیا اور آپ نے دیکھ
کر سکوت فرمایا) کا انکار پایا جاتا تھا یہان آکر مطلق سنت سے انکار کردیا
جب آپکے تمام اخلاق اور افعال پر دل کا اطمینان نہین تو اتباع کیسا۔ اصل مین
یہہ سب خرافات نیچریون نے گھڑے ہین مگر اس تحریر سے یہہ معلوم ہوا کہ مصنف
نے بھی اُنکی شاگردی کی اسلئے خولہ بدنذن **مغالطہ ۱۴۱** رسول اللہ نے ۱۴۱
خود فرمایا انتم اعلم بامور دنیاکم اور حدیث تابیر مین ہے انما انا بشر اذا
امرتکم بشیئ من امر دینکم فخذوہ واذا امرتکم بشیئ من رائی فانما انا بشر
ھدایہ ان روائیتون کو تمہارے مدعا سے کچھہ تعلق نہین تمہارا مطلب
یہہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات کسی امر دینی کا حکم کرتے اور
اصحاب رضی اللہ عنہم اُسپر معترض ہوتے دیکھو مقام حدیبیہ مین قربانی پر انکار
کرنا اور کاغذ قلم لانے کا حکم نہ ماننا (جسکو تم بطریق مثال لائے ہو) دینی امر کا
انکار ہے قربانی۔ اور نصیحت لکھنی کوئی دنیاوی یا طبی کام نہین پس ثابت ہوا
معاذ اللہ اصحاب نبی ہر ایک حکم شرعی مین آپکے تابعدار نہ تھے اور یہی بات تم
سکھلانی چاہتے ہو حدیث انتم اعلم بامور دنیاکم اور روائیت واذا امرتکم

Marfat.com

لنبئی من رائی مین صاف ذکر دُنیاوی کامون کا ہے ان روایتون سے یہہ نہین
ثابت ہوتا کہ آپکے جملہ عادات و اخلاق پسندیدہ نہین ہین البتہ یہہ پایا جاتا ہے
کہ تجارت زراعت زرگری اور آہن گری اور اسکے سوا جتنے دنیاوی کام ہین
اُنکو اہل حرفہ انبیا علیہم السلام سے زیادہ اپنے کامون سے واقف ہین انبیا ایسے
کامون مین دخل نہین دیتے اور کبہی دنیا کی طرف توجہ نہین فرماتے - وہ جس
کام کے واسطے مبعوث ہوئے ہین رات دن اُسی مین مشغول رہتے ہین - وہ
انجنیر نہ تہے جو ہمین عمارت کا ڈہنگ بتلاتے - ڈاکٹر نہ تہے جو ہمین جراحی سکہاتے
ہر فن مین جو زیادہ مشاق ہے وہی اُستاد ہے اگر کوئی اس سے یہہ نتیجہ نکالے
جو بس دینی معاملات مین بہی لوگ اور انبیا برابر ہین تو کفر اور اسلام مین کیا فرق
رہا **مغالطہ ۴۲** اجب رسول اللہ کا یہہ حال ہے تو اور کون شخص ہے جسکا
اقوال و افعال و اطوار سب محمود ہون **ہدایۃ** جب تمہارا یہہ اعتقاد ہے کہ
پیغمبر خدا صلعم کے بعض اقوال و افعال کو اچہا جانتے ہو اور بعض کو ناپسند رکہتے
ہو تو پہر رسول کو رسول کہنے کی کیا حاجت ہے - جسکا تمام عمر مین چال چلن نیک
نہ ہوا اُسکی نبوت کیا ہے - مصنف صاحب آپ ایمان سے کہو یہہ بحث آپکا ذہن کے
..سے ہے یا سمجہہ ہی اتنی ہے ○ فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ و ان
کنت تدری فالمصیبۃ اعظم، **مغالطہ ۴۳** اور کئی برس اور کئی مہینے
گہر بار چہوڑ کر اُسکے جوار مین رہین **ہدایۃ** صحابہ کبار مین سے ایسے لوگ
بہی تہے جنہون نے تمام عمر گہر بار نہین بنایا - رسول رب العالمین کی مسجد مین
اوقات زندگی بسر کی لوگ اچہا کہاتے اچہا پہنتے اور یہہ معتکفان بارگاہ عالی تجات
فاقہ مستی دُنیا و مافیہا کو چہوڑ کر وہین پڑے رہتے تاکہ پیٹ بہر کر آپکی صحبت کا فیض
حاصل کرین اور معرفت الٰہی سے مستفیض ہون - ایسا ہی ابن آخر زمانہ مین اگر

کوئی اس سنت پر عمل کرے اور واسطے تحصیل علم باللہ کے کسی عالم حقانی کی
خدمت مین جاوے تو بیشک عند اللہ مستحق اجر کا ہوگا البتہ جسکے ایمان مین ضعف ہے
وہ مہاجرت فی سبیل اللہ نہین کرسکتے چنانچہ رب العالمین نے منافقین کے
حالات نقل کئے ہین کبھی کہتے شغلتنا اموالنا واھلونا کبھی عذر کرتے ان بیوتنا
عورۃ وما ھی بعورۃ ہمین مال اور اہل وعیال کا فکر رہتا ہے ہمارے گھر کھلے
پڑے ہین کوئی خبرگیران اور محافظ نہین افسوس ملا قصوری پیروان سنت کو منع
کرتا ہے اور روش منافقین کی طرف رغبت دلاتا ہے **مغالطہ** ہم ۱۴۴
اور یہہ عذر انکا کہ ہم مسائل پوچھنے جاتے ہین حالانکہ وہ آپ بھی علم والے ہین
اور قرب وجوار مین بھی عالم ہین پھر انکا کہنا بہانہ ہے **ھدایہ** یہہ عذر انکا
اہل بصیرت کے نزدیک درست ہے جس علم کے وہ طالب مین اس علم سے تم
اور ہم جیسے عالم بالکل بیخبر ہین وہ علم ہماری تمہاری صحبت سے ہاتھہ نہین آتا وہ اولیاء اللہ
کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے اس آخر زمانہ مین علم باللہ یعنے احسان اور سلوک
خلق اللہ مین سے ایسا اٹھا یا گیا ہے کہ اگر شاذ ونادر کوئی اس عالی رتبہ کو پہنچتا ہے لوگ
اسکو دیوانہ اور مجنون سمجھتے ہین خاصکر جنکو نیچر سے لگاوٹ ہے وہ تو مونہہ پھاڑ پھاڑ
کر اہل اللہ پر اعتراض کرتے ہین اب ہم ناظرین کو اس بات کی طرف توجہ دلاتے
ہین کہ ملا قصوری نے دیباچہ مین وعدہ کیا تھا کہ مین ہر بات مین قرآن اور حدیث
صحیح یا حسن سے تمسک کرونگا جوابات عشرہ اسکے ختم ہوچکے اور بجائے قرآن وحدیث
کے جو کچھہ اسنے لکھا ہے وہ ظاہر ہے۔ پروردگار اسکو ہدایت کرے اور سیدھی سڑک
مستقیم پہ ثابت قدم رکھے۔

بحث الہام کی

مغالطہ ۱۴۵- الہام کے معنے لغت میں یہ ہیں الہام چیزے در دل انداختن ص ۱۴۵
وآنچہ خدا در دل اندازد - صراح - ویقال الہمہ اللہ خیرا لقنہ ایاہ - قاموس - لغات میں بعد
تفحص کے معلوم ہوا کہ الہام دل کے خیال کو کہتے ہیں **ہدایہ** آپ نے
صراح اور قاموس کی عبارتیں تو نقل کر دیں مگر افسوس کہ مطلب نہ سمجھے - صراح میں لفظ
(چیزے) اور (آنچہ) موجود ہے - پس عبارت کے کیا معنے ہوئے الہام کیا ہے
کوئی چیز دل میں ڈالنی اور جو کچھ خداوند کریم کسی کے دل میں ڈالے خواہ وہ خیال
ہو یا کلام یا حدیث واللہ اعلم آپ نے خیال کی خصوصیت کہاں سے نکالی قاموس
کی عبارت کو دیکھو (یقال الہمہ اللہ خیرا) کہا جاتا ہے الہام کیا اس کو اللہ نے اس شخص کو
بہتری کا (لقنہ ایاہ) سمجھا دیا یا سکھلا دیا یا رٹا دیا اس شخص کو وہ کام - صاحب
قاموس نے الہام کے معنے کئے ہیں تلقین کے اور غیاث اللغات میں ہے (تلقین
فہمانیدن و تعلیم کردن) سمجھانا اور سکھلانا و ماخوذ از تلقن بمعنے فہمیدن و گرفتن سخن
از کسی) اور لفظ تلقین لیا گیا ہے تلقن سے جس کے معنے ہیں سمجھ لینا اور حاصل کرنا
بات کا کسی سے - اور قاموس میں ہے التلقین التفہیم تلقین کے معنے
سمجھانا اور مجمع البحار میں ہے لقن ای فہم حسن التلقن لما یسمعہ مرد لقن
یعنے سمجھدار اچھی طرح یاد جاننے والا جس بات کو سنے - حدیث شریف میں ہے
لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ کہلواؤ تم یا سکھلاؤ تم اپنے قریب الموت لوگوں
کو لا الہ الا اللہ اور ایک روایت میں ہے لقنوا موتاکم یسین سکھلاؤ تم اپنے مردوں
کو سورہ یسین اور ابو کبشہ کی حدیث میں ہے فذہب یسن الحفظ عنی حتی
کنت لقنت فاتحۃ الکتاب پڑھاتا رہا میرا حافظ یہاں تک کہ مجھے سورہ فاتحہ

کہلاتے اور کتب لغت مین لفظ القان کے معنے لکھے ہین سمجہانا۔ تعلیم کرنا۔ تلفظ کرنا
اور ان روایات مین جہان لفظ لقنوا یا القن کا آیا ہے پڑہانے یا سکہلانے کے
معنے بن سکتے ہین اگر یہان آپ کی طرح دل کے خیال معنے کرین تو کیا ترجمہ ہوگا مُردہ
کو کلمہ لا الہ الا اللہ اور سورہ یٰسین کا خیال کراؤ۔ اور سورہ فاتحہ کا مجہے خیال کرایا جاتا تھا
ملا صاحب آپ نے کونسی کتابون کا تفحص کیا تہا۔ صراح اور قاموس کی عبارت تو ہمارے
مفید مطلب ہے کوئی اور کتاب بتلائیے جس مین الہام کے معنے دل کا خیال لکہے
ہون **مغالطہ ۱۴۶** الہام کے معنے مین دعا اور ندا ماخوذ نہین **ہدایہ** ۱۴۶
آپ نے قاموس کی عبارت کا حوالہ دیا ہے اور صاحب قاموس نے الہام کے معنے
کئے ہین تلقین اور تلقین مین تکلم اور کلام ہی ہوتی ہے اور تکلم اور کلام کو آواز وندا لازم
ہے پس آپ کہان سے کہتے ہین کہ (الہام کے معنے مین دعا اور ندا ماخوذ نہین) الفاظ
کا ترجمہ اجتہادی بات نہین کہ آپ اپنے اجتہاد سے جو چاہین لکہہ دین یہان کتب
لغت اور محاورہ عرب کی سند درکار ہے۔ **مغالطہ ۱۴۷** اور کسی لغت مین ۱۴۷
نظر نہین آیا جو شخص یہہ کہے کہ مجہہ کو الہام ہوا کہ یہہ بات کہہ اور مین نے جواب دیا کہ
کس طرح کرون **ہدایہ** چشم بد دور کیا عجب عبارت ہے ہر چند فکر کیا کچہہ
سمجہہ مین نہین آتا جملہ اول (اور کسی لغت مین نظر نہین آیا) اگر اسکو پہلی عبارت سے
ربط دیتے ہین تو اگلی عبارت (جو شخص یہہ کہے کہ مجہہ کو الہام ہوا) ناتمام رہی جاتی
ہے لفظ (جو) موصول متضمن معنی شرط چاہتا ہے جزا کو اور یہان جزا کا پتہ نہین
اور اگر جملہ اول کو عبارت مابعد سے ملا کر کل مغالطہ کی عبارت کو ایک بنا دین تو یہہ معنے
ہوتے ہین (کسی لغت والے نے کسی صاحب الہام کا یہہ قصہ نہین لکہا کہ تو یہہ بات
کر اس نے کہا مین کس طرح کرون) اور تمام عبارت بالکل لغو اور پوچ ہوجاتی ہے
اہل لغت معانی الفاظ بیان کیا کرتے ہین قصہ خوانی انکا کام نہین۔ الہام

حکائیتین اور اسکے اقسام اور کیفیتین وہی لوگ تبلا سکتے ہین جو صاحب حال ہین ؎
واضح ہو الہام کے چند اقسام ہین ایک تحدیث یعنے وہ کلام جو پردۂ غیب سے نازل ہوتی ہے پس اگر انبیا علیہم السلام پر نازل ہو تو اُسکو اصطلاح شرعی مین وحی کہتے ہین اور اگر اولیاءاللہ پر نازل ہو اُسکو تحدیث کہتے ہین اور ایسے ہی لفظ وحی مورد کے اعتبار سے جداگانہ معنے رکہتا ہے اگر سوائے نبی کے اور کسی کی طرف وحی کی نسبت کیجائے تو اُس جگہ الہام مراد ہوگا چنانچہ اس آئیت مین واذا وحیت الی الحواریین ان امنوابی وبرسولی جبوقت الہام کیا ہمنے حواریون کی طرف کہ یقین لاؤ مجہہ پر اور میرے رسول پر اور اس آیت مین واوحینا الی ام موسی ہم نے الہام کیا موسیٰ کی والدہ کو۔ چونکہ یہہ لوگ نبی نہ تہے اس واسطے ان آئیتون مین وحی کا ترجمہ الہام کیا جاتا ہے۔ اور ابن عباسؓ کی قرارت مین ہے وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث الایۃ اور نہین بہیجا ہمنے تجہہ سے پہلے کوئی رسول اور نہ کوئی نبی اور نہ صاحب الہام آخر آیت تک اگرچہ لفظ محدث ہماری قرارت متواتر مین نہین مگر علماء کے نزدیک قرارت غیر متواتر خبر مشہور کا حکم رکہتی ہے اور حدیث صحیح مین ہے قد کان فیمن قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی احد فعمر بیشک پہلی امتون مین صاحب الہام تہے پس اگر میری اُمت مین کوئی ہوگا تو عمر ہوگا۔ اس آئت اور حدیث مین تحدیث کی قسم کا بیان ہے۔ تحدیث کے معنی ہین بات کرنی پر ثابت ہوا کہ صاحب الہام کو غیب سے کلام سُنائی دیتی ہے ملا صاحب جو الہام کو محض خیال تبلاتے ہین بالکل غلط ہے۔
قسم دویم۔ زبانی فرشتہ بشکل بشر کے کلام سُننا جیسا کہ مریم علیہا السلام کے حق مین فرمایا فارسلنا الیہا روحنا الآیات پس ہم نے بہیجا مریم کی طرف اپنی روح (جبرئیل) کو آئیتون کے اخیر تک واذ قالت الملائکۃ یمریم ان اللہ یبشرک

Marfat.com

جسوقت کہا فرشتون نے تحقیق اللہ خوشخبری دیتا ہے تجہہ کو واذ قالت الملایکۃ
یمریم ان اللہ اصطفاک اور جسوقت کہا فرشتون نے اے مریم تحقیق اللہ نے
برگزیدہ کیا تجہہ کو اس قسم کے الہام کو اصطلاح قوم مین خطاب ملکی بہی کہتے ہین
تیسرا قسم الہام کا یہہ ہے کہ صاحب الہام کے دل سے خودبخود ایک بات جوش
مارتی ہے اور اسکی زبان پر آتی ہے اکثر ایسی بات بہی سونہہ سے نکلتی ہے کہ پیشتر
اسکو یاد نہ تہی بلکہ اسکا علم نہ تہا حقیقت مین وہ کلام غیبی ہوتی ہے خیالات نفسانی
نہین ہوتے۔ قسم سویم کا الہام باعتبار مورد کے دو قسم ہے اور ہر ایک قسم کا جدا جدا
نام ہے اس قسم کا الہام اگر نبی کو ہو تو اسکو نفث فی الروع کہتے ہین حضرت فرماتے
ہین ان روح القدس نفث فی روعی تحقیق یون کہا جبرئیل نے میرے دل مین اگر
کسی اور شخص کو ہو تو اسکا نام نطق وسکینہ ہے چنانچہ صحابہ کرام کہتے ماکنا نبعد
ان السکینۃ تنطق علی لسان عمر وقلبہ ہم بعید نہ سمجہتے اس بات کو جو سکینہ گویا
ہوتا ہے عمر فاروق کی زبان اور دل پر۔ لیعنے عمر کی بات سُنکر ہم یون گمان کرتے تہے
کہ یہہ شخص اپنی طرف سے نہین کہتا بلکہ الہام ربانی سے کہتا ہے۔ شارحان حدیث
لکہتے ہین صاحب لمعات لکہتے ہین سکینہ اُس شئے کا نام ہے جو صاحب الہام
کے دل مین ڈالی جاتی ہے یا فرشتے کا نام ہے جو الہام لیکر آتا ہے قسم چہارم
یہہ ہے کہ صاحب الہام کے دل مین محض خیال آوے جیسا کہ ملا صاحب نے بیان
کیا ہے اور انکے حدیثون مین بہی اسی کا ذکر ہے ان للملک لمۃ بقلب ابن آدم
وللشیطان لمۃ فلمۃ الملک ایعاد بالخیر وتصدیق بالوعد ولمۃ الشیطان ایعاد
بالشر وتکذیب بالوعد تحقیق فرشتہ کا لگاو ہے انسان کے دل سے اور شیطان
کا بہی لگاو ہے فرشتے کی لگاوٹ کیا ہے بہترائی کا وعدہ دینا اور خدا کے وعدون
کی تصدیق کرنا اور شیطان کی لگاوٹ برائی کا وعدہ دلانا اور خدا کے وعدون کو جہٹلانا

والداعی فوق الصراط واعظ اللہ فی قلب کل مؤمن اور رستہ پر کھڑا ہو کر پکارنے والا اللہ کا واعظ ہے جو ہر مومن کے دل میں ہے۔ حافظ ابن القیم [illegible] فرماتے ہیں والالہام ینقسم الی عام وخاص وعامہ قد یقع کثیرا وخاصہ قد یقع نادرا انتہی ملخصا یعنی الہام منقسم ہوتا ہے طرف عام اور خاص کے اور قسم عام اسکا اکثر واقع ہوتا ہے اور قسم خاص کبھی شاذ ونادر وقوع میں آتا ہے یہ چاروں قسم آیات اور احادیث سے ثابت ہیں ملا صاحب نے جو تھا [illegible] تین قسموں کی نفی کر دی اور برخلاف کتاب وسنت اور علما امت کے [illegible] نکالا ہداہ اللہ **مغالطہ ۱۴۸** لیکن شرع میں یہ بات ثابت نہیں کہ [illegible] شخص چلا جاتا تھا اور ہاتف نے آواز دیا قرآن میں ہی اسکا ذکر [illegible] ہوا کہ الہام صرف خیال دل کو کہتے ہیں **ھدایہ** ہاتف۔ صایح۔ منادی تینوں کے ایک ہی معنے ہیں آواز دینے والا۔ چیخنے والا۔ پکارنے والا۔ [illegible] آیتوں اور حدیثوں سے ثابت کرتے ہیں جو کئی شخصوں کو صایح اور منادی پکارا اور آواز دی۔ صحیح بخاری میں ہے لما مات الحسن بن الحسن ضربت القبۃ علی قبرہ سنۃ ثم رفعت فسمعت صائحا یقول الا ھل وجدوا ما فقدوا۔ فاجابہ آخر۔ لابل یئسوا فانقلبوا جبکہ انتقال کیا [illegible] عنہما نے اُنکی بیوی نے اُنکی قبر پر ایک سال خیمہ لگا رکھا پھر خیمہ اٹھا لیا اُس نے سُنا ایک پکارنے والا کہتا ہے کیا نہیں پا گیا جو انہوں نے کھویا [illegible] دوسرے نے جواب دیا نہیں بلکہ نا امید ہو گئی پس لوٹ چلی۔ ملا علی قاری [illegible] صایح کا ترجمہ ہاتف سے کیا ہے۔ اور حدیث معراج میں ہے فلما جاوزت نادی منادٍ امضیت فریضتی وخففت عن عبادی یعنی جب میں گذرا ایک پکارنے والے نے پکارا میں نے اپنے فرض کا حکم جاری کر دیا اور اپنے بندوں [illegible]

Marfat.com

کے واسطے تخفیف کردی۔ اور ساریہ رضی اللہ عنہ کے قصہ مین ہے فاذا لصائح یصیح یا ساری الجبل اچانک ایک چلانے والے نے چلا کر کہا اے ساریہ پہاڑ کی طرف رہ اور حدیث صحیح مین ہے فسمع صوتا فی السحابۃ اسق حدیقۃ فلان پس بادل مین سے ایک آواز سنی فلان شخص کی باغ کو پانی دے۔ مجمع البحار مین ہے اھتف بالانصار ای نادھم لاحماتیون کو ھتف یصیح دونون کے ایک معنے ہین ایسا ہی ھتفت صاحت غرض حدیث کی شرحون اور لغت کی کتابون سے ثابت ہوا کہ ہاتف اور صائح اور منادی کے ایک معنے ہین اور نیز صحیح روایتون سے جن سے انکار کرنا پیروان سنت سے بعید ہے ثابت کیا گیا جو ہمارے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حسن بن حسن کی بیوی نے اور میدان جنگ مین ساریہ رضی اللہ عنہ نے اور جنگل مین کسی مسافر نے ہاتف کی آواز سنی اور سبھی پھر(یہہ قول مصنف کا (ان معنون مین جو یہہ لوگ استعمال کرتے ہین کہین قرآن وحدیث مین نہین آیا) بآواز دہل منادی کرتا ہے کہ بیچارہ بالکل سادہ اور بےعلم ہے جس نے مشکوۃ دیکھی ہوگی وہ ان روایتون سے واقف ہوگا مصنف کو قرآن وحدیث کے ممارست کا دعوی ہے مگر ان روایتون کی خبر نہین۔ اور پروردگار فرماتا ہے وناديناه ان يا ابراهيم قد صدقت الرؤيا ہم نے پکارا اسکو اے ابراہیم تونے بیشک سچ کر دکھلایا خواب اذ ناداه ربه بالواد المقدس طوى جبر وقت پکارا موسی کو اسکے رب نے پاک جنگل مین جسکا نام طوی ہے۔ ملا صاحب چند سطرین لکھکر فرماتے ہین (اور کسی نے آواز سنی) پہلے انکار سے توبہ کرتے ہین پس ناظرین اس نتیجہ کو ہی منسوخ سمجھین جو انہون نے فرمایا تھا (پس معلوم ہوا کہ الہام صرف خیال دل کو کہتے ہین) بلکہ با قرار ملا صاحب چارون اقسام صحیح ہین **مغالطہ ۹** ہم اوحى ربك الى النحل اور واوحينا الى ام موسى مین

مفسرین الہام کے معنے کرتے ہین لیکن الہام کے معنے درست نہین ہوتے کیونکہ
الہام مین صرف القاہی ہوتا ہے وہان جواب وسوال نہین ہوتا **ھدایہ** یہہ
توآپ مانتے ہین کہ وحی مین کلام اور سوال وجواب ہوتا ہے مگر الہام مین نہین ہوتا اب
ہم پوچھتے ہین کہ یہہ فرق آپنے کہان سے نکالا اور اسپر کیا دلیل اور کونسی سند ہے
اہل لغت وحی کے معنے الہام ہی کرتے ہین جب اہل لغت کے نزدیک دونون ایک معنی
پر آتے ہین تو مفسرین کا قول صحیح ہوا۔ قاموس مین ہے الوحی الکتابة والاشارة
والمکتوب والرسالة والالهام والکلام الخفی وحی کے معنے ہین لکھنا اور اشارہ
کرنا اور مکتوب اور رسالہ اور الہام اور پوشیدہ کلام اور مجمع البحارین ہے الوحی یقع علی
الکتابة والرسالة والالهام والکلام الخفی اور مجمع مین ہے الالهام ان
یلقی الله فی النفس امرا یبعثه علی الفعل والترک وهو نوع من الوحی یخص الله
به من یشاء من عباده لفظ وحی بولاجاتا ہے کتابت اور رسالت اور الہام اور
کلام پوشیدہ پر۔ الہام یہہ ہے کہ اللہ کسی کے دل مین کسی بات کا القا کرے جو اُس
شخص کو فعل یا ترک کا باعث ہووے۔ اور الہام ایک قسم ہے وحی کا خاص کرتا ہے
اُسکے ساتہہ پروردگار جسکو چاہتا ہے اپنے بندون مین سے اور یہہ بات ہم پہلے ثابت
کرچکے ہین کہ الہام بمعنے تحدیث وتلقین اور تکلیم بہی آتا ہے اور اس صفت والے شخص
کو ملہم اور محدث اور ملقن اور مکلم کہتے ہین بخاری مین ہے قد کان فیمن قبلکم من الامم
محدثون پہلی اُمتون مین غیب سے باتین سُننے والے لوگ تہے قد کان فیمن
قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یک فی
امتی منهم احد فعمر تمہارے سے پہلے امت بنی اسرائیل مین ایسے لوگ تہے جنکے
ساتہہ غیب سے کلام کیجاتی تہی باوجودیکہ وہ نبی نہ تہے پس اگر میری امت مین سے کوئی
ویسا ہو تو عمر ہو گا اور صحیحین مین ہے ویلہمہ محامد احمدہ بہا لا تحضرنی

[illegible] روایۃ لیعلمن اور الہام کریگا پروردگار مجھہ کو تعلیفین جنکے ساتھہ مین اسکی
[illegible] کرونگا جواب مجھہ کو یاد نہین اور ایک روایت مین ہے تعلیم کریگا مجھہ کو پروردگار آخر
حدیث تک - ان سب روایتون اور سندون سے ثابت ہوا کہ وحی کے معنے الہام بھی
آتا ہے اور الہام مین آواز اور کلام بھی سنائی دیا کرتی ہے اور معلوم ہوا کہ ملا صاحب
[illegible] نہ کچھ وضع لغت مین ہی دخل رکہتی ہے - خیر ترہوین
[illegible] صاحب آپ نے صفحہ ۴۷ مین تصریح کیا ہے
[illegible] فرشتہ کی معرفت ہے تو اسکا نام وحی ہے نہ الہام یہہ تو بتلا دیجیے
[illegible] کرتے ہین مجھہ کو وحی ہوتی ہے تو بموجب اس آیہ کریمہ کے و من
اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیٔ وہ شخص سردار
ظالمون کا ہے یا نہین اگر ہے پس آپ اور آپکا وزیر مطیع اللہ صاحب جو اس رسالہ
ارقعہ و علیا کے اخیر مین لکہتے ہوتے سروش ازغیب با من کرد ارشاد - سروش
[illegible] این تاریخ کا [illegible] پوری پوری اس آیت کی مصداق ہو گئی اور اگر کہو کہ یہہ
کلام شاعرون کے طریق پر ہے پس بحکم آیہ کریمہ والشعراء یتبعہم الغاوون معاذ اللہ
[illegible] غاوین ہو جاؤگے کیا اچھا کہا جسنے کہا ہے وزیرے چنین شہریارے چنان
بہان چون [illegible] قرار چنان - افسوس آپ ملہمین صادقین پر طعن کرتے ہو اور خود بدولت
[illegible] **مغالطہ ۱۵۰** جب یہہ بات ثابت ہوئی کہ الہام کے معنون
مین کلام اور تکلم ماخوذ نہین **ہدایہ** ملا صاحب آپ بار بار یہی کہتے ہین کہ الہام
مین کلام نہین ہوتی کہیا یہہ مسئلہ آپکو الہام سے معلوم ہوا ہے یا کسی کتاب مین دیکھا
ہے قرآن وحدیث اور لغت عرب سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ الہام مین کبھی کلام بھی
ہوا کرتی ہے ان یتبعون الا الظن وما تہوی الانفس پروردگار فرماتا ہے بعض
لوگ اپنی اٹکل اور ہوائے نفس کے تابع ہین ایسا ہی آپکا حال نظر آتا ہے - خدا رحم

Marfat.com

فرماوے **مغالطہ ۱۵** اگر کوئی شخص دونون کلام [illegible] مطابق الہام کا کرے ہم اسکو صادق نہ مانینگے **ھدایہ** [illegible] مین کلام ہوا کرتی ہے اور وحی اور الہام کا مرادف ہونا [illegible] پس آپکو اس شخص کا صادق جاننا اپنی تحریر کی رو سے [illegible] **مغالطہ ۱۶**- بہ حل جماکہ نے صریح فرمایا ہے کہ فالہمہا فجورہا وتقوٰیہا [illegible] جیسے فاسق کا ہو یا صالح کا کافر کا ہو یا مومن کا تقوی اور فجور کا الہام [illegible]

ھدایہ جیسا لفظ نفس عام ہے اسی طرح لفظ الہام بھی عام ہے جو تحدیث کو [illegible] تحدیث غیبی (غیب سے ایک کلام کا سنائی دینا) ہوتا ہے اور کبھو لفظ خطاب کی [illegible] فرشتہ تشکل بشکل انسان ہو کر کلام کرنا) اور کبھو نکو بطریق تعلیم روحی (خود بخود ایک کلام کا جو نہ سنا ہو نہ تھی یا اسکو جانتا بھی نہ تھا زبان پر جاری ہونا) اور بہتون کو بطریق القا (ایک خیال دل مین آنا) اور جیسا کہ الہام تقوی مین الہام کا عام معنی لیا جاتا ہے ویسا الہام فجور مین بھی عموم ہے مگر القاء خیر کو الہام رحمانی کہینگے اور القاء شر کو الہام شیطانی چنانچہ اس حدیث مین (جسکو ہم پہلے نقل کر چکے ہین) دونون طرح کے القا کا ذکر ہے۔ فرشتہ کا لگاؤ ہے ابن آدم کے دل سے اور شیطان کا فرشتہ کی لگاوٹ خیر کی امید دلانی اور خدا کے وعدون کو سچا دکھلانا اور شیطان کی لگاوٹ برائی کا وعدہ دینا اور وعدہ الہی کو جھٹلانا۔ الہام خیر کے انواع راقم پہلے کتاب و سنت سے ثابت کر چکا اب الہام شر کے انواع آیات جید و احادیث صحیحہ سے بیان کرتا ہے۔ نوع اول تحدیث جو اس متفق علیہ روایت مین ذکر ہے تلک الکلمۃ من الحق یخطفها الجنی فیقرها فی اذن ولیہ قر الدجاجۃ (کاہن کوئی سچی بات بھی لوگون کو بتلا دیتے) آن حضرت نے فرمایا یہ ایک سچی بات ہے جو فرشتون سے سنکر) اسے یاد کر لیتا ہے پس مرغی کیسی آواز کے ساتھ [illegible]

Marfat.com

اپنے دوست کے کان میں کہہ دیتا ہے۔ نوع دویم خطاب جوان آیتوں مین وارد ہے واذ زین لھم الشیطن اعمالھم وقال لا غالب لکم الیوم من الناس وانی جار لکم فلما تراءت الفئتان نکص علی عقبیہ وقال انی بریٔ منکم انی اری مالا ترون ترجمہ۔ اور جبوقت سنوارے لگا شیطان اُنکی نظر مین اُنکے کام اور بولا کوئی غالب نہ ہوگا تمپر آجکے دن اور مین رفیق ہون تمہارا پس جب سامنے ہوئین دو فوجین اُلٹا پھرا اپنی ایڑیون پر اور بولا مین تمہارے ساتھ نہین مین دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھتے۔ شیطان مجسم ہوکر لوگون کو نظر آیا اور لڑائی کے وقت جب مقابلہ مین فرشتہ دیکھے اپنے ساتھیون کو جواب دیکر بہاگ گیا۔ اور کمثل الشیطن اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریٔ منک جیسی کہاوت شیطان کی کہ جبوقت کہا اُسنے آدمی کو کفر کر پس جب کفر کیا کہا مین الگ ہون تجہہ سے۔ شیطان ایک زاہد کا دوست بنا اور اُسکو فسق سکہلایا جب وہ پکڑا گیا تب کہنے لگا تو مجہے سجدہ کرے مین تجہے بچا لونگا۔ جب اُسنے سجدہ کرکے ایمان گنوا لیا تو کہنے لگا مین تجہہ سے بیزار ہون۔ جیسے بی بی مریم سے جبرئیل نے بصورت انسانی ظاہر ہوکر کلام کی تہی ویسے ہی ان کافرون سے شیطان نے جسم انسان مین آکر فریب دیا۔ نوع سویم تعلیم روحانی جسکا بیان اِس حدیث صحیح بخاری مین ہے فیسمع الکلمۃ فیلقیھا الی من تحتہ ثم یلقیھا الآخر الی من تحتہ حتی یلقیھا علی لسان الساحر ترجمہ۔ پس سنتا ہے شیطان فرشتون سے ایک کلمہ پس اپنے سے نیچی جگہہ والے کو ڈالتا ہے پہر وہ اپنے سے نیچی درجہ والے کو سکہلاتا ہے یہانتک کہ جادوگر کی زبان پر (بذریعۂ تعلیم روحانی کے) ڈالتا ہے اور ساحر ایک سچے فقرہ کے ساتھہ سو جہوٹ ملا کر لوگون مین فخر سے ظاہر کرتا ہے۔ نبوت کے جہوٹے مدعی اکثر اسی قسم کے الہامات دکہلا کر لوگون کو فریب دیا کرتے تہے صاحب مجمع البحار لکہتے ہین

Marfat.com

کمالرو ایات اشعار بان الوضع فی اذن الکهان تارۃ بلاصوت واخری
بہ روایتون سے معلوم ہوتا ہے جو کاہن کے کان مین کبھی آواز سے بات پہنچی
کبھی بدون آواز کے۔ نوع چہارم وسوسہ اور خطرہ جسکو مصنف خیال دلی لکھتے ہین
الشیطان یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء شیطان تمہین ڈراتا ہے محتاجی
سے اور حکم کرتا ہے۔ بحیائی کا۔ ان للملک لمۃ بقلب ابن ادم وللشیطان لمۃ
فلمۃ الملک ایعاد بالخیر وتصدیق بالوعد ولمۃ الشیطان ایعاد بالشر وتکذیب
بالوعد۔ اس آیت اور حدیث مین نوع چہارم کا بیان ہے اور جیسا الہام کا معنی
آیۂ کریمہ فالہمہا فجورہا وتقوٰیہا مین عام ہے اسی طرح وحی اس آیت مین
وان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم (تحقیق شیطان وحی کرتا ہے طرف اپنے
دوستون کے) عموم پر محمول ہے یعنے مختلف طور پر القا کرتا ہے۔ الہام خیر اور الہام
شر مین یہہ فرق ہے کہ خیر اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور شر شیطان کی طرف
سے جسکو خیر کا الہام ہوتا ہے اسکو محدث وملہم وملقی رحمانی کہتے ہین اور جسکو برائی
کا الہام ہوتا ہے اسکو محدث وملہم وملقی شیطانی بتلاتے ہین۔ آیۂ کریمہ فالہمہا
فجورہا وتقوٰیہا مین الہام کا ایک ہی معنے لینا اور باقی کو نہ ماننا یا سراسر تعصب ہے
یا محض بے علمی وبیخبری۔ ہم ناظرین کو ایک اور بات بتلاتے ہین کہ صاحب نے لفظ الہمہا کا
ترجمہ الہام اصطلاحی سے کیا ہے اور ہم نے وہی معنے فرض کرکے اسی روش
پر یہہ جواب دیا ہے ورنہ اصل آیت فالہمہا فجورہا وتقوٰیہا مین الہام کے
معنے ہین تعلیم اور تفہیم کے پس آیت کے معنے اس طرح کرنے چاہئے (پس سکھلایا
اور سمجھایا نفس کو فجور اور تقوی اسکا) یعنے پروردگار نے کتابین اُتار کر اور
رسول بھیجکر گمراہی اور ہدایت کا رستہ واضح کردیا اور سمجھا دیا۔ اب مصنف کا
۱۵۴ استدلال بالکل بیجا اور باطل ہوگا۔ **مغالطہ ۵۳** (کہیں) یہہ لوگ جو کہتے ہی

الہام کا کرتے ہین اور اُنکے معتقد لوگ قرآن و حدیث سے زیادہ خیال کرتے ہین
اور اُنکے منکرون پر اشد انکار کرتے ہین بلکہ اُنکو کافر جانتے ہین یہہ باتین دین
کی نہین **هدایه** جو لوگ اللہ اور رسول پر ایمان رکھتے ہین وہ کسی چیز کو قرآن
و حدیث پر مقدم نہین کرتے بلکہ الہامات کو شواہد اور زیادت اور ترجیح اور اطمینان
کا سبب سمجھتے ہین۔ اور جو شخص تاویل کے ساتھ الہام کا انکار کرے اسکو کافر نہین
۱۵۴ کہتے بلکہ مبتدع کہتے ہین چنانچہ سلف صالحین کا یہی طریقہ ہے **مغالطہ ۱۵۴**
علماء عقائد نے لکھدیا ہے والالہام لیس بحجة **هدایه** معلوم ہوا کہ آپ
بہت حیران ہین ہر طرف ہاتھ مارتے ہین کوئی دلیل نہین پاتا جس سے الہام کی بے
اعتباری ثابت کرین آخر اُنہین لوگون کا قول سند لاتے ہین جن کے آپ ہمیشہ
سے منکر ہین اور اسی رسالہ کے اول و آخر مین جن پر اعتراض کیے ہین۔ اور یہہ بھی
معلوم ہوا کہ آپکا حافظہ اور فہم بالکل جاتا رہا ہے ورنہ آپ یہہ قول اہل کلام کا (و
الالہام لیس بحجة) کبھی سند نہ لاتے آپ وجود الہام کے منکر ہین اور اس
قول کے یہہ معنے ہین کہ الہام کا وجود تو ہے مگر کتاب و سنت کی طرح حجت نہین
اگر اہل کلام آپکی طرح الہام کے منکر ہوتے تو یون لکھتے الہام کا وجود ہی نہین
یا کہتے الہام دل کا خیال ہے جو مومن کافر صالح فاسق چھوٹے بڑے سب کے دل
مین آتا ہے اور اُسکی حجت ہونی نہ ہونی پر بحث نہ کرتے بلکہ علماء عقائد لکھتے ہین الہام
کیا ہے القا ہونا علم کا دل مین جو ایک قسم ہے وحی کا آپ نے اتنی بات کو مان لیا
کہ (حجت نہین) مگر حجت نہ ہونیوالی چیز کے وجود کو نہین مانا ایک جملہ مین خبر کا اقرار ہے
اور مبتدا سے انکار یہہ بعینہ ملحدون کی سی بات ہے جو کہتے ہین کلام اللہ مین نماز کی
۱۵۵ ممانعت آئی ہے خدا فرماتا ہے لاتقربوا الصلوة **مغالطہ ۱۵۵** اور
علماء عقائد نے لکھا ہے کہ اسباب علم کے تین ہین الی تو الہام کو کسی نے اسباب

علم سے نہین بنایا **ھدایہ** علم کلام فلسفہ کے مقابلہ مین اُسی کی ڈھنگ پر
بنایا گیا تھا اہل کلام کو متقدمین کی طرح [illegible] صرف علم معقول اُنکا مبلغ علم تھا اسلئے
سلف صالحین نے [illegible] علما مین شمار نہین کیا اور آپ ہی ہمیشہ اُنکے منکر
رہے ہین مگر افسوس کہ [illegible] کے سبب یہان اُنکی تقلید کرتے ہین اگر متکلمین
برخلاف کتاب و سنت [illegible] مسئلہ کا انکار کرینگے تو بیشک اُنکا قول رد کیا جاویگا
اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے واذ اوحیت الی الحواریین ان امنوا بی و برسولی قالوا
امنا اور جسوقت الہام کیا مین نے طرف حواریوں کے یہ کہ تم ایمان لاؤ ساتھ
میرے اور میرے رسول کے تو وہ بولے ہم ایمان لائے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے
شاگردون کو معرفت توحید الٰہی اور حقیت عیسیٰ علیہ السلام الہام [illegible] حاصل [illegible]
اور انہی کے موافق [illegible] اپنے عقاید کو مضبوط کرکے [illegible]
برحق ہونے کا اقرار کیا معرفت توحید الٰہی کے برابر کوئی علم نہین [illegible]
دنیا مین جب یہ سب علمون کا سردار علم سبب الہام کے حاصل [illegible]
علمون کی کیا حقیقت ہے اور فرمایا واوحینا الی ام موسیٰ ان [illegible]
خفت علیه فالقیه فی الیم ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف الہام کیا کہ تو [illegible]
پلا پس جسوقت تجھے اسکی حالت پر خوف ہو پس ڈال اُسکو دریا مین [illegible]
ذریعہ سے کیسی مشکل حل ہوئی اور موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے [illegible]
بات پر کیسا اعتبار کیا کہ جنتے بچے کو بہتے پانی مین پھینک دیا آخر اللہ جل شانہٗ نے
اپنا وعدہ سچا کیا اور ماں بیٹے کو ملا دیا لتعلم ان وعد اللہ حق تاکہ وہ جانے کہ
اللہ کا وعدہ حق ہے۔ اور طالوت نے بذریعہ الہام معلوم کرکے بتلایا کہ میرے
ساتھیون مین سے جو نہر پر پانی پئیگا میری رفاقت سے رہ جاویگا۔ چنانچہ ایسا
ہی ہوا۔ اور عمر فاروق نے ایک لشکر روانہ کیا اور ساریہ نام شخص کو [illegible]

جمعہ کے روز خطبہ پڑہتے ہوئے آپکو بذریعہ الہام معلوم ہوا کہ مسلمانون کو شکست ہوئی ہے آپ اسیوقت امیر لشکر کو پکارکر یہہ بتانے لگے اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہوجا پروردگار نے یہی آواز انکو پہنچادی اور وہ پہاڑ کی طرف پشت کرکے کہڑے ہوگئے دشمنوں کا داؤ نہ چلا آخر کفار مغلوب ہوکر بہاگ گئے۔ اور ایک شخص سے حضرت عمر نے پوچہا تیرا نام کیا ہے اُس نے کہا جمرہ۔ پہر پوچہا باپ کا نام بولا شہاب اپنے دریافت کیا کس قبیلہ سے کہا حرقہ سے پہر پوچہا کہان رہتا ہے کہا حرۃ النار مین پوچہا کونسی جگہہ کہا ذات لظی مین فرمایا جا اپنے گہروالون کی خبر لے وہ سب جل گئے۔ جب اس شخص نے جاکر دیکہا تو یہی حال تہا جو حضرت عمر نے کہا تہا۔ یہہ حالات آپکو الہام سے معلوم ہوئے اور جیسے بتلائے ویسے ہی دیکہنے مین آئے۔ عمر فاروق کے ایسے ہی حالات دیکہکر صحابۂ کرام کہا کرتے ان الملک ینطق علی لسان عمر ملا صاحب کو محدثین کے عقائد کی خبر نہین ورنہ متکلمین کی تقلید نکرتے علامۂ زمان نواب سید محمد صدیق حسن خان لقطۃ العجلان فی شرح العقائد مین لکہتے ہین کہ کثیر از سلف صالحین الہام کو اسباب علم سے جانتے ہین۔ پس یہہ بات (کہ الہام علم کا ذریعہ اور سبب ہے) کتاب اللہ اور آثار صحابہ سے بخوبی ثابت ہوئی اور ملا اور متکلمین کا بے سند قول رد ہوا **مغالطہ** ۱۵۶

۱۵۶ بلکہ سب یہی کہتے ہین الالہام لیس من اسباب المعرفۃ لصحۃ الشیئ عند اہل الحق یعنے الہام اہل سنت جماعت کے نزدیک کسی شے کی صحت معلوم کرنے کا اسباب نہین ہے **ہدایہ** نسفی کی مراد اہل حق سے متکلمین ہے کیونکہ اہل فن اپنی اپنی فن کا ہمیشہ حوالہ دیا کرتے ہین ملا صاحب اگر راست گوئی کرتے عبارت نسفی کا ترجمہ اس طرح فرماتے (یعنے الہام اہل کلام کے نزدیک کسی شے کی صحت معلوم کرنے کا اسباب نہین ہے) تو عوام الناس فریب مین نہ آتے اور مخالفت متکلمین کی چندان پروا نہ کرتے انہون نے اہل کلام کی جگہہ اہل السنت والجماعت لکہہ دیا۔ مگر ایسی ابلہ فریبی سے کیا ہوتا ہے

اہل حق وہ ہین جنکے عقاید کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے موافق ہین۔ نسفی متکلمین
مین سے ایک شخص ہی مسایل صفات مین اکثر غلطی کرتا ہے اور پھر انہین مسایل
کو اہل حق کی طرف منسوب کرتا ہے انکے نزدیک اہل حق اہل کلام ہین **مغالطہ**
۱۵۷۔ اور اس الہام کو اولیاء اللہ کا خاصہ سمجھنا خطا ہے بلکہ ہر ایک مومن اولیاء اللہ ۱۵۷
ہے اور الہام کسی کا خاصہ نہین ہے **ھدایہ** مومن مفرد اولیا جمع یہہ کونسا محاورہ
اور عربیت ہے نحو میر کے پڑہنے والے بھی جانتے ہین کہ مطابقت مبتدا اور خبر مین ضروری
ہے ملا صاحب بیشک ہر مومن ولی ہے مگر جیسے عمل ویسا درجہ ایک سابق بالخیرات ہین
اور ایک میانی روش والے اور ایک گناہون کے سبب اپنی جان پر ظلم کرنیوالے
مومنون کے درمیان فرق ہے بعضون کو بعضون پر فضیلت ہے ملا صاحب اگر مدعی
مساوات ہین تو اُسکا قول برخلاف قرآن کون مانیگا۔ آیت و احادیث سے ثابت ہے
کہ الہام متنازع فیہ ہر ایک شخص کو نہین ہوتا بلکہ وہ خاص لوگ ہین جو اس عالی رتبہ
کو پہنچتے ہین چنانچہ پروردگار نے انبیا اور رسل کے ساتھہ اہل الہام کا ذکر فرمایا
قراءت ابن عباس مین ہے وما ارسلنا من قبلک من نبی ولا رسول ولا
محدث اور حدیث شریف مین ہے لقد کان فیمن قبلکم من الامم محدثون
اور صاحب مجمع البحار لکھتا ہے ھو نوع من الوحی یختص اللہ بہ من یشاء
من عبادہ عمر فاروق جیسے مومنون کو الہام ہوتے تھے ہر شخص کا منہہ نہین
جو دعوی کرے جبکہ اہل اللہ کے ساتھہ الہام کی خصوصیت نقل اور عقل سے ثابت
ہے ملا کا بے دلیل قول کون سنیگا۔ دراصل ملا صاحب اسکے فہم سے قاصر ہین جو
بات سمجھہ مین نہ آئی اُسکی تکذیب کے درپے ہوگئے بل کذبوا بما لم یحیطوا
بعلمہ دعوی تو یہہ ہے کہ ہم ہر بات کی سند کتاب و سنت سے لائینگے مگر خاص کر
(بحث الہام مین سوائے اس بات کے کہ الہام بمعنے خیال ہے) اور کوئی دلیل نہین

Marfat.com

لائے عجب ناطقہ بند ہوا ہے - مجتہد صاحب کچھہ تو ارشاد کیجیے - الہام کا مسئلہ بدیہی
الثبوت ہے دیکھو الہام سے اکثر حالات گذشتہ اور آئیندہ کھلجاتے ہین محض خیال
سے گو تمام عمر خیالی پلاؤ پکاؤ مگر مخفی حالات منکشف نہین ہوتے پھر دونون کو ایک
کہنا ایسا ہے جیسے کوئی نور اور ظلمت کو ایک کہے **مغالطہ ۱۵۸** الہام بموجب ۱۵۸
اصلی معنون کے خیال ڈالا جانا کسی آیت کا اور دل مین آجانا اور بھولی ہوئی یاد کرائی
جانی یا کسی مقدمہ مین بحالت تردد آیت یاد دلائی جانی یہہ تو جائز ہے منع نہین **هدايه**
ملا صاحب بیان الہام کے معنے کرتے ہین (یاد دلانا اور یاد کرانا) غنیمت ہے آپکی
ضد تو ٹل گئی بار بار یہی کہتے تھے الہام دل کا خیال ہے اب یاد دلانا ہی الہام ہوگیا
مگر یہہ امر ظاہر نہوا جو کسی انسان کا یاد دلانا مراد ہے یا غیب کی یاد دہانی - خیر اگر ملا
صاحب کسی بشر کی یاد دہانی کو الہام کہینگے تو غیب کی یاد دہانی بطریق اولی الہام تصور
کیجائیگی - امر حق ہے بے اختیار زبان پر آگیا الحق یعلو ولا یعلی **فایده** اگر ہم
فرض کرین الہام کے ثبوت کی کوئی دلیل نہین اور کسی صحابی کو کشف حالات نہین ہوا
اور اسوقت ایک شخص صادق متقی خائف من اللہ دعوی کرے جو مجھے بعض اوقات
کشف ہوتا ہے اور اسکا نام الہام رکھے تو ہم بیشک اسکو سچا جانینگے - یہہ کوئی حل
و حرمت کا مسئلہ نہین ہے جسپر دلیل شرعی کا لانا ضروری ہو - مومن کو سچا جاننا اور
اسکے قول کو تصدیق کرنا اللہ کے نزدیک پسندیدہ اور ہمارے رسول کریم کا طریقہ
ہے - پروردگار فرماتا ہے یومن باللہ ویؤمن للمومنین رسول خدا اللہ پر ایمان رکھتا
ہے اور مومنون کی بات پر یقین کرتا ہے - اگر کوئی اعتراض کرے کہ صحابہ کو جب یہہ
حالت حاصل نہتی تو اس شخص مدعی کو کس طرح حاصل ہوگئی اسکا جواب یہہ ہے کہ
کہ علماء امت کے نزدیک بہت ایسے قصہ اور واقعات مسلمات سے ہین جن سے
پایا جاتا ہے کہ ایک ادنی درجہ والے سے ایسا امر صادر ہوا جو اعلی درجہ والے سے

Marfat.com

کبہی وقوع مین نہین آیا- چنانچہ بعض لوگ خوف خدا سے دفعتًا مر گئے اور انبیا اور صحابہ کرام مین سے کوئی نہین مرا الله پاک کا عطا ہے اختیاری کام نہین جو اسپر طعن کیا جاوے کہ تجہہ کو کیون نہ الہام ہوا اور تو کیون مرگیا یا کیون مجذوب ہوا صحابہ مین کوئی ایسا نہین ہوا **مغالطہ ۱۵۹** لیکن اس طور کہنا کہ الله تعالیٰ نے مجہہ کو یہہ آیت الہام کی اور اُسکے تکلم اور کلام خیال کرنا کہ خدا نے مجہہ سے کلام کی اور اس آیت کو مجہے فرمایا ان معنون سے جائز نہین **هذا ايه** المرعد ولما جهل آدمی جسکا جہل کو نہین جانتا اُسکا دشمن اور مخالف ہو بیٹہتا ہے آپ ملہمین صادقین انکے حالات سے بے خبر ہین- صاحب الہام یہہ نہین کہتے کہ جو ہمین الہام ہوتا ہے وہ یقینًا پروردگار کی کلام ہے- بلکہ متردد رہتے ہین کہ یہہ کلام ربانی ہے یا خطاب ملکی بعض اوقات ہمین یہہ بہی خوف ہوتا ہے مبادا کہین شیطانی وسوسہ نہ ہو ملہمین صادقین کے باب مین امیر المؤمنین عمر رض نے اپنے منشی سے کچہہ لکہوانا چاہا- کاتب نے لکہا هذا ما اری الله عمر امير المؤمنين فقال رضي الله عنه امحه اكتب هذا ما رای عمر فان كان صوابا فمن الله والكان خطا فمن نفسي والله ورسوله بريئي منه **ترجمہ** یہہ وہ چیز ہے جو الله نے دکہلائی امیر المؤمنین عمر کو پس آپ نے فرمایا مٹا دے اسکو جو تو نے اسکو یقینًا الله کی طرف منسوب کیا ہے لکہہ یہہ وہ چیز ہے جو دیکہی عمر نے پس اگر درست ہے پس خدا کی طرف سے ہے اور اگر ہے خطا پس میرے نفس سے ہے اور الله اور اُسکا رسول اُس سے پاک ہین ہمارے امام اور پیشوا عبد الله غزنوی رحمۃ الله علیہ نے ایک کتاب کی بابت جسمین بعض مسائل خلاف جمہور امت تہے بطریق الہام یہہ دیکہا من شذ شذ في النار اور فرمایا والله اعلم یہہ الہام رحمانی ہے یا وسوسہ شیطانی اس کتاب کے مسائل دیکہنے چاہیے کیونکہ دلیل پر اعتبار کرسکتے ہین دلیل کے مقابلہ مین الہام کا اعتبار نہین

ملا صاحب جو فرماتے ہین کہ صاحب الہام کا یہہ کہنا (کہ خدا نے مجھہ سے کلام کی
اور اِس آیت کو مجھے فرمایا اِن معنوں سے جائز نہین) ہماری سمجھہ مین نہین آتا
کیون نا جائز ہے اگر آپ یہان معنے کرتے ہین کہ صاحب الہام آیت یا کلام کو سنکر
یقینًا جانتا ہے کہ بلا واسطہ خدا نے مجھہ سے کلام کی تو بیشک یہہ دعوی باطل ہوگا
اور کسی اہل حق نے آجتک ایسا کہا ہے اور اگر آپکی یہہ مراد ہے جو کوئی شخص
پروردگار سے ہم کلام ہو نہین سکتا اور جو آیت یا کلام صاحب الہام سُنے اُسکے
منجانب اللہ ہونیکا احتمال و گمان بھی نہین کر سکتے تو یہہ آپکی خطا ہے پروردگار
فرماتا ہے ماکان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل
رسولا فیوحی باذنہ مایشاء نہین (منصب) واسطے کسی بشر کے (جو بے واسطہ)
کلام کرے اُس سے اللہ مگر بطریق وحی کے یا پردہ کے اوٹ سے یا بھیجے
رسول (یعنے فرشتہ) کو پس وہ وحی کرتا ہے اللہ کے حکم سے اِس آیت مین صاف
ارشاد ہے کہ پروردگار اپنے بندون سے ہمکلام ہوتا ہے انبیا علیہم السلام سے
بطریق وحی اور اولیا اور صلحا سے بطور الہام کے اور اگر آپ خاص کر آیات قرآنی
کے الہام اور القا سے منکر ہین اور اُسکو ممتنع جانتے ہین تو کسی دلیل نقلی یا عقلی
سے اِسکا بطلان ثابت کیجیے **معالطہ ۱۶۰** اگر کوئی شخص کسی کام مین متردد ۱۶۰
ہے اور کہتا ہے کہ مجھے یہہ حکم ہوا توموا للہ قانتین پس اگر اِس خطاب کو عام خیال
کرتا ہے تو اُسکے الہام ہونے کی کوئی خصوصیت نہ ہوئی بلکہ یہہ آیت اول ہی سے
نازل ہے **ھدایہ** آیتین بیشک پہلے ہی نازل ہو چکی ہین اور اُنکے الفاظ
اور مورد بھی عام ہین مگر جب صاحب الہام پردہ غیب سے سُنتے ہین یا خودبخود اُنکی
زبان پر آیات جاری کیجاتی ہین تو وہ اپنے حال سے مطابق کرتے ہین اور بسبب
فہم خداداد کے خطاب اِ فراد سمجھتے ہین مثلاً اگر کسی کام کے نیک و بد ہونے مین متردد

Marfat.com

ہوتے ہین تو مثلاً آیہ والرجز فاھجر سنکر گناہ کے ترک کا عزم کرتے ہین اور جب
دنیوی معاملات کے سبب مصیبتون مین مبتلا کئے جاتے ہین تو قوموا للہ قانتین
اور ان اللہ معنا سنکر اُن کے دل مطمئن ہوتے ہین اور اُسکو طمانیت اور
بشارت منجانب اللہ سمجھتے ہین سبحان اللہ مبشرات غیبی سے ایسی تسلی اور شوق الی اللہ
اور رغبت غیر حاصل ہوتی ہے کہ اسباب ظاہری سے اُسکا عشر عشیر بھی حاصل نہین
ہوتا کیونکہ علم اکتسابی علم لدنی کو نہین پہنچتا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل تمام لوگون [illegible]
زیادہ مبتلائے تکلیف انبیا ہوتے ہین [illegible]
بشارات غیبی کے اُس حالت مین جبکہ [illegible] اور [illegible]
مطمئن اور ثابت قدم رہتے ہین اور ایسے ہی اولیا [illegible] بقدر ایمان [illegible]
نہین کا کام ہے جو گھر بار [illegible] اور [illegible]
چھوڑ کر فی سبیل اللہ ہجرت کرتے ہین [illegible]
[illegible] **مغالطہ** [illegible]
تو [illegible]
اپنے اپنے او پر قیاس کرکے زید [illegible]
نہین **ھدایہ** زید و عمرو جو اپنے قول [illegible] جنتی ہونیکا دعوی نہین کرسکتے اُسکا
سبب وہ نہین جو آپ سمجھے ہین۔ کیا آیت کا عموم زید کو یقین دخول جنت سے
مانع ہے ہرگز نہین بلکہ آیات کا عموم ہی چاہتا ہے کہ زید اپنے آپکو بالجزم جنتی سمجھے
جب ہم جنس عام پر ایک حکم لگا دینگے تو ضرور ہوگا کہ ہر ہر فرد کی نسبت اُسکو تسلیم
کرین۔ ہان اسکا سبب یہہ ہے کہ گو زید اسوقت مؤمن ہے اور مؤمن کے لئے
جنت کا وعدہ ہے مگر معلوم نہین کہ آخری وقت تک مؤمن رہے یا نہ رہے اور

اعتبار خاتمہ کا ہے اگر مرتے وقت (جبکہ دخول جنت کا موقع ہے) زید ایمان پر ثابت قدم نہ رہا تو گویا یہہ کبھی ایمان نہ لایا تھا۔ اس لئے کوئی دعوی نہین کرسکتا۔ بالفرض اگر کسی مومن یا کافر کی نسبت ہمین یقین ہوجائے کہ اسکا خاتمہ بالخیر ہوگا تو ہم بے تامل کہین گے کہ یہہ جنتی ہے۔ ہم ملا صاحب کی حالت پر افسوس کرتے ہین جو ایسا غوجی کا مسئلہ سمجھہ نہین سکتے اور اجتہاد کا دعوی ہے۔ خدا سب کا خاتمہ بالخیر کرے۔ ہم انکی خدمت مین عرض کرتے ہین کہ وہ بنظر انصاف غور کرکے فرماوین جو اس فضول بحث سے انکو کیا حاصل۔ شریعت مین اسکو قیل وقال کہتے ہین رسول خدا صلعم نے بیہودہ گفتگو سے منع فرمایا نہی رسول اللہ صلعم عن قیل وقال۔

مغالطہ ۱۶۴۔ اور قرآن مین بعض آیات ایسے ہین کہ ان مین خاص رسول اللہ صلعم ہی مخاطب ہے انکے سوائے کوئی مخاطب بن نہین سکتا **جواب** اگر الہام مین اس آیت کا الفاظ ہو جس مین خاص آنحضرت کو خطاب ہے تو صاحب الہام اپنے حق مین خیال کرکے اسکے مضمون کو اپنے حال سے مطابق کریگا اور نصیحت پکڑیگا اللہ جل شانہ فرماتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار تم عبرت حاصل کرو اے آنکھون والو۔ لفظ اعتبار لیا گیا ہے عبور سے عبور کے معنے گزر کرنا اور اصطلاحی معنے ہین ایک امر مین نظر کرنی تاکہ اسکے ساتھہ اور امرون کو پہچانین۔ پروردگار کا حکم ہے جو ہم دوسرے کا حال دیکھہ کر یا قصہ سنکر نصیحت پکڑین اور عبرت حاصل کرین فرمایا ان فی ذلک لعبرۃ لمن یخشی بیشک بیچ اسکے البتہ عبرت ہے ڈرنے والے کو اور فرمایا ان فی ذلک لآیات للمتوسمین بیشک اسمین پتے ہین دھیان کرنے والون کے لئے۔ انبیا علیہم السلام اور انکی امتون کے قصے اسی واسطے قرآن مجید مین نازل کئے گئے ہین کہ ہم اپنے حالات کو حالات سلف کے ساتھہ مطابق کرکے دیکھین اور پھر اپنے پر سعادت اور شقاوت کا حکم لگاوین یہہ نہین کہ بطور الہام

۱۶۴

Marfat.com

نکے امیر حمزہ کی داستان سمجھ کر سرسری نظر سے دیکھین - پس اگر کوئی شخص ایک آیت
کہ جو پروردگار نے جناب رسول اللہ صلعم کے حق مین نازل فرمائی ہے اپنے پروارد
انے اور اُسکے امر اور نہی اور تاکید و ترغیب کو بطور اعتبار اپنے لئے سمجھے تو بیشک وہ
شخص صاحب بصیرت اور مستحق تحسین ہوگا - اگر کسی پر اُن آیات کا القا ہو جن مین
خاص آنحضرت کو خطاب ہے مثلاً الم نشرح لک صدرک کیا نہین کہولا ہمنے
واسطے تیرے سینہ تیرا ولسوف یعطیک ربک فترضی قریب ہے تجھے دیگا رب
تیرا پس تو راضی ہوگا فسیکفیکہم اللہ کفایت ہے تیری طرف سے اُنکو اللہ فاصبر کما
صبر اولوالعزم من الرسل پس تو صبر کر جیسا صبر کیا اولوالعزم رسولون نے واصبر
نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ اور صبر دلا
تو اپنے جی کو اُن لوگون کی رفاقت مین جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح اور شام
خواہش رکہتے ہین اُسکی ذات کی فصل لربک وانحر پس نماز پڑہ تو اپنے رب
کے لئے اور قربانی کر ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ہواہ اور نہ
کہا مان جسکا دل غافل کیا ہمنے اپنی یاد سے اور پیچھے لگا ہے اپنی خواہش کے و
وجدک ضالا فہدی اور پایا تجہہ کو بہولا ہوا پس راہ دکہایا تو بطریق اعتبار یہ
مطلب نکالا جائیگا کہ انشراح صدر اور عطا اور رضا اور انعام ہدایت حسب لائق
ہے علی حسب المنزلت اس شخص کو نصیب ہوگا اور اس امر و نہی وعدہ مین
اسکو آنحضرت کے حال کا شریک سمجھا جائیگا - اور آیات مذکورہ مین کوئی بات
اس قسم کی نہین جو خاصہ ہو رسول مقبول کا بلکہ اور مومن بھی اسمین شریک
ہین - رب العالمین سے ارشاد ہوا لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ ورتل
القرآن ترتیلا اور ٹہرا کر پڑہ تو قرآن کو اچھی طرح سے ٹہرانا اس حکم کے آنحضرت
سے خصوصیت نہین - اگرچہ خطاب خاص ہے مگر حکم عام اولیائے الذین

Marfat.com

یحکہ الله فبهذا هم اقتده اور اسی سبب سے جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا
تین دن سے کم عرصہ مین قرآن مجید کو ختم مت کرو اور حضرت علی اور حضرت عباس
رضی الله عنہما روایت کرتے ہین کہ جناب رسول الله صلعم نے فرمایا لا تنثروه نثر
الدقل ولا تهذوه هذ الشعر قفوا عند عجائبه وحركوا به القلوب ولا
یکن هم احدکم آخر السورة ترجمہ قرآن کو ایسے پراگندہ نہ کرو جیسے ردی کھجور
کو پھینکتے ہین اور شعر خوانی کی طرح اُسمین جلدی نہ کرو اور اُسکے ساتھ اپنے دلون
کو ہلاؤ (اور پڑھتے وقت) تمہارا یہی خیال نہ ہو جو کب سورۃ ختم ہوتی ہے۔ اور ظاہر
رہے کہ انشراح صدر حضرت رسول الله صلعم کا خاصہ نہین ہر مؤمن صادق کو اُسکے
مرتبہ کے موافق انشراح صدر ہوتا ہے اس بارہ مین بہت سی آیتین اور حدیثین
ہین الله جل شانہ فرماتا ہے فمن یرد الله ان یهدیه یشرح صدره للاسلام
پس جس شخص کو چاہتا ہے الله جو ہدایت کرے کہولدیتا ہے سینہ اُسکا واسطے اسلام
کے افمن شرح الله صدره للاسلام فهو على نور من ربه کیا پس جس
شخص کا کہولدیا ہے الله نے سینہ واسطے اسلام کے پس وہ اوپر نور کے ہے اپنے
رب سے اس مضمون کی آیات وحدیث بہت ہین۔ اور آخرت مین مؤمنون کو
نعمتین عطا ہونگی اور شفاعت کا اذن دیا جاویگا پس راضی ہونگے غرض تمام اہل
ایمان کو الله کے فضل سے یہہ رتبہ نصیب ہوگا الله جل شانہ اس آیت مین نعمتون
اور رضامندی کا ذکر فرماتا ہے جزاؤهم عند ربهم جنات عدن تجري من
تحتها الانهار خالدين فيها ابدا رضي الله عنهم ورضوا عنه بدلہ انکا نزدیک
اُنکے پروردگار کے باغ ہین بسنے کے بہتی ہین نیچے اُنکے نہرین ہمیشہ رہنگے بیچ
مین خوش ہوا الله اُن سے اور وہ راضی ہوئے اُس سے۔ اس مضمون کی اور
بہت سی آیتین ہین۔ اور شفاعت کے باب مین فرمایا شفعت الملائكة و

Marfat.com

وشفع النبیون وشفع المؤمنون ولم یبق الا ارحم الراحمین شفاعت کر چکے
فرشتہ اور شفاعت کر چکے انبیا اور شفاعت کر چکے مومن اور نہین باقی رہا مگر
ارحم الراحمین - اور صحیحین مین ہے فوالذی نفسی بیدہ ما من احد منکم باشد
مناشدۃ فی الحق قد تبین لکم من المؤمنین للہ یوم القیمۃ لاخوانہم الذین
فی النار پس قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ مین ہے میری جان نہین تم
مین سے کوئی شخص اپنے ثابت شدہ حق پر ایسا سخت تقاضا کرنیوالا جیسے کہ
مومن قیامت کے دن اپنے مومن بہائی کی خاطر جو گرفتار دوزخ ہوگا تقاضا کریگا
اور ایمان کے کچے گرے ہوئے بچے قیامت کے روز اپنے والدین کی شفاعت
کرینگے ابن ماجہ مین روایت ہے ان السقط لیراغم ربہ اذا دخل ابویہ النار فیقال
ایہا السقط المراغم ربہ ادخل ابویک الجنۃ تحقیق کچا بچہ البتہ جہگڑیگا رب اپنے
سے جس وقت اُسکے ماباپ دوزخ مین داخل ہونگے پس کہا جائیگا اے کچے
بچے اپنے رب کے ساتہہ جہگڑنے والے داخل کر تو اپنے ماباپ کو جنت مین -
وہ احکام جن کے ساتہہ پروردگار نے خاص رسول اللہ صلعم کو مخاطب فرمایا ہے
دوسری جگہہ قرآن مجید مین مومنین کے واسطے موجود ہین - جیسا اُن جہہ آیتون
مین آنحضرت کو کفایت اور صبر اور ذاکرین کی مجالست اور غافلون سے نفرت اور
صلوۃ اور قربانی وغیرہا کا ارشاد ہوا ہے ویسا ہی مومنون کے واسطے ان آیات
مین حکم ہے وکفی اللہ المؤمنین القتال کافی ہے اللہ مومنون کو لڑائی مین انا
لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد تحقیق ہم البتہ
مدد کرینگے اپنے رسولون اور ایمان لانے والے لوگون کی زندگانی دنیا مین
اور جس دن کہڑے ہونگے گواہ یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا
اے اہل ایمان صبر کرو اور ایک دوسرے کو صبر دلاؤ اور لگے رہو یا ایہا الذین آمنوا

Marfat.com

اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین اے اہل ایمان ڈر و اللہ سے اور ساتھ رہو سچے لوگون کے ولا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا من قبل اور مت چلو اُن لوگون کی مرضی پر جو گمراہ ہوئے اس سے پہلے ولا تطیعوا امر المسرفین اور مت پیروی کرو مفسدون کے کام کی واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ قایم کرو تم نماز اور ادا کرو زکوۃ والبدن جعلنا ھا لکم من شعائر اللہ لکم فیھا خیر اور اونٹ قربانی کے ٹھہرائے ہین ہم نے تمہارے واسطے نشانی دین کی تمہارا اسمین بھلا ہے۔ دیکھو جب ان آیتون سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلعم کے ساتھ اور مؤمن بھی ان امور مین شامل ہین پس اگر خطاب نبوی کو صاحب الہام بطریق اعتبار والحاظ اپنے حق مین سمجھے تو کیا برائی ہے ملا صاحب اعتبار کے خود قایل ہین صفحہ ۵۵ مین فرماتے ہین (اگر قرارت مین اپنا بھی لحاظ کرے کہ یا اللہ میرا بھی یہی حال ہے تو مضائقہ نہین) چونکہ اعتبار قاریون کے حق مین آپکے مسلمات سے ہے اسلیے ہم نے ملہمین کے حق مین بھی یہی تاویل کردی۔ ورنہ اگر صاحب الہام یہی سمجھے کہ خاص مجھی کو خطاب ہے تو شرعاً کچھ قباحت نہین کتاب و سنت اور اقوال علماء امت سے کچھ اعتراض پایا نہین جاتا۔ **مغالطہ ۱۶۳** قرآن کا ہر خطاب مین عام ہین حاضرین اور غیر حاضرین اور مولود اور غیر مولود پر جب اس آیت کا خاص ایک شخص ہی مخاطب ہو گیا تو بالبداہتہ قرآن سے نکل گئے جب آیت قرآن سے نکل گئی تو تحدی وانتم فی ریب مما کی ٹوٹ گئی اور دعوی اعجاز قرآن کا نعوذ باللہ باطل ہوا کیونکہ ہم کہہ سکتے ہین کہ یہ آیت قرآن سے نہین اور اسی آیت کا مقابلہ کر سکتے ہین فتدبر والانصاف **ھدایہ** ملا صاحب نے جہان اُن آیتون کے الہام سے انکار کیا ہے جن مین خاص رسول اللہ صلعم مخاطب ہین وہ بغیر دلیل نقلی کے اسکو منع تہاہیہ سے ہی عقلی دلیل لیعنی پیش کی ہے کہتے ہین (اگر قرآن سے تو مخاطب قرآن سے ۱۶۳

Marfat.com

رسول اللہ صلعم ہی ہین نہ اور کوئی اگر رسول اللہ صلعم مخاطب نہین تو
نہین وہی شبہ لازم آئیگا قرآن کی تحدی۔ انکے [illegible]
آیات ملقیہ سے جسکے مخاطب رسول اللہ صلعم ہین قرآن سے اسکا مقابلہ کر سکتے ہین
اور کہہ سکتے ہین کہ یہ آیت اُس آیت کی مثل بعینہ ہے جسکے مخاطب رسول اللہ صلعم
ہین) یہان بھی بڑے فخر اور ناز سے وہی شبہ وارد کرتے ہین الٰہی یہ جو تقریر
ہر کیون نہ اتراوین جناب کی دیگ علم کا سر جوش ہے آپ فرماتے ہین مخاطب کے
بدل جانے سے کلام بدل جاتی ہے کیا خوب ہوتا اگر یون کہتے کہ متکلم کے
بدل جانے سے ہی کلام دوسرا ہوجایا کرتے ہین اور جو شخص قرآن مجید کی تلاوت
کرتا ہے وہ کلام الٰہی نہین پڑہتا بلکہ خود ایک فصیح کلام بنا کر فصاحت قرآنی کا مقابلہ
کرتا ہے اور (معاذ اللہ) بجاے استحقاق ثواب کے مستوجب عذاب ہوتا ہے)
مولوی صاحب تبدیل مخاطب اور تخصیص عام کے سبب الفاظ قرآنی قرآن سے
نہین نکلتے اور قرآن کا غیر نہین بنتے اگر مخاطب کے بدلنے سے کلام بدل جاتی
تو عرب کے بڑے بڑے فصیح اور بلیغ مقابلہ سے کیون عاجز ہوتے اُنسے ایک سورۃ
نہ بن سکی اگر ایسا ہوتا تو وہ سارا قرآن اپنا بنا لیتے مثلاً ایک عورت مریم بنت عمران
کو مخاطب کر کے کہتی یا مریم ان اللہ اصطفاک وطہرک واصطفاک علی
نساء العالمین یا مریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین اور جناب
رسول اللہ صلعم کے سامنے دعوی کرتے دیکھو ہم نے ویسی ہی آئتین بنا دی ہین
جیسے تم مریم بنت عمران کی شان مین لائے ہو اور ذراسی بات مین فان لم تفعلوا
ولن تفعلوا کے دعوی کو توڑ دیتے یا ایک شخص محمد نام آج نبوت کا دعوی کرے
اور اپنی شان مین پہر اپنا اعجاز آئتین لاوے ما محمد الا رسول قد خلت
من قبله الرسل محمد رسول اللہ اور ایک کتاب بنا کر اسکے عنوان مین لکھے

Marfat.com

ذلک الکتاب لاریب فیہ وھذا کتاب انزلناہ مبارک لیدبروا آیاتہ
ولیتذکر اولوالالباب۔ کتاب احکمت آیاتہ ثم فصلت من لدن حکیم خبیر
اور اپنی کتاب کو مثل الیہ ٹھہراوے کیا وہ مدعی نبوت اور اُسکی کتاب سچی جانی جائیگی
ہرگز نہین قرآن مجید کے لفظون مین اعجاز ہے تاوقتیکہ کوئی شخص الفاظ قرآنی
کے سوا اور الفاظ جمع کرکے ایک سورت یا کتاب مثل اسکے نہ بناوے دعوی فصاحت
۱۶۴ واعجاز قرآن کا نہین ٹوٹتا **مغالطہ ۱۶۴** اور ایک روز دو شخص ایک کے
روبرو لڑنے تھے وہ شخص منع کرتا تھا کہ تم لڑو نہین وہ باز نہ آئے ایک
نے دوسرے کا سر پھوڑ دیا وہ شخص کہتا ہے کہ مجھے الہام ہوا فقال لھم رسول
اللہ ناقۃ اللہ وسقیاھا فکذبوہ فعقروھا فدمدم علیھم ربھم بذنبھم
فسواھا ولا یخاف عقباھا پھر کہتا ہے مین تین روز متحیر رہا کہ یہان ناقۃ اللہ
کون ہے پھر مین نے دیکھی صورت ایک کی الہام ہوا ہذہ ناقۃ اللہ **ھدایہ**
یہان قاعدہ اعتبار جاری کیا جائیگا گویا صاحب الہام کو ارشاد ہوتا ہے کہ تو ظالم
کو ظلم سے منع کرنیوالا ہے یا تو منع کریگا جیسا صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو عقر
ناقہ سے منع فرمایا تھا اور ظالم و مظلوم کا وہی حال ہوگا جیسا انجام کار ناقہ اور اُسکے
مارنے والون کا ہوا تھا اب نبوت تو باقی نہین رہی کہ صاحب الہام اپنے آپکو
۱۶۵ نبی سمجھے صرف اعتبار اور استنباط ہو سکتا ہے **مغالطہ** علاوہ برین کسی صحابی
یا تابعین سے ثابت نہین کہ کسی نے دعوی الہام کا کیا ہو **ھدایہ** مسئلہ
الہام کا حلت وحرمت کا مسئلہ نہین جو اُسکا ثبوت صحابہ اور تابعین سے ضرور ہونا
چاہئے بلکہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر اس دم تک اگر کسی نے بھی دعوی
نہ کیا ہو اور آج ایک شخص متقی صالح صادق دعوی کرے جو مجھے الہام ہوتا ہے
اور مجھے غیب سے آواز آتی ہے تو ہم اُسکو سچا جانینگے اور بحکم شریعت تمام اہل

اسلام پر لازم ہے کہ اُسکو سچا سمجھین جناب پیغمبر خدا صلعم مومنون کا اعتبار کر لیتے
تھے اللہ جل شانہ فرماتا ہے و یومن للمومنین اگر کہو لا کہون مین سے ایک شخص
کس طرح اس رتبہ کو پہنچگیا ہم کہین گے یہہ امداد غیبی ہے صاحب الہام کا اسمین
کچھہ اختیار نہین یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم جزوی فضیلت
ادنی کو اعلی پر ہو سکتی ہے اگر ملہمین سے کوئی خاص شخص آپکے نزدیک لایق الہام
نہین تو اس شخص پر آپ اعتراض نہ فرمادین آپکو چاہئے اُس نالش صاحب
ملکوت السموات والارض کے حضور مین اس مضمون کی دایر کرین … ہے احکم الحاکمین
تو عادل ہے کمترین کی عمر پچاس سے تجاوز کر گئی کبھی دولت الہام سے اسکو
حصہ نہین ملا بلکہ آجتک یہہ کیفیت ہی سمجھہ مین نہین آئی اور اس آخری زمانہ
مین اس غلام کے ہمعصرون مین سے بعضون کو تو نے اس دولت سے مالا
مال کر دیا ہے۔ فدوی اپنے دل کی کیفیت کچھہ عرض نہین کر سکتا تو خود دانا بینا
ہے جس طرح ہو سکے میرا انصاف فرما استغفر اللہ یہہ آپ کے کہنے کی بات ہے جو
(کسی صحابہ یا تابعین سے ثابت نہین کہ کسی نے دعوی الہام کا کیا ہو) صحیح بخاری
مین روایت ہے آنحضرت نے فرمایا کہ تمہارے سے پہلے امت بنی اسرائیل
مین ایسے لوگ تھے جو غیب سے اُنکے ساتھہ کلام کیجاتی تھی باوجودیکہ وہ نبی نہ تھے
پس اگر میری امت سے کوئی ویسا شخص ہو تو عمر ہو گا اور بیہقی مین ہے صحابہ
کہتے ان الملک ینطق علی لسان عمر یعنی عمر کی زبانی فرشتہ بات کرتے ہین اور فرماتا
عمر کی زبانی سکینہ باتین کرتا ہے۔ اور طبرانی اس روایت کو مرفوعا لایا ہے تکلم
الملائکة علی لسانہ کلام کرتے ہین فرشتے صاحب الہام کی زبانی بلکہ صحیح روایتون
سے ثابت ہے کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ پر آیات قرآنی کا قبل از نزول الہام
ہوا کرتا تھا آپ مانین یا نہ مانین ہم بہ نیت اظہار حق روایات نقل کرتے ہین۔

صحیح بخاری مین ہے اجتمع لنساء النبی صلعم فی الغیرة فقلت عسی ربه ان طلقکن ان یبدله ازواجا خیرا منکن فنزلت کذلک اکٹھے ہو کر زور ڈالا حضرت کی بیویون نے حضرت پر عمر کہتے ہین پس مین نے کہا امید ہے پروردگار اُسکا اگر وہ تمہین طلاق دیدے تمہارے عوض اور عورتین دے تم سے بہتر پس اللہ جل شانہ کی طرف سے یہی آیت نازل ہوئی اور ابن ابی حاتم نے انس سے روایت کیا ہے قال قال عمر وافقت ربی او وافقنی ربی فی اربع نزلت ھذہ الاٰیة کہا حضرت انس رض نے فرمایا عمر نے موافق ہوا مین اپنے رب سے چار چیزون مین نازل ہوئی یہہ آیت ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طین کہا حضرت عمر نے فلما نزلت پس جبکہ نازل ہوئی یہہ آیت قلت مین نے کہا فتبارک اللہ احسن الخالقین پس پروردگار نے نازل کیا فتبارک اللہ احسن الخالقین اور روائیت کی عبد الرحمن ابن ابی لیلی نے ان یہودیا لقی عمر بن الخطاب فقال ان جبرئیل الذی یذکر صاحبکم عدو لنا فقال عمر من کان عدوا للہ و ملائکته ورسله وجبرئیل ومیکال فان اللہ عدو للکافرین قال فنزلت علی لسان عمر تحقیق ملا ایک یہودی عمر بن الخطاب سے پس یہودی نے کہا فرشتہ جبرئیل جسکا ذکر کیا کرتے ہین تمہارے صاحب ہمارا دشمن ہے پس حضرت عمر نے کہا- من کان عدوا للہ وملائکته ورسله وجبرئیل ومیکال فان اللہ عدو للکافرین پس نازل ہوئی آیت جیسی کہ عمر کے زبان سے نکلی تہی ہم کہتے ہین کہ حضرت کی بشارت عمر فاروق کے حق مین پوری ہوئی امر غیب اُنکی زبان پر جاری ہوئے ملائکہ اور سکینہ اُنکے مونہہ چڑہ کے بولے کیونکہ بغیر الہام غیبی کے ایسے کلام کا بیان ناممکن و محال شرعی ہے علاوہ برین ملا صاحب نے چند وجوہ سے ان آیتون کا بعد ذکر الہام ہونے سے انکار کیا ہے ہم اُنکے شبہہ کو معہ جواب لکھتے ہین وجہ اول)

۱۶۶ **مغالطہ ۱۶۶** مین پہلے بیان کر چکا ہون کہ مجھکو مطلق الہام آیات کا انکار
نہین کیا معنے کہ الہام چیزے در دل انداختن ہے اگر کسی کے دل مین کوئی
آیت یاد آجائے تو مضایقہ نہین **ھدایہ** (یاد آنے کا) اطلاق اُس جگہ
کرسکتے ہین جہان ایسی صورت ہو کہ ایک آیت نازل شدہ کسی شخص کو اول یاد
تھی پھر بھول گیا اب دوبارہ اُسکو یاد آگئی ہم وہ مثالین لکھہ چکے ہین جن مین صراحت
ہے کہ ہنوز آیتین نازل نہ ہوئی تہین اور امیرالمومنین عمر پر اُنکا الہام ہوا (وجہ دوم)
۱۶۷ **مغالطہ ۱۶۷** قبل از نزول قرآن یہہ کلمہ اُسکو القا ہوئے قرآن کا القا اُسکو
نہین ہوا کیونکہ قرآن اُسوقت نہین تہا جب وحی رسول اللہ پر لیکر آیا تب کلام اللہ
تہا **ھدایہ** قرآن مجید حضرت پر نازل ہونے سے پہلے ہی کلام الٰہی تہا اور
کلام معجز تہا حضرت پر نازل ہونیکے سبب اعجاز کی صفت اسمین پیدا نہین ہوئی
کیا قرآن مجید بشر پر اُترنے کی جہت سے اعجاز کی صفت رکھتا ہے نہین بلکہ
کلام الٰہی ہونیکے سبب وہ معجز ہے اور قرآن مجید اُسوقت سے کلام الٰہی ہے
جسوقت رسول کریم صلعم نبی ہو کر دُنیا مین نہ آئے تہے اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔
شهر رمضان الذی انزل فيه القرآن مہینہ رمضان کا وہ ہے جسمین اُتارا گیا
ہے قرآن۔ انا انزلناه فی لیلة القدر ہم نے نازل کیا قرآن کو شب قدر
مین بلکہ حضرت پر نازل ہونے سے پہلے ایک ہی رات مین جو ماہ رمضان کی شب
قدر تہی سارا قرآن ایک دفعہ لوح محفوظ سے نچلے آسمان پر جسکو سماء دُنیا کہتے ہین
نازل ہوا اور سماء دنیا پر نازل ہونے سے پہلے لوح محفوظ مین لکھا ہوا تہا فرمایا انه
لقرآن كريم فی كتاب مكنون بیشک یہہ قرآن ہے عزت والا لکھا ہوا بیچ کتاب
(لوح محفوظ) مین بل هو قرآن مجيد فی لوح محفوظ بلکہ وہ قرآن ہے
بزرگ لکھا ہوا لوح محفوظ مین۔ فی صحف مكرمة مرفوعة مطهرة بايدی سفرة

Marfat.com

گواہ ہیں سرۃ قرآن مجید لکھا ہوا ہے بیچ اوراق کے جو عزت والے ہیں بلند اور پاک
جو ہاتھوں میں ہیں کاتبوں بزرگ اور نیک کے اور روایت کی ابن انضریس اور
ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے اور صحیح کہا ہے اسکو ابن ابی حاتم نے
اور روایت کیا ہے ابن مردویہ نے اور بیہقی نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہ سے آیت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر کی تفسیر میں قال انزل القرآن فی
لیلۃ القدر جملۃ واحدۃ من الذکر الذی عند رب العزۃ حتی وضع
فی بیت العزۃ فی سماء الدنیا ثم جعل جبرائیل ینزل علی محمد بجواب کلام
العباد و اعمالھم فرمایا ابن عباس نے نازل ہوا قرآن شب قدر میں ایک ہی
رات میں سارا اس کتاب میں سے جو پاس رب العزت کے ہے یہانتک جو رکھا
گیا بیت العزت میں جو نچلے آسمان میں ہے پھر جبریل لیکر اترتے رہے محمد صلعم
پر بندوں کی باتوں اور عملوں کے جواب ۔ ملا صاحب آپ ہی انصاف فرماویں
کہ جس صورت میں متکلم نے اپنے علم میں کسی کو مخاطب ٹھہرا کر ایک کلام کی اور لپنے
دفتر میں لکھ رکھی مگر اپنے قاصد کی زبانی مرسل الیہ کو نہ پہنچائی کیا جب تک وہ
کلام قاصد کے ذریعہ سے نہ پہنچائی جائے وہ متکلم کی کلام نہ کہلائیگی کیا آپکی
عقل کا یہی مقتضا ہے یا آپ ضد میں آکر ایسی باتیں کرتے ہیں ام تامرھم احلا
مھم بھذا ام ھم قوم طاغون اگر یہہ قاعدہ تسلیم کیا جاوے (کہ جب تک کلام
بواسطہ رسول ادا نہ کی جاوے وہ متکلم کی کلام نہیں ہو سکتی) تو لازم آئیگا کہ خود یہ
قرآن مجید اور توریت و زبور و انجیل اور ان صحائف کے جو بواسطہ جبریل امین انبیاء
علیہم السلام پر نازل ہو چکے ہیں اور کچھ کلام الہی نہ ہو حالانکہ پروردگار فرماتا ہے
قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی
ولو جئنا بمثلہ مددا ۔ تو کہہ اگر سمندر ہو سیاہی واسطے (لکھنے) میرے رب کے

باتون کے البتہ نپٹ چکے سمندر پہلے ختم ہونے میرے رب کی باتون کے اگر دوسرا بھی لاوین ہم ویسا ہی اُسکی مدد کو۔ افسوس آپ فخر سے ایسے قواعد وضع کرتے ہین جو

۱۶۸ صریح آیتون کے مخالف ہین (وجہ سوم) **مغالطہ ۱۶۸** یہ بات کہین سے ثابت نہین ہوتی کہ اُن لوگون کی ہی کلام تہی اور اللہ تعالیٰ نے بعینہ ہی اُتاری **ھدایہ** کیون نہین صحیح روایتون سے ثابت ہے کہ جو اُن لوگون کی کلام تہی اللہ تعالیٰ نے بعینہ وہی نازل فرمائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا **صلعم** کے ازواج مطہرات سے کہا عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن فنزلت کذلک پس اسی طرح الفاظ نازل ہوئے اور فرماتے ہین مین نے کہا فتبارک اللہ احسن الخالقین پس اسی طرح خدا نے نازل فرمایا اور عبدالرحمن نے اس مطلب کو بصراحت تمام ادا کیا ہے فرماتے ہین فنزلت علی لسان عمر آیت اُن الفاظ سے نازل ہوئی جو الفاظ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر جاری ہوئے تھے ان روایتوں سے اُن الفاظ (جو عمر رض کی زبان پر جاری ہوئے تھے) اور آیات کے ایک ہونے مین کچھ شک نہین رہتا آپ والنستہ ایسی مثالین لائے ہین جن مین احتمال باقی رہے اور بعلم دہوکا کہائین (وجہ

۱۶۹ چہارم) **مغالطہ ۱۶۹** کلام جو اُنکے مونہہ سے نکلی ہے گئے اتری ہوئی نہین اور کسی کتاب مین لکہی ہوئی نہین تہی بطور بولی اپنی کے اُنہون نے اپنے مونہہ سے نکالی **ھدایہ** کیا خوب آپ اس بات کے ہی قایل ہین جو ایک عرب کا رہنے والا آدمی اپنی بولی اور محاورہ کے موافق قرآن مجید کی سی آئتین بنا سکتا ہے۔ این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔ آپ ابہی دہائی دیتے تہے کہ جو آئتین قرآن مجید مین نازل ہو چکی ہین اور لوگ لاکہہ دفعہ انکو پڑہ ہی چکے ہین اُن آئتون کا بہی الہام از راہ اقتضا ہونا جائز نہین کیا وجہ جو الہام کے سبب وہ آیت آیت قرآنی نہ رہیگی اور یہہ قباحت لازم آئیگی جو وہ الہام اعجاز مین آیت قرآنی سے مقابلہ کر سکتا ہے اب خود

بات تک مقرر ہوگئے کہ لوگون کی بے تکلف بول چال کبھی قرآن مجید کی سی ہوتی تھی
من حضر لاحیہ وقع فیہ اس صورت مین اعجاز قرآن مجید کا باطل ہوگیا جو چاہے
ویسی کلام بنالے اور ایک سورۃ کیا بچاس سورتین مرتب کرکے فاتوا بسورۃ من مثلہ
کا مقابلہ کرے **مغالطہ ۱۷۰** اگر کسی نے دعوی کیا ہی ہو اور کوئی صحاح سے
ثابت کردے تو اسپر بھی یہی اعتراض آویگا خواہ صحابہ ہو یا تابعین وغیرہم **ہدایہ**
بضمن ہدایت نمبر (۱۶۱) بحث تحدی واعجاز مین ہم اس اعتراض کا جواب مفصل لکھہ
چکے ہین ملا صاحب کو صحابہ اور تابعین کا طریقہ پسند نہین اس لئے بڑی جرات سے ان پر
اعتراض کرتے ہین اور بڑی نفرت سے کہتے ہین (خواہ صحابہ ہو یا تابعین وغیرہم)
مغالطہ ۱۷۱ اس مقام پر اگر کوئی تعاقب کرے کہ صحاح ستہ مین وارد ہے
کہ رسول اللہ صلعم بوقت افتتاح صلوۃ آیت وجہت وجھی الیک اخیر تک پڑھتے
تھے اور اپنی کلام سے مانتے تھے اگر رسول اللہ صلعم اپنے آپکو متکلم ٹھہراتے تھے تو
اسپر بھی اعتراض وارد ہوتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ قرات قرآن کی نماز مین یا غیر نماز
مین نقلا وحکایۃ ہے۔ **ہدایہ** واہ یہہ حافظہ اور دعوی اجتہاد کا انی وجہت
وجھی للذی فطر السموات والارض کو آپ وجہت وجھی الیک لکھتے ہین۔
بہین خواری امید ملک داری اگر کوئی شخص بوقت دعا اور سوال کے یا بہ نیت اظہار
عجز اور خلوص کے وہ آیتین جن مین اس قسم کا مضمون ہو پڑھے اور اپنے آپکو مراد لیوے
تو عندالشرع بے شبہ جائز ہے جب جناب رسول اللہ صلعم مقام دعا اور تضرع مین آیات
قرآنی پڑھتے اپنی ذات مبارک کو مراد رکھتے چنانچہ ان روایات سے جن مین اس قسم
کی دعاؤن کا ذکر ہے ہمارے بیان کی صداقت پائی جاتی ہے ملا صاحب کا قول (کہ
قرات قرآن کی نماز مین یا غیر نماز مین نقلا وحکایۃ ہے) صحیح ہے مگر دعا اور تلاوت مین
فرق ہے تلاوت اور قرات کے وقت جو کچھ پڑھا جاتا ہے وہ بر سبیل حکایت ہوتا

برخلاف دعا کے دعا اور سوال کے وقت اگر دعا مانگنے والا آئیت متضمن معنے دعا پڑھ
حکایت از غیر شخص کا قصہ سمجھ کر پڑھتا رہے اور اپنے آپکو مراد نہ رکھے تو زمانیے
کیا فائدہ مقام افتتاح صلوۃ دعا اور تسبیح و تمجید کی جگہہ ہے نہ تلاوت اور قرات کی
جناب رسول اللہ صلعم جب قربانی کرتے بہ نیت انکسار و اظہار اخلاص کے یہی آیت
وجہت وجہی پڑھتے اور نسائی اور ابن ماجہ مین روائیت ہے کہ نماز تہجد مین تمام
رات جناب پیغمبر خدا صلعم ایک ہی آئیت پڑھتے تھے ان تعذبہم فانہم عبادک
وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم حضرت شفیع المذنبین گنہگاران امت کے
حق مین دعا کرتے تھے اور کہتے تھے اگر تو انکو عذاب کرے [illegible] تیرے
بندے ہین اور اگر تو مغفرت کرے انکے لیے پس تحقیق [illegible]
حالانکہ پروردگار نے قرآن مجید مین خبر دی ہے کہ حضرت عیسی [illegible] علیہ السلام الی کلمات
سے میدان حشر مین تضرع اور دعا کرینگے اور صحیح بخاری [illegible]
ہے جس سے ہمارا مطلب کمال صراحت سے ثابت ہوتا ہے [illegible]
السماں فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہم فلما
توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیء شہید ان تعذبہم فانہم عبادک
وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم اور تحقیق کہ یہ لوگون کو بائین طرف [illegible]
یعنے قیامت کے دن [illegible]
مین انکا شاہد حال تھا جب تک مین انمین موجود تھا پس جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو ہی تھا
نگہبان ان پر اور تو ہر چیز پر حاضر ناظر ہے اگر تو ان کو عذاب کرے [illegible] تیرے بندے
ہین اور اگر تو مغفرت کرے [illegible] غالب حکمت [illegible] صلعم سے فرمایا
کہ یدع بہا رجل مسلم فی شیء الا استجاب لہ [illegible] احمد و ترمذی [illegible]
یونس علیہ السلام جو [illegible]

Marfat.com

شخص نے مگر قبول ہوا واسطے اُس کے۔ روایت کیا اِسکو احمد اور ترمذی نے پروردگار نے یونس علیہ السلام کے قصہ مین حکایتًا اِس دُعا کا ذکر فرمایا ہے اور آنحضرت تمام دعا کرنیوالے مسلمانون کو اِسکی اجازت دیتے ہین اور فرماتے ہین کہ یہہ اللہ کا اسم اعظم ہے۔ اور جنگ خیبر مین جب آپ دشمنون کی سرزمین مین جا اُترے اُسوقت یہ کلمات فرمائے انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین تحقیق جسوقت ہم آن اُترتے ہین کسی قوم کے میدان مین پس مصیبت کا دن نکلتا ہے ڈرائے گئے لوگون پر۔ قرآن مجید مین مشرکان مکہ کو وعید ہے تم عذاب الٰہی پر دلیری مت کرو ہمارا عذاب ایسا ہے اذا نزل بساحتہم فساء صباح المنذرین جسوقت اُتر پڑیگا عذاب اُنکے میدان مین پس بری مصیبت کی صبح ہوگی ڈرائے گئے لوگون کی اصل آیت مین لفظ نزل غائب کا صیغہ تہا جسکا فاعل ہے عذاب آنحضرت نے نزلنا جمع متکلم کا صیغہ فرمایا اور ضمیر جمع کو فاعل بنایا اور ایساہی لفظ ہم (ضمیر جمع مذکر غائب) کو جو راجع ہے طرف کفار مکہ کے حذف کرکے اُسکی جگہ قوم فرمایا اور اہل خیبر کو مراد کہا۔ اور خلیفہ ثالث امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے بحالت محاصرہ دیوار پر سے سر نکالکر باغیون کو مخاطب کرکے فرمایا یقوم لا یجرمنکم شقاقی ان یصیبکم مثل ما اصاب قوم نوح او قوم ہود او قوم صالح وما قوم لوط منکم ببعید رواہ ابن ابی شیبہ اے میری قوم نہ کمائیو میری ضد سے ایسی چیز جس سے پہنچے تمکو (عذاب) جیسا پہنچا نوح علیہ السلام کی قوم اور ہود کی قوم اور صالح کی قوم کو اور لوط علیہ السلام کی قوم تم سے کچھہ دور نہین روایت کیا ہے اسکو ابن ابی شیبہ نے۔ قرآن شریف مین ہے کہ شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو اِس سے مخاطب فرمایا تہا اور خلیفہ ثالث نے محمد بن ابی بکر اور اُنکے ساتہیون کو خطاب کیا طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما نے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے بیعت کے پیچہے یہ بات کہی بایعنا ایدینا ولم تبایع قلوبنا اُسکے ساتہ ہاتہ ہمارے ہاتہون نے

بیعت کی ہے اور ہمارے دلون نے بیعت نہین کی آپ نے سُنکر فرمایا فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیوتیہ اجرا عظیما یس جو شخص عہد توڑیگا پس سواے اسکے نہین کہ بدعہدی کریگا اوپر نفس اپنے کے اور جو کوئی پورا کرے جسپر اقرار کیا اللہ سے وہ دیگا ثواب اُسکو بڑا یہہ آیت بیعت الرضوان والون کے حق مین نازل ہوئی تہی خلیفہ چہارم نے اپنی بیعت والون کے حق مین پڑہی صحیح بخاری مین ہے کہ حضرت ابو موسی نے کسی شخص کو ایک مسئلہ مین فتوی دیا اور اُس شخص کو کہا جاؤ حضرت ابن مسعود کے پاس وہ بہی میرے فتوی کے موافق فتوی دیگا جب وہ شخص ابن مسعود کے پاس آیا اور ابو موسی کی بات اُسکو سنائی ابن مسعود نے کہا قد ضللت اذا وما انا من المھتدین اقضی فیھا بما قضی النبی صلعم الحدیث یعنے تحقیق گمراہ ہوجاؤن مین (اگر ابو موسی کے موافق فتوی دون) اور نہ ہون مین راہ پانیوالون مین سے مین حکم کرونگا وہ جو حکم کیا رسول صلعم نے دیکہو قرآن مین قد ضللت کے متکلم رسول اللہ ہین اور ابن مسعود نے اپنے آپکو متکلم کردیا - قرآن وحدیث مین ایسی مثالین بہت پائی جاتی ہین اگر سب کو لکہین تو ایک دفتر بنجائے ناظرین کو یاد ہوگا ہمارے ملا صاحب نے پہلے یہہ قاعدہ وضع کیا تہا جو سب ذکر اور دعا توفیقی ہین یعنے اُنہین الفاظ کے ساتہہ دعا کرنی جایز ہے جو الفاظ قرآن وحدیث مین آگئے ہون مثلا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین اب فرماتے ہین کہ دعا ماثورہ پڑہتے وقت اگر کوئی شخص اپنے آپکو مراد رکہیگا تو گنہگار ہوگا مثلا ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین - رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین - رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین - جو شخص ان دعاؤن کو پڑہے تو یہہ سمجہے کہ مین حضرت آدم اور حضرت ایوب اور حضرت زکریا علیہم السلام کا قصہ بیان کرتا ہون اور اسکے لئے جناب الہی سے کچہہ نہین چاہتا

قرینه یعنی دعاے ماثوره وغیر ماثوره سب سے لوگون کو روکتے هین هم ایسے محتاج
نهین هین دعا کرتے هین جو خدا اسکو هدایت کرے۔ **مغالطه ۱۷۰** ایسا هی
اور بعض ادعیات حکایتاً هی هین جیسا که التحیات کیونکه اگر حکایت نه هو تو التحیات مین
نداو خطاب واقع هے جیسا که السلام علیک ایها النبی اور خطاب حاضر کو هونا هے رسول
الله صلعم حاضر نهین بلکه حیات هی نهین اگر اسکو حکایت شب معراج کا پڑهنا نه مقرر کرین
تو اسپر دو اعتراض وارد هوتے هین ایک خطاب غیر موقع دوم کلام فی الصلوة یعنی
صلوة هے اسیواسطے علما نے تصریح کی هے که اسکا پڑهنا حکایة هے اس مسئله کو
شیخ عبد الحق نے اپنی تصانیف مین مصرح لکها هے **هدایه** ملا صاحب آپ اور شیخ
عبد الحق کو کیونکر معلوم هوا که شب معراج مین بطور راز و نیاز کے الفاظ التحیات کے پڑهے
گئے تهے اور پیچهے تمام امت محمدی کو بطور حکایت پڑهنے کا حکم هے شاید آپ اور شیخ صاحب
اس رات مین آنحضرت کے ساته گئے هونگے چشم دید حال آپ بیان کرتے هین ورنه اس
قصه کی صداقت پر کوئی سند معتبر لائیے آپ تو صحاح پر عمل کرنیوالے هین کسی صحیح سند
سے ثابت کیجئے نه سکے تو روایت حسن یا ضعیف هی لائیے مگر اتنا خیال رہے جو کتب
موضوعه حدیث کا حواله دیا جاوے ورنه شیخ جیسے متاخرین کا قول سند نهین هو سکتا درحقیقت
یه قصه بالکل غلط هے کسی محدث نے اپنی کتاب مین نقل نهین کیا ایسی بے اصل
بات کا نقل کرنا گویا الله اور رسول پر بهتان باندهنا هے۔ آنحضرت فرماتے هین کفی بالمرء
کذبا ان یحدث بکل ما سمع آدمی کی دروغگوئی کی یهه کافی علامت هے جو کچهه
کسی سے سنے سو آگے کهدے اس حدیث کا مقصد یه هے که آدمی بازاری گپ
کا اعتبار نه کرے اور افواهی باتون کو نقل نه کرتا پهرے۔ لوگ ناقل کے اعتبار پر
اس بات کو سچ سمجهتے هین حالانکه فی نفس الامر وه بات جهوٹی هوتی هے۔ ملا صاحب نے
نسیم [illegible] جنازه پڑهنے والے سے یه قصه سنکر نقل کردیا هے اور دل مین سمجه لیا

دیکھو کو خلق نقارہ خدا) ایسی مشہور بات کی کچھہ تو اصل ہوگی صحیح بخاری میں عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم ہم لوگون کو قرآن مجید کی
طرح التحیات سکہلاتے اور ہم آنحضرت کے ایام حیات میں السلام علیک ایہا النبی کہتے
تھے اور بعد وفات کے السلام علی النبی کہنے لگے۔ بہلا اگر صحابہ کرام بسبیل حکایت پڑہتے
ہوتے تو کاف خطاب کو کیون ترک کرتے نقل میں تصرف جائز نہیں ہوتا باقی جواب
ہے کہ جو لوگ بعد رحلت حضرت رسالت مآب کے السلام علی النبی بغیر کاف خطاب کے
پڑہتے ہے اُن پر کوئی شبہ وارد نہیں ہوتا نہ غائب کو خطاب نہ کلام فی الصلوۃ البتہ
یاران نبی صلعم مین سے بو لوگ بایام قیام دنیا و نیز بعد رحلت بطرف ملا اعلی کاف
خطاب سے السلام علیک کہتے رہے اُن پر آپ معترض ہو سکتے ہین پس اُنکا جواب
یہہ ہے کہ بے شک نماز مین کلام کرنا منع ہے مگر جہان اللہ اور رسول کا حکم ہو وہان
کچہہ مضائقہ نہین بلکہ وہ بولنا ہی عین عبادت ہے [illegible]
[illegible] اور آنحضرت نے اُنکو آواز دی حضرت ابی [illegible]
سے فارغ ہوکر حاضر خدمت شریف ہوئے اور عذر [illegible]
جانتا اللہ جل شانہ فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ و للرسول [illegible]
کہ اے اہل ایمان مان کرو تم اللہ اور رسول کے [illegible]
التحیات مین اگر تکلم پایا جاتا ہے تو کچہہ مضائقہ نہین [illegible]
مجید کی طرح لوگون کو سکہلائی ہے جب رسول خدا باذنت گفتگو [illegible]
ہے رہا خطاب غائب یا میت اسکا جواب یہہ ہے کہ بیشک حقیقتاً رسول خدا [illegible]
[illegible] نہین مین مگر علما مین ابو داود و بیہقی روایت کرتے مین ما من احد یسلم
علی الا رد اللہ علی روحی ارد علیہ السلام جب کوئی شخص مجہہ کو سلام کرتا ہے
اُسوقت اللہ جل شانہ میری روح مجہہ پر لوٹاتا ہے اور مین اُسکو جواب سلام کا دیتا ہون

پس جبکہ ہمارا سلام آپکو پہنچ جاتا ہے اور آپ ہمکو جواب بھی دیتے ہین تو یہہ خطاب غیر محل نہ ٹھہرا اور دوسری روایت مین ہے ان للہ ملائکتہ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام رواہ النسائی وابن حبان فی صحیحہ والحاکم وصحح تحقیق اللہ کے فرشتہ ہین سیر کرنیوالے زمین مین مجہہ کو پہنچاتے ہین میری امت کی طرف سے سلام روایت کیا اس حدیث کو نسائی نے اور ابن حبان نے روایت کیا اپنی صحیح مین اور حاکم نے روایت کیا اور صحیح کہا ان دونون حدیثون کی رو سے اگر کوئی شخص نماز مین یا خارج از نماز بوقت درود یا سلام کے رسول اللہ صلعم کو حکماً مخاطب سمجھے تو بیشک جائز ہے ایک روایت مین ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بحالت خطبہ منبر پر چڑہ کر صحابہ کبار کے ایک جماعت کے روبرو لوگون کو التحیات پڑہنا بتلایا اور اس مین لفظ سلام کاف خطاب کے ساتھہ یعنے السلام علیک سکھلایا کسی صحابی نے اسپر انکار نہ فرمایا گویا تمام صحابہ کا اسپر اتفاق اور اجماع ہوا جائے حیرت ہے کہ ملا صاحب اجماع صحابہ پر اعتراض کرتے ہین اور پہر اس سے بڑہ کر فرماتے ہین (رسول خدا صلعم) حاضر نہین بلکہ حیات ہی نہین ناظرین انصاف پسند ملا صاحب کے ان دونون اعتراضون کو پیش نظر رکہہ کر اس قصیدہ نعتیہ کو ملاحظہ فرماوین جو آپ نے اپنے رسالہ کے اخیر مین الحاق کیا ہے اسمین کہین آپ سلام سنے آن حضرت کو مخاطب کرتے ہین کہین اور کلام سے ہی کوئی پوچھے یہہ خطاب کس قسم کا ہے - اگر شعر گوئی کے وقت حقیقتاً رسول اللہ صلعم کو حاضر اور سمیع جانکر مخاطب کرتے ہو تو شرک صریح لازم آئے گا آخر یہی کہوگے ہم نے شعرا کے قاعدہ کے موافق رسول اللہ کو حاضر و سمیع فرض کر لیا ہے مگر حقیقتاً ایسا نہین پس جو کام بتقلید شعرا آپ کے لئے جائز ہو جاتا ہے کیا باتباع سنت سنیہ نبویہ باقتدا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہمارے اور آپکے حق مین جائز نہین ہوسکتا ملا صاحب نے اس قصیدہ مین شاعرانہ کا بڑا زور دکھلایا ہے سچ پوچھو تو گویا شاعری

کی طرح نہ توڑی ہے نظم ناموزون قافیہ نادار بہت سے عربی الفاظ غلط ہم اس موقع پر اگر پورا تعقب کرین تو ایک الیسی ہی اور کتاب بنجاوے چونکہ ہمارے مبحث سے یہ بات خارج ہے اور ناظرین رسالہ کے اوقات بوقت مطالعہ ناحق ضایع ہوگی اس لیے ہم صرف اُن غلطیون کا ذکر کرتے ہین جو احکام شرعیہ کے خلاف ہین مثلاً کلمات شرک یتزکیہ نفس تزلیل اہل سنت والجماعت تاکہ طالبان حق کلمات شرک زبان پر نہ لاوین اور ایمہ دین کو منسوب بضلالت نہ کرین اور ملا صاحب جیسے اپنے مونہہ سے میان مٹھو بنتے ہین ویسے ہی اُنہین معصوم صفت نہ سمجھ بیٹھین بلکہ اس آیت کریمہ کا لحاظ رکھین والشعرا یتبعہم الغاون الم تر انہم فی کل واد یہیمون وانہم یقولون مالا یفعلون شاعرون کی پیروی کرتے ہین بہکے ہوے لوگ اور شاعر وہ بات کہتے ہین جو نہین کرتے۔ اول آپ بسم اللہ کرتے ہی فرماتے ہین بجان ودود زہ دانش فزود نشو ونما ✻ زنور علم وعمل کرد گوہرم یکتا ✻ یعنی خاندان عقل و دانش مین ترقی بخشنے علم کامل اور اعمال صالح کے نور سے میرا وجود یکتا اور تمام زمانہ مین بے نظیر کر دیا سبحان اللہ ہم ایسے اور ہم ویسے خاندان دانش کون جنکو آپ خود ہی گرفتار شرک اور بدعت جانتے ہین اور ہمیشہ رد کرتے ہین ہج وہی آپکی ذات پر صفات کے سبب علم و دانش کا گھرانہ اور جاے فخر ہوگیا خیر ہمین اس سے کیا غرض نیک ہون یا بد ان آیات قرآنی اور ملا صاحب کی لن ترانی کو دیکھنا چاہیے اللہ جل شانہ فرماتا ہے ھو اعلم بکم اذ انشاکم من الارض واذ انتم اجنۃ فی بطون امہاتکم فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقی وہ خوب جانتا ہے تمکو اُس وقت سے جب سے تمہین پیدا کیا زمین مین سے اور جبکہ تم تھے بچے اپنی ماؤن کے پیٹ مین پس مت ٹھہراؤ تم اپنے آپکو وہ خوب طرح جانتا ہے اُن لوگون کو جو متقی ہین اور فرمایا الم تر الی الذین یزکون انفسہم بل اللہ یزکی من یشاء کیا نہین دیکھا تو نے اُن لوگون کی طرف جو پاک بتلاتے ہین اپنے آپکو بلکہ اللہ ہی پاک کرتا ہے جسکو چاہتا

جب۔ دیکھو یہ شعر ان آیات کے خلاف ہے یا نہین جس بات سے خداوند کریم نے
روکا ہمارے بہادر شاعر نے اُسی کا دعوی کیا کالاے بر بریش خاوند دوم آگے
چلکر کہتے ہین ؏ زبیۂ کفر وضلالت زراہ فسق وفجور ؎ بہ پیری وبجوانی بری بنود وجدا
کفر اور گمراہی کے جنگل اور فسق اور فجور کی راہ سے بڑہاپے اور جوانی مین بری اور جُدا
رہا ہون۔ صراح مین لکھا ہے فسق بیرون شدن بندہ از فرمان لیں جس نے حکم سے
باہر قدم رکھا نافرمان اور گنہگار ہوا آپکو کمال علم وعمل کے ہوا عصمت کا بھی دعوی ہے یہ
فرماتے ہین کبھی ہم نے گناہ نہین کیا کبھی عقاید باطلہ کے سبب گمراہ نہین ہوئے
جیسے ہوش سنبھالا سنبھلے ہی رہے انبیا علیہم السلام متہمات بذنوب تھے معافی مانگتے
رہے اور خداوند کریم نے انکو مغفرت کی خوشخبری دیکر تسلی بخشی چنانچہ فرمایا لیغفر
لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر تاکہ اللہ بخشے تیرے اگلے پچھلے گناہ باقی
تمام اہل ایمان خائف ہین اپنے گناہون سے ڈرتے ہین توبہ کرتے ہین معافی چاہتے
ہین وہ چاہے بخشے یا پکڑے وہ کون ہے جو کبھی دائرہ حکم سے باہر نہین۔ لیکن اگر بلا حضرت
اپنے نفس سے ایسا ہی حسن ظن رکہتے ہین جیسا اُنہون نے یہان بیان فرمایا ہے تو
غالباً توبہ واستغفار بھی نہ کرتے ہونگے اسی اپنے رسالہ کے اول مین لکھتے ہین کہ
جب مجھے رسالہ قول سدید ہاتھ آیا تب طریقہ عمل بالحدیث نصیب ہوا اور رسالہ محمدیہ
دیکھکر وہ باطل عقاید زائل ہوئے جو مدت العمر سے نقش خاطر تھے یہ دونون رسالہ
جناب کو اس بڑہاپے کی عمر مین دستیاب ہوئے ہین واللہ اعلم یہ کس وجہ سے ایام
جوانی کی نیک بختی اور ضلالت کی نفی جتلاتے ہین کیا عقاید باطلہ جو مرکوز خاطر تھے وہ
ضلالت نہ تھی سوم ان شعرون مین آپ تمام اہل سنت والجماعت کو گمراہی سے
منسوب کرکے فرماتے ہین بجان نفور زاہل مذاہب شتی۔ کہ غرق بحر ضلال اندحرق نار ہوا
نہ شافعی و نہ حنفی نہ مالکی مذہب ؏ نہ نقشبندی وچشتی ودنی کذا وکذا یعنی کہتے ہین بدل

وبحان نفرت ہے مختلف مذہبون سے جو گمراہی کے دریا مین غرق ہے اور
ہوائے نفسانی کی آگ سے جلے ہوئے۔ نہ مین شافعی ہون نہ حنفی نہ مالکی مذہب۔ نہ
نقشبندی ہون نہ چشتی نہ انبیا اور اولیا۔ حضرت کو اتباع سے بہت نفرت ہے اپنی ہی ایجاد
پر بہت خوش ہین بقول شخصے۔ نان جو با روغن گندہ بہ اگرچہ گندہ مگر ایجاد بندہ بہ
اس لئے سلف صالحین کو بُرا کہتے ہین اپنا دین اور اُنکے اتباع حافظان شریعت
و پاسبانان سنت ہین انہین کے ذریعہ سے ہمکو دین پہنچا انہون نے بیان کیا فلان
حدیث صحیح فلان ضعیف فلانی حدیث ناسخ ہے فلانی منسوخ وہی لوگ احادیث کے
راوی ہین اور وہی ناقل انہین کی کتابون سے آج تمام اُمت سند پکڑتی ہے اور
انہین کے اعتبار پر دار کار ہے اگر وہ حنفی و شافعی ہونے کے باعث گمراہ تھے تو
اُنکی روایت کا کیا اعتبار ہے امام بغوی۔ دار قطنی۔ نووی ذہبی۔ ابن حجر عسقلانی
ابن عبدالبر۔ طحاوی۔ زیلعی۔ ابن جوزی۔ ابن تیمیہ حرانی۔ ابن قیم جوزی۔ محمد شوکانی
وغیرہ جو مقلد [illegible] فقیہ تھے اور صدہا اور ایسے سبھی ائمہ اربعہ کے مذاہب کی طرف منسوب
ہوتے تھے اگر یہہ سب گمراہ ہین تو فرمائیے ہدایت والا کون ہے طالب حق کو چاہئے
بزرگان دین کو اپنا پیشوا سمجھے اور انکا اتباع کرے جن مسائل مین [illegible]
اُنکی پیروی چھوڑکر حق کا اتباع کرے نہ خوارج کی طرف بدگوئی کرے [illegible]
طرح اندھی تقلید مین پھنسے۔ ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان
ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف الرحیم اے رب ہمارے
بخش ہمکو اور ہمارے بھائیون کو جو ہم سے سابق تھے ایمان مین اور نہ کر ہمارے
دلون مین مومنون کی بُرائی کا کینہ اے رب ہمارے بیشک تو ہے مہربان رحم والا
دیکھو اس آیت سے بدظنی اور بدگوئی کی کیسی ممانعت پائی جاتی ہے [illegible]
حدیث نبوی ہے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ جو لوگون کا شکر نہ کرے [illegible]

وہ اللہ کا شکر ہی نہین کرتا اُنکی مساعی جمیلہ کی شکر گذاری ہم پر واجب ہے اگر ہم مُلّا صاحب سے سوال کرین کہ جو کچھ آپ جانتے ہین یہہ کہان سے سیکھا تو اور کچھ جواب نہ بن پڑیگا سوا اِسکے کہ مقر ہون یہہ سب اُنہین کا فیض ہے۔ چہارم یہان آپ شرک کا اقرار کرتے ہین۔ منم کہ بغرہ نامم بنام صاحب تست بجہ علی ولی ملقب بجا تم الخلفا مین ہون جو میرے نام کی روشنی اے نبی اللہ تیرے یار کے نام سے ہے۔ جسکا نام ہے علی خدا کا ولی اور خلفاء کا ختم کرنیوالا اِس شعر مین آپ نے رسول خدا کو مخاطب کیا اور بصراحت تمام یہہ بات تبلائی کہ غلام علی کے نام مین لفظ علی جسکی طرف لفظ غلام کی نسبت ہے وہ امیر المومنین علی کا نام ہے خدا کا نام نہین یضاهؤن قول الذین کفروا قاتلهم الله خدا اُنکو مارے مشرکون جیسی بات مونہہ سے نکالتے ہین۔ خداوند کریم فرماتا ہے لن یستنکف المسیح ان یکون عبد الله ولا الملئکة المقربون نہین انکار کرتا مسیح اللہ کا بندہ ہونے سے اور نہ مقرب فرشتے۔ تمام انبیا اور حضرت خاتم المرسلین کا فخر ہے کہ وہ اللہ کے بندے کہلاوین اور جہان پروردگار نے قرآن مجید مین کسی کو مہربانی سے یاد کیا ہے اُسکو عبد کا لقب دیا ہے افسوس آپ نے اپنے نام کی ایسی شرح کی جو سارا بھرم کہودیا اگر کوئی اور شخص آپکے نام کے ایسے معنے کرتا تو ہم بلحاظ آپکی مولویت کے کبہی اعتبار نہ کرتے۔ غیر خدا کی طرف عبودیت کی نسبت کرنی شرک ہے جسکو شک ہو وہ اِس آیت کی تفسیر دیکہہ لے فلما اتاهما صالحا جعلا له شركاء فيما اتاهما فتعالى الله عما يشركون اب ہم مُلّا صاحب سے استفتا کرتے ہین کہ غلام حسین اور میران بخش اور نگاہیا نام رکہنا بہی جائز ہے یا نہین بلیوا تو جروا عجب کو جو سنت ہے بدعت کہنا اور شابہت مشرکین پر فخر کرنا خاص مُلّا صاحب کا حصہ ہے فالی الله المشتكى واليه یرجع الامر ناظرین کو ہم ایک بات اور جتلاتے ہین کہ مُلّا صاحب نے اپنے قصیدہ مین دعوی کیا تہا کہ اسماء مبارکہ نبی کو بعلم اسماء الہی

کی طرح سب توقیفی ہین یعنے جو نام شریعت سے ثابت ہین اور قرآن حدیث مین آگئے
ہین وہی اطلاق کیجاینگے سوا اُن ناموں کے اور نام اگرچہ وہی معنے رکہتا ہو اطلاق
کرنا درست نہین چنانچہ فرماتے ہین (اپنے پر لازم کرلیا کہ بجز اُس لفظ کے کہ حدیث
مین وارد ہوا ہے استعمال نہ کرونگا) اور اِس قصیدہ مین برخلاف شرط اور التزام کے
ایسے نامون سے آنحضرت کو نامزد کیا ہے جنکا کتاب اللہ اور سنت سے کچہہ ثبوت
نہین مثلاً مکمل عیون ۔ حیا ۔ میك ۔ حفی صفی اگر دعوی ہے تو قرآن وحدیث
سے بعینہ یہی نام نکالکر دکہلاوین اور ناظرین رسالہ ہذا اپنی اطمینان اور ہماری صداقت
کے واسطے اسماء نبوی جو نزہۃ نام الہی کے ساتہہ چہپے ہوئے ہوتے ہین پڑہ کر
دیکہہ لیں اُن مین کہین یہ نام نہ ہونگے بلکہ بعضے نام تو ایسے ہین کہ اُنکا خلاف
شریعت سے پایا جاتا ہے مثلاً مقتدائے ملایك حضرت فرماتے ہین کہ جبرئیل
علیہ السلام میرے معلم تہے اور نماز سکہلانے کو میرے امام ہوئے اور آپ فرماتے
ہین کہ رسول اللہ مقتدائے ملایک ہین یہہ ہین کتاب و سنت کہین ثابت کرو جو رسول
اللہ مقتدائے ملایک ہین اور فرشتون پر آپکی اقتدا لازم ہے ہمارے نزدیک اسماء
نبوی توقیفی نہین ہین کیونکہ اسماء نبوی کے توقیفی ہونے پر کوئی دلیل کتاب و سنت مین
بلکہ کوئی قول کبرائے امت سے نہین پائی جاتی ہے لہذا ہم کہتے ہین جو تعریفی [illegible]
ہوئے صفت مختصہ باہتمال کے سبب آپکی ذات بابرکات پر اطلاق ہو سکتے ہین [illegible] ہین صرف یہہ
١٧٣ جتانا منظور ہے کہ ملا صاحب اپنی بات کے بہی پابند نہین ہین **مغالطہ ٢٠** [illegible]
جاننا چاہئیے کہ فقہا رحمہم اللہ نے استعمال آیات قرآنی اپنی کلام سے خواہ تضمین
سے ہو خواہ اقتباس سے منع فرمایا ہے اور کفر لکہا ہے تضمین اور اقتباس قریب المعنی
ہین حاصل معنے اسکے یہہ ہین کہ دوسرے کی کلام کے مضمون کو اپنی کلام کے
مضمون مین لے آنا اور اُسکو اپنی جنس کلام سے کردینا [illegible] سباق [illegible] کلام سے

نکال دینا **ھدایہ** ملا صاحب نے اقتباس اور تضمین کے بیان ایسے
بیان کئے جو بالکل غلط ہین آپ فرماتے ہین تضمین اور اقتباس کے معنے ہین
کسی کی کلام کا مضمون اپنی کلام مین لانا اس غلطی سے صاف ثابت ہے کہ آپکو
علم سے بالکل مس نہین شاید تلخیص ہی نہین پڑہی صاحب تلخیص لکھتا ہے اما
التضمین فھو ان یضمن الشعر شیئاً من شعر الغیر یعنے تضمین یہہ ہے کہ دوسرے
شعر کو بالفاظہا اپنے شعر مین کوئی لے آوے بلکہ غیاث اللغات بہی نہین دیکہی
غیاث اللغات مین ہے تضمین وہ آوردن شعر مشہور دیگرے در شعر خود اور تلخیص مین
ہے واما الاقتباس فھو ان یضمن الکلام شیئاً من القرآن او الحدیث لا انہ منہ
اور غیاث مین ہے اقتباس آنکہ از قرآن یا حدیث در عبارت خود آوردن
وبیکہ اشارت شد یعنے اقتباس کیا چیز ہے اپنی کلام کے ضمن مین قرآن مجید کی کوئی
آیت یا حدیث کا کچھہ حصہ لانا بدون جتلانے اس بات کے کہ یہہ قرآن یا حدیث
مین سے ہے غرض شعر کی تضمین کو اصطلاح مین تضمین کہتے ہین اور آیت و
حدیث کی تضمین کو اقتباس آپنے دونون کو ایک کر دیا اور تضمین و اقتباس مین
جو یہہ شرط تہی کہ شعر یا آیت و حدیث کو بالفاظہا اپنی کلام مین داخل کرے بدل کر
نقل معانی کو تضمین و اقتباس مقرر دیا اور یہہ قید (پہلے سیاق سے نکال دینا)
اپنی طرف سے بڑہا دیا۔ صاحب تلخیص لکھتا ہے وھو ضربان مالم ینقل فیہ
عن معناہ الاصلی کما تقدم وخلافہ یعنے اقتباس دو قسم ہے ایک وہ جو معنی
اصلی سے نہ پہیرا جاوے دوسرا یہہ جو معنے اصلی سے منتقل ہو جاوے غرض دونو
قسم کو اقتباس قرار دیا جاتا ہے ایک ہی مین حصر نہین کیا باقی رہا تحقیق مسئلہ اقتباس متعلق
واضح رہے کہ کلام اللہ کا اقتباس جائز ہے چنانچہ ہدایت نمبر (۱۷۱) مین بحوالہ احادیث
وغیرہا ہم بخوبی ثابت کرچکے ہین اور اس مقام پر بہی چند روایات پیش کیجاتی ہین کہ حق

انذبارلان معلوم ہوجاوے - جب رسول اللہ صلعم خیبر کو پہنچے یہہ کلمات فرمائے انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین قرآن مجید مین ہے فاذا نزل بساحتہم فساء صباح المنذرین - نزل غایب کا صیغہ تہا جسکا فاعل ہے عذاب آنحضرت نے نزلنا جمع متکلم کا صیغہ فرمایا اور ضمیر جمع کو فاعل بنایا اور ایسا ہی لفظ ہم جو راجع ہے طرف کفار مکہ کے حذف کرکے اُسکی جگہہ قوم فرمایا اور اہل خیبر کو مراد رکہا اور قربانی ذبح کرتے وقت فرمایا انی وجہت وجھی للذی فطر السموات والارض علی ملۃ ابرھیم حنیفا وما انا من المشرکین قرآن مجید مین حکایت ہے ابراہیم علیہ السلام سے اور رسول اللہ صلعم نے اس موقع پر اپنے آپ کو فاعل وجہت کا ٹہرایا اگر رسول اللہ کو فاعل وجہت نہ بناوین تو لفظ علی ملۃ ابرھیم رجو حال ہے فاعل وجہت سے) نہین بنتا اور فرمایا ادہر والاعمال تبعا الی قولہ علے الساعۃ ادھی وامر جملہ والساعۃ ادھی وامر آیت قرآنی ہے آپنے اپنی کلام مین ملالیا اور فرماتے تہے اللھم فالق الاصباح وجاعل اللیل سکنا والشمس والقمر حسبانا اقض عنی الدین واغننی من الفقر - فالق الاصباح حسبانا تک قرآن کی آئیت ہے رسول اللہ صلعم اپنی دُعا کے ضمن مین لائے - حضرت ابن مسعود نے فرمایا قد ضللت اذا وما انا من المتھدین اقضی فیھا بما قضی النبی صلعم الحدیث یعنے تحقیق مین گمراہ ہوجاؤن (اگر ابو موسی کے موافق فتوی دون) اور نہ ہون مین راہ پانے والون سے مین حکم کرونگا وہ جو حکم کیا رسول اللہ صلعم نے دیکہو قرآن مین قد ضللت کے متکلم رسول اللہ ہین اور ابن مسعود نے اپنے آپکو متکلم ٹہرایا اور آیت قرانی کو اپنی کلام مین درج کردیا - اور عبداللہ بن عمر نے کہا طاف رسول اللہ صلعم بین الصفا والمروۃ سبعا وقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ - قد کان سے حسنۃ تک قرآن مجید کی آئیت ہے عبداللہ بن عمر اپنی کلام

کے سیاق مین لائے اور ابوبکر صدیق نے اپنے وصیت نامہ مین لکھوایا۔ انی
استخلفت علیکم بعدی عمر بن الخطاب فاسمعوا لہ واطیعوا وانی لم آل اللہ
ورسولہ ودینہ ونفسی وایاکم خیرا فان عدل فذلک ظنی بہ وعلمی فیہ
وان بدل فلکل امرئ ما اکتسب والخیر اردت ولا اعلم الغیب وسیعلم الذین
ظلموا ای منقلب ینقلبون والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آیت قرآنی کو اپنی
کلام کے ضمن مین داخل کر دیا۔ ان روایات سے اقتباس کے دونون قسمون کا
جواز ثابت ہوا۔ اور اس قسم کی روایات صحیحہ بہت ہین انکے استیعاب کے واسطے
سفر طویل چاہئیے اس مختصر مین سب کا استیفا نا ممکن ہے پس اگر کوئی گمنام فقیہہ
برخلاف احادیث نبویہ و قواعد فقہیہ مسلمانون کو ناحق کافر کہیگا تو کیا وہ فی الواقع کافر
ہوجائینگے معاذ اللہ بلکہ وہ خود فقیہہ نہین جو ایسا فتوی دے۔ فقہا کے نزدیک اگر
سو وجہ کفر کی ہو اور ایک اسلام کی تو بھی کافر کہنا جائز نہین چہ جائیکہ ایک ہی وجہ
کفر اور برائی کی نہ ہو اور لوگون کو کافر کہا جائے۔ خاص کر ملا صاحب پر سخت افسوس
ہے اتباع حدیث کے مدعی ہوکر ایک فقیہہ کے کہنے سے صرف اقتباس کلام الٰہی کے
سبب سے جو اخبار و آثار سے ثابت ہے مسلمانون کو کافر بتلاتے ہین اور اندھی
تقلید مین پڑتے ہین۔ طرفہ یہہ ہے کہ جتنی مثالین ملا صاحب تضمین و اقتباس کی لائے
ہین کسی معنے کر وہ ٹھیک نہین۔ صحیح معنے تو آپ جانتے ہی نہ تھے خانہ ساز تعریف
کے موافق بھی اُن مثالون مین تضمین نہین پایا جاتا۔ چنانچہ ہم موافق ہر دو تعریف کے
آپکے شبہات کا جواب دینگے **مغالطہ ۱۷۴**۔ اب چند مثالین اقتباس اور ۱۷۴
تضمین کی فارسی اور عربی سے لکھی جاتی ہین مولوی جامی فرماتے ہین بیت ۔ شد ز
سبوحیان گردون صلا دہ۔ کہ سبحان الذی اسری بعبدہ۔ مولوی صاحب نے پہلے
مصرعہ کے مضمون کے سے تہیئت سبحان الذی ملائی ہے اور قرآن کے سیاق سے

کے نزدیک **ھدایہ** کے نزدیک تضمین اور اقتباس ایک چیز ہے اور دونون کی
تعریف یہہ ہے جو دوسرے کی کلام کا مضمون اپنی کلام مین لاوے - اس شعر مین
بالفاظ دوسرے کا قول نقل کیا گیا ہے پس نہ تضمین پائی گئی اور نہ اقتباس - اور
موافق اصطلاح کے اُسکو تضمین نہین کہہ سکتے - تضمین کی تعریف ہے دوسرے کا
شعر اپنے شعر مین درج کرنا اور آیت سبحان الذی شعر نہین - رہا اقتباس اصطلاحی لغوی
اس شعر مین پایا جاتا ہے مگر شاعر نے سبحان الذی کو قول ملایکہ کہہ کر اپنے شعر کے
مصرعہ آخری مین درج کیا ہے - نہ ایسے طور پر کہ قول حق جل وعلی ہونیکا احتمال ہی باقی
ہو - الغرض اس شعر مین تضمین واقتباس کسی طرح پائے نہین جاتے - ہان مولوی
جامی پر اس نقل کی تصحیح کا سوال باقی ہے **مغالطہ ۱۷۵** - اور سعدی صاحب ۱۷۵
فرماتے ہین - زینہار از قرین بد زنہار * وقنا ربنا عذاب النار - اور حافظ کہتا ہے -
چشم حافظ زیر بام قصر آن حوراسرشت * شیوہ جنات تجری تحتہا الانہار داشت *
دیکھو دونون شاعرون نے قرآن کو سیاق سے نکال دیا ہے اور اپنی کلام مین درج
کر دیا **ھدایہ** کسی تعریف کے موافق ان دونون شعرون مین تضمین نہین
اور قرآن کو سیاق سے نکالا سعدی نے قرین بد کی تکلیفون اور برائیون کو عذاب
جہنم نہین ٹھرایا اور موذی ہم نشین کی مجاورت کو دوزخ قرار دیکر یہہ آیت نہین پڑہی
اسکے صحیح معنے یہہ ہین کہ اے پروردگار بری صحبت سے محفوظ رکھیو تاکہ ہر وقت کے
ملاپ سے میرے دل کا میلان اُس طرف نہ ہو جائے اور اُس میلان کے سبب
تیرا قہر نازل نہ ہو چنانچہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم
النار اور تم مت جھکو ظالمون کی طرف پس تمہین چھو لیگی آگ - حضرت شیخ نے برے
یار کو موجب دخول نار بتا کر اسکی صحبت سے پناہ چاہی اور دعاے ماثورہ پڑہی - آپ
اگر اسی پر بھی کافر کہتے ہین تو اسکا انصاف اللہ کے سامنے ہوگا - اور حافظ نے اپنے

شعر مین کسیکا مضمون نقل نہین کیا۔ الفاظ نقل کئے ہین۔ آپکی اصطلاح موافق
تضمین اور اقتباس نہین پایا جاتا اور اصطلاح علما کے بموجب تضمین نہین کہہ سکتے کیونکہ
جنات تجری کسیکا شعر نہین۔ ہان اقتباس ہے لیکن قرآن کو سیاق سے نہین نکالا
حافظ نے لفظ شیوہ کہہ کر اس شبہ کو دور کر دیا یعنے چشم حافظ نہر اور قصر شاہد جنت
نہین بلکہ حافظ کا رونا قصر کے نیچے کہڑا ہو کر جنات تجری تحتہا الانہار سے مشابہت رکہتا
ہتا۔ آپ نے غضب کیا قصور فہم سے شعرون کے معانی لگاڑ کر کفر کا فتوی جاری
کر دیا۔ اگر ایسا ہی ہے تو آپکے اس رسالہ کے اول بسم اللہ لکہی ہے اور آخر مین الحمد للہ
رب العالمین اور الی اللہ المشتکی وہو علیم بذات الصدور اب خود اپنے حق مین اس اقتباس
کرنے پر کیا فتوی دوگے۔ ایک برجستہ جواب مین آپکو بتلاتا ہون یہ آپ کہہ دین ہم
مرفوع القلم ہین۔

مغالطہ ۱۷۶ ابوقاسم رافعی کا قول ہے **شعر** دعہم وزعم الملک یوم ۱۷۶
غرورہم بہ فسیعلمون غدا من الکذاب۔ آیت قرآن مین مرجع عام ہے اور
اور اس نے مرجع اسکا بادشاہون کو ٹہرایا ہے جو اپنے دعوی پر غرور کرتے ہین
اور قرآن کو سیاق سے نکالدیا۔

ھدایۃ ملا صاحب کی تعریف کے موافق اس شعر مین ہی تضمین اور اقتباس
نہین پایا جاتا۔ اور یہہ جو آپ فرماتے ہین (آیت قرآن مین مرجع عام ہے اور
قرآن کو سیاق سے نکالدیا) مرجع عام نہین بلکہ خاص ہے خاص قوم صالح کا ذکر
ہے۔ اور اگر مرجع عام فرض کیا جاوے جیسا آپ نے بیان فرمایا ہے تو اس صورت
مین کچھہ اعتراض ہی باقی نہین رہتا۔ کیونکہ حکم عام اپنی تمام افراد پر صادق آسکتا ہے
مثلاً ان اللہ لا یہدی کید الخائنین۔ اللہ نہین چلاتا فریب دغا بازون کا
یہہ آیت عام دغا بازون کے حق مین ہے اور ایسی ہی ویل للمطففین خرابی ہے

کم تولنے والون کو اس آیت مین تمام کم تولنے والون کو وعید ہے اگر بوقت وعظ
آپ ان آیات قرآنی سے کسی خیانت کنندہ یا کم تولنے والے کو ڈرائینگے تو بگفتہ
فقیہہ گناہ لازم آئیگا۔ ہرگز نہین۔ حکم باعتبار مورد عام ہو یا خاص عام سمجھا جائیگا
اور تمام افراد کو شامل ہوگا۔ صحابہ سے لیکر آجتک علماء کا یہی طریقہ ہے۔ صورت
خاص مین دلیل عام سے سند پکڑتے ہین ایسا ہی شاعر نے سلطنت پر غرور کرنے
والون کو ڈرایا ہے الغرض چارون شعرون مین ملا صاحب کی تعریف کے موافق تضمین
اور اقتباس نہین پایا جاتا اور تعریف صحیح کے موافق بہی کسی مین تضمین نہین اور
۱۷۷ مغالطہ نہ قرآن کو سیاق سے نکالا **مغالطہ ۱۷۷** تتمہ الفتاوی مین ہے جو شخص
بدلے کلام اپنی کے استعمال کلام اللہ کو کرے کافر ہوتا ہے۔ جیسا کہ ازدہام آدمیون
کو دیکھ کر کہے فجمعناہم جمعا **ہدایۃ** ملا صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ ہم اپنے
مسئلہ کو آیات و احادیث صحیحہ سے ثابت کرینگے اور اس مقام مین بجائے کتاب و
سنت کے ایسی کتابون سے سند پکڑتے ہین جو ٹھیک ٹھیک اس آیت کریمہ کا
مصداق ہین ان ہی الا اسماء سمیتموہا انتم وآباؤکم ما انزل اللہ بہا من
سلطان یہہ صرف نام ہین جو رکھے ہین تمنے اور تمہارے آبا و اجداد نے نہین اتارا
کی اللہ نے انکی (صحت) کی کچھ دلیل۔ فرمایا اللہ جل شانہ نے ان الحکم الا للہ
حکومت نہین کسی کے سواے اللہ کے۔ کوئی کسی کے کہنے سے کافر نہین ہوتا صاحب
تتمہ جیسے فقیہہ اور آپ جیسے ملا ہزار فتوی چہاپین۔ زیادہ تر افسوس اس بات کا
ہے جو آپ فقہا کی غرض نہین سمجھے۔ انکا مطلب یہہ ہے کہ بجائے کلام اپنی کے
بطریق استہزاء توہین کلام الہی کو لانا کفر ہے مطلقاً اقتباس منع نہین ہے۔ چنانچہ
فتاوی ظہیریہ مین صاف لکہا ہے اگر کسی شخص کے پاس پیالہ بہر کر لاوین اور وہ
دیکھ کر کہے وکاسا دہاقا بطریق مزاح کے وہ کافر ہو جائیگا۔ لیکن اگر آپ صاحب

Marfat.com

فتاویٰ کی تقلید کرنی چاہتے تھے تو یون فرماتے جو شخص آیت یا حدیث سے
ٹھٹھا کریگا وہ کافر ہوجائیگا آپ نے مطلق تضمین و اقتباس کو کفر ٹھہرا دیا۔ اور تمام
اہل مذاہب کو غرق بحر ضلالت کہتے تھے انہین کی تقلید سے خود گرداب ہلاکت میں
غوطہ کہانے لگے۔ **مغالطہ ۱۷۸** اور محیط مین ہے جو شخص لوگون کو
جمع کرکے کہے فحشرناہم فلم نغادر منہم احدا یا کہے فجمعناہم جمعا یا کہے
فجمعناہم عندنا کافر ہوتا ہے **ہدایہ** مصنف محیط کا حال معلوم نہین
مگر ہمارے ملا صاحب کو قرآن مجید مین کمال مہارت کا دعویٰ ہے شاید یہہ
فقرہ کو نقل کرتے ہوئے غور سے نہین دیکھا۔ ورنہ فجمعناہم عندنا کو آیت قرآن
مین شمار نہ کرتے۔ اور اگر سوچ سمجھہ کر آپ یہہ فتویٰ دیتے ہین تو یہہ سمجھا جائیگا
کہ آپکے نزدیک عربی بولی مین کلام کرنا کفر ہے **مغالطہ ۱۷۹** اور بزازیہ
یا صاحب تتمہ فتاویٰ نے لکھا ہے کہ سنا مین نے بعض اکابر سے کہتے تھے کہ
جو شخص اسکے مقام مین کہے بسم اللہ جیسا کہ کوئی پوچھے کہ داخل ہون مین یا چڑہ
جاؤن یا کہے آگے آؤن مین یا چلا جاؤن مین وہ شخص جواب دے بسم اللہ یعنے
مین نے تجھہ کو اذن دیا کافر ہوتا ہے اور روٹی آگے رکہہ کر کہنا بسم اللہ کافر ہونے
ہدایہ اس مفتی نے بڑی ٹھوکر کہائی اور ایسی بات کہی جو خالی نہ جائیگی جسکے
حق مین یہہ فتویٰ تکفیر جاری کیا گیا ہے اگر وہ مستحق اسکا نہ ہوا تو کہنے والے کو ہرگز
نہین چھوڑتا اتنی سمجھہ ہی نہین کہ بسم اللہ کا متعلق اکثر مقدر ہوتا ہے یعنے متکلم کی
مراد ایسے موقع پر بسم اللہ کہنے سے یہہ ہوتی ہے ادخل باسم اللہ اور کل باسم اللہ
جیسے کتابون اور رسایل کے شروع مین بسم اللہ کے ساتھہ ابتداء اصنف متقدم کہتے ہین
پس اس بے دلیل اور ذلیل فتوے سے لازم آتا ہے کہ تمام جہان کافر ہوجائے
خاص کر اہل علم اور صاحب تصنیف جو اپنی کتب اور رسایل کے عنوان میں قدیم سے

Marfat.com

بسم اللہ لکھتے رہے ہیں وہ سب کافر ہو جاوینگے العیاذ باللہ جس نے گھر میں آنے والے یا کوٹھے پر چڑھنے والے یا دسترخوان کے آگے جھک کر کھانے والے کو کہا بسم اللہ تو اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ کا نام لیکر اندر آجا یا کوٹھے پر چڑھ جا یا کھانا شروع کرو۔ اس نے تبرکاً و تعظیماً اللہ کا نام لیا آپ فرماتے ہیں کافر ہو گیا۔ اس فتوی میں فقہا سے بھی دس قدم آگے بڑھ گئے انہوں نے کتاب اللہ کی بے ادبی سے منع کیا تھا آپ نے تعظیماً نام لینے سے بھی منع کردیا

۱۸۰ **مغالطہ ۱۸۰** میں کہتا ہوں کہ فقہا نے لکھا ہے ملا علی قاری خواہ غصے ہوں یا راضی کیا بھلا کلمہ کفر کا جہاں میں مستعمل ہو جائے تو جائز ہو جاتا ہے نعوذ باللہ من ذلک **ھدایہ** ملا صاحب آپ گھبرائیے نہیں ملا علی کی خطا اور تقصیر بتلائیے کیا انہوں نے کسی آیت سے انکار کیا یا حدیث سے سر پھرا ہے جو آپ اسقدر ناخوش ہیں اور کیا اکراہ طبع سے انکو زمرہ فقہا سے جنکے سرگروہ آپ ہیں [illegible] صرف مسئلہ تکفیر کی مخالفت کے سبب آپ ناراض ہیں تو اس میں ملا علی کا کچھ قصور نہیں۔ اس مسئلہ پر کوئی دلیل شرعی نہ تھی ملا علی نے بے دلیل بات کا انکار کردیا۔ آپکے پاس کوئی سند ہو تو لائیے۔ ہم بھی آپکے ساتھ متفق ہو کر علی قاری کو ملامت کرینگے۔ اور اگر کتاب و سنت سے سند نہیں ملتی اور صرف تتمۃ الفتاوی اور امثال ذلک کا قول ہے تو ملا علی نے کچھ گناہ نہیں کیا۔ تمام اہل تحقیق بے سند مسئلوں سے انکار کرتے چلے آئے ہیں انہوں نے بھی انکار کردیا بلکہ ملا علی کا قول ان سے ہزار درجہ بڑھکر معتبر ہے۔ تعجب ہے ابھی آپ فقہا کو گرداب ضلالت کے حوالے کرتے تھے اور ابھی انکے خلاف پر ملا علی کو ڈانٹنے لگے۔ گویا فقہا انبیا ہیں انکی مخالفت جائز نہیں

۱۸۱ **مغالطہ ۱۸۱** نزل کا مرجع خود پیغمبر خدا ہی ہیں صلعم اور ہم کا مرجع قوم ہے **ھدایہ** ہم نے

Marfat.com

ممکن تھے کفار مکہ عذاب الٰہی پر دلیری کرتے تھے تب اللہ نے یہہ آیت اونکے حق
نازل فرمائی اقول اس آیت شریفہ کا اس طرح ہے افبعذابنا یستعجلون
فاذا نزل بساحتہم فساء صباح المنذرین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس ہمارا عذاب
یہہ جلدی چاہتے ہیں۔ پس جوقت وہ (عذاب) آن اوتر یگا اونکے میدان مین پس
بری ہوگی صبح ڈرائے گئے لوگون کی۔ نزل کا فاعل عذاب ہے اور ہم
کی ضمیر اہل مکہ کی طرف پھرتی ہے۔ سیاق قصہ کے مخالف اور
تمام مفسرین کے خلاف آپنے یہہ معنے بنائے ہین۔ اب
ہم آپکو دیکھین یا آپکی اس تفسیر کو۔ اللہ اکبر
خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم
فساء صباح المنذرین
والحمد للہ رب العالمین

یا رب غفران طغت اقلامنا	یا رب معذرۃ من الطغیان
مجبوۃ وجھک خیر مسئول بہ	وبنور وجھک یا عظیم الشان
وبک المعاذ ولا ملاذ سواک ان	تمنن غیاث کل ملاذ لھفان
ولک المحامد کلھا حمدا کما	یرضیک لا یفنی علی الازمان
وعلی رسولک افضل الصلوات و	التسلیم منک واکمل الرضوان
وعلی صحابتہ جمیعا والالی	تبعوھم من بعد بالایمان

نہ تنہا ہمین تحریف باطل و بے بنیاد نموده بلکہ تحریفات صریحہ بعد از وفات امام الہدی مولینا عبد العزیز رضی اللہ عنہ در قرآن شریف آغاز نہاده نو نوشتہ جملۂ آن تحریف اینست ۔ آنکہ عبد الغنی الہ شاه از زبان نقاش مسموع گردید کہ مصنف تحقیق الکلام بر مصرع اول کلمہ تحت نوشتہ بود این کلمہ کفر سنگو ند تا جرم از سید ثناء اللہ مرقوم الصدر استفسار مقصود این کلام نمودم در جواب نوشتند۔ فیا بالفتح والمد سپری شدن صبح سپری گردیدن اول و فتح ثانی یعنی گذشتہ و آخر شده و بسر رسیده و نا چیز مصطلحات و جمع آنہا و برہان و مدار الافاضل و مؤید الفضلاء در سراج اللغات نوشتہ سپری بروزن جگری طے کرده شده و ہمہ تمام و آخر مستعمل مشتق از سپردن انتہی بس معنے ثنائی الہ موافق ایشان تحریف کرده بسر رسید و بگذشت در قضائے الہ و طاعت الہ و مراد از خدا آخر شد یعنی بود در طاعت و عبادت خدا تعالیٰ معنی خلاف انبیاء بعیده فہو از ز عبارت انتہی بعبارتہ بلکہ اسقفی عنہ

وجوب الزكوة في اموال التجارة

ورد علي سوال من بعض الاحبة هل في اموال التجارة زكوة ام لا فكتبت في جوابه الاحاديث الآتية واكتفيت بها وما زدت عليها من تلقاء نفسي ولا من اقوال العلماء رحمهم الله فعن ابي ذر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في الابل صدقتها وفي البقر صدقتها وفي الغنم صدقتها وفي البز صدقته رواه الدارقطني والحاكم وصححه وقال الحافظ ابن حجر اسناده لا باس به وعن سمرة بن جندب كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرنا ان نخرج الزكوة مما نعد للبيع رواه الدارقطني وابو داود والبزار وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يامرنا ان نخرج الزكوة من الرقيق الذي نعده للبيع رواه الدارقطني والبزار وعن زياد بن حدير قال بعثني عمر مصدقا فامرني ان آخذ من المسلمين من اموالهم اذا اختلفوا بها للتجارة ربع العشر ومن اموال اهل الذمة نصف العشر ومن اموال اهل الحرب العشر اخرجه ابو عبيد وعبد الرزاق ورواه الطبراني في الاوسط مرفوعا وسكت عليه الحافظ ابن حجر في التلخيص مع شدة فحصه في تصحيح الاحاديث وتضعيفها من ذلك الكتاب وعن حماس قال مررت على عمر بن الخطاب وعلى عنقي ادم احملها فقال الا تؤدي زكاتك يا حماس فقلت ما لي غير هذا واهب في القرظ قال ذاك مال فضع فوضعتها بين يديه فحسبها فوجدته قد وجب فيها الزكوة فاخذ منها الزكوة رواه الشافعي واحمد وابن ابي شيبة وعبد الرزاق وسعيد بن منصور والدارقطني وعن رزيق بن حكيم ان عمر بن عبد العزيز كتب اليه ان انظر من مر بك من المسلمين فخذ مما ظهر من اموالهم من التجارات من كل اربعين دينارا دينارا رواه مالك في الموطا والشافعي۔

وروى البيهقي من طريق احمد بن حنبل ثنا حفص بن غياث ثنا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال ليس في العروض زكوة الا ما كان للتجارة وعن ابن عمر في كل

كل مال في عبيد او تجارة او دواب او بز للتجارة تدار فيه الزكوة رواه عبد الرزاق و...
فيا ايها السائل هذا الجواب اراد لبعض افاضل عصرنا فكتب عليه - حديث اول قال ابن
الهمام في الفتح حديث ابي ذر اعله الترمذي عن البخاري بان ابن جريج لم يسمع من عمران
بن ابي انس انتهى وقد ضعف ابن حجر جميع طرقه في الفتح وقال في واحدة منها هذا اسناد
لا بأس به ولا يخفاك ان مثل هذا لا تقوم به الحجة على انه قد قال ابن دقيق العيد الذي
رواه في المستدرك في هذا الحديث البز رواه الدارقطني بالزاء لكن من طرق ضعيفة و...
ما لم يحتمل الاحتمال فلا يتم الاستدلال به انتهى ما قال الشوكاني - حديث ثاني وثالث
قال ابن حجر في اسناده جهالة لان خبيب بن سليمان مجهول وجعفر بن سعد ليس
بالقوي وقال في بلوغ المرام اسناده لين وقال الشوكاني في وبل الغمام رواه ابو داود
والطبراني والدارقطني والبزار لكنهما لا تقوم بمثلها الحجة لما في اسناده من المجاهيل قال السيد
عبد الغني الزبيدي في حاشية الدارقطني هذا من صحيفة سمرة التي يرويها عنهم وليس لها
مخرج الا من جهتهم انتهى والاحاديث الباقية ليست بحجة لانها موقوفة كما لا يخفى على ماهر
اصول الحديث وقال الشوكاني واما قول عمر فمما لا نقول بحجيته -

فيا ايها السائل وجاء به عندي فالح علي ان ارفع هذه الاعتراضات وادفع تلك التعقبات
حتى اضطرني الى الكتابة والجاءني الى الاجابة فاقول مستعينا بالله الحديث الاول اخرجه
الحاكم من طريقين ثم قال كلا الاسنادين صحيح على شرطهما واعترض ابن دقيق العيد
كونه على شرط البخاري ودفعه ابن الملقن في البدر بان مراد الحاكم ان الشيخين قد
احتجا بمثل رجال الاسنادين لا انهم من رجالهما معا وتعليل البخاري له بان ابن جريج لم
يسمع من عمران في طريق واحد منهما لا في الطريق الثاني الذي يرويه سعيد بن سلمة عن
عمران وقال فيه الحافظ ابن حجر هذا اسناد لا بأس به وله طريق غيرهما وان ضعفها العلماء
لكن تقرر في اصول الحديث ان مثل هذا الحديث اذا كثرت طرقه صار حسنا بل صحيحا

Marfat.com

قال السيوطي والمقرر في علوم الحديث انه يكون بهذه الصفة اذا وجد له شاهد او متابع
يستحكم لحديثه بالصحة وقال الشيخ محمد اكرم في احسان النظر يكون كل من المتابع والشاهد
[illegible] احتماله وعليه فباجتماعهما تحصل القوة انتهى وقد تمسك الشوكاني في النيل والدراري وغيره
من غيرها في مواضع كثيرة بالاحاديث الضعيفة مستدلين بهذه القاعدة وفي العلم الشامخ
ودونه الضعيف وهو مراتب كثيرة ويحسنه الشواهد وتصحيحه عند بعضهم بالم يكن [illegible] في المتون
انتهى على ان الراوية ممن لا باس به حجة عند ابن معين وعبد الرحمن بن ابراهيم قال ابو زرعة الدمشقي
لعبد الرحمن ما تقول في علي بن حوشب قال لا باس به قال قلت ولم لا تقول ثقة قال
قد قلت لك انه ثقة كذا في الاعلان [illegible] كفى بجهالة [illegible] [illegible]
رواية المستدرك في تصحيحه [illegible] كما صرح به النووي في تهذيب الاسماء واللغات [illegible] الثاني [illegible]
[illegible] قال في اسناده جهالة لكن [illegible] كما قال الشوكاني وصرح ابن عبد البر بان اسناده حسن [illegible]
تحسنه عنده علم برواته وجرح الجهالة [illegible] الرواة [illegible]
[illegible] وقول المعترض في اسناده جعفر [illegible] وليس بالقوي فجرح مبهم لا يقبل [illegible]
يبين سببه كما قال الحافظ الجرح مقدم على التعديل ان صدر مبينا من عارف باسبابه
[illegible] فان كان غير مفسر لم يقدح فيمن ثبتت عدالته انتهى وقد علمت [illegible]
الحديث حسن عند العلماء سوى الحافظ والجرح المبهم للحافظ في [illegible]
قال ابو داود كلما سكت عليه في كتابي هذا فهو صالح للاحتجاج [illegible]
سكت عليها ابو داود ولعبد ابن المنذر [illegible] على حسنه [illegible]
من الحديث الثالث على ان الحديث الضعيف اذا كان معمولا به في القرون المشهود لها
بالخير مقبول عند الائمة كحديث العينان وكاء السه وحديث الماء طهور لا ينجسه شيء الا ما
غلب على ريحه او طعمه او لونه وحديث لا وصية لوارث وامثالها كثيرة وقد اتفقت الائمة على
ان الوضوء [illegible] ولكن هذه الاحاديث الضعيفة فهي مردودة من حيث الاسناد ومقبولة

Marfat.com

من حيث المعاني قال الحافظ في التلخيص تعقب ابن عبد البر على تصحيح من صحح حديث هو الطهور ماؤه ثم حكم مع ذلك بصحته لتلقي العلماء له بالقبول فرده من حيث الاسناد وقبله من حيث المعنى انتهى ملخصا قال النووي اتفق العلماء على تضعيف حديث الماء طهور لا ينجسه شيء الا ما غلب على طعمه قلت ومع ذلك اجمع العلماء على ان الماء القليل والكثير اذا وقعت فيه نجاسة فغيرت له لونا او طعما او ريحا فهو نجس كما قاله ابن المنذر وقال الشافعي وهو قول العامة لا اعلم بينهم خلافا فيه قال الشوكاني وقد اتفق اهل الحديث على ضعف هذه الزيادة لكنه قد وقع الاجماع على مضمونها كما نقله ابن المنذر وابن الملقن فمن كان يقول بحجية الاجماع كان الدليل عنده على ما افادته تلك الزيادة هو الاجماع ومن كان لا يقول بحجية الاجماع كان مستند الاجماع مفيدا لصحة تلك الزيادة لكونها قد تعاضدت بما اجمع على معناها وتلقي بالقبول فالاستدلال بها بالاجماع انتهى قال السخاوي في شرح الالفية اذا تلقت الامة الضعيف بالقبول يعمل به على الصحيح حتى انه ينزل منزلة المتواتر في انه ينسخ المقطوع به ولهذا قال الشافعي رحمه الله في حديث لا وصية لوارث انه لا يثبته اهل الحديث لكن العامة تلقته بالقبول وعملوا به حتى جعلوه ناسخا لآية الوصية وقال العلامة المقبلي في ارواح النوافح شرح العلم الشامخ في تصحيح المعمول به يشتمل انواعا من الضعيف وقد ذكره ابن حجر في مواضع من تلخيص البدر المنير وكذلك غيره فليحفظ فانه قد غلط الناس اليوم فيما قد يقول فيه المحدثون ليس بصحيح او هو ضعيف فيتوهم انه غير معمول به مطلقا ولم يتنبهوا في المعمول به لاصطلاح متاخري المحدثين الا البخاري وهو قول المحدثين الا دليل لو قيل بخلاف ما عليه الاولون والآخرون لساغ انتهى وقد اجمعت سلف الامة على العمل بحديث زكاة اموال التجارة قال الحافظ ابن حجر في الفتح زكاة التجارة ثابتة بالاجماع كما نقله ابن المنذر وغيره فيخص به عموم هذا الحديث انتهى وكذا نقل الاجماع على ذلك الشوكاني في النيل وغيره في غيره وقد اخذها الخليفة الثاني وامر عماله باخذها فما انكر عليه احد من الصحابة قال الطحاوي لا نعلم احدا من الصحابة خالف عمر رضي الله عنه في هذه المسئلة ولا عبرة بمخالفة من خالف اجماع سلف الامة من الظاهرية

Marfat.com

ولو كانوا عدد الشعر والبعر او لم يكن في هذه المسئلة الا قول العشرة بل اتفقوا
[illegible] طيبات ما كسبتم وقوله جل ذكره خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها تم الاستدلال
[illegible] وما كسبتم عام شامل لجميع اصناف المال [illegible] منها شيئا الا بنص
الشارع [illegible] والاجماع الثابت فكيف مع هذه الاحاديث المذكورة [illegible] على الغاية
[illegible] فرض عليهم صدقة تؤخذ من [illegible] على فقرائهم [illegible] عليه
[illegible] من [illegible] هذه بل لعدا كان او غيره [illegible] الفرق [illegible] الكتاب
[illegible] من الشارع [illegible] تخصيص بعض الانواع [illegible] بحكم
[illegible] صلى الله عليه وسلم واما ما [illegible] تطلبت حالا فان [illegible] احمد واعتده
[illegible] الا [illegible] فان [illegible] الذي [illegible] احمد واعتده
[illegible] انما التجارة تبيع [illegible] صلى الله عليه وسلم فقال [illegible] موالي
[illegible] الله فليس عليه فيها زكوة [illegible] الحديث
خلافه لا تشهد له العبارة ولا تحكم له [illegible] اموال التجارة زكوة لما طلبه
[illegible] من خلافه زكوة [illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible] زكوة اموال التجارة
واما الاحاديث الباقية [illegible] خلاف
المنوي [illegible] على اتفاق [illegible]
[illegible] صلى الله عليه وسلم عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين [illegible]
قال اقتدوا بالذين من بعدي ابو بكر وعمر [illegible]
[illegible] لم [illegible] ثبت [illegible] الخلفاء الراشدين [illegible] خير القرون [illegible]
[illegible] عليها بالنواجذ واياك والاصول التي اصلت على شفا جرف هار التي ليس
[illegible] كيف لا يكون قولهم حجة مع ان رسول ربنا امرنا باتباعهم ووعد
[illegible] باقتفائهم فواعجبا نعلم هذا الاصل ثم [illegible] وعقل هذه [illegible] والدعى

Marfat.com

ينسب اليه هذه القاعدة وهو يحتج بها وهو الذي احتج بقول الخلفاء عن
ابن الشافعي رحمه الله قال مرة بمكة سلوني عما شئتم اخبركم عنه من كتاب
في المحرم يقتل الزنبور فقال بسم الله الرحمن الرحيم قال الله تعالى وما آتاكم
وما نهاكم عنه فانتهوا وحدثنا سفيان بن عيينة عن عبد الملك بن عمير عن ر
حذيفة بن اليمان عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اقتدوا باللذين من
وحدثنا سفيان عن مسعر بن كدام عن قيس بن المسلم عن طارق بن
بن الخطاب انه امر بقتل المحرم الزنبور انتهى قال الحافظ ابن القيم و
صحابي آخر فاما ان يشتهر قوله في الصحابة او لا يشتهر فان اشتهر فالذي
من الفقهاء انه اجماع وحجة وقالت طائفة منهم هو حجة وليس باجماع
وقال بعض الفقهاء المتاخرين لا يكون اجماعا ولا حجة وان لم يشتهر قوله
ام لا فاختلف الناس هل يكون حجة ام لا فالذي عليه جماهير الامة
الحنفية صرح به محمد بن الحسن وذكره عن ابي حنيفة نصا وهذا مذهب مالك
في موطائه ودليل عليه وهو قول اسحق بن راهويه وابي عبيد وهو منصوص
موضع واختيار جمهور اصحابه وهو منصوص الشافعي في القديم والجديد
مقرون به واما الجديد فكثير منهم حكى عنه انه ليس بحجة وفي هذه الحكاية
لا يحفظ له في الجديد حرف واحد ان قول الصحابة ليس بحجة وغايته ما
انه يحكي اقوالا للصحابة في الجديد ثم يخالفها وهذا تعلق ضعيف جدا
العين لما هو اقوى في نظره لا يدل على انه لا يراه دليلا من حيث
الدليل رجح عنده منه انتهى هذا اقوال العلماء في قول مطلق الصحابة
الذين امرنا رسول ربنا صلوات الله وسلامه عليه باتباعهم و
بعض النواجذ على سنتهم ولبسطنا الكلام على هذه انه ثلثة

ا نشد که در قوا

Marfat.com

لوكالوا ...

... فيه كفاية لمن ابتغى الحق واراد الانصاف وترك التعصب والاعتساف

... طائفة تدعى اتباع الحديث وهم بمعزل منه يردون الاحاديث المعمولة

... الشارع ... بادنى قدح خفيف وجرح ضعيف ويطرحون اقوال الصحابة وافعالهم

... ضعيف ويقدمون عليها آرائهم الركيكة وافكارهم العليلة ويسمون انفسهم

... الذين يهدمون منار الشريعة النبوية ويهدمون قواعد الملة الحنيفية

بالفرقة المظفرية تركوا الاحاديث المرفوعة ونبذوا الآثار المسندة وتحيلوا ...

... ما بهم صدر موقن ولا يرفع لها راس مؤمن ولست عقدة الانامل على ان اقوال

... والاحاديث التي فيها ما تقابل الاحاديث الصحيحة بل اقول اذا لم يوجد

... الصحابة الصحيح او وجد خلافه وان كان فيه نوع ...

... هذا ... صالح للاحتجاج واجب الاتباع وهذا هو الذي عليه الاولون ...

... عن العلامة المقبلي ولو تاملت كتب المحدثين من الصحاح الستة وغيرها

... تراجم الابواب والاستدلالات بهذا الصنف من الاحاديث ونظرت

... الامة وخلفها عليها لعرفت ان هذا هو الحق الصراح والصدق البواح

... صنف من الادلة لتعطلت ثلث الشريعة بل نصفه والغرض ...

... ان هذا النوع من الادلة ليس بحجة لكونه مخالفا من نهج السلف ...

... وفاقا والآثار موقوفة جرى عليها تعامل سلف الامة وخلفها كما نقلت

... فانه يأخذ بيدي ويدلك ... وهو تولى هداي وهداك والحمد لربي مولاي ومولاك

قطعه تاریخ از نتائج ... سعید حافظ عبد الرشید حسین ...

... عبد جبار ... به اهل دین نمودی ... رساله چون نوشتی ره نمودی

... زینت ... چنان الهام ... ثابت ... سند به نزد اهل ایمان

... تحقیق که ... بی قیمت ... شرح ... مراتب بالا ...

... وان ...

[illegible]

تبیان واجب الاعلام

آنچه [illegible] در این رساله براءت زمرهٔ صوفیه از اتباع ائمه
[illegible] نموده [illegible] و از زمرهٔ صوفیه آن فرقه است که
ایشان [illegible] کتاب الهی و سنت نبوی باشد [illegible] نصائح ایشان [illegible]
[illegible] و بدعت و تعلیم ایشان [illegible] داخله قرآنیه [illegible]
[illegible] ایشان بر نوعی از شرک و معاصی و ثبات بر کتاب و سنت مصطفوی [illegible]
[illegible] باقوال الحافظ ابن [illegible] تلبیس ابلیس [illegible]
[illegible] طائفه [illegible] ایشان [illegible]
[illegible] مطلق و الضلال و الاضلال و طریقه [illegible] اولیاء [illegible]
و وظائف ایشان الفاظ کفریه و کلمات مهمله [illegible] مشائخ و صحبت ایشان
[illegible] طرق غیر مشروعه [illegible] مواعظ و نصائح ایشان [illegible] و تعظیم [illegible]
[illegible] و اعمال ایشان اختلاط با زنان [illegible] مثل اختلاط با مردان [illegible] رفع حجاب
[illegible] محرمات با غیر محرمات و صحبت اطفال [illegible] و غیر ذلک من الفواحش
[illegible] و حالات ایشان از غنا و مزامیر [illegible] که این همه از محرمات
است [illegible] تحقیق الکلام [illegible] صوفیه [illegible]
را [illegible] و البغض و عداوت [illegible] طائفه طاغیه
[illegible] عالمی را از صراط مستقیم [illegible]
[illegible] مسلمان پاک را [illegible]
عصر ما عنقا صفت گشته اند [illegible] از مجالست و صحبت فرقهٔ آخره که [illegible]
نباید و لنعم ما قیل [illegible] ای بسا ابلیس آدم روی هست پس بهر دستی [illegible]
و ما از اتباع ائمه [illegible] اند که در قواعد [illegible] اهل قیاسیه مذهب [illegible]

Marfat.com

حقوق ہیں محفوظ ہیں

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

جلد ۱۳

نمبر [illegible]

بابت [illegible] ھجری مطابق سنہ [illegible] عیسوی

اس دفعہ کی اشاعت میں تین مضمون جداگانہ نکلے ہیں۔

(۱)

فتاویٰ علمای پنجاب و ہندوستان

بحق

مرزا غلام احمد ساکن قادیان

مجموعہ چھ نمبروں (۴-۵ و ۶ و ۷ و نمبر ۱۱ و ۱۲) میں چھپا ہے۔ ان چھ نمبروں کی [illegible] رسالے عظام سے [illegible] عام اغنیا سے (ب) متوسط الحال وسعت والے کم وسعت لوگوں سے [illegible] ہے۔ جو تجزیہ کر مفت پاویں اس سے ایک روپیہ [illegible]۔

(۲)

مباحثہ لدھانہ

[illegible] میں چھپا ہے اور اسکی قیمت حسب شرح و مراتب بالا سے روپیہ [illegible]

(۳)

جواب فیصلہ آسمانی

[illegible] میں [illegible] کے چھپا ہے اور اسکی قیمت حسب شرح مراتب بالا [illegible]

فتویٰ علماء پنجاب و ہندوستان

بحق

مرزا غلام احمد ساکن قادیان

تمہید

کادیانی نے اپنے رسالہ فتح اسلام میں اپنے مسیح موعود ہونیکا دعویٰ کیا تو اس سے اہل اسلام کی پبلک میں ایک عام شور
کی توضیح کے لئے اُسنے ایک رسالہ توضیح مرام مشتہر کیا۔ تو اسنے اس شور کی آگ کو اور بھی تیز کر دیا۔ اور خوب بھڑکایا۔ کیونکہ فتح اسلام
کیا تھا۔ توضیح مرام میں اپنے نبی ہونیکا بھی دعویٰ کیا۔ اور علاوہ بریں بہت سے عقائد کفریہ کا اظہار کیا۔ جو عقائد اسلام
نیچریہ۔ فلاسفہ۔ ہنود۔ یہود و نصاریٰ کے عین مطابق و موافق۔ اس رسالہ کی شاعت سے وہ شور بڑھا تو اُسکے ازالہ
کے بعض حصص چھاپ کر اپنے حواریوں میں متداول کیا۔ اور انہوں نے بذریعہ رسائل و مجالس انکو پبلک میں مشتہر کیا۔ اس
آگ پر کیروسن آئیل (مٹی کا تیل) ڈالدیا۔ کیونکہ اس رسالہ میں اسنے دعویٰ مسیحیت اور نبوت کے ساتھ رسالت کا بھی دعویٰ کیا
بشارت و شہادت نص قرآن (ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد) میں آیا ہے۔ اور علاوہ بریں بہت سے کفریات
حضرت مسیح وغیرہ انبیاء سے تاویل و تحریف انکار کیا حضرت مسیح وغیرہ انبیاء خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب اور
میں فوقیت کا دعویٰ کیا اور ان سب کی توہین کا ارتکاب کیا پھر تو وہ شور عالمگیر ہو گیا اور چاروں طرف سے نعرہ تکفیر و تغریر بلند ہونے لگا
ہر ایک کادیانی نے اچھا اثر نہ دیکھا۔ تو اشاعت رسالہ توضیح مرام ہی کے وقت سے مباحثہ کا بھی اشتہار دیدیا۔ اور اشتہار
میں ان عقائد و مقالات میں جنکو وہ کفر و گمراہی سمجھتے ہیں۔ مجھسے مباحثہ کرلیں تب تک اپنی زبان کو تکفیر اور طعن سے روک رکھیں۔ [illegible]
اور مشکل اور ناممکن الوقوع شروط سے مشروط و مقید کر دیا کہ وہ شرطیں وقوع میں آئیں اور نہ مباحثہ کی نوبت پہونچے جس سے اسکا
دنوں تک مباحثہ ملتوی رہے اور مل سکے اتنے ہی دن طعن و تکفیر سے لوگوں کی زبان بند رہے۔ اور اُسکے عقائد و دعاوی کا کچھ نہ کچھ اثر انکے
مسلمانوں پر ہوتا رہے۔ علماء وقت نے وقتاً فوقتاً اسکی ناجائز شروط کا ابطال اور وہاں کی تسلیم و ترک سے مباحثہ کے لئے مستعد ہونیکا اظہار کیا۔ مگر کادیانی سے
جو اسکا اصلی منشاء و مقصود تھا۔ کچھ ظہور میں نہ آیا۔ یہانتک کہ قضا و قدر نے اسکو اس دوڑتے اور بھاگتے کے ساتھ پھیر اپنے پنجے میں پھنسا دیا۔ اور لودھانہ میں
میں ہار اُس سے مباحثہ کرا دیا۔ جسکی کسیقدر کیفیت نمبر جلد ۱۲ میں شائع ہوئی ہے۔ اس مباحثہ میں جو اُسنے شکست و ہزیمت پائی وہ ناظرین پر پوشیدہ
مخفی نہوگی۔ مگر اسکی دلیری اور بہادری کو دیکھو اور اسپر صد آفرین کہو کہ شکست پاکر بھی دوسرے مباحثہ سے دست بردار نہوا اور اشتہار اگست
پھر مدعی مباحثہ ہوا اور دہلی جا کر خم ٹھوک کر کھڑا ہو گیا۔ اسپر دہلی پہونچکر اسکا تعاقب کیا گیا۔ اور اسکی جملہ شروط جائزہ کو منظور کرکے منظوری مباحثہ کا اشتہار
تو پھر اسنے مباحثہ سے انکار کیا جسکی تفصیل نمبر ۲ جلد ۱۳ میں ہے۔ مگر پھر اسکی شرم و حوصلہ کو دیکھو اور اسپر ہزار آفرین کہو کہ دہلی سے بھاگ کر کادیان میں
پہنچکر وہ اس شکست و ہزیمت کو بھول گیا۔ اور ایک آسمانی فیصلہ (جو درحقیقت شیطانی فیصلہ ہے) اسنے لکھ مارا اور اسمیں پھر مباحثہ کا مدعی بن
[illegible] الزام علماء وقت پر قائم کیا۔ اسپر لاہور و سیالکوٹ پہونچکر اسکا تعاقب کیا گیا۔ اور متعدد خطوط کے ذریعہ اسکو مباحثہ کیطرف بلایا گیا
وہ میدان مباحثہ میں نہ آیا۔ بلکہ جہاں خاکسار پہونچا وہاں سے وہ فوراً بھاگا جسکی کیفیت نمبر [illegible] میں ہے [illegible]
ممکن الوقوع شروط کو پیش کرنے سے ایسے مباحثہ سے مایوس ہو چکا تھا۔ مگر قطع بحث کادیانی کی زبان سے لودھانہ کے مباحثہ تک سکوت نہ [illegible]
اسلام کی [illegible] مشتہر کرنے سے رکا رہا۔ اور جب لودھانہ کے مباحثہ کو وہ ناتمام چھوڑ کر بھاگا۔ اور کبھی بالمقابل نے جلسہ دیکھا یا [illegible] علماء
عام [illegible] ایک استفتاء مرتب کیا جسمیں کادیانی کے خیالات و مقالات درج کرکے انکی بعینہٖ الفاظ شہادت کے لئے اصل عبارت [illegible]
[illegible] نقل کر دیا۔ اور اس استفتاء کا جواب بقیۃ السلف حجۃ الخلف شیخنا و شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین
[illegible] اللہ المسلمین بطول حیاتہ سے حاصل کیا۔ اور پھر ایک خاص سفر اختیار کیا بغرض [illegible] و بھوپال وغیرہ اختیار کرکے اکثر شہر
[illegible] کا توافق رائے حاصل کیا۔ پھر لاہور پہونچکر [illegible] کے جواب [illegible]
[illegible] پنجاب سے جہاں خاکسار خود نہیں [illegible] متداول کیا۔ [illegible] ان مقامات کی شہادات عقائد [illegible]
[illegible] اتفاق علماء ہندوستان [illegible] ہو چکا تھا [illegible]

Marfat.com

ت جنکو علمائے نے کفر و ضلالت کادیانی پر دلیل ٹھرایا ہے۔ کچھ عذر ہو تو اسکو مجمع علما میں پیش کرے۔ اور
تو کرے۔ اور اس بیالہ تکفیر و تضلیل کو جو باتفاقِ علماء اسکے لئے تیار کیا گیا ہے کسی حیلہ سے ٹلا سکتا ہے تو ٹلا دے
ف میں پایا گیا۔ یا اگر وہ انمیں موجود ہیں تو انکا موجب کفر و ضلالت نہونا ثابت کر دے۔ الخرض دفعہ اس
فیصلہ آسمانی میں بلا یا گیا۔ اور اس جواب کو چھاپ کر اسکے پاس بھیجا گیا۔ اور تا طاعت جواب تک اشاعت کیگئی
نے اسطرف رخ نکیا۔ اور مباحثہ کا نام لینا بھی چھوڑ دیا۔ لہذا بعض فتوی کا اب عام اہل اسلام میں مشتہر کرنا
چند تمہیدی امور کا بیان ضروری ہے۔ ناظرین پہلے انکو ملاحظہ فرمالینگے تو فتوی سے زیادہ حظ اٹھائینگے۔
ہیں گو کادیانی کی بڑے زور و شور سے تکفیر ہوئی ہے۔ مگر اصل سوال اور اسکے پہلے اور اصل جواب میں کفر کادیانی سے تعرض نہیں
کہ عقائد کادیانی مندرجہ سوال اسلامی عقائد ہیں یا نہیں۔ اور ان عقائد میں کادیانی پابند و پیرو اسلام ہے یا اسکی پابندی
ان عقائد کے سبب دجال کہلانے کا مستحق ہے۔
نبی۔ مجدد۔ ملہم۔ محدث ہو سکتا ہے۔ یا وہ
صاحب کی طرف سے ہے۔ صرف یہ ہے کہ یہ عقائد اسلامی نہیں اور کادیانی ان عقائد میں پابندی اسلام
مولانا سید محمد نذیر حسین
محدث۔ مجدد۔ ملہم۔ ولی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ منجملہ دجالین ایک دجال ہے۔ اس جواب کی تائید و شہادت میں جو اور فتوے
نہیں بڑے زور و شور سے کادیانی کی تکفیر ہوئی ہے۔ اصل سوال اور اسکے پہلے جواب میں اس تکفیر سے اس غرض سے
جواب میں کسی شخص کا اختلاف نہو۔ اسمیں کادیانی اور اسکے عقائد کا کسیقدر حال و حکم بیان ہوا ہے۔ تاکہ اس سے اور
عذر کوئی مناسب سمجھو عمل میں لاوے۔ یہی وجہ ہے کہ جو علماء کادیانی کو کسی خاص وجہ سے کافر نہیں کہتے صرف عقیدہ و گمراہ
سے جواب سے اتفاق کیا۔ اور اسکے عقائد کو خطا و گمراہی قرار دیکر یہ ظاہر کیا کہ وہ عقائد اسلامی عقائد نہیں۔ اور جو علماء
جانتے ہیں انہوں نے اصل جواب پر بہت کچھ بڑھا یا اور اسکو اچھی طرح کافر بنایا۔ اور دل کھول کر اپنے علم و عمل کا زور
وقت کے دو قسم کے مسلمانوں کے (۱) نئی روشنی و نئے خیالات کے جنٹلمین جو نیو فیشن کے مہذب کہلاتے
لوگ خواہ کیسا ہی با محل و حسب موقع ہو کسی کے حق میں پسند نہیں کرتے اور وہ دنیا میں کسی کو منکر انبیاء علیہم السلام ہو خواہ
نہیں جانتے اور موجودہ قیود و احکام اسلام کو آنحضرت سولائیز غیر مہذب اور وحشی اقوام اور ملکوں کے لئے مخصوص
وقت کے مہذب اقوام کو ان قیود سے آزاد خیال کرتے ہیں۔ (۲) پرانے خیالات کے مسلمان جنکو قسم اول اولڈ فیشن
کے مہذب غیر مہذب تصور کر کے فتوی کفر سے ایسے ڈرتے ہیں جیسے نیو فیشن
احکام و ہدایات اسلام پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ
ملاحظہ ہے۔ قسم اول صرف اصل سوال اور اسکے پہلے جواب کو دیکھیں۔ اور کادیانی کے اقوال و عبارات کا قرآن
سے مقابلہ و موازنہ کر کے کادیانی کو کافر نہیں مرتد بھی اتنا تو کہیں کہ جو عقائد و مقالات اسنے ظاہر کئے ہیں وہ اسلام کے
میں انکو کچھ خلاف ہو تو اس سے ہمکو آگاہ کریں۔ اور قسم دوم کے مسلمان ان مستفتی کو اول سے آخر تک
ان ہی اخوان دین کی صیانت عقائد کیلئے ہیں۔ بلکہ حضرات
نبی کی کفریات پر مطلع ہو کر اس سے اپنے ایمان کو بچاویں۔ یہ فتوے
اپنی عقل سے یا لاز آف نیچر (قوانین قدرت) سے بتا سکتے ہیں انکو ان فتووں کی چنداں حاجت نہیں
ہم انکے ممنون احسان ہونگے۔ امر دوم یہ فتوے کسی خاص شخص یا فرقہ
فرمائینگے تو ہم اہلسنت و احسان رکھینگے اور بے تسلیم
قوم اہل اسلام کی پبلک رائے (عام رائے) ہے یہی وجہ ہے کہ اسمیں مختلف فرقہ ہائے طریق کے فقہاء علماء حنفی و شافعی۔ اہلحدیث
اہلسنت و اہل تشیع سب کی تحریرات و جوابات شامل ہیں۔ لہذا یہ فتوی شخصی طرفداری یا پارٹی فیلنگ کی تہمت سے بری
نہیں ہو سکتی جو بھی یا کسی خاص فرقہ کی فتوی کی نسبت عائد کی جا سکتے ہیں۔ گروہ شخصی عناد یا پارٹی طرفداری پر مبنی ہیں۔ ایک یا
طرفداری و خطا کاری ہو سکتا ہے۔ امر سوم۔ اس فتوے
ان تمام فرقوں پر یہ گمان نہیں ہو سکتا ہے۔
شہادات جو ہیں جنکو ہم عالم ربانی نہیں سمجھتے یا انکو مستخط صرف
اتفاق سے ان لوگوں کی ہدایت منظور ہے۔ اور بعض
یہ سمجھے کہ عام فتووں کے مخالف یا کادیانی کے معتقد ہیں۔ انکی دستخط نہ کرنے کی وجوہ مختلف ہیں

Marfat.com

وہ فیس پانچ روپیہ یا اس سے کم کیکر جو کوئی چاہے فتوی لکھہ دیتے ہین۔ لہذا انکے دستخط اور مہرون کو محض حقارت کی نگاہ سے
خیال کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہمنے انسے دستخط کرانا مصلحت نہ سمجھا بعض ایسے ہین کہ عقائد کادیانی کو برا کہتے ہین مگر
ریاست سے مجبور ہین کی لحاظ اور حصول منصب کی طمع سے مہر ثبت نہین کی لیکن بعض ایسے بھی ہین جنکی طرف ہمنے رجوع ہی نہین کیا۔ اور انکے پاس کوئی
آمد پنجم۔ ان جوابات و شہادات کی ترتیب (تقدیم و تاخیر) مین رتبہ و درجہ اہل شہادات کا کوئی لحاظ نہین کیا گیا کیف ما اتفق
شہادات کو درج کیا گیا۔ اس سے کوئی مقدم الذکر کا افضل ہونا اور موخر کا مفضول ہونا نہ نکال لے۔ آمد ششم۔ کادیانی اور اسکے
تابع یا بعض لکھہ رہے ہین۔ اور کہینگے۔ اول یہہ کہ جو باتین ہمارے ذمہ لگائی گئی ہین۔ ہمنے نہین کہین دوسری بات (جو پہلی کے
ہین مگر انکے معنے اور ہین۔ تیسری بات یہہ اس قسم کے فتوی علما ہمیشہ ایک دوسرے پر لگاتے چلے آئے ہین مگر آخر وہ فتوی نامعتبر سمجھے
اور جنکی لگائے گئے وہ مقتدا تسلیم کئے گیے۔ ان باتونکا جواب حسب تفصیل ذیل ہے۔ اول کا جواب جن باتونکو کادیانی کے ذمہ
ثبوت مین ہمنے اصل عبارات کادیانی کو نقل کر دیا ہے وہ عبارتین اسکی کتابون مین نہ نکلین اور انکی نقل مین ہماری غلط بیانی ہو تو
ایک سو روپیہ جرمانہ دینے کو ہم حاضر ہین۔ مگر اس امر کا تصفیہ مجرد انکار کادیانی اور اسکے اتباع سے نہین ہو سکتا انکا یہ انکار محض
اور ہر ایک عقل و دانا کا اصل اصول ہے۔ انکے تصفیہ کے لیے ایک مجلس کا منعقد ہونا ضروری ہے۔ جسمین ہم ان عبارات کا انکی کتابون
مین پایا جانا ثابت کرین۔ اور وہ انکار کی رٹ بتاوے۔ اور روز روشن مین آفتاب کو چھپا کر دکھاوے۔ دوسری بات
کا تصفیہ بھی اسی مجلس مین ہو سکتا ہے۔ اس مجلس مین اگر اسکی عبارات کو وہ ظاہری معنے بشہادت لغت و محاورہ
جو مفتیون نے سمجھے ہین تو اسپر بھی ہم فی عبارت سو روپیہ جرمانہ کو حاضر ہین کادیانی ان عبارات کے جو معنے چاہے بنا سکتا ہے
سے انسان مراد لے اور دمشق سے قادیان وغیرہ وغیرہ اسکو ایک کلام کے ایسے معنی جو ظاہر کے مخالف اور معنی دل بطن شاعر
ہو ان بیان کرنا کیا مشکل ہے۔ تیسری بات کا جواب مضمون اور دوم مین بیان ہو چکا ہے کہ یہ فتوی کسی شخص یا خاص
[illegible] ہے اسلیے وہ ان سابق فتوون کی نظیر نہین ہو سکتا۔ جو ایک شخص یا ایک فرقہ نے اپنے مخالف شخص یا فرقہ
اور وہ شخص عناد یا پارٹی طرفداری کے سبب غلط نکلے۔ بلکہ یہ تمام اہل اسلام کا جمہوری فتوے ہے۔ اس فتوی کا آخر کو غلط و نامعتبر نکلنا
کہ وہ زمانہ سابق مین اسکی کوئی نظیر بتاوے۔ کادیانی کے ایک مرضی یا مستور حواری ساز و تاجر نے جوابی اشتہارات مطبوعہ ضمیمہ پنجاب
۹ مارچ ۱۸۹۱ء سیالکوٹ مین اسکی ایک نظیر بتائی ہے اور یہ کہا ہے۔ اس وقت ایسے شخص کا مجھے خیال آیا جسکے لیے کسی زمانہ مین مکہ شریف
کے علماء نے کفر کے فتوی [illegible] ہے تھے۔ اور جسکی زیارت کے لیے مین علیگڈہ پہنچا تھا۔ اور جسکی صداقت سچی ہمدردی اسلام کا
معترف ہو۔ مگر اس حواری کو یہ خیال نہ آیا کہ یہ نظیر فریقین کے نزدیک مسلم نہین ہے۔ اس فتوی کا مسلمانونکے نزدیک غلط ہونا
اب تک ثابت نہین ہوا اور طرفہ یہ کہ کادیانی بھی اس فتوی کو غلط نہین سمجھتا اور اس شخص کو جسکے حق مین فتوی دیا گیا تھا
خیال نہین کرتا۔ اور اس طرفہ پر یہ طرہ ہے۔ کہ وہ شخص بھی کادیانی کے نئے خیالات سے متفق نہین اور اسکا خلاف اخبارون
[illegible] ہے۔ لہذا کادیانی کے نئے خیالات کو اسلام سے خارج سمجھنے مین وہ تمام اہل اسلام سے متفق ہے۔
اب اگر وہ حواری اس شخص کو مسلمان جانتا ہے تو اسکے فتوی کو کادیانی کے خلاف مین ناطق سمجھے اور اسکی تمہید
سیہ ہوا ہے مین غور کرکے یہ سمجھے کہ ایسا لبرل اور نیچرل خیال کا آدمی بھی کادیانی کے نئے خیالات کو اسلام سے خارج کرتا ہے
ایسے کیا مسلمانی خیال ہو سکتے ہین۔ اور اگر کادیانی کی رائے کو اس شخص کی نسبت حق جانتا ہے اور فتوے علماء حرمین کو
[illegible] صحیح جانتا ہے۔ تو اس نظیر کو واپس لے اور اس فتوے کو بلا مزاحمت نظیر مخالف صحیح و خالی از عناد و حسد

تمہید ختم ہوئی اب فتوی پڑھو۔

Marfat.com

فتویٰ

سوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

ماتے حفظ دین وحماۃ شرع رسول امین میرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے حواریون
م مشربون کے حق مین کیا فرماتے ہین جنکے عقاید ومقالات یہ ہین جو ان کے تصنیفات
رت سے نقل کیے جاتے ہین۔ اور مزید تحقیق تصدیق کی غرض سے ان کی اصل
نات وتحریرات بھی شامل سوال ہین۔

(۱) ملائکہ ستارون کی ارواح ہین۔ وہ ستارون کے لئے جان کا حکم رکھتے

۵۔ جہان سایل خود پہنچا وہان اصل تصنیفات قادیانی اور ان کے حواریون کی ساتھ لے گیا۔ اور ان مضامین کو اصل تصنیفات مین دکہا دیا بعض جگہہ ان سوالات کو بذریعہ ڈاک بہیجا تو وہان بہی اصل تصنیفات قادیانی کو بہیجا گیا۔ جن علما کے پاس اصل تصانیف نہین پہنچین وہ اس شرط سے مطالبہ کرین کہ بعد ملاحظہ انکو پہر کرینگے تو ان کے پاس اصل تصنیفات ارسال ہونگی +

جملہ مضامین از نمبر اول تا نمبر ہفتم آپ کے رسالہ توضیح مرام مین موجود ہین جو بہ تنبیہ

Marfat.com

ہین۔ لہذا وہ ان ستارون سے کبھی جدا نہین ہوتے +

رسالہ نہ ترتیب عقاید مندرجہ سوال نقل کئے جاتے ہین اسکے۔ صفحہ ۱۱
لکہاہے کہ اگر یہ استفسار ہو کہ جس خاصیت اور قوت روحانی مین یہ
اور مسیح بن مریم مشابہت رکہتے ہین وہ کیا شے ہے اس کا جواب یہ
کہ وہ ایک مجموعی خاصیت ہے جو ہم دونو کے روحانی قواے مین
پر رکہی گئی ہے جسکے سلسلہ کی ایک طرف نیچے کو اور ایک طرف اوپر کو
ہے۔ نیچے کی طرف سے مراد وہ اعلے درجہ کی دلسوزی اور غمخواری
جو داعی الی اللہ اور اُسکے مستعد شاگردون مین ایک نہایت مضبوط تعلق
اور جوڑ بخش کر نورانی قدرت کو جو داعی الی اللہ کے نفس پاک مین موجود
ان تمام سرسبز شاخون مین پہیلاتی ہے۔ اوپر کی طرف سے مراد وہ اعلے
کی محبت قوی ایمان سے ملی ہوئی ہے۔ جو اول بندہ کے دل مین بارادہ
الٰہی پیدا ہو کر رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کہینچتی ہے اور پہر ان دونو
محبتون کے ملنے سے جو درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکہتی ہین ایک
مستحکم رشتہ اور شدید مواصلت خالق اور مخلوق مین پیدا ہو کر الٰہی محبت
کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے ایک تیسری
چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔
سو اس درجہ کے انسان کی روحانی پیدائش اسوقت سے سمجھی جاتی ہے
خدا تعالے اپنے ارادہ خاص سے اس مین اس طور کی محبت پیدا کر دیتا
اور اس مرتبے کی محبت مین بطور استعارہ یہ کہنا بیجا نہین ہے کہ خدا
کی محبت سے بہری ہوئی روح اس انسانی روح کو جو بارادہ الٰہی

Marfat.com

ئیل جسکا سورج سے تعلق ہے وہ بذات خود اور حقیقتہً زمین پر نہین

ا ہے۔ ایک نیا تولّد بخشتی ہے۔ اسی وجہ سے اس محبت کی بہری
خدا تعالےٰ کی روح سے جو نافخ المحبت ہے استعارہ کے طور پر
کا علاقہ ہوتا ہے۔ اور چونکہ روح القدس ان دونون کے ملنے
کے دل مین پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے کہہ سکتے ہین کہ وہ
ہے لئے **بطور ابن** ہے اور یہی **پاک تثلیث** ہے
ت کے لئے ضروری ہے جسکو ناپاک طبیعتون نے مشرکانہ طور
ور اسکے **صفحہ ۲۵** مین لکہا ہے۔ اور یہ کیفیت جو
حتہ کی صورت پر دونون محبتون کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے
ین کے نام سے بولتے ہین۔ کیونکہ یہ ایک تاریکی سے
اور ہر ایک غبار سے خالی ہے اور اسکا نام **شدید القوےٰ**
ہ اعلےٰ درجہ کی طاقت وحی ہے جس سے قوی تر وحی متصور
ذو الافق الاعلےٰ بہی ہے۔ کیونکہ یہ وحی الٰہی کے انتہائے
س کے **صفحہ ۲۷** مین لکہا ہے **مسیح اور اس**
لیا ہے کہ اسکو استعارہ کے طور پر بیٹا
تعبیر کر سکتے ہین۔ اور اسکے **صفحہ ۲۹** مین لکہا ہے
بیان کرنا ہی بے موقع ہوگا کہ جو کچہ ہمنے روح القدس اور روح الامین
ے یہ درحقیقت ان عقائد سے جو اہل اسلام ملائک کی
منافی نہین ہے کیونکہ **محققین** اہل اسلام ہرگز
ہین کہ ملائک اپنے شخصی وجود کے ساتھ انسانون کی

اترنا اس کا نزول جو شرع مین وارد ہے اُس سے اُس کی تاثیر کا نزول مراد ہے

طرح زمین پر اُترتے ہین اور یہ خیال بداہتِ عقل باطل بہی ہے۔ ملا
فرشتہ **ملک الموت** جو ایک سکینڈ مین ہزارہا لوگون کی جانین نکا
ہے۔ جو مختلف بلاد و امصار مین ایک دوسرے سے ہزارہا کوسون سے
فاصلے پر رہتے ہین اگر ہر ایک کے لئے اسقدر کا محتاج ہو کہ آسمان سے
چلکر اسکے ملک اور شہر اور گہر مین جاوے اور پہر اتنی مشقت کے بعد جا
نکالنے کا اسکو موقع ملے تو ایک سکینڈ کیا اتنی بڑی کارگزاری کے لئے کوئی
مہینون کی مہلت بہی کافی نہین ہو سکتی کیا یہ **ممکن** ہے کہ ایک شخص
انسانون کی طرح حرکت کر کے ایک طرفة العین مین یا اس سے کم عرصہ مین تما
گہوم کر چلا آوے ہرگز نہین **اور اسکے صفحہ ۳۴ مین ہے** - پس ا
بات یہ ہے کہ جسطرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اسکی گرمی اور روشنی زمین
پر پہیلکر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے اسی طرح روحانیات سماویہ خواہ
یونانیون کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ ہین یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق ارواح کواکب ہ
ان کو نام دیں یا نہایت سیدہے اور موحدانہ طریق سے ملائک اللہ
ان کو لقب دین درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے مقام مین مستقر
اور قرار گیر ہے - + + + جیسے ہمارے اجسام اور ہماری ظاہری
قوتون پر آفتاب اور ماہتاب اور دیگر سیارون کا اثر ہے ایسا ہی ہ
دل اور دماغ اور ہماری روحانی قوتون پر یہ سب ملائک ہماری مختلف اس
کے موافق اپنا اپنا اثر **ڈال رہے ہین** - اور اُسکے **صفحہ**
مین ہے - اگر ان نفوس طیبہ کا ان ستارون سے الگ ہونا فرض کر

Marfat.com

اور جو صورت جبرئیل وغیرہ فرشتون کی انبیاء دیکھتے تھے وہ جبرئیل وغیرہ کی

تو پھر ان کے تمام قواے مین فرق پڑ جائے گا - انہین نفوس کے پوشیدہ ہاتھ کے زور سے تمام ستارے اپنے اپنے کام مین مصروف ہین اور جیسے خدا تعالے تمام عالم کے لئے بطور جان کے ہے ایسا ہی (مگر اسجگہ تن بیہ سے مراد نہین) وہ نفوس نورانیہ کواکب اور سیارات کے لئے جان کا حکم رکھتے ہین - اور اُنکے جدا ہو جانے سے ان کی حالت وجودیہ مین فساد راہ پا جانا لازمی و ضروری امر ہے اور آجتک کسی نے اس امر مین اختلاف نہین کیا کہ جسقدر آسمانون مین سیارات پائے جاتے ہین وہ کائنات الارض کی تکمیل و تربیت کے لئے ہمیشہ کام مین مشغول ہین + + + تمام نباتات و جمادات اور حیوانات پر آسمانی کواکب کا دن رات اثر پڑ رہا ہے ــــ اور اس کے صفحہ ۷۸ مین ہے قرآن شریف سے ثابت ہے کہ یہ سیارات اور کواکب اپنے اپنے قالبون کے متعلق ایک ایک روح رکھتے ہین جنکو نفوس کواکب سے ہی نامزد کر سکتے ہین - اور جیسے کواکب اور سیارون مین باعتبار اُن کے قالبون کے طرح طرح کے خواص پائے جاتے ہین - جو زمین کی ہر ایک چیز پر حسب استعداد اثر ڈال رہے ہین - ایسا ہی ان کے نفوس نورانیہ مین بھی انواع اقسام کے خواص ہین جو باذن حکیم مطلق کائنات الارض کے باطن پر اپنا اثر ڈالتے ہین اور یہی نفوس نورانیہ کامل بندون پر بشکل جسمانی متشکل ہو کر ظاہر ہو جاتے ہین - اور بشری صورت سے متمثل ہو کر دکھائی دیتے ہین - اور اسکے صفحہ ۶۷ مین ہے - جسقدر ارواح و اجسام اپنے کمالات مطلوبہ تک پہنچتے ہین

عکسی تصویر تہی جو انبیا کے خیال مین متمثل ہو جاتی تہی جیسی آئینہ مین دیکہنے والی کی

ان سب پر تاثیرات سماویہ کام کر رہی ہین۔ اور کبہی ایک ہی فرشتہ مختلف طور کے اثر ڈالتا ہے۔ مثلاً جبرائیل جو ایک عظیم الشان فرشتہ ہے اور آسمان کہ ایک نہایت روشن نیر سے تعلق رکہتا ہے اسکو کئی قسم کی خدمات سپرد ہین اُنہی خدمات کے موافق جو اُسکے نیر سے لئے جاتے ہین سو وہ فرشتہ آپ بجز اپنے مرکز چہوڑ کر ہر ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے۔ جو وحی الٰہی سے مشرف کیا جاتا ہو (نزول کی اصل کیفیت جو صرف اثر اندازی ہے نہ واقعی طور پر یاد رکہنی چاہیئے) لیکن اسکے نزول کا دائرہ مختلف استعدادون اور مختلف ظروف کے لحاظ سے چہوٹی چہوٹی اور بڑی بڑی شکلون پر تقسیم ہو جاتا ہے۔ اور ابسکے صفحہ ۷۰ مین ہے اس وقت مین کہ جب انسان بوجہ اقتران محبتین روح القدس کی نالی کے قریب اپنے تئین رکہہ دیتا ہے۔ معاً اُس نالی مین سے فیض وحی اُس کے اندر گر جاتا ہے یا یون کہو کہ اس وقت جبرئیل اپنا نورانی سایہ اس مستعد دلمین ڈالکر ایک عکسی تصویر اپنی اس کے اندر لکہہ دیتا ہے تب جیسے اس فرشتہ کا جو آسمان پر مستقر ہے جبرئیل نام ہے اس عکسی تصویر کا نام بہی جبرئیل ہی ہو جاتا ہے۔ یا مثلاً اس فرشتہ کا نام روح القدس ہے۔ تو عکسی تصویر کا نام بہی روح القدس ہی رکہا جاتا ہے سو یہ نہین کہ فرشتہ انسان کے اندر گہس آتا ہے بلکہ اسکا عکس انسان کے آئینہ قلب مین نمودار ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب تم نہایت مصفے آئینہ اپنے موہنہ کے سامنے رکہہ دوگے تو موافق دائرہ اور مقدار اس آئینہ کے تمہاری شکل کا عکس

Marfat.com

صورت متمثل ہو جاتی ہے۔

بلاتوقف اسمین پڑیگا یہ نہین کہ تمہارا منہہ اور تمہارا سر گردن سے ٹوٹ کر اور الگ ہو کر آئینہ مین رکھدیا جائے گا۔ بلکہ اس جگہہ رہیگا جہان رہنا چاہئے۔ صرف اس کا **عکس** پڑے گا بلکہ جیسی جیسی وسعت آئینہ قلب کی ہوگی اسی مقدار کے موافق اتر پڑے گا۔ مثلاً اگر تُم اپنا چہرہ آرسی کے شیشہ مین دیکھنا چاہو کہ جو ایک چھوٹا سا شیشہ ایک قسم کی انگشتری مین لگا ہوتا ہے تو اگرچہ اسمین ہی تمام چہرہ نظر آئیگا۔ مگر ہر ایک عضو اپنے اصلی مقدار سے نہایت چھوٹا ہو کر نظر آئیگا لیکن اگر تم اپنے چہرہ کو ایک بڑے آئینہ مین دیکھنا چاہو جو تمہاری شکل کے پورے انعکاس کے لئے کافی ہے۔ تو تمہارے تمام نقوش اور اعضا چہرے کے اپنے اصلی مقدار پر نظر آجائینگے اور **اُسکے صفحہ ۷۹** مین ہے۔ جب جبرئیلی نور خدا تعالے کی کشش اور تحریک اور نفخہ نورانیہ سے جنبش مین آجاتا ہے تو معاً اُسکی ایک **عکسی تصویر** جسکو روح القدس کے ہی نام سے موسوم کرنا چاہئے محب صادق کے دل مین **منقش** ہو جاتی ہے۔ اور اسکی محبت صادقہ کا ایک عرض لازم ٹھہر جاتی ہے۔ تب یہ قوت خدا تعالے کی آواز سننے کے لئے کان کا فائدہ بخشتی ہے۔ اور اس کے عجائبات کے دیکھنے کے لئے آنکھون کے قائمقام ہوجاتی ہے۔ اور اسکے الہامات زبان پر جاری ہونے کے لئے ایک ایسی محرک حرارت کا کام دیتی ہے جو زبان کے پہئے کو زور کے ساتھہ الہامی خط پر چلاتی ہے۔ اور **اُسکے صفحہ ۸۴** مین لکہا ہے اسجگہہ مین اُن لوگون کا وہم بہی دور کرنا چاہتا ہون جو ان تشکیک اور شبہات مین

(۳) ملک الموت بھی بذات خود زمین پر اتر کر قبض ارواح نہیں کرتا۔ بلکہ

حاشیہ نمبر ۱۱

مبتلا ہیں جو ادلیا اور انبیا کے الہامات اور مکاشفات کو دوسرے لوگون کی
نسبت کیا خصوصیت ہو سکتی ہے کیونکہ اگر نبیوں اور ولیوں پر امور غیبیہ کہلتے
ہین تو دوسرے لوگون پر بھی کبھی کبھی کہلجاتے ہین بلکہ فاسقون اور غایت
درجہ کے بدکارون کو بھی سچی خوابین آجاتی ہین اور بعض برے درجہ کے بد معاش
اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہین کہ آخر وہ سچے
نکلتے ہین۔ پس جب کہ ان لوگون کے ساتھ جو اپنے تئین نبی یا کسی اور
خاص درجے کے آدمی تصور کرتے ہین۔ ایسے ایسے بدچلن آدمی بھی شریک
ہین جو بدچلنیون اور بدمعاشیون مین چھٹے ہوئے اور شہرہ آفاق
ہین تو نبیون اور ولیون کی کیا فضیلت باقی رہی سو مین اسکے جواب مین
کہتا ہون کہ درحقیقت یہ سوال جسقدر اپنی اصل کیفیت رکہتا ہے وہ سب
درست اور صحیح ہے اور جبریلی نور کا چہیالیسوان حصہ تمام جہان مین پہیلا
ہوا ہے جس سے کوئی فاسق اور فاجر اور برے درجہ کا بدکار بھی باہر نہین
بلکہ مین یہانتک مانتا ہون کہ تجربہ مین آچکا ہے۔ کہ بعض اوقات ایک
نہایت درجہ کی فاسقہ عورت جو کنجریون کے گروہ مین سے ہے۔
جسکی تمام جوانی بدکاری مین ہی گذری ہے۔ کبھی سچی خواب دیکہہ لیتی ہے
اور زیادہ تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات مین بھی کہ جب وہ بادہ
بسر و آشنا بہ بر کا مصداق ہوتی ہے کوئی خواب دیکہہ لیتی ہے اور وہ سچی
نکلتی ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا ہی ہونا چاہئے تہا کیونکہ جبریلی نور
جو آفتاب کی طرح جو اسکا ہیڈکوارٹر ہے تمام معمورہ عالم

ن کی تاثیر سے قبض ارواح ہوتا ہے۔

(۴) دنیا مین جو کچہہ ہو رہا ہے نجوم کی تاثیرات سے ہو رہا ہے۔

(۵) روح القدس۔ روح الامین۔ شدید القوی۔ ذو الافق الاعلی جنکا ذکر شرع ن وارد ہے۔ وہ انسان ہی کی ایک صفت ہے جو خدا کی محبت اور اسکے محبوب انسان محبت کے باہم ملنے سے متولد ہوتی ہے۔

(۶) ان دونون محبتون اور ان سے متولد نتیجہ (روح القدس) کا مجموعہ پاک یث ہے۔

(۷) آپ (مرزا) کو اور حضرت مسیح بن مریم کو استعارہ کے طور پر ابن اللہ کہہ سکتے ہین

(۸) آپ ایک معنی سے نبی ہین[۵] کیونکہ آپ محدث ہین۔ جنسے خدا تعالے باتین

توضیح مرام صفحہ ۱۱۔ بر حسب استعداد ان کے اثر ڈال رہا ہے۔ اور کوئی نفس بشر دنیا مین ایسا نہین کہ بالکل تاریک ہو کم سے کم ایک ذرہ سی محبت وطن اصلی اور محبوب اصلی کی ادنے سی ادنے نشست مین بہی ہے اس صورت مین نہایت ضروری تہا کہ تمام بنی آدم پر یہانتک کہ انکے مجانین پر بہی کسیقدر جبرئیل کا اثر ہوتا اور فی الواقع ہے بہی

ان عبارات سے جیسے عقائد میرزائی کی از نمبر (۱) لغایت (۸) **تصدیق ہوئے ویسی ہی یہ بات** بہی معلوم ہوئی کہ آپکے نزدیک نبوت اور وحی کی وہی حقیقت ہے جو نیچریون اور برہم سماج والون نے بیان کی ہے کہ نبوت ایک نیچرل امر ہے جس سے کوئی فرد بشر خالی نہین ہے یہانتک کہ ناچنے والی کسبی (رنڈی) بہی اس سے محروم نہین اور وحی لانیوالا فرشتہ باہر سے نہین آتا بلکہ صاحب وحی کے دل و دماغ ہی سے وہ پیدا ہوتا ہے اور جبرئیل یا روح القدس اُسکی ایک صفت کا نام ہے وعلی ہذا القیاس۔

[۵] توضیح مرام مین صفحہ ۱۸ سے صفحہ ۲۰ تک کہا ہے اسجگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے

کرتا ہے اور محدث بھی ایک معنے سے نبی ہوتا ہے۔ ختم نبوت کا جو قرآن مین ذکر

توضیح مرام

کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہئے کیونکہ مسیح نبی تہا تو اُسکا اول جواب تو یہی ہے کہ آنیوالے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولینا نے نبوت شرط نہین ٹہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکہا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانون کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا۔ اور اس سے زیادہ کچھہ بھی ظاہر نہین کریگا۔ کہ مین مسلمان ہون اور مسلمانون کا امام ہون۔ ماسوا اسکے اس مین کچھہ شک نہین کہ یہ عاجز خدا تعالی کی طرف سے اس امت کے لئے محدّث ہوکر آیا ہے اور **محدّث بھی ایک معنے سے نبی ہی ہوتا ہے**۔ گو اسکے لئے نبوت تامہ نہین مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالے سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکہتا ہے امور غیبیہ اسپر ظاہر کئے جاتے ہین اور بعینہ انبیا کیطرح مامور ہوکر آتا ہے اور انبیا کیطرح اسپر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئین بآواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنیوالا ایک حد تک مستوجب سزا ٹہرتا ہے **اور نبوت کے معنی بجز اسکے اور کچھہ نہین کہ امور متذکرہ بالا اسمین پائے جائین** اور اگر یہ عذر پیش ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوتی ہے اسپر مہر لگ چکی ہے مین کہتا ہون کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لئے ہمیشہ دروازہ کہلا ہے مگر اس بات کو بحضور دل یاد رکھنا چاہئے۔ کہ یہ نبوت جسکا ہمیشہ کے لئے سلسلہ جاری رہیگا۔ نبوت تامہ نہین بلکہ جیسا کہ مین ابھی بیان کرچکا ہون وہ صرف ایک جزئی نبوت ہے جو دوسرے لفظون مین محدثیت کے اسم سے موسوم ہے جو انسان کامل کی اقتدا

اس سے ایسی نبوت مراد ہے جو حامل وحی شریعت اور جمیع اقسام وحی کی جامع ہو۔

مطلق نبوت۔

سے ملتی ہے جو مستجمع جمیع کمالات نبوت تامہ ہے یعنی ذات ستودہ صفات حضرت سیدنا و مولینا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم فاعلم ارشدک اللہ تعالٰے ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع النبوۃ وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبق من النبوۃ الا المبشرات ای لم یبق من انواع النبوۃ الا نوع واحد وھی المبشرات من اقسام الرؤیا الصادقۃ والمکاشفات الصحیحۃ والوحی الذی ینزل علی خواص الاولیآء والنور الذی یتجلی علی قلوب قوم موجع فانظر ایھا الناقد البصیر الفہیم من ھذا اسد باب النبوۃ علی وجہ کلی بل الحدیث یدل علی ان النبوۃ التامۃ الحاملۃ لوحی التریعۃ قد انقطعت ولکن النبوۃ التی لیس فیھا الا المبشرات فھی باقیۃ الی یوم القیمۃ واما النبوۃ التی تامۃ کاملۃ جامعۃ لجمیع کمالات الوحی فقد امنا بانقطاعھا من یوم نزل فیہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اب اور اس سے بڑھکر سنئے۔ اپنے ازالہ کے صفحہ ۵۳۲ میں آپ لکھتے ہیں "ہاں یہ سچ ہے کہ آنے والے مسیح کو نبی کرکے بھی بیان کیا گیا ہے مگر اسکو امتی کرکے بھی بیان کیا گیا ہے" اب ان تمام اشارات سے صاف ظاہر ہے کہ وہ واقعی طور حقیقی طور پر نبوت تامہ کے صفت سے متصف نہیں ہوگا۔ ہاں نبوت ناقصہ

* ان دونوں مقام میں آپکی عربی دانی ثابت ہوتی ہے۔ پہلی جگہہ "ہذا" معرفہ کی صفت جملہ نکرہ (سد باب النبوۃ) لائے ہیں۔ اور اگر یہ جملہ صلہ ہے تو اسکا موصول (الذی) ندارد ہے۔ دوسری جگہہ صلہ موصول کا صلہ ندارد ہے۔ صحیح عبارت یہ تھا "اما النبوۃ التی ہی تامۃ"۔ جس شخص کا عربیت میں یہ مبلغ علم ہوگا وہ قرآن و حدیث سے استخراج دقائق و معارف کیا کریگا اگر کہو کہ الہام و علم لدنی اسکا مددگار ہوگا تو کہا جائیگا کہ وہ الہام علم لدنی صحت الفاظ میں کیوں اسکا مددگار نہوا۔ ہر ایسی فاحش غلطیوں سے اسکو کیوں نہ بچا سکا +

Marfat.com

(۹) آنے والے مسیح ابن مریم جنکی بشارت حدیثون مین وارد ہے اور اہل اسلام کو انکا انتظار رہتا وہ آپ ہی ہین نہ عیسے بن مریم اسرائیلی نبی۔ کیونکہ وہ صلیب پر چڑہایا گیا اور بعد اسکے وہ فوت ہو کر بہشت مین داخل ہو گیا ہے لہذا اب وہ دنیا مین نہین آسکتا۔

(۱۰) آنیوالے مسیح کے جو صفات احادیث مین وارد ہین کہ وہ ابن مریم ہوگا اور وہ دمشق کے منارہ شرقی کے پاس نزول کریگا۔ اور وہ دو زرد کپڑے پہنے ہوئے ہوگا۔ اور وہ دجال یک چشم کو ہلاک کریگا۔ اور وہ صلیب کو توڑیگا۔ اور وہ خنازیر قتل کریگا۔ اور اس کے وقت مین مال کثرت سے ہوگا وہ لوگون کو مال کی طرف بلائیگا تو کوئی قبول نہ کریگا۔ کافر اسکی خوشبو سے مرجائیگا۔ اور اسکے وقت مین یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ انمین بعض صفات صحیح نہین اور جن احادیث مین ان کا

حاشیہ متعلقہ ص۱۵ ... اسمین پائی جاتیگی جو دوسرے لفظون مین محدثیت کہلاتی ہے۔ اور نبوت تامہ کی شانون مین سے ایک شان اپنے اندر رکہتی ہے سو یہ بات کہ اسکو امتی بہی کہا اور نبی بہی اسبات کی طرف اشارہ ہے کہ دونون شانین امتیت اور نبوت اسمین پائی جائینگی جیسا کہ محدث مین ان دونون شانون کا پایا جانا ضروری ہے لیکن صاحب نبوت تامہ تو صرف ایک شان نبوت ہی رکہتا ہے۔ غرض محدثیت دونون رنگون سے رنگین ہوتی ہے۔ اسلئے خدا تعالے نے براہین احمدیہ مین بہی اس عاجز کا نام امتی بہی رکہا اور نبی بہی"۔ اس عبارت مین تو آپنے اپنے آپکو کہلا نبی کہدیا ہے۔ اب اس سے بڑہکر سنئے رسالہ ازالہ آپنے چہپوایا تو اسکی سورق پر صاف لکہدیا ہے سارنا تصانیف مرسل یزدانی مرزا غلام احمد قادیانی"۔ اسمین تو آپنے رسالت کا بہی دعوی کیا۔ اور یہ بتادیا کہ آپ خدا کے رسول بہی ہین۔ اس صورت مین ایکا شعر من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب جو مین صفحہ ... مین منقول ہے دعوی رسالت سے انکار کرنا صرف مسلمانون کو دہوکہ دینا ہے درحقیقت آپکو رسالت کا بہی دعوی ہے شاید چند روز کے بعد کسی کتاب آسمانی کا بہی ادعا ہو۔ ...

سلہ فتح الاسلام کے صفحہ ۱۰ مین ہے۔ مجددات بجالا کر وہ زمانہ ...

Marfat.com

ذکر ہے وہ موضوع ہین۔ اور بفرض صحت کل یہہ صفات سب کی سب بحسب تاویل و تفصیل

نتیجہ حاشیہ صفحہ ۱۶: انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آبا گزر گئے اور بیشمار روحین اوسکی شوق
ہی مین سفر کر گئین۔ وہ وقت تم نے پالیا × × × × مین وہی ہون جو وقت پر اصلاح
خلق کے لئے بہیجا گیا۔ تا دین کو تازہ طور پر دلونمین تازہ کر دیا جائے۔ اور اسکے
صفحہ ۱۵ مین ہے مسیح جو آنے والا تہا یہی ہے چاہو تو قبول کرو۔ اور **اسکے**
صفحہ ۲۵ مین لکہا ہے بلکہ ایک دفعہ اسکو اپنے زعم مین صلیب پر چڑہا کر قتل
کر دیا۔ مگر چونکہ ہڈی نہین توڑی گئی تہی۔ اسلئے وہ ایک خوش اعتقاد اور نیک آدمی
کی حمایت سے بچگیا۔ اور بقیہ ایام زندگی بسر کرکے آسمان کی طرف اوٹہایا گیا۔ اور
اپنے رسالہ **ازالہ کے صفحہ ۳۷** مین مسیح کا سولی پر چڑہایا جانا اس تفصیل و تشریح
سے بیان کیا ہے جو **سید احمد خان** کی تفسیر جلد چہارم کے صفحہ ۱۴ مین موجود ہے

۱۵ موضوعیت احادیث بعض صفات مسیح کا دعوے آپ کی تصنیفات کتب مین بہت
جگہہ پایا جاتا ہے۔ **فتح الاسلام کے صفحہ ۱** مین آپ لکہتے ہین۔ خیال مذکور
[یعنے حضرت مسیح کا زندہ آسمان پر موجود ہونا] جو کچہہ عرصہ سے مسلمانون مین پہیل
گیا ہے صحیح طور پر ہماری کتابون مین اسکا نام و نشان نہین بلکہ احادیث نبویہ کی
غلط فہمی کا ایک غلط نتیجہ ہے جسکے ساتہہ بیجا حاشیئے لگا دیئے ہین۔ اور بلا اصل
موضوعات سے اون کو رونق دی گئی ہے۔ اور **ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۲۴**
مین لکہا ہے۔ اور اس مقام مین زیادہ تر تعجب کی یہ جگہہ ہے کہ امام مسلم صاحب
تو یہہ لکہتے ہین کہ دجال معہود کی پیشانی پہ **ک ف ر** لکہا ہوگا مگر یہ دجال تو انہیں
کی حدیث کے رو سے مشرف باسلام ہوگیا۔ پہر **مسلم** صاحب لکہتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دجال معہود بادل کی طرح جسکے پیچہے ہوا ہوتی ہے پہر جائیگا

Marfat.com

ذیل آپ مین پائے جاتے ہین مثلاً اس کے ابن مریم ہونے سے یہہ مراد ہے کہ وہ ابن

[illegible]

مگر یہ دجال جب مکہ سے مدینہ کی طرف گیا تو ابوسعید سے کچھہ زیادہ نہین چل سکا جیسا کہ مسلم کی حدیث سے ظاہر ہے ایسا ہی کسی نے اسکی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوا نہین دیکھا × × اگر یہ حدیث صحیح ہے کہ دجال کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوا ہوگا تو پہر اوائل دنون مین ابن صیاد کی نسبت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیون شک اور تردد مین رہے اور کیون یہ فرمایا* کہ شاید یہی دجال معہود ہو اور یا شاید کوئی اور ہو۔ گمان کیا جاتا ہے کہ شاید اسوقت تک کـف ـر اسکی پیشانی پر نہین ہوگا۔ مین سخت متعجب اور حیران ہون کہ اگر سچ مچ دجال معہود آخری زمانہ مین پیدا ہونا تہا یعنے اس زمانہ مین کہ جب مسیح بن مریم ہی آسمان سے اُترین تو پہر قبل از وقت یہہ شکوک اور شبہات پیدا ہی کیون ہوئے۔ اور زیادہ تر عجیب یہ کہ ابن صیاد نے کوئی ایسا کام بہی نہین دکہایا کہ جو دجال معہود کی نسبت نبوت مین سے سمجہا جاتا ہے یعنی یہہ کہ بہشت اور دوزخ کا ساتھہ ہونا۔ اور خزانون کا پیچہے پیچہے چلنا۔ اور مُردون کا زندہ کرنا۔ اور اپنے حکم سے مینہہ برسانا اور کہیتون کو اُگانا۔ اور ستر باع کے گدہے پر سوار ہونا۔ اب بڑی مشکلات یہ درپیش آتی ہین کہ اگر ہم بخاری اور مسلم کی اُن حدیثون کو صحیح سمجہین جو دجال کو آخری زمانہ مین اوتار رہی ہین تو یہ حدیثین انکی موضوع ٹہرتی ہین۔ اور اگر ان حدیثون کو صحیح قرار دین تو پہر اُنکا موضوع ہونا ماننا پڑتا ہے۔ اگر یہہ متعارض و متناقض حدیثین صحیحین مین نہوتین؛ صرف دوسری صحیحون مین ہوتین تو شاید ہم ان دونون کتابون کی زیادہ تر پاس خاطر کرکے ان دوسری حدیثون کو موضوع قرار دیتے۔ مگر اب مشکل

* آنحضرت نے یہ کہین نہین فرمایا یہہ تو بیانی کا محض افترا ہے

مریم کی خاصیت[۱] پر اور اسکا مثیل ہوگا اور اسکے نزول سے روحانی نزول مُراد ہے۔ اور
دمشق کے شرقی منارہ سے قادیان کی مسجد کا منارہ[۲] مُراد ہے جو دمشق کی جانب مشرقین

تو یہ آپڑی ہے کہ انہین دونون کتابون مین یہ دونون قسمون کی حدیثین موجود ہین۔ اب ہم جب
ان دونون قسم کی حدیثون پر نظر ڈالکر دابِ حیرت مین پڑ جاتے ہین کہ کسکو صحیح سمجھین
اور کسکو غیر صحیح۔ تب عقل خداداد ہمکو یہ طریق فیصلہ کا بتلاتی ہے کہ جن احادیث پر
عقل اور شرع کا کچھہ اعتراض نہین اونہین کو صحیح سمجھنا چاہئے۔

[۱] **فتح الاسلام کے صفحہ ۱۱** مین ہے اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیت
کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اول کے زمانہ سے مسیح بن مریم کے زمانہ تک
تہی یعنی چودہوین صدی مین آسمان سے اُترا اور وہ اُترنا روحانی طور پر تہا جیسا کہ مکمل لوگون کا
صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کیلئے نزول ہوتا ہے۔ آپ کا ایک حواری اپنے رسالہ
قول فصیح کے صفحہ ۲ مین کہتا ہے وہ اسی زمین پر چلتا پہرتا ہے مگر ظاہر محدود نگاہون
کے نزدیک حقیقت مین وہ معمورہ عالم سے باہر آسمانون پر مقیم ہے وہ زمین کی آنکھہ مین چارپائی
پر بستر بچہائے سوتا ہے۔ مگر اُسکی پاک روح پورے اٹہارہ سال کا دوزہ[*] آسمانون کا کر آئی ہے
[۲] **ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۸۶** مین لکہا ہے ایکمرتبہ مین نے اس مسجد کی تاریخ جسکے ساتہہ میرا
مکان ملحق ہے الہامی طور پر معلوم کرنی چاہی تو مجہے الہام ہوا مبارک و مبارک وکل امر
مبارک یجعل فیہ۔ یہ وہی مسجد ہے جسکی نسبت مین اپنے رسالہ مین لکہہ چکا ہون کہ میرا مکان اس
قصبہ کی شرقی طرف آبادی کے آخری کنارے پر واقع ہے اس مسجد کے قریب اور اسکے
شرقی منارہ کے نیچے جیسا کہ ہمارے سید و مولیٰ کی پیشگوئی کا مفہوم ہے صلے اللہ علیہ وسلم

* جیسا کہ عام اہل اسلام کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت معراج کی رات اس دورہ کرنیکا اعتقاد ہے

واقع ہوا ہے۔ اور زرد کپڑون سے یہہ مراد ہے کہ اسکی حالت صحت ص۱ اچھی نہوگی (جو آپ مین موجود ہے کہ ہمیشہ بیمار رہتے ہین)

اور دجال سے دنیا پرست ایک چشم جو دین کی آنکھین نہین رکھتے مراد ہین ص۲ ۔ اور

ازالہ صفحہ ۱۵۸

اور ازالہ کے صفحہ ۱۵۸ مین ہے ؎ از کلمۂ منارۂ شرقی عجب مدار + چون خود ز مشرق ست تجلی نیترم :: اینک منم کہ حسب بشارات آمدم ✕ عیسے کجاست تا بنہد پا بمنبرم +

ص۱ ازالہ ادہام کے صفحہ ۲۱۹ مین ہے اور پہر فرمایا کہ جسوقت وہ اتریگا اس وقت اسکی زرد پوشاک ہوگی یعنے زرد رنگ کے دو کپڑے اسنے پہنے ہوئے ہونگے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت اسکی صحت کی حالت اچھی نہین ہوگی +

ص۲ آپ نے فتح الاسلام کے صفحہ ۱۴ مین لکھا ہے۔ اور ہر یک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہین رکھتا۔ حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ اور اپنے ازالہ کے صفحہ ۱۴۶ مین آپ لکھتے ہین۔ مگر ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد با اقبال قومین ہون۔ اور گدہا ان کا یہی ریل ہو۔ جو مشرق اور مغرب کے ملکون ہزارہا کوسون تک چلتی دیکھتے ہو۔

✕ اس کلمہ سے جو حضرت عیسی کی توہین مفہوم ہوتی ہے وہ علما اہل افتا کی توجہ کے لائق ہے کیونکہ منبر سے مراد مرتبہ ہے نہ لکڑی یا پتہر کا منبر اسلئے کہ منبر آپ نہین رکہتے اور نہ کبھی اسپر بیٹھنا انکو اتفاق نصیب ہوا۔ لہذا اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ کہاں ایسا رتبہ رکہتا ہے کہ وہ میرے منبر یعنے رتبہ کو پہنچ سکے۔

Marfat.com

انکے قتل سے انکا حجت و دلیل سے مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہین - یا دجال سے با اقبال قومین (یعنے انگریز وغیرہ) مراد ہین اور اسکے گدہے سے ریلگاڑی مراد ہے - سو ان لوگون کو آپ دلائل سے مغلوب کر رہے ہین -

اور صلیب[ف۱] توڑنے سے اعتقاد صلیبی کو پاش پاش کرنا مراد ہے جو آپ کر رہے ہین نہ ہاتھ یا ہتھوڑہ سے صلیب کو توڑنا - اور خنازیر[ف۲] سے خنزیر صفت انسان مراد ہین - اور ان کے قتل سے انکا مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہین نہ ظاہری خنزیرون کا جنگلون مین شکار کرتے پہرنا جو کسی نبی کی شان نہین ہے -

اور مال کے بہت ہوجانے اور کسیکے اس مال کو قبول نکرنے سے[ف۳] یہہ مراد ہے

ف۱ و ف۲ اپنے **فتح الاسلام** کے **صفحہ ۱۷** مین لکہا ہے اور اسی فطرتی مشابہت کیوجہ سے مسیح کے نام پر یہہ عاجز بہیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کردیا جائے سو مین صلیب کے توڑنے اور خنزیرون کے قتل کرنے کے لئے بہیجا گیا ہون - اور **توضیح مرام** کے **صفحہ ۱۲** مین کہتا ہون کہ صلیب کے توڑنے سے مراد کوئی ظاہری جنگ نہین بلکہ روحانی طور پر صلیبی مذہب کا توڑ دینا اور اسکا بطلان ثابت کرکے دکہا دینا مراد ہے × × × اور **خنزیرون سے مراد وہ لوگ** ہین جنمین خنزیرون کی عادتین ہین وہ زور حجت اور دلیل سے مغلوب کئے جائینگے اور دلائل بینہ کی تلوار انہین قتل کریگی نہ یہہ کہ **ایک پاک نبی جنگلون مین خنزیرون کا شکار کرتا پہریگا**

ف۳ و ف۴ یہ دونون مراد ہین ایک خاص اور سنئے حواری محمد احسن امروہی ملازم ریاست بہوپال نے آپ کی روح القدس سے فیض پاکر اور قدرت قادیانی سے مستفیض ہوکر بیان کی ہین

صفحہ ایضاً چنانچہ اپنے رسالہ **اعلام الناس** کے **صفحہ ۵۵** مین ہے جسکی صفت اسکی

Marfat.com

جوآپ سے ہو رہا ہے کہ آپ مخالفین اسلام کو مقابلہ اسلام پر اشتہار کے ذریعہ سے روپیہ
دینے کا وعدہ کر رہے ہین اور کوئی شخص وہ روپیہ نہین لیتا۔ اور نہ اسکا مقابلہ کرتا ہے
یہہ ہی مقابلہ سے عاجز آنا کفار کی موت ہے جو آنیوالے مسیح کے خوشبو کے لئے لازمی صفت
ٹہرائی گئی ہے اور وہ آپ (مرزا) مین موجود ہے۔ اور یاجوج ماجوج سے انگریز اور روس ۵۲

[illegible]

یہ ہے کہ لوگون کو مال کی طرف بلادیگا اور کوئی قبول نکرے گا۔ پڑہو احدیث کو کیدُ عُونَ
اِلَی اَلْمَالِ فَلَا یَقْبَلُہٗ اَحَدٌ تم سمجہے اسکے کیا معنے ہین۔ ایک معنی یہ ہی ہین جو ذیل مین
لکہے جاتے ہین۔ اس مسیح وقت نے اول تو دسہزار روپیہ کا اشتہار مندرجہ براہین احمدیہ تمام دنیا کی اطراف
مین مشتہر کیا ہے۔ اور ثانیًا پانسو روپیہ کا اشتہار مندرجہ کحل الجواہر شائع کیا ہے۔ اور
ثالثًا ہر ایک پادری کلان کو دو سو روپیہ ماہواری دینے کا وعدہ فرماتے ہین۔ اور اسکے
صفحہ ۵۹ مین کہا ہے۔ نوان نشان اسکا یہ ہے کہ کوئی مخالف اسکے مقابلے مین ٹہیر
نہین سکتا ہر چند کہ اشتہار دیئے جاتے ہین کہ اگر تمکو شک ہو مقابلے کے لئے آؤ لیکن کوئی
مخالف مقابلے پر نہین آتا اسکے مقابل سے ہر مخالف پر موت ہی آجاتی ہے صَدَقَ رَسُوْلُہٗ
اَلْکَرِیْم فَلَا یحل لکافر یجد من ریح نفسہ الا مات ونفسہ ینتہی حیث ینتہی طرفہ (رواہ مسلم)

۵۲ یہ مراد پہلے تو آپ نے مسیح موعود بننے سے پیشتر ایک حواری حکیم نورالدین جمونی بہیروی
کے ذریعہ سے اسکے رسائل فصل الخطاب و تصدیق براہین احمدیہ مین مشتہر کرائے۔
اور اس سے گویا آپنے مسیح موعود بننے کی پٹڑی جمائی تہی۔ پہر جب دیکہا کہ یہہ
مراد ان کے حواریون مین تسلیم کی گئی ہے اور اس سے ان کو وحشت نہین
ہوئی تو خود اس مراد کا اظہار کر دیا اور اپنے ازالہ کے صفحہ ۵۰۸ مین
لکہدیا ہے "ان دونون قومون سے مراد انگریز اور روس ہین"۔

Marfat.com

مراد ہین جو آپکے وقت مین موجود ہین - اور آینوالے مسیح کی بعض صفات ایسے بیان ہوئے ہین کہ وہ حضرت مسیح بن مریم اسرائیلی نبی مین پائی نہین جاتین وہ صرف آپ ہی مین متحقق ہین جس سے یقین ہوتا ہے کہ وہ آینوالے مسیح آپ ہین نہ عیسے ابن مریم اسرائیلی نبی -

مثلاً (۱) اسکا گندم رنگ ہونا اور اسکے بالون کا سیدھا ہونا جو آپ ہی مین [۱] پایا جاتا ہے کیونکہ حضرت مسیح بن مریم تو سرخ رنگ تھے اور ان کے گھونگر والے بال تھے - (۲) آنیوالے مسیح کو احادیث مین ایک مرد مسلمان [۲] مسلمانون کا امام آنحضرت کی امت بتایا گیا ہے جو آپ ہی

---

[۱] وہ توضیح مرام مین صفحہ ۱۶ آپنے لکھا ہے [*] ختم المرسلین نے مسیح اول اور مسیح ثانی مین ما بہ الامتیاز قائم کرنیکے لئے صرف یہی نہین فرمایا کہ مسیح ثانی ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرانی کے موافق عمل کریگا اور مسلمانون کیطرح صوم و صلوۃ وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانون مین پیدا ہوگا - اور انکا امام ہوگا اور کوئی جداگانہ دین نہ لائیگا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعوے نہین کریگا بلکہ یہ بہی ظاہر فرمایا ہے کہ مسیح اول اور مسیح ثانی کے حلیہ مین بہی فرق بین ہوگا - چنانچہ مسیح اول کا حلیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات مین نظر آیا وہ یہ ہے کہ درمیانہ قد اور سرخ رنگ گھونگر والے بال اور سینہ کشادہ ہے دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۴۸۹ لیکن اسی کتاب مین مسیح ثانی کا حلیہ جناب ممدوح نے یہ فرمایا ہے کہ وہ گندم گون ہے اور اسکے بال گھونگر والے نہین ہین - اور کانون تک لٹکتے ہین - اب ہم سوچتے ہین کہ کیا یہ دونون ممیز علامتین جو مسیح اول اور ثانی مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہین کافی طور پر یقین نہین دلاتین کہ مسیح اول اور مسیح ثانی اور ہے ان دونون کو ابن مریم کے نام سے پکارنا ایک لطیف

---

[۲] آپ جس ... آنحضرت کو ختم المرسلین سمجھتے ہین اسکا ایمان صد... مین ہو چکا ہے

مین پایا جاتا ہے۔

ازالہ صفحہ ۱۴۰

استعارہ ہے جو باعتبار مشابہت طبع اور روحانی خاصیت کے استعمال کیا گیا ہے یہ ظاہر ہے کہ اندرونی خاصیت کی مشابہت کی رو سے دو نیک آدمی ایک ہی نام کے مستحق ہو سکتے ہیں اور آپنے **ازالہ کے صفحہ ۱۵۷** مین لکھا ہے **شعر** موعودم وبحلیۂ ماثور آمدم + حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم + رنگم چو گندم است وبمو فرق بین است + زانسان کہ آمدست در اخبار سرورم + این مقدمم نہ جائے شکوک است والتباس + سید جدا کند ز مسیحی احمرم + اور آپ **توضیح مرام** مین فرماتے ہین۔ اسبارہ مین نہایت صاف اور واضح حدیث نبوی وہ ہے جو امام **محمد اسمعیل** بخاری رحمۃ اللہ نے اپنی صحیح مین بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم یعنی اسدن تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم مین اتریگا وہ کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا جو تم ہی مین سے پیدا ہوگا پس اسحدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمادیا کہ ابن مریم سے یہ مت خیال کرو کہ سچ مچ مسیح ابن مریم ہی اتر آئیگا بلکہ یہ استعارہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے ورنہ درحقیقت وہ تم مین سے تمہاری ہی قوم مین سے تمہارا ایک امام ہوگا جو ابن مریم کی سیرت پر پیدا کیا جائیگا“ اور آپنے **ازالہ مین بصفحہ ۱۴۷** کہا ہے کہ آنحضرت صلعم لفظ ابن مریم کی تصریح مین فرماتے ہین کہ وہ ایک تمہارا امام ہوگا۔ جو تم مین سے ہی ہوگا اور تم سے ہی پیدا ہوگا۔ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وہم کو دفع کرنے کے لئے جو ابن مریم کے لفظ سے دلون مین گذر سکتا تھا بعد کے لفظون مین بطور تفسیر تصریح فرمایا کہ اسکو سچ مچ ابن مریم ہی نہ سمجھ لو بل ھو امامکم منکم اور اسی مین **بصفحہ ۲۰۱** اسحدیث کا ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے تمہارا اسدن کیا حال

(۳) آینوالے مسیح کا نسب حدیث مین فارسی الاصل بیان ہوا ہے جو صرف آپ مین پایا جاتا ہے نہ مسیح بن مریم مین - (۱۱) دجال موعود کی جتنی جو احادیث مین آیا ہے کہ وہ مردہ کو زندہ کریگا اور اسکے ساتھ بہشت اور دوزخ ہوگا وغیرہ وغیرہ یہ مشرکانہ اعتقاد ہے اور توحید

ہوگا - جبکہ ابن مریم تم مین نازل ہوگا - اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا - اور تم مین سے ہی (اے امتی لوگو) پیدا ہوگا - ان احادیث مین جو تصرف آپنے کیا ہے - اور ان کے معانی کے بیان مین جس افترا سے کام لیا ہے اسکا بیان جواب کے ضمن مین بصفحہ (   ) و صفحہ (   ) آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ

۵ آپ فتح الاسلام مین بصفحہ ۱۴ فرماتے ہین تب فارس کی اصل مین سے ایک ایمان کی تعلیم دینے والا پیدا ہوگا - اگر ایمان ثریا مین معلق ہوتا تو وہ اُسے اُس جگہہ بھی پا لیتا - آپکا اپنے تئین اپنی اس خیالی ٭ حدیث کا مصداق ٹھہرانا اور فارسی الاصل قرار دینا - اور اسکے ساتھ مسیح موعود ہونیکا دعوے کرنا - صاف بتاتا ہے کہ آینوالے مسیح کا آپکے نزدیک فارسی الاصل ہونا آنحضرت کی زبان سے بیان ہوا ہے ایسا ہی آپکے ہوا خواہ حواری نے آپکا کلام سمجھکر چنانچہ آپنے رسالہ اعلام الناس کے صفحہ ۴۵ مین کہا ہے نسب اسکا صحیح مسلم وغیرہ مین یہ لکھا ہے لو کان العلم معلقا بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس - ایک وہ مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق عمل کریگا اور مسلمانون کی طرح صوم و صلوٰۃ وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانون مین پیدا ہوگا اور انکا امام ہوگا - اور کوئی جدا کلمہ نہ لاویگا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعوے نہین کرے گا یہ سب صفات اس مسیح قرآن مین موجود ہین -

۶ آپنے ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۲۸ مین لکھا ہے جب ہم ان دوسری حدیثون کو دیکھتے ہین جو دجال معہود کے ظاہر ہونیکا وقت اس دنیا کا آخری زمانہ بتلاتی ہین تو وہ سراسر

٭ خیالی حدیث اسلئے کہا گیا ہے کہ واقعی حدیث کے الفاظ اور ہین

ایسے مضامین سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہین کہ جو نہ عند العقل درست و صحیح ٹہر سکتی ہین اور نہ عند الشرع اسلامی توحید کے موافق ہین ۔چنانچہ ہمنے قسم ثانی کے ظہور دجال کی نسبت ایک لمبی حدیث مسلم کی لکھکر معہ اسکے ترجمہ کے ناظرین کے سامنے رکھہ دی ہے۔ ناظرین خود پڑھکر سوچ سکتے ہین کہ کہانتک یہہ اوصاف جو دجال معہود کی نسبت لکھی ہے عقل اور شرع کے مخالف پڑی ہوئی ہین۔ یہ بات بہت صاف اور روشن ہے کہ اگر ہم اس دمشقی حدیث کو اسکے ظاہری معنون پر حمل کر کے اسکو صحیح اور فرمودہ خدا اور رسول مان لین تو ہمین اسبات پر ایمان لانا ہوگا کہ فی الحقیقت دجال کو ایک قسم کی قوت خدائی دیجائیگی اور زمین و آسمان اسکا کہا مانینگے اور خدا تعالی کیطرح فقط اسکے ارادہ سے سب کچھہ ہوتا جائیگا بارش کو کہیگا ہو تو ہوجائیگی۔ بادلون کو حکم دیگا کہ فلان ملک کیطرف چلے جاؤ تو فی الفور چلے جائینگے زمین کے بخارات اسکے حکم سے آسمان کی طرف اٹھینگے اور زمین گو کیسی ہی کلر و شور ہو فقط اسکے اشارہ سے عمدہ اور اول درجہ کی زراعت پیدا کریگی غرض جیسا کہ خدا تعالے کی شان ہے کہ اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ اسیطرح وہ بھی کن فیکون سے سب کچھہ کر دکھائیگا مارنا۔ زندہ کرنا اسکے اختیار مین ہوگا بہشت اور دوزخ اس کے ساتھہ ہونگے۔ غرض زمین آسمان دونون اسکی مٹھی مین آجائینگے۔ اور ایک مدت تک یعنی چار برس یا چالیس دن مین بخوبی خدائی کا کام چلائیگا۔ اور الوہیت کے تمام اختیارات و اقتدار اس سے ظاہر ہونگے۔ اب مین پوچھتا ہون کہ کیا یہ مضمون جو اس حدیث کے ظاہر الفاظ سے نکلتا ہے اس موحدانہ تعلیم کے موافق و مطابق ہے جو قرآن شریف ہمین سکھاتا ہے کیا صدہا آیات قرآن ہمیشہ کے لئے یہ فیصلہ نہین سناتین کہ کسی زمانہ مین بھی خدا کے اختیارات انسان ہالکۃ الذات باطلۃ الحقیقت کو حاصل نہین ہوسکتے کیا

[illegible] صفحہ ۲۵

(۱۲) حضرت مسیح کی نسبت مسلمانوں کا یہہ اعتقاد کہ وہ زندہ آسمانوں پر اُٹھائے گئے
ہیں اور ابتک وہاں زندہ موجود ہیں - اور وہ اپنی دنیاوی زندگی میں مُردوں کو زندہ کرتے
اور مادرزاد اندھوں کو اور کوڑھی کو اچھا کرتے اور مٹی سے جانور کی شکل بناتے تو وہ پرند
بنجاتا احمقانہ اور مشرکانہ اعتقاد ہے اور درحقیقت حضرت مسیح کی صرف روح آسمان پر

مضمون اگر ظاہر پر حمل کیا جائے تو قرآنی توحید ایک سیاہ دھبہ نہیں لگاتا - اور اس کے
صفحہ ۲۳۱ میں اس خیال کے شرک ہونے پر ایک نظیر نقل کرکے لکھتے ہیں - سوچنا
چاہیئے کہ یہ کتنا بڑا شرک ہے کچھ انتہا ہی ہے افسوس کہ ان لوگوں کے دلوں پر کیسے پردے پڑ گئے کہ انہوں
نے استعارات کو حقیقت پر حمل کرکے ایک طوفان شرک کا برپا کر دیا ہے اور باوجود قرائن قویہ
کے ان استعارات کو قبول کرنا نہ چاہا جن کی حمایت میں قرآن کریم شمشیر برہنہ توحید کی لیکر کھڑا ہے"
۵ اشتہار ۲۰ مئی ۱۸۹۱ء میں آپ نے حضرت مسیح کی زندگی کے اعتقاد کو شرک کا ستون قرار دیا اور
یہ لکھا ہے کہ ہمارے گذشتہ علماء نے اس طرف نہیں خیال کیا اور یہ اعتقاد مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں نے
برخلاف کتاب اللہ کے ٹھہرا لیا ہے اسمیں پھنسے ہوئے تھے میں لیکن افسوس کہ ہمارے گذشتہ علماء نے عیسائیوں کے مقابل
پر کبھی اس طرف توجہ نہ کی حالانکہ اس ایک ہی بحث میں تمام بحثوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے عیسائی مذہب
کا ستون جس کی پناہ میں انگلستان اور جرمن اور فرانس اور امریکہ اور روس وغیرہ کے عیسائی - ربنا المسیح
ربنا المسیح پکار رہے ہیں - صرف ایک یہی بات ہے اور وہ یہ ہے کہ بدقسمتی سے مسلمانوں اور عیسائیوں
نے برخلاف کتاب الٰہی یہ خیال کر لیا ہے کہ مسیح آسمان پر مدت دراز سے زندہ چلا آتا ہے اور کچھ شک
نہیں کہ اگر یہ ستون ٹوٹ جائے تو ان خیالات باطل کے دور ہو جانے سے صفحہ دنیا بکلی مخلوق پرستی سے پاک
ہو جائے اور تمام یورپ اور ایشیا اور امریکہ ایک ہی مذہب توحید میں داخل ہو کر بھائیوں کی طرح
زندگی بسر کریں لیکن ہنوز حال کے مسلمان مولویوں کو خوب آزما لیا ہے وہ اس ستون کو ٹوٹنے
جانے سے سخت ناراض ہیں مسلمان ہو کر وہ مخلوق پرستی کے موید ہیں -
۶ اور ازالہ میں بصفحہ ۱۴۴ مذکور ہے .. انجیل کو پڑھکر دیکھلو کہ یہی اعتراض ہمیشہ مسیح پر

اُٹھائی گئی ہے جیساکہ اَور انبیا کی۔ اور ان سے مُردون کو زندہ کرنے اور اندھے کوڑہی
کو اچھا کرنے سے گمراہون کو ہدایت کرنا مراد ہے۔

(۱۳۱) حضرت عیسے علیہ السلام کا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ازالۂ اوہام صفحہ ۱۲۸

رہا کہ اسنے کوئی معجزہ تو دکہایا ہی نہین یہہ کیسا مسیح ہے کیونکہ ایسا مردہ تو کوئی زندہ نہ
ہوا کہ وہ بولتا اور اس جہان کا سب حال سُناتا اور اپنے وارثون کو نصیحت
کرتا کہ مین تو دوزخ سے آیا ہون تم جلد ایمان لے آؤ اگر مسیح صاف
طور پر یہودیون کے باپ دادے زندہ کرکے دکہا دیتا اور ان سے
گواہی دلواتا تو بہلا کسکو انکار کی مجال تہی غرض پیغمبرون نے نشان تو دکہائے
مگر پہر بھی بے ایمانون سے مخفی رہے۔ ایسا ہی یہ عاجز بہی خالی نہین آیا بلکہ مُردون کو زندہ
ہونے کے لئے بہت سا آبحیات خدا تعالے نے اس عاجز کو بہی دیا ہے بیشک جو شخص اسمین سے
پیئے گا زندہ ہو جائیگا۔ بلاشبہ مین اقرار کرتا ہون کہ اگر میرے کلام سے مُردے زندہ نہون
اور اندہے آنکہین نہ کہولین اور مجذوم صاف نہون تو مین خدا تعالے کی طرف سے نہین
آیا۔ اور اسکے صفحہ ۲۹۵ مین ہے بعض لوگ موحدین کے فرقہ مین سے
بحوالہ آیت قرآنی یہہ اعتقاد رکہتے ہین کہ حضرت مسیح ابن مریم انواع
واقسام کے پرندے بناکر اور ان مین پہونک مارکر زندہ کردیا کرتے
تہے چنانچہ اسی بنا پر اس عاجز پر اعتراض کیا ہے کہ جس حالت مین مثیل مسیح ہونیکا دعوے
ہے تو پہر آپ بہی کوئی مٹی کا پرندہ بناکر پہر اسکو زندہ کرکے دکہلائیے۔ ان تمام اوہام
باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جس مین ایسا لکہا ہے متشابہات
مین سے ہین اور ان کے یہہ معنی کرنا کہ گویا خدا تعالے نے اپنے
ارادہ اور اذن سے حضرت عیسی کو صفات خالقیت مین شریک

Marfat.com

کر رکھا تھا صریح الحاد اور سخت بے ایمانی ہے کیونکہ اگر خداتعالےٰ اپنی صفات خاصہ الوہیت بھی دوسرون کو دیسکتا ہے تو اُس سے اسکی خدائی باطل ہوتی ہے اور صفحہ ۳۰۲ مین ہے اب جاننا چاہیئے۔ کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تہا تاریخ سے ثابت ہے کہ اُن دنون مین ایسے امور کیطرف لوگون کے خیالات جہکے ہوئے تہے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم مین سے اور در اصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تہے وہ لوگ جو فرعون کے وقت مین مصر مین ایسی ایسے کام کرتے تہے جو سانپ بناکر دکہلا دیتے تہے اور کئی قسم کے جانور تیار کرکے انکو زندہ جانورون کی طرح چلا دیتے تہے وہ حضرت مسیح کے وقت مین عام طور پر یہودیون کے ملکون مین پھیل گئے تہے اور یہودیون نے اُنسے بہت سے ساحرانہ کام سیکھ لئے تھے جیساکہ قرآن کریم بھی اسبات کا شاہد ہے سو کچھ تعجب کی جگہہ نہین کہ خداتعالےٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دیدی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہین تو پیرون سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھہ بائیس ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہین اور ظاہر ہے کہ بڑہئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جسمین کلون کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتون کے بنانے مین عقل تیز ہو جاتی ہے اور صفحہ ۳۰۵ مین ہے ماسوا اسکے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور مین آسکین کیونکہ

نقل ضمیمہ نشان صفحہ ۱۲۸

ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹

عمل الترب ہین جسکو زمانہ حال مین مسمریزم کہتے ہین ایسے ایسے عجائبات ہین کہ اسمین پوری پوری مشق کرنیوالے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزون پر ڈالکر ان چیزون کو زندہ کے موافق کر دکہاتے ہین۔ انسان کی روح مین کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بیجان ہی ڈال سکتی ہے تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتے ہین جو زندون سے صادر ہوا کرتے ہین۔ اور صفحہ ۳۰۶ مین مگر یاد رکہنا چاہیئے کہ ایسا جانور جو مٹی یا لکڑی وغیرہ سے بنایا جاوے اور عمل الترب سے اپنے روح کی گرمی اسکو پہنچائی جاوے وہ درحقیقت زندہ نہین ہوتا بلکہ بدستور بیجان اور جماد ہوتا ہے صرف عامل کی روح کی گرمی بارود کی طرح اسکو جنبش مین لاتی ہے اور صفحہ ۳۰۹ مین ہے بہرحال مسیح کی یہہ تربی کارروائیان زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تہین مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہہ عمل ایسا قدر کے لائق نہین جیساکہ عوام الناس اسکو خیال کرتے ہین اگر یہہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجہتا تو خدا تعالے کے فضل و توفیق سے امید قوی رکہتا تہا کہ ان اعجوبہ نمائیون مین حضرت ابن مریم سے کم نہ تہا لیکن مجھے وہ روحانی طریق پسند ہے جس پر ہمارے نبی صلعم نے قدم مارا ہے اور حضرت مسیح نے بہی اس عمل جسمانی کو یہودیون کے جسمانی اور پست خیالات کیوجہ سے جو ان کے فطرت مین مرکوز تہی باذن و حکم الٰہی اختیار کیا تہا ورنہ دراصل مسیح کو بہی یہ عمل پسند نہ تہا۔ واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہہ ہے کہ جو شخص اپنے تئین اس مشغولی مین ڈالے اور جسمانی مرضون کے رفع دفع کرنیکے لئے اپنی دلی و دماغی طاقتون کو خرچ کرتا ہے وہ اپنی ان روحانی تاثیرون مین جو روح پر اثر ڈالکر روحانی بیماریون کو دور کرتی ہین بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل

Marfat.com

اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر جانا قانون قدرت (یعنے نیچر) کے برخلاف ہے اور خدا تعالے

یعنی [illegible] صفحہ ۳۰۹

مقصد ہو اسکے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیمارون کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتون کے کامل طور پر دلونمین قائم کرنے کے بارے مین اُنکی کارروائیون کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔ حضرت مسیح کے عمل الترب سے وہ مُردے جو زندہ ہوتے تھے یعنے وہ قریب الموت آدمی جو گویا نئے سرے زندہ ہو جاتے تھے وہ بلا توقف چند منٹ مین مر جاتے تھے کیونکہ بذریعہ عمل الترب روح کی گرمی اور زندگی صرف عارضی طور پر ان مین پیدا ہو جاتی تھی اور اسکے

صفحہ ۳۲۲ مین ہے" غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ اعتقاد ہے کہ مسیح مٹی کے پرند بناکر اور ان مین پھونک مار کر انہین سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہین بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا × × بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم مین سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی رہتی تھی "

۵ توضیح کے صفحہ ۹ مین آپ لکھتے ہین کفار مکہ نے ہمارے سید و مولی حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم سے مانگا تھا کہ آسمان پر ہمارے روبرو چڑھین اور روبرو ہی اُترین اور انہین جواب ملا تھا کہ **قل سبحان ربی** یعنے خدا تعالے کی شان اس سے پاک ہے کہ ایسے کھلے کھلے خوارق اس دار الابتلا مین دکھاوے اور ایمان بالغیب کی حکمت کو تلف کرے اب مین کہتا ہون کہ جو امر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے جو افضل الانبیا تھے جائز نہین اور سنت اللہ سے باہر سمجھا گیا وہ حضرت مسیح کے لئے کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ اور صفحہ ۶ مین لکھتے ہین قانون قدرت ہی اسی کو چاہتا اور اسی کو مانتا ہے اور **ازالہ اوہام کے صفحہ ۴۵** مین لکھتے ہین ماسوا اسکے اور کئی طرح سے ان پر ایسے خیالات پر سخت اعتراض کے وارد ہوتے ہین جنسے مخلصی حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہین آتی × × ازانجملہ ایک یہ اعتراض

Marfat.com

کا ایسے خوارق دنیا مین دکہانا اپنی حکمت اور ایمان بالغیب کو تلف کرتا ہے۔

(۱۴) لیلۃ القدر سے جسکا ذکر قرآن مین ہے رات مراد نہین بلکہ وہ زمانہ مراد ہے

ازالہ اوہام صفحہ ۴۷ | کر دیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتہہ کرہ زمہریر تک پہنچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتین اس بات کو ثابت کر چکی ہین کہ بعض بلند پہاڑون کی چوٹیون پر پہنچکر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوتی ہے کہ جسمین زندہ رہنا ممکن نہین پس اس جسم کا کرہ ماہتاب یا کرہ آفتاب تک پہنچنا کسقدر لغو خیال ہے + حاشیہ —اس جگہہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات مین سے ہے تو پہر آنحضرت صلعم کا معراج اس جسم کے ساتہہ کیونکر جایز ہوگا تو اُسکا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتہہ نہین تہا بلکہ وہ نہایت اعلےٰ درجہ کا کشف تہا۔ اور اسکے صفحہ ۱۴۶ مین ہے۔ پہر مسیح کے بارے مین یہہ بہی سوچنا چاہیئے کہ کیا طبعی اور فلسفی لوگ اس خیال پر نہین ہنسینگے۔ کہ جبکہ تیس چالیس ہزار فٹ تک زمین سے اوپر کیطرف جانا موت کا موجب ہے، تو حضرت مسیح اس جسم عنصری کے ساتہہ آسمان تک کیونکر پہنچ گئے۔

لہ آپ فتح الاسلام مین صفحہ ۵۴ لکہتے ہین تم سمجہتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے لیلۃ القدر اس ظلمانی زمانہ کا نام ہے جسکی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے اس لئے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دور کرے۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر رکہا گیا ہے۔ مگر درحقیقت یہ رات نہین ہے۔ یہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے

بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے اور نبی یا اوسکے قائم مقام مجدد کے گذر جانیسے ایک ہزار برس کے بعد آتا ہے۔

(۱۵) آیات ذکر سجدہ آدم مین آدم کی طرف سجدہ کرنا مراد[1] نہین بلکہ ملائکہ کا خدمت انسان کامل بجالانا

(۱۶) صحیحین (صحیح بخاری و مسلم) کی احادیث سب کی سب صحیح نہین بلکہ بعض انمین غیر صحیح و موضوع بھی ہین[2]

(۱۷) آپ اپنے کشف والہام کے ذریعہ سے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث کو موضوع ٹھہرا سکتے ہین[3]

(۱۸) حدیث صحیح کی (بخاری و مسلم کی بھی) یہ شان و وقعت نہین کہ وہ قرآن کریم کی مفسر و مبین ہو سکے اور قصص و اخبار و واقعات ماضیہ کے بیان مین مہیمن قرآن پر[4]

---

[1] توضیح المرام مین بصفحہ ۹۴ کہا ہے کہ جاننا چاہیئے کہ یہ سجدہ کا حکم اسوقت سے متعلق نہین کہ جب آدم پیدا کیے گئے بلکہ یہ علیحدہ ملائک کو حکم کیا گیا کہ جب کوئی انسان اپنی حقیقی انسانیت کو پہنچے اور اعتدال انسانی اسکو حاصل ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی روح اسمین سکونت اختیار کرے تو تم اس کامل کے آگے سجدہ مین گرا کرو یعنی آسمانی انوار کے ساتھ اسپر اترو اور اسپر صلوٰۃ بھیجو سو یہ قدیم قانون کی طرف اشارہ ہے جو خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو [illegible] حدیث [illegible]

[2] حاشیہ صفحہ (۱۱۶) نمبر (۱) اور حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۲۵ ملاحظہ ہو

[3] مباحثہ لودہیانہ کی تحریر نمبر (۴) مین آپ فرماتے ہین۔ اب جبکہ یہ حال ہے کہ کوئی حدیث بخاری یا مسلم کی بذریعہ کشف کے موضوع ٹھہر سکتی ہے تو پھر کیونکر ہم ایسی حدیثون کو ضمیمہ قرآن کریم بنا لینگے۔ ہان ملتی طور پر بخاری و مسلم کی حدیثین بڑے اہتمام سے لکھی گئی ہین۔ اور غالباً اکثر انمین صحیح ہونگی لیکن کیونکر ہم حلف اٹھا سکتے ہین کہ بلاشبہ وہ سب کی سب صحیح ہین [illegible]

[4] مباحثہ لودہیانہ کی تحریر نمبر (۲) مین آپ فرماتے ہین وہ (یعنی قرآن) اپنے مقاصد کی آپ [illegible]

Marfat.com

زیادتی کرسکے۔

(۱۹) نصوص قرآن و حدیث کو ان کے ظاہری معانی سے پھیرنا اور اس سے استعارات مراد ٹھیرانا جائز ہے بلکہ مغز شریعت ہے جو مجدد وقت کا کام ہے اور وہ ظاہری علوم سے نہیں ہوسکتا۔[ف۲]

(۲۰) جو شخص آپکو (قادیانی صاحب کو) باین کمالات مسیحائیت و مجددیت نہ مانیگا وہ

بقیہ حاشیہ

آپ تفسیر فرماتا ہے اور اس کی بعض آیات بعض کی تفسیر واقع ہین یہ نہین کہ وہ اپنی تفسیر مین حدیثون کا محتاج ہے۔

ف۱ یہ بات آپکی آخری تحریر مباحثہ لودہانہ مین جابجا پائی جاتی ہے جسکی تفصیل نقل مباحثہ مین ہے

ف۲ یہ عقیدہ آپکے مذہب جدید کا اصل اصول ہے آپ اسی اصول سے ہر ایک آیت ہر ایک حدیث مین تاویل و تحریف کرتے ہین۔ حاشیہ صفحہ (۱۱۹) (۱۲۰) ملاحظہ ہو۔ فتح اسلام کے صفحہ ۵ مین آپ لکھتے ہین کہ خدا تعالے ہمیشہ استعارات سے کام لیتا ہے اور طبع اور خاصیت اور استعداد کے لحاظ سے ایک کا نام دوسرے پر وارد کر دیتا ہے اور توضیح مرام کے صفحہ ۴ مین حدیث قتل خنازیر اور قطع صلیب اور رفع جزیہ کی تاویل اور تحریف کرکے آپ لکھتے ہین یہ سب استعارے ہین جنکو خدا تعالے کیطرف سے فہم دیا گیا اور تو صرف آسانی سے بلکہ ایک قسم کی ذوق سے انکو سمجھ جائینگے ایسے عمدہ اور بلیغ مجازی کلمات کو حقیقت پر اتارنا گویا ایک خوبصورت معشوق کا ایک دیو کی شکل مین خاکہ کھینچنا ہی بلاغت کا تمام مدار استعارات لطیفہ پر ہوتا ہے اسیوجہ سے خدا تعالے کے کلام نے بھی جو ابلغ الکلام ہے جسقدر استعارات کو استعمال کیا ہے اور کسی کلام مین یہ طرز لطیف نہین ہے اور فتح الاسلام کے صفحہ (۹) مین آپ لکھتے ہین صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا یا فقط کتب دینیہ اور احادیث نبویہ کو اردو یا فارسی مین ترجمہ کرکے رواج دینا (دیباچہ وغیرہ) یہ ایسے امر نہین ہین جنکو کامل طور پر واقعی طور پر تجدید کہا جائے ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتین ہر ایک باعلم آدمی کرسکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہین انکو مجددیت سے کچھ علاقہ نہین اور

Marfat.com

ہلاک ہوگا اور آگ مین ڈالا جائیگا اور جسنے آپ کو مادہ ناجی سمجھا۔

یہ قادیانی اور آپکے حواریون اور ہم مشربون کے عقاید و مقالات کو جنہیں ہم نے
مین بطور مشتے نمونہ خروارے و اندکی از بسیارے کیونکہ مزید تفصیل کی اس مقام مین گنجائش نہین ہے
اب ان کے طریق عمل کو جسمین وہ عقاید و مقالات مذکورہ بالا کی تائید کرتے ہین اور
اس سے وہ بزعم خود اصول و مسائل اسلام کی بیخکنی کرتے ہین بیان کیا جاتا ہے عقاید
و مقالات مذکورہ کی تائید و ترویج کی غرض سے وہ احادیث صحیحہ کو بلا تردد رد کرتے اور غیر صحیح
و موضوع قرار دیتے ہین اور کئی احادیث و آثار و اقوال از خود وضع کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اور آپکے اصحاب اور علماء اسلام کی طرف منسوب کرتے ہین اور آیات اور احادیث
نبویہ کی (جنکو مجبوراً صحیح مانتے ہین) ایسی تاویل اور تحریف کرتے ہین کہ جسمین شیر بزور

لہ صفحہ ۱۷ مین لکھا ہے - بس کمال افسوس کی جگہ یہ ہے کہ جسقدر تم سچی باتون اور سچے علوم کی
اشاعت کے لیے جوش رکھتے اوسیقدر عشر عشیر بھی آسمانی سلسلہ کی طرف تمہارا خیال نہین
فتح اسلام مین بصفحہ ۴۴ آپ لکھتے ہین - اس نے (یعنے خدا نے) اس
سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین مین طوفان ضلالت برپا ہے - تو اس
طوفان کے وقت مین یہہ کشتی طیار کر جو شخص اس کشتی مین سوار ہوگا وہ غرق
ہونے سے نجات پا جائے گا - اور جو انکار مین رہیگا - اسکے لئے موت درپیش ہے
اور بصفحہ ۵۸ فرماتے ہین - اس زمانہ کا حصن حصین مین ہون جو مجھہ مین
داخل ہوتا ہے وہ چورون اور قزاقون اور درندون سے اپنی جان بچائیگا - مگر جو شخص میری دیوارون
سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اسکو موت درپیش ہے اور اسکی لاش بھی سلامت نہین رہیگی اور
مین کٹتے ہین بلکہ بعض خشک ٹہنیون کی طرح نظر آتی ہین جنکو میرا خداوند جو میرا متولی ہے
مجھہ سے کاٹکر جلنے والی لکڑیون مین پہینک دیگا

Marfat.com

اور باطنیوں کو بھی اُنہوں نے مات کیا ہے۔

ان کے اس عمل کی تمثیلات و شواہد اُن کی عبارات منقولہ سابق ید
موجود ہین۔ اور علاوہ بران چند تمثیلات و شواہد ذیل مین ذکر کئے جاتی ہین۔

(۱) آپنے احادیث متضمنہ ذکر دجال موعود کو غیر صحیح و موضوع بنانے کی غرض
آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ افترا کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ہمین اسکے (یعنی ابن صیاد کے) حال مین ابھی تک اشتباہ ہے
(یہ فقرہ بقلم جلی آپکے رسالہ ازالہ کے (۲۲۵) مین بعینہ موجود ہے۔ اور مباحثہ لودہانہ کی
نمبر (۴) مین آپنے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ بھی فرما
ہے کہ مین اپنی اُمّت پر ابن صیاد کے دجال معہود ہونے کی نسبت ڈ
ہون۔ (یہ بھی آپ ہی کے الفاظ ہین) حالانکہ کسی حدیث صحیح یا ضعیف مین یہ قول آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول نہین۔ اور جب آپ سے مباحثہ لودہانہ مین آنحضرت سے اس قول
مروی ہونیکا ثبوت طلب کیا گیا تو آپنے جابر بن عبد اللہ کا یہ قول کہ آنحضرت صلعم ابن صیاد کے دجال ہونیسے ڈرتے
شرح السنہ مین مروی ہے اور وہ آنحضرت صلعم کا قول نہین ہے پیش کیا اور آخر مباحثہ تک آنحضرت صلعم سے اس قول کا ثبوت نہ

(۲) احادیث کو موضوع ٹھہرانیکی غرض سے آپنے ایک حدیث کو وضع کیا اور آ
صحابہ پر افترا کیا۔ اور طرفہ یہہ ہے کہ اس حدیث کو صحیح مسلم مین موجود بتایا۔ چنانچہ مباحثہ لو
کی تحریر نمبر (۴) مین آپنے لکھا ہے کہ ایک اور حدیث مسلم مین ہے جسمین لکھا
کہ صحابہ کا اسپر اتفاق ہوگیا ہے کہ دجال معہود ابن صیاد ہی ہے ؎
حالانکہ صحیح مسلم مین اس حدیث کا نام و نشان نہین جسمین اجماع صحابہ کا ذکر ہو یا اشا
ہو۔ مباحثہ لودہانہ مین آپ سے اس حدیث اور اجماع کی سند پوچھی گئی تو آپنے حضرت ابو
خدری کے اس قول کی کہ ابن صیاد نے ان کے پاس شکایت کی کہ لوگ اسکو د
موعود سمجھتے ہیں نشان دہی کی۔ جسمین خدا اس اجماع کا صریح ذکر پایا جاتا ہے نہ اشا

Marfat.com

طرف وہان کوئی اشارہ ہے صرف غیر معین لوگون کا ابن صیاد کو دجال کہنا مفہوم ہوتا ہے
جسکے مقابلہ مین بہت صحابہ کا جن مین خود ابو سعید خدری داخل ہین ابن صیاد کو دجال
موعود نہ سمجھنا بلکہ اور شخص کو دجال موعود سمجھنا اسی کتاب صحیح مسلم کی احادیث سے ثابت ہے -

(۴) صحیح مسلم کی اس حدیث کو (جس مین حضرت مسیح کا دمشق کے قریب اُترنا بیان ہوا
ہے) موضوع قرار دینے کی غرض سے آپنے ایک افترا بعض علمار امت پر کیا اور ازالہ کے
صفحہ ۲۱۲ مین لکہا ہے کہ بعض علما کہتے ہین کہ حضرت مسیح نہ بیت المقدس مین اُتریگا
اور نہ دمشق مین بلکہ وہ مسلمانون کے لشکر گاہ مین اُتریگا جہان حضرت مہدی ہونگے
حالانکہ علمار اسلام سے ایسا کوئی معلوم نہین ہوا جسنے یہ بات کہی ہو کہ حضرت مسیح
نہ بیت المقدس مین اُتریگا اور نہ دمشق مین بلکہ علمار اسلام نے اُن سبھی مقامات
کو ایک مقام قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے حضرت مسیح بیت المقدس مین اُترین گے
جو دمشق کی جانب مشرق مین
ہے) وہین مسلمانون کا
لشکر ہوگا - اور وہ اُردن
ہی کے علاقہ مین ہے [illegible]
اس جگہ خدا تعالیٰ [illegible]
مسجد بنا دے گا -
[illegible] کے ساتھ ہی
آپکا اس قول بعض علمار کا
ثبوت طلب کیا گیا - تو آپنے
[illegible]
[illegible]

ابن ماجہ کے حاشیہ مین صفحہ ۳۰۶ -

قال الحافظ ابن كثير وقد ورد في بعض الاحاديث
ان عيسى عليه السلام ينزل ببيت المقدس وفي
رواية بالاردن وفي رواية بمعسكر المسلمين
والله اعلم قلت حديث النزول ببيت المقدس
عند المصنف وهو عندي ارجح ولا ينافي سائر
الروايات لان بيت المقدس هو شرقي دمشق
وهو معسكر المسلمين اذ ذاك والاردن اسم
الكورة كما في الصحاح وبيت المقدس داخل فيه
[illegible] الروايات فان لم يكن في بيت المقدس
الآن منارة فلا بد ان تحدث قبل نزوله

Marfat.com

(۴) اس حدیث صحیح مسلم اور دیگر احادیث نزول حضرت مسیح مین تحریف و تاویل کرنیکی غرض سے ایک افترا آپنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہہ کیا اور کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسحدیث کی نسبت جسمین دجال کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور اسمین اسکو ابن قطن کے مشابہہ کیا) صاف اور صریح طور پر فرمادیا ہی کہ یہہ ایک مکاشفہ یا ایک خواب ہے ازالہ صفحہ ۲۰۶ اور کہا ہی کہ آنحضرت صلّے اللہ علیہ وسلم صاف اور صریح طور پر فرماتے ہین کہ میرا یہہ ایک کشف یا خواب ہے (ازالہ صفحہ ۲۰۷) اور کہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اسبات کا اقرار فرماتے ہین کہ یہہ سب بیانات میرے مکاشفات مین سے ہین۔ (ازالہ صفحہ ۲۳۲) حالانکہ کسی حدیث مین آنحضرت سے یہ اقوال مروی نہین حدیث مین آنحضرتؐ کا دجال کو طواف کرتے دیکھنا۔ اور ابن قطن سے تشبیہہ دینا مروی ہے اسکو تسلیم بھی کیا جائے کہ وہ ایک خواب یا کشف کا واقعہ ہے تو کوئی شخص (جسکو دین سے تعلق ہے اور کذب سے احتراز) اسکو آنحضرتؐ کا قول اور صاف و صریح اقرار نہین ٹھرا سکتا۔

اس افترا سے آپکی غرض (جسکو آپنے ازالہ کے صفحہ ۲۳۲ مین ظاہر کیا ہے) یہہ ہے کہ اسی پر حدیث دمشقی وغیرہ کو قیاس کرین اور انکو بھی ایک خواب یا مکاشفہ قرار دیکر تعبیر اور تاویل کا محتاج بنا دین اور اُنکے ظاہری معنی سے انکو پھیر سکین جو کمال جرأت و محض افترا ہے ۱۲

(۵) ان احادیث نزول حضرت مسیح مین تحریف اور تاویل کی غرض سے آپنے اُسحدیث کے ترجمہ مین جسمین یہ بیان ہے کہ عنقریب ابن مریم حاکم عادل ہو کر نزول کرین گے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک سوال و جواب کا افترا کیا۔ اور ازالہ کے صفحہ ۲۰۱ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے تمہارا اسدن کیا حال ہوگا جسدن ابن مریم تم مین نازل ہوگا۔ اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی امام ہوگا۔ اور تم ہی مین سے (اے امتی لوگو) پیدا ہوگا۔ اور ازالہ کے

مین لفظ "بل ہو" اپنے مجوزہ جواب مین ازخود ملا کر وضع لفظ حدیث کا بھی ارتکاب کیا اور لکھدیا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اسکو مسیح ابن مریم ہی سمجھو "بل ہو امامکم منکم" حالانکہ حدیث کے کسی طریق مین آنحضرت سے یہ سوال وجواب منقول نہین ہے۔ اور نہ لفظ "بل ہو" اس حدیث مین آنحضرت صلعم سے مروی ہے اس سوال وجواب کے افترا سے آپکا مقصود یہ ہے کہ جو ظاہر حدیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام آئینگے تو اسوقت مسلمانون کا امام موجود ہوگا (جس سے عام اہل اسلام کے اعتقاد مین حضرت امام مہدی مراد ہین) اور وہ آپکے خیال اور دعودن کی جڑ کاٹ رہا ہے کیونکہ اسوقت امام مہدی موجود نہین تو آپ مسیح موعود کیونکر بن سکتے ہین۔ اسکا جواب ادا ہوا۔ یہ سوچکر آپنے چاہا کہ چلو امام مہدی بھی ہم خود ہی بن جائین۔ اور حدیث کے یہ معنے ٹھہرین کہ جو مسیح آئیگا وہی امام مہدی ہوگا۔ اور یہہ سوال وجواب بنایا۔ اور جواب مین لفظ "بل ہو" بڑہایا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کیا۔ مگر یہہ نہ سوچا کہ دوسری حدیث صحیح مسلم مین صاف آیا ہے کہ عیسی بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم اتر آئین گے تو ان کا (یعنے مسلمانون کا) امیر (یعنے امام) انکو کہیگا کہ آیئے نماز پڑہائین۔ وہ اس امام کو یہہ جواب دین گے نہین۔ امیر (یعنی امام) تم ہی مین سے ہونا چاہئے۔ یہہ کہنا اس امت محمدیہ کے اعزاز واکرام کے لئے ہوگا جو خدا کی طرف سے اسکو حاصل ہے۔

> عن جابر بن عبد اللہ یقول سمعت النبي صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاتزال طائفۃ من امتي یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیمۃ قال فینزل عیسی ابن مریم صلی اللہ علیہ فیقول امیرہم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ہذہ الامۃ (صحیح مسلم ص۸۷ ج ۱)

اس قسم کی تاویلات وتحریفات اور رد نصوص ووضع احادیث واقوال آپکے طرز عمل مین اور بکثرت پائی جاتی ہین اور آپکی تصنیفات کے صدہا صفحات مین موجود ہین ان چند امثلہ عقائد ومقالات وطریق عمل مرزا قادیانی کو عرض کرکے علمائے اسلام

Marfat.com

سے یہہ سوال کیا جاتا ہے کہ آیا وہ ان عقاید و مقالات و طریق عملی مین اسلام خصوصا مذہب اہل سنت کا پابند و پیرو ہے یا اس سے خارج بشق اول علماے ربانی نصوص کتاب و سنت و اقوال سلف امت اہل قرون ثلثہ اسکی تائید مین نقل کرین قرون ثلثہ کے مابعد کے علما یا صوفیون کے اقوال بلا دلیل کتاب اللہ و سنت معرض نقل مین نہ لادین و بشق ثانی وہ علماے ربانی یہ فرمائین کہ ان عقاید و مقالات اور طریق عملی خصوصا اسکے دعوے نبوت و اشاعت اکاذیب و وضع احادیث کاذبہ ورد احادیث صحیحہ و تحریف معانی نصوص کی نظر سے اسکو منجملہ ان تیس دجالون کے جن کے خارج ہونے کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے ایک دجال اور اسکے ان عقائد و خیالات و طریق عملی مین پیروان و ہم مشربون کو ذریات دجال کہسکتے ہین یا نہین اور ایسے عقائد و مقالات و طریق عملی کے ساتھ کوئی شخص شرعا و عقلا ولی اور ملہم و محدث و مجدد ہو سکتا ہے یا نہین۔ بینوا توجروا+

الجواب

ان عقاید و مقالات اور اس طریق عملی مین مرزا قادیانی پابندی اسلام خصوصا مذہب اہل سنت سے خارج ہے کیونکہ عقاید و مقالات و طریق عملی اسلامی و سنی نہین بلکہ ازانجملہ بعض عقاید و مقالات یونانی فلاسفہ کے ہین۔ بعض ہندؤن پیروان وید کے بعض نیچریون کے بعض نصارے کے بعض اہل بدعت و ضلالت کے اور اسکا طریق عملی ملحدین باطنیہ* وغیرہ اہل ضلال کا طریق ہے۔ اور اسکے دعوے نبوت اور اشاعت اکاذیب

* باطنیہ ایک ملحد فرقہ کا نام ہے جسکا ذکر صفحہ مین آئیگا اس مقام مین ان کی تاویلات کی چند مثالات بیان کی جاتی ہین۔ جن سے ناظرین کو یقین ہو کہ مرزا غلام احمد

اور اس ملحدانہ طریق کی نظر سے یقیناً اسکوان تیس دجالوں مین سے جن کی خبر حدیث مین وارد ہے ایک دجال کہہ سکتے ہین اور اسکے پیروان وہم مشربوں کو ذریات دجال۔ یہہ لوگ دجال ہوں تو پہر احادیث نبویہ کا جن مین تیس دجالوں کذابوں کی خبر دیگئی ہے کوئی مصداق نہین ہو سکتا۔ اور اس اعتقاد وعمل کے ساتہہ کوئی شخص شرعاً وعقلاً ولی و ملہم و محدث نہین ہو سکتا۔ اس عمل و اعتقاد کا شخص خدا کا ملہم و مخاطب ہو تو انبیا و ملہمین سابقین کا الہام بے اعتبار ہو جاتا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل بطور تمثیل ذیل مین معروض ہے۔ قادیانی کا کواکب و سیارات و افلاک کے لئے نفوس و ارواح تجویز کرنا یونان کے فلاسفہ اشراقین و ہندوان پیروان وید کا مذہب ہے (چنانچہ قادیانی اس امر کا صفحہ (۳۲) توضیح المرام مین خود معترف ہوا ہے)۔ اسلام نے یہہ اعتقاد مسلمانوں کو نہین سکہایا۔ اور قرآن و حدیث مین جو اسلام کے اصل اصول ہین اسکا کہین ذکر پایا نہین گیا۔ اور جو بعض متاخرین صوفیہ نے بہ تقلید فلاسفہ یا اپنے مشاہدہ و مکاشفہ سے ان ارواح کو تسلیم کیا ہے وہ مذہب اسلام نہین ہو سکتا۔ کیونکہ کتاب و سنت مین اس اعتقاد کا ثبوت پایا نہین جاتا۔ اور ان صوفیون نے خود بہی اس اعتقاد کو عقائد یا مذہب اسلام قرار نہین دیا۔ صرف اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے۔ لہذا ان صوفیوں کا

اور اس کے اتباع کی تاویلات اسی قسم کی تاویلات ہین اور سب کا طریق ایک ہے۔ ملاحدہ سبعیہ کا یہ مذہب ہے کہ **وضو** سے امام وقت کی دوستی مراد ہے۔ اور **زکوۃ** سے تزکیہ نفس۔ اور **کعبہ** سے ذات نبی علیہ السلام۔ اور **صفا مروہ** سے جناب امامین حسن حسین علیہما السلام۔ اور **احتلام** سے افشاے اسرار امام وقت۔ اور **غسل** سے امام وقت کے جناب مین دوبارہ عہد و بیعت کرنا اور **جنت** سے جسم کو آسایش عذار ام دنیا۔ اور **دوزخ** سے تکلیفات اٹہانا۔

مکاشفہ سے وجود ان ارواحوں کو تسلیم کرنا اس اعتقاد کو داخل اسلام نہین بنا سکتا اور اگر کوئی ناواقف اس مذہب و اعتقاد کو جزء اسلام قرار دے تو وہ بحکم حدیث (من احدث فی امرنا ھذا ما لیس فیہ فھو رد) یعنے جو شخص ہمارے دین مین وہ عمل یا اعتقاد از خود پیدا کرے جو بحکم قرآن و حدیث اُسمین سے نہو تو وہ لائق رد ہے قابل قبول نہین ہے - قادیانی کے اس خیال کا ابطال ان نصوص و اقوال سے بھی ہوگا جو اسکے اقوال آیندہ کے ابطال کے لئے پیش کئے جائینگے ؞

اور قادیانی کا نفوس فلکیہ وازواح کواکب کو ملائکہ کہنا بھی اُن فلاسفہ کا بعدات ہے جو فلسفہ کے ساتھہ اسلام کے قائل ہین اُنہون نے فلسفہ کو اسلام سے ملایا ہے اور ترتیب مین گانٹھ کا پیوند لگانا چاہا ہے - کتاب اللہ و سنت مین کہین اس مذہب کا ثبوت پایا نہین جاتا ؞

سے جسم کو آسائش و آرام دینا - اور دوزخ سے تکلیفات اٹھانا - وغیرہ وغیرہ - اسیطرح ملاحدہ باطنیہ کی یہہ رائے ہے کہ روزہ - نماز - حج - زکوٰۃ - خلفائے ثلثہ کے من گھڑت احکام ہین اور روزہ رمضان خاص - بدعت عمری ہے - ملاحدہ منصوریہ کہتے ہین کہ جنت سے امام وقت اور دوزخ سے اس کے دشمن مراد ہین - جیسے ابوبکر و عمر وغیرہ وغیرہ - جناب شاہ عبدالعزیز دھلوی علیہ الرحمتہ اپنے تحفہ اثنا عشریہ مین فرماتے ہین کہ مطیع باللہ عباسی کے عہد مین ان فرقون کو باین عقل و شعور نہایت غلبہ اور کمال تسلط حاصل تھا جسکے بعد انہون نے ایک عالم کو گمراہ کیا - دانشمندون کو ایکہ قسم کی عبرت حاصل ہونیکا مقام ہے -

Marfat.com

امام رازی نے تفسیر کبیر کے صفحہ ۱۱۰ جلد ا مین ملائکہ کے متعلق لوگون کے مذہب بیان کئے ہین تو اُن مین فلاسفہ کا یہ مذہب بیان کیا ہے کہ وہ ارواح کواکب ہین چنانچہ فرمایا ہے۔

ثانیهما قول الفلاسفة وهي انها جواهر قائمة بانفسها ليست بمتحيزة البتة وانها بالماهية مخالفة لانواع النفوس الناطقة البشرية وانها اكمل قوة منها واكثر علما منها وانها للنفوس البشرية جارية مجرى الشمس بالنسبة الى الاضواء ثم ان هذه الجواهر على قسمين منها ما هي بالنسبة الى اجرام الافلاك والكواكب كنفوسنا الناطقة بالنسبة الى ابداننا ومنها ما هي لا على شئ من تدبير الافلاك بل هي مستغرقة في معرفة الله ومحبته ومشتغلة بطاعته وهذا القسم من الملائكة هم المقربون ونسبتهم الى الملائكة الذين يدبرون السموات كنسبة اولئك المدبرين الى نفوسنا الناطقة فهذان القسمان قد اتفقت الفلاسفة على اثباتهما ومنهم من اثبت نوعا آخر من الملائكة وهي الملائكة

دوسرا فلاسفہ کا قول ہے کہ ملائکہ جواہر یعنے بذات خود قائم ہین۔ مگر وہ کسی حیز (مکان) مین جاگزین نہین ہوتے اور ان کی حقیقت انسانی نفوس کی حقیقت سے مخالف ہے۔ وہ ان سے قوی تر اور علم مین بڑھکر ہین۔ ان کو انسانی نفوس سے وہ نسبت ہے جو روشنی کو سورج سے نسبت ہے۔ پھر یہ جواہر دو قسم ہین بعض ایسے ہین جن کو افلاک و کواکب سے وہ نسبت ہے جو ہمارے نفوس ناطقہ کو ہمارے بدنوں سے اور بعض ایسے ہین جنکو اجسام فلکیہ کی تدبیر سے کوئی تعلق نہین ہے ایسے وہ اس کے مدبر نہین بلکہ وہ اللہ کی معرفت اور محبت مین مستغرق اور اس کے حکم بجا آوری مین مشغول ہین یہی قسم کے ملائکہ مقربین کہلاتے ہین اور ان کو مدبرین فلکیہ سے وہ نسبت ہے جو ان مدبرین کو ہمارے

الارضية المدبرة لاحوال هذا العالم السفلى ثم ان المدبرات لهذا العالم ان كانت خيرة فهم الملائكة وان كانت شريرة فهم الشياطين (تفسير)

نفوس ناطقہ سے نسبت ہے ان دونون قسمون کے ماننے پر فلاسفہ کا اتفاق ہے بعض فلاسفہ ایک اور قسم ملائکہ کو بھی مانتے ہین وہ یہ ہین کہ ملائکہ ہین جنکو عالم سفلی کی تدبیر سے تعلق ہے۔ پھر یہ (عالم سفلی کے مدبر) اگر اچھے ہین تو وہ ملائکہ کہلاتے ہین اور اگر بری ہین تو وہ شیاطین ہین۔ اور قادیانی کا جملہ حوادث و کائنات عالم کو ستارون کی تاثیر سمجھنا بھی فلاسفہ اور نجومیون اور ہندوون اور مجوسیون اور ثنویہ اور بت پرستون کا مذہب ہے۔ ہندوان قائلین وید کا قائل تاثیر ہونا تو قادیانی نے خود توضیح مرام کے صفحہ (۳۳) مین بیان کیا ہے بت پرست اور مجوس و ثنویہ کا قائل ہونا امام رازی کی تفسیر سے نقل کیا جاتا ہے۔ امام رازی تفسیر کبیر صفحہ ۳۷۰ مین فرماتے ہین۔

وثانيها قول طوائف من عبدة الاوثان وهو ان الملائكة هي الحقيقة في هذه الكواكب الموصوفة بالاسعاد والانحاس فانها بزعمهم احياء ناطقة وان المسعدات منها ملائكة الرحمة والمنحسات ملائكة العذاب وثالثها قول معظم المجوس والثنوية وهو ان هذا العالم مركب من اصلين ازليين وهما النور والظلمة وهما في الحقيقة جوهران شفافان مختاران قادران متضادا الجنس والصورة مختلفا

دوسرا قول کئی بت پرست جماعتون کا ہے وہ یہ کہ ملائکہ درحقیقت یہ ستارے ہین جو سعد اور نحس کہلاتے ہین۔ اُنکے اعتقاد مین یہ ستارے زندہ ہین۔ اور گویا ہین اور ان مین جو سعد (نیک) ہین وہ رحمت کے ملائکہ کہلاتے ہین۔ اور جو نحس ہین وہ عذاب کے فرشتے تیسرا قول اکثر مجوس اور ثنویہ کا ہے (جو عالم کے دو خالق مانتے ہین۔) وہ کہتے ہین عالم درحقیقت دو اصل (مادہ) سے مرکب ہے جو ہمیشہ سے چلے آتے ہین۔ ان مین

Marfat.com

الفصل والله يدبر بجوهر النور فاضل خير تقي طيب الروح كريم النفس يسر ولا يضر وينفع ولا يمنع ويحيي ولا يبلي وجوهر الظلمة على ضد ذلك ثم ان جوهر النور لم يزل يولد الاولياء وهم الملائكة لا على سبيل التناكح بل على سبيل تولد الحكمة من الحكيم والضوء من المضئ وجوهر الظلمة لم يزل يولد الاعداء وهم الشياطين على سبيل تولد السفه من السفيه لا على سبيل التناكح ۔ تفسیر کبیر صفحہ ۳۷ جلد ۱	ایک نور ہے دوسرا اندھیرا اور وہ حقیقت میں جوہر شفاف ہیں خود مختار قادر حس وصورت میں باہم مختلف فعل وتدبیر میں جداگانہ ۔ تو نور کا جوہر بہتر اور ستھرا اور سخی ہے خوش کرتا ہے ضرر نہیں پہنچاتا ۔ نفع دیتا ہے فائدہ کو نہیں روکتا زندہ کرتا ہے مارتا اور بوسیدہ نہیں کرتا ۔ اندھیرے کا جوہر اسکے مخالف ہے پھر نور کے جوہر سے ہمیشہ دوست پیدا ہوتے ہیں جیسے حکیم سے حکمت پیدا ہوتی ہے اور

روشن چیز سے روشنی اور وہ ملائکہ کہلاتے ہیں اور اندھیرے کے جوہر سے دشمن پیدا ہوتے ہیں جیسے احمق سے حماقت پیدا ہوتی ہے اور وہ شیاطین کہلاتے ہیں

قادیانی نے بڑی جرأت کی ہے کہ ان باتوں کو قرآن سے ثابت بتایا ہے اس جرأت میں قادیانی نے خدا پر افترا کیا ہے کسی آیۂ قرآن میں یہ ارشاد نہیں ہوا کہ کواکب وسیارات کے لئے ارواح ہیں اور وہی کائنات الارض کے وجود میں مؤثر ہیں اور وہی ملائکہ ہیں جو انبیاء وغیرہ ہامین کی روحانی تربیت کر رہے ہیں اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں یہ ارشاد فرمایا ہے ۔ اور اعتقاد تاثیر کواکب کو تو قرآن شریف نے اشارۃً اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحۃً ناشکری وکفر قرار دیا ہے ۔ قرآن میں ارشاد ہے کہ کیا تمہاری یہی شکرگذاری ہے کہ تم

وتجعلون رزقکم انکم تکذبون (الواقعۃ)	خدا کو جھٹلاتے ہو جو بارش ہوتی ہے تو یہ کہتے ہو

Marfat.com

کو فلان ستارہ کی تاثیر سے ہوئی ہے۔

صحیحین مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ مقام

عن زید بن خالد الجهنی انه صلی لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوة الصبح بالحدیبیة علی اثر سماء کانت من اللیلة فلما انصرف النبی صلی الله علیه وسلم اقبل علی الناس فقال هل تدرون ماذا قال ربکم قالوا الله ورسوله اعلم قال قال اصبح من عبادی مومن بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل الله ورحمته فذلک مومن بی وکافر بالکوکب واما من قال بنوء کذا فذلک کافر بی ومومن بالکوکب (بخاری ص۱۴۱ مسلم ص۵۹)

حدیبیہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے بعد صبح کی نماز پڑہائی تو اصحاب کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو کہ خداتعالی نے کیا فرمایا ہے۔ اصحاب بولے کہ اللہ اور اللہ کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپنے فرمایا کہ خداتعالی فرماتا ہے کہ میرے بندون مین کوئی مجہپر ایمان لاتا ہے اور کوئی کافر ہوتا ہے سو جو یہ کہے کہ ہمپر خدا کے فضل ورحمت سے بارش ہوئی ہے تو وہ مجہپر ایمان لانے والا ہے اور ستارون سے منکر اور جو یہ کہے کہ فلان ستارہ کے فلان مقام پر پہنچنے کے سبب بارش ہوئی ہے تو وہ ستارون پر ایمان لاتا ہے اور مجہ سے کافر ہے۔

صحیح مسلم کی ایک حدیث مین حضرت ابن عباس سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ

عن ابن عباس قال مطر الناس علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم اصبح من الناس شاکر ومنهم کافر قالوا هذه رحمة الله وقال بعضهم لقد صدق نوء کذا وکذا اقال

علیہ وسلم کے وقت مین بارش ہوئی۔ تو آپنے فرمایا خداتعالے فرماتا ہے میرے بندون سے کوئی شاکر ہے کوئی کافر شاکر کہتے ہین یہ بارش خدا کی رحمت ہے بعض کافر کہتے ہین فلان فلان ستارہ کا

Marfat.com

قال فنزلت هذه الآیۃ فلا اقسم بمواقع النجوم حتّٰی بلغ اتجعلون رزقکم انکم تکذّبون (مسلم ص ۵۹)	غروب سچا نکلا جو بارش ہوئی اسپر آیت اتری جو صفحہ ۱۴۵ منقول ہوئی ۔

امام نووی شرح مسلم کے صفحہ ۵۹ مین فرماتے ہین کہ جو یہ کہے

اما معنی الحدیث فاختلف العلماء فی کفر من قال مطرنا بنوء کذا علی قولین احدھما ھو کفر باللّٰہ تعالی سالب لاصل الایمان مخرج من ملّۃ الاسلام قالوا وھذا فی من قال ذالک معتقداً ان الکواکب فاعل منشئ للمطر کما کان بعض اھل الجاھلیۃ یزعم ومن اعتقد ھذا فلا شک فی کفرہ وھذا القول الذی ذھب الیہ جماھیر العلماء والشافعی منھم وھو ظاھر الحدیث قالوا وعلی ھذا لو قال مطرنا بنوء کذا معتقدا انہ من اللّٰہ وبرحمتہ وان النوء میقات لہ وعلامۃ اعتبارا بالعادۃ فکانہ قال مطرنا فی وقت کذا فھذا لا یکفر واختلفوا فی کراھیتہ والاظھر کراھتہ لکنھا کراھۃ تنزیھۃ وسبب الکراھتہ انھا کلمۃ مترددۃ بین الکفر وغیرہ فیساء الظن بصاحبھا ولانھا شعار الجاھلیۃ ومن سلک مسلکھم والقول الثانی فی اصل تاویل الحدیث ان المراد کفر نعمۃ اللّٰہ تعالی لاقتصارہ علی اضافۃ الغیث الی الکواکب وھذا فیمن لا یعتقد تدبیر الکواکب ۔ (شرح مسلم ص ۵۹)	کہ فلان ستارہ کے سبب بارش ہوئی اوس کے کفر کی تفسیر مین علما کے دو قول ہین اول یہ کہ یہ خدا کے ساتھ کفر ہے ایمان کو دور کرنے والا اسلام کے دائرہ سے نکال دینے والا یہ قول اوس شخص کے حق مین ہے جو اعتقاد رکھے کہ ستارہ بارش کا فاعل اور موجد ہے اس کی تاثیر سے بارش ہوتی ہے ۔ جیسا کہ جاہلیت مین خیال کیا جاتا تھا دوسرا قول یہ کہ اس سے کفران نعمت یعنی (ناشکری) مراد ہے یہ قول اوس شخص کے حق مین ہے جو ستارہ کو

Marfat.com

مدبر و موثر نہ سمجھے یعنے صرف علامت ظہور تاثیر خداوندی خیال کرے۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری مین ہے کہ ایام جاہلیت مین یہ اعتقاد تہا کہ بارش ستارون کے فعل سے یا مقرری (مقررہ) علامت سے ہوتی ہے۔ سو شارع نے اون دونو خیالون کو باطل کیا اور کفر ٹھرایا سو اگر یہ اعتقاد ہو کہ فعل ستارہ کا اسمین دخل ہے تو یہ شرک کا کفر ہے اور اگر صرف یہ اعتقاد ہو کہ تجربہ کے رو سے ہے تو یہ شرک نہین مگر اسکو کفر یعنے ناشکری کہہ سکتے ہین۔

وكانوا في الجاهلية يظنون ان نزول الغيث بواسطة النوء اما بصنعه على زعمهم واما بعلامته فابطل الشرع قولهم وجعله كفرا فان اعتقد قائل ذلك ان للنوء صنعا في ذلك فكفره كفر تشريك وان اعتقد ان ذلك من قبيل التجربة فليس بشرك لكن يجوز اطلاق الكفر عليه وارادة كفر النعمة لانه لم يقع في شيء من طرق الحديث بين الكفر والشكر واسطة فيحمل الكفر فيه على المعنيين لتناول الامرين۔ (فتح الباری صـ۴۳۲ ج ۲)

ان احادیث سے یہ شہادت اقوال علماء صاف ثابت ہے کہ ستارون کو بارش مین موثر و سبب وجود سمجھنے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر قرار دیا ہے۔ اسکو کفر ملت سمجھین خواہ کفر نعمت اب اور حوادث و کائنات مین تاثیر نجوم کے اعتقاد کا کفر ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔

ایک حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے علم نجوم سے کچھ حاصل کیا اوس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا جسقدر اسمین زیادتی کریگا سحر مین زیادتی کریگا۔

عن ابن عباس رضی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد رواه ابو داؤد وابن ماجة (مشکوة صـ۳۹۵)

سلفنا اسکی وجہ یہ ہے کہ اوس نجربہ کو لازم و واجب الاثر سمجہا۔

Marfat.com

عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من اقتبس بابًا من علم النجوم
لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس شعبۃ من
السحر المنجم کاهن والکاهن ساحر والساحر
کافر رواہ رزین (مشکوٰۃ ص ۳۸۶)

ایک حدیث میں آپ نے فرمایا کہ
جس نے علم نجوم کا کوئی باب (حصہ)
حاصل کیا یعنے اوسکی تاثیرات وفوائد کا
علم سیکھا بجز ان فوائد کے جو خدا تعالے
نے بیان کئے ہیں (چنانچہ قتادہ کی روایت
میں انکی تفسیر عنقریب آتی ہے) اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا اور نجومی (اس
علم کو حاصل کرنیوالا اور اسکا معتقد) کاہن ہے اور کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے
حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے کتاب حجۃ اللہ البالغہ

واما الانواء والنجوم فلا یبعد ان یکون لهما
حقیقۃ فی ما فان الشرع انما اتی بالنهی عن الاشتغال بها
لا نفی الحقیقۃ البتۃ وانما تواردت امۃ الصلحاء
ترک الاشتغال به وذم المشتغلین وعدم القول
بتلک التاثیرات لا القول بالعدم اصلاً + +
ولکن الناس جمیعًا توغلوا فی هذا العلم توغلًا
شدیدًا حتی صار مظنۃ للکفر باللہ وعدم الایمان
به فعسی ان لا یقول صاحبه علی هذا العلم مطرنا
بفضل اللہ ورحمته من صمیم قلبه بل یقول مطرنا
بنوء کذا وکذا فیکون صادًا عن حقیقۃ بالایمان الذی
هو الاصل فی النجاۃ واما النجوم فانه لا یبعد ان اللہ
اذ اللہ مدبر للعالم علی حسب مصلحۃ علمها احد او لم یعلم
فلذلک وجب فی الملۃ ان یقل ذکرہ ویبین من تعاطیه

میں حقیقت نجوم کو ممکن
تسلیم کرنے اور اونکی تاثیرات
کو غیر مستبعد ماننے کے ساتھ
یہ فرمایا ہے کہ اس علم نجوم
سے شغل ترک کرنا اور اس
شغل والے کو برا سمجھنا اور
نجوم کی تاثیرات کا قائل
نہ ہونا سلف صالحین
سے متوارث چلا آتا ہے
اور اس علم میں توغل مظنہ
کفر ہے اور پیغمبر صاحب
امت کا یہ فرض تھا کہ
اسکے ذکر کو مٹانے اور

Marfat.com

ویجهر بان من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد ومثل ذلك مثل التورية والانجيل شدد النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی من اراد ان ینظر فیهما لکونهما محرفة و مظنة لعدم الانقیاد للقرآن العظیم ولذلک بضاعتہ هذا ما ادی الیہ اثنا وتفحصا فان ثبت من السنة ما یدل علی خلاف ذلک فالامر علی ما فی السنة

حجۃ اللہ البالغہ ص۱۳۵

اسکے سیکھنے سے لوگون کو روکے اور پکار کر یہہ کہدے کہ جو شخص اس علم سے کچھ حاصل کرتا ہے وہ سحر کا ایک شعبہ حاصل کرتا ہے شاہ صاحب کا کلام اس باب مین ایک نص قطعی ہے کہ شریعت اور اسلام مین نجوم کی تاثیرات کے اعتقاد سے منع کیا گیا ہے گو نفس الامر مین خداتعالی نے ان مین تاثیرات رکہے ہون اور وہ واقعی وممکن وغیرہ مستبعد ہون۔

اور **صحیح بخاری** مین علم نجوم کے بیان مین ایک باب منعقد کرکے اسمین قتادہ

باب فی النجوم وقال قتادة لقد زینا السماء الدنیا بمصابیح خلق هذه النجوم لثلث جعلها زینة للسماء ورجوما للشیاطین وعلامات یهتدی بها فمن تاول فیها بغیر ذلک اخطا واضاع نصیبه وتکلف ما لا علم له به بخاری ص۴۵۶ وفی روایة رزین تکلف ما لا یعنیه وما لا علم له وما عجز عن علمه الانبیاء والملائکة وعن الربیع مثله و زاد واللہ ما جعل اللہ فی نجم حیوة احد ولا رزقه ولا موته وانما یفترون علی اللہ الکذب ویتعللون بالنجوم (مشکوة ص۳۹۲)

سے نقل کیا کہ یہہ ستارے تین فوائد کے لئے پیدا کیے گئے ہین (۱) خداتعالی نے انکو آسمانون کے لیے زینت بنایا ہے (۲) انسے شیاطین کو جو آسمانون پر احکام سننے کو چڑہتے ہین. مارا جاتا ہے (۳) وہ علامات ہین جنکے سمت سے جنگلون اور دریاؤن مین راستہ پہچانا جاتا ہے) پہر جو شخص ان ستارون سے اور اغراض وفوائد کا ہونا بیان کرے تو وہ خطاکار ہے اور اپنا حصہ (فہم قرآن سے) ضائع کرتا ہے

Marfat.com

وصله عبد بن حميد من طريق شيبان
عنه به وزاد في آخره وان ناسا
جهلة بامر الله قد احدثوا في هذه
النجوم كهانة من غرس بنجم كذا
كان كذا ومن سافر بنجم كذا كان
كذا ولعمري ما من النجوم نجم
الا ويولد به الطويل والقصير
والاحمر والابيض والحسن
والدميم وما علم هذه النجوم
وهذه الدابة وهذا الطائر بشيء
من هذا الغيب انتهى - وبهذه
الزيادة تظهر مناسبة ايراد المصنف
ما اورده من تفسير الاشياء التي
ذكرها من القرآن وان كان ذكر بعضها
وقع استطرادا والله اعلم قال الداودي
قول قتادة في النجوم حسن الا قوله اخطأ
واضاع نصيبه فانه قصر في ذلك بل قائل
ذلك كافر انتهى ولم يتعين الكفر في حق من
قال ذلك وانما يكفر من نسب الاختراع
اليها واما من جعلها علامة على حدوث امر
في الارض فلا (فتح الباری ص۲۱۱ ج ۶)

اور اس علم کے لیے تکلف کرتا ہے جس کا علم
اسکے لیے ممکن نہیں رزین کی روایت
میں یہ بھی ہے کہ وہ شخص اس امر کے
جاننے کے لیے تکلف کرتا ہے جسکے جاننے
سے انبیاء و ملائکہ بھی عاجز ہیں ایسا ہی
ربیع بن زیاد سے رزین نے نقل کیا ہے
اتنے اسپر یہ بھی بڑھایا ہے کہ بخدا خداتعالیٰ
نے کسی ستارہ کو نہ کسی کی زندگانی کا سبب
بنایا ہے نہ موت کا نہ رزق کا یہ نجومی جھوٹ
بولتے ہیں کہ وہ ستاروں کو علل (اسباب) قرار
بناتے ہیں فتح الباری میں کہا ہے کہ اس
قول قتادہ کی سند عبد بن حمید نے بیان
کی ہے اور اسکے آخر میں یہ بڑھا دیا ہے کہ
خدا کے حکم یا شان سے جاہل لوگوں نے
ستاروں میں یہ باتیں از خود نکالی ہیں کہ فلان
ستارہ کے وقت درخت لگاوے تو یہ ہوگا -
فلان ستارے کے وقت سفر کرے تو ایسا
ہوگا - اور ہر ایک ستارہ کی تاثیر سے کوئی دراز
قامت پیدا ہوتا ہے - کوئی پست قامت
کوئی سرخ کوئی سفید - کوئی خوب
صورت کوئی کوئی بدصورت ہے اور

ستارون اور چوپایون اور جانورون کے یہ علوم علم غیب سے نہین ہے۔ داؤدی نے کہا ہے قتادہ کا یہ قول اچھا ہے۔ مگر اس اعتقاد و قول جاہلیت کو صرف خطا کہنا اسکی کوتاہی ہے ایسے اعتقاد والا شخص کافر ہے (صاحب فتح الباری کہتے ہین) صرف اسی کہنے پر کفر کا حکم نہین ہوسکتا کافر اُسی کو کہا جاتا ہے جو ستارون کو مخترع (یعنے موجد و موثر کہے) اور جو یہ سمجھے کہ یہ ستارے زمین مین خدا ہی تعالےٰ کی قدرت و تاثیرات کے ظاہر ہونے کی علامات ہین تو وہ کافر نہین ہے۔

اور یہ بات ظاہر ہے کہ پرانے فلسفی اور قادیانی اُن کواکب کو صرف علامات نہین سمجھتے بلکہ انکو موثر جانتے ہین اور انکی تاثیرات کے قائل ہین لہذا انکا اعتقاد وہی اعتقاد ہے جسکو عبارات مذکورہ مین حقیقی کفر کہا گیا ہے۔

اور اگر کوئی کہے کہ مرزا قادیانی تو مدعی اسلام ہے وہ خدای تعالےٰ کو عالم کا خالق و موجد جانتا ہے ستارون کا خالق و موجد بھی خدا تعالی ہی کو سمجھتا ہے لہذا اُسکا ستارون کی تاثیر کا قائل ہونا یہ معنے رکھتا ہے کہ یہ تاثیر ستارون کو خدا تعالے نے عطا فرمائی ہے پھر انکی تاثیر کا اعتقاد کفر کیونکر ہوا تو اسکے جواب مین کہا جائیگا کہ پرانے فلسفی اور نجومی بھی یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ ستارون کا خالق خدا تعالے ہے اور اُسی نے ستارون مین یہ تاثیرات پیدا کردی ہین ایسا کوئی فلسفی یا نجومی (بجز دہریہ کے) نہین جو ستارون کو خدا کا مخلوق نہ سمجھتا ہو یا اُنکی تاثیر کو خدا کی مخلوق نہ جانتا ہو با این ہمہ وہ اس تاثیر کے اعتقاد کے سبب کافر سمجھے گئے ہین تو قادیانی کو کیونکر نہ سمجھا جاوے۔

اس اعتقادِ تاثیر کو باوجود اس اعتراف کے کہ وہ تاثیر خدا کی طرف سے اور اسکی مخلوق ہے کفر ٹہیرانے کی عقلی وجہ اور اسکا سِرّ یہ ہے کہ جو لوگ اس تاثیر کے قائل ہین وہ یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ یہ تاثیر ستارون کے لیے ایسی لازمی ہے کہ اس تاثیر کا ستارون سے جدا ہونا محال ہے خدا تعالے نے اس تاثیر کو پیدا تو کر دیا مگر وہ اب اس تاثیر کے معدوم کرنے پر قادر

نہین رہا اور اپنے مقررہ قانون کو وہ معزول بادشاہ کی مانند بدل نہین سکتا اس امر کا فلاسفہ نہ صرف تاثیرات نجوم کی نسبت اعتقاد رکھتے ہین بلکہ جملہ اسباب و مسببات عالم کی نسبت وہ بھی اعتقاد رکھتے ہین اور اسباب و مسببات مین تلازم کو وہ واجب اور عدم تلازم کو محال جانتے ہین اور اسکو قانون قدرت (بانگریزی والے لاز آف نیچر) کہتے ہین اور اسکی تبدیل و تغییر سے خدا تعالے کو عاجز و غیر قادر جانتے ہین - اور اسکے کفر ہونے مین اہل اسلام کو کیا شک ہے -

اہل اسلام خدا تعالیٰ کو فاعل با اختیار و متصرف و مدبر عالم جانتے ہین اور یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ جو آثار اسباب عالم پر ظاہر ہوتے ہین وہ خدا ہی کی تاثیر سے ہین اور اُسی کی قدرت و اختیار مین ہین وہ چاہتا ہے تو اُنسے اُن آثار کا ظہور ہوتا ہے - اور اگر وہ چاہتا ہے تو اُنسے اُن آثار کا عکس ظاہر کرتا ہے - وہ پانی سے آگ کا کام لیتا ہے اور آگ سے پانی کا کام **الغرض** اہل اسلام کے نزدیک موثر خدا تعالے ہے اسباب عالم اسکی تاثیر کے ظہور کے محل ہین -

اس بیان سے ثابت ہوا کہ تاثیرات نجوم جسکے قرآن سے ثابت ہونے کا قادیانی مدعی ہے قرآن سے ثابت نہین بلکہ قرآن اور حدیث اور علماء اسلام نے اسکو کفر قرار دیا ہے کفر حقیقی ملت سے خارج کرنے والا ہو خواہ کفران نعمت - اور اعتقاد تاثیر صرف فلاسفہ اور نجومیون اور ہندوؤنکا مذہب ہے اور قادیانی اس اعتقاد مین انہین کا پیرو اور مقلد ہے - نہ پیرو اسلام - اور **قادیانی کا حضرت جبرئیل و ملک الموت** کے زمین پر آنے کو محال جاننا بھی اسی فلسفیون اور نیچریون کے اصول پر مبنی ہے جسکا کفر ہونا ابھی بیان ہوا ہے - اور جبریل وغیرہ ملائکہ کے صور محسوسہ کو جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام دیکھتے اُنکی خیالی صورت اور عکسی تقدیر قرار دینا یہ بھی بعینہ نیچریون کی تجویز ہے جو سر سید احمد خانصاحب کی تفسیر مین بیان[له] ہوئی -

[له] دیکھو تفسیر صفحہ وغیرہ جلد ۱ و جلد ۲ کا مقام رد سنت مرکم علماء اسلام کا صورت ... [illegible]

Marfat.com

علماے اسلام کے نزدیک احادیث نزول و رویت جبرئیل مین یہ تاویل کرنا معانی نصوص مین تحریف کرنا ہے جو ملحدین باطنیہ کا شیوہ ہے ۔

شرح عقائد نسفی بصفحہ ۱۱۹ مین لکھا ہے ۔ قرآن و حدیث کے نصوص (یعنے

والنصوص من الکتاب والسنۃ تحمل علی ظواھرھا مالم یصرف عنھا دلیل قطعی والعدول عنھا ای عن الظواھر الی معان یدعیھا اھل الباطن وھم الملاحدۃ وسموا الباطنیۃ لادعائھم ان النصوص لیست علی ظواھرھا بل لھا معان باطنیۃ لا یعرفھا الا المعلم وقصدھم بذلک نفی الشریعۃ بالکلیۃ الحاد ای میل وعدول عن الاسلام واتصال والتصاق بالکفر لکونہ تکذیبا للنبی علیہ السلام فیما علم مجیئہ بہ بالضرورۃ واما ماذھب الیہ بعض المحققین من ان النصوص مصروفۃ علی ظواھرھا ومع ذلک فیھا اشارات خفیۃ الی دقائق تنکشف علی ارباب السلوک یمکن التطبیق بینھا وبین الظواھر المرادۃ فھو من کمال الایمان ومحض العرفان	صاف عبارتون) سے انکے ظاہری معانی مراد لیے جائینگے جبتک کوئی قطعی دلیل اُن معانی سے نہ پھیرے ۔ اور ان ظاہری معانی سے ایسے معانی کی طرف عدول کرنا جسکے اہل باطن مدعی ہین اسلام سے عدول کرنا اور ملحد بننا ہے ۔ باطنیہ ملحد لوگ ہین انکو باطنیہ اسلیے کہا جاتا ہے کہ وہ عبارات واضح قرآن کی نسبت یہ دعوی کرتے ہین کہ اُنکے ظاہری معنے مراد نہین بلکہ باطنی معنے[ا] مراد ہین جنکو انکا معلم سکھلاتا ہے ۔ اُنکا مقصود اس اصول سے یہ ہے کہ احکام شریعت باطل و بیکار ہو جائین ۔ اس امر کو کفر و الحاد اسلیے کہا گیا ہے کہ اسمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام و ارشادات کی جو بطور بداہت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہین تکذیب پائی جاتی ہے ۔

[ا] اسکی مثالین صفحہ ۵۰ وغیرہ مین گذر چکی ہین ۔

Marfat.com

ہان جو بعض اہل تحقیق قائل ہین کہ نصوص قرآن اور حدیث کے ظاہری معانی تو مراد ہی ہی اور باوجود اسکے ان نصوص مین بعض مخفی اشارات بھی پائے جاتے ہین اور وہ اہل سلوک پر کہلتے ہین اور وہ معانی ظاہری معانی سے مطابق ہو سکتے ہین سو کمال ایمان اور عرفان کی بات ہے ۔

ایسا ہی **شرح فقہ اکبر** وغیرہ کتب عقائد مین ہے ۔ اور یہ ظاہر ہے کہ قادیانی اور انکے حواریون کی تاویلات اس قسم سے نہین ہین کہ وہ معانی ظاہریہ کو بہی تسلیم کرتے ہون وبعہذا اسکے اسرار و معانی لطیفہ بیان کرتے ہون وہ تو معانی ظاہری کی نفی کرتے ہین اور صاف کہہ چکے کہ نزول جبریل سے حقیقۃً نزول مراد نہین ہے اور جبریل کا اپنے ہیڈکوارٹر آفتاب سے جدا ہونا نظام شمسی مین فساد پیدا کرتا ہے ۔ اور ملک الموت کا بذات خود زمین پر آنا ناممکن ہے وعلے ہذا القیاس انہین اصول مسلمہ اہل اسلام کی شہادت سے قادیانی اور انکے گروہ کی وہ تاویلات جو درباب نزول حضرت مسیح و معجزات مسیح و خروج دجال و یاجوج و ماجوج و لیلۃ القدر و سجود آدم وغیرہ مین وہ کرتے ہین نصوص کی تحریف و الحاد ہے ۔

اور ان سب امور کو اہل اسلام انہین معانی پر تسلیم کرتے ہین جو انکے ظاہری معانی ہین

امام نووی شرح مسلم مین بصفحہ ۴۰۳ جلد ثانی فرماتے ہین کہ حضرت عیسےٰ کا نازل ہونا

قال القاضی رحمہ اللہ تعالی نزول عیسےٰ علیہ السلام وقتلہ الدجال حق وصحیح عند اھل السنۃ للاحادیث الصحیحۃ فی ذلک ولیس فی العقل ولا فی الشرع ما یبطلہ فوجب اثباتہ وانکر ذلک بعض المعتزلۃ والجہمیۃ ومن وافقہم وزعموا ان ھذہ	اور دجال کو قتل کرنا اہل سنت کے نزدیک حق اور صحیح ہے ۔ کیونکہ احادیث صحیحہ اس باب مین موجود ہین اور عقل و شرع مین ایسی کوئی دلیل وارد نہین ہے جو اس نزول کو باطل کرے ۔ لہذا اسکا ثابت رکہنا (یعنے تسلیم کرنا) واجب ہے

Marfat.com

الاحادیث مردودة بقوله تعالی وخاتم
النبیین وبقوله صلی الله علیه وسلم لانبی
بعدی وباجماع المسلمین انه لانبی بعد
نبینا صلی الله علیه وسلم وان شریعته مؤبدة
الی یوم القیمة لاتنسخ وهذا استدلال
فاسد لانه لیس المراد بنزول عیسی علیه السلام
انه ینزل نبیا بشرع ینسخ شرعنا ولا فی
هذه الاحادیث ولا فی غیرها شئ من هذا
بل صحت هذه الاحادیث هنا وما سبق
فی کتاب الایمان وغیرها انه ینزل حکما
مقسطا یحکم بشرعنا ویحیی من امور شرعنا
ما هجره الناس انتهی (شرح نووی ص۴۰۳ ج۲)

معتزلہ اور بعض جہمیہ اور انکے ہم مشرب اسکے
منکر ہین انکا یہ خیال ہے کہ وہ احادیث
جنمین نزول مسیح کا ذکر ہے اس آیت کے
مخالف ہین جسمین آنحضرت ؐ کو نبیونکا
خاتم کہا گیا ہے اور اس قول نبوی کی مخالف
ہین کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور مسلمانون
کے اس اجماع کی کہ آنحضرت ؐ کے بعد کوئی
نبی نہ ہوگا اور آپ کی شریعت قیامت تک
منسوخ نہ ہوگی مگر انکا ان دلائل سے استدلال
ایک فاسد استدلال ہے کسی حدیث
مین یہ نہین آیا کہ حضرت عیسی ؑ ایسے
نبی ہوکر آئینگے جو آنحضرت ؐ کی شریعت
کو منسوخ کرینگے یہہ بات نہ ان احادیث نزول مین ہے نہ اور کسی حدیث مین بلکہ کتاب
الایمان مین گذرچکا ہے کہ وہ حاکم عادل ہوکر آئینگے ہماری ہی شریعت پر عمل کرینگے
اور اس شریعت کے ان امور کو زندہ کرینگے جنکو لوگون نے چھوڑ رکھا ہوگا"
اور اسکے **جلد اول مین** بصفحہ ۸ لکھا ہے ٹھیک بات وہی ہے جو ہم پہلے بیان

والصواب ما قدمناه وهو انه لایقبل
الا الاسلام فعلی هذا قد یقال هذا خلاف
ما هو حکم الشرع الیوم فان الکتابی اذا بذل
الجزیة وجب قبولها ولم یجز قتله ولا اکراهه
علی الاسلام وجوابه ان هذا الحکم لیس مستمرا

کرچکے ہین کہ حضرت عیسی ؑ بجز اسلام کچھہ
(جزیہ وغیرہ) قبول نہ کرینگے اسپر یہ اعتراض کیا
جاتا ہے کہ یہ ہماری آج کے دن کی
شریعت کے مخالف ہے کیونکہ اسوقت
کتابی سے جزیہ قبول کرنا واجب ہے

Marfat.com

الی یوم القیمة بل هو مقید بما قبل نزول
عیسی ع وقد اخبر النبی صلی الله علیه وسلم فی
هذه الاحادیث الصحیحة بنسخه ولیس عیسی علیه السلام
هو الناسخ بل نبینا صلی الله علیه وآله وسلم هو المبین
للنسخ فان عیسی علیه السلام یحکم بشرعنا فدل علی ان
الامتناع من قبول الجزیة فی ذلک الوقت هو
شرع نبینا محمد صلی الله علیه وسلم (شرح مسلم)

اور اسکو قتل کرنا یا اسلام پر مجبور کرنا جائز نہین
ہے - اسکا جواب یہ ہے کہ یہ حکم قیامت
تک نہ رہے گا - بلکہ وہ قیامت سے پہلے
حضرت عیسے علیہ السلام کے نزول سے
پہلے زمانہ تک رہیگا - اس حکم کا بوقت
نزول مسیح منسوخ ہو جانا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے ان احادیث سے ظاہر کردیا
ہے تو اس حکم کے ناسخ حضرت عیسے نہین ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناسخ ہوے
حضرت عیسے اسوقت اس حکم کے نسخ کے مبین ہونگے وہ آنحضرت کے اس حکم سے جزیہ
موقوف کرینگے - اس سے ثابت ہوا کہ اسوقت جزیہ نہ قبول کرنا آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے حکم سے ہوگا - نہ حضرت عیسے علیہ السلام کے حکم سے -
اور اسکے جلد دوم کے صفحہ ۳۹۹ مین فرمایا ہے - قاضی عیاض نے کہا ہے ان احادیث

قال القاضی هذه الاحادیث التی ذکرها
مسلم وغیره فی قصة الدجال حجة لمذهب
اهل الحق فی صحة وجوده وانه شخص بعینه
ابتلی الله به عباده واقدره علی اشیاء من
مقدورات الله تعالی من احیاء الموتی الذی یقتله ومن
ظهور زهرة الدنیا والخصب معه وجنته وناره ونهریه و
اتباع کنوز الارض له وامره السماء ان تمطر
فتمطر والارض ان تنبت فتنبت فیقع کل ذلک
بقدرة الله تعالی ومشیئته ثم یعجزه الله بعد ذلک

مین جنکو مسلم نے قصہ دجال مین ذکر کیا ہے
اہل حق کے مذہب کی دلیل پائی جاتی
ہے کہ دجال کا ہونا صحیح ہے - اور وہ
ایک ایسا شخص ہے جس کے ذریعہ
سے خدا ے تعالے مسلمانون کا امتحان
کرے گا - اور اس کو ایسی چیزون پر
قدرت دے گا جو خدا کی قدرت مین
داخل ہین جیسے مردہ کو (جسکو وہ
مارے گا) زندہ کرنا اور دنیا کی زینت

Marfat.com

بعد ذلك ولا يقدر على قتل ذلك الرجل ولا
غيره ويبطل امره ويقتله عيسى عليه السلام و
يثبت الله الذين امنوا هذا مذهب اهل
السنة وجميع المحدثين والفقهاء والنظار
خلافا لمن انكره وابطل امره من الخوارج و
الجهمية وبعض المعتزلة وخلافا للجبائى
المعتزلى وموافقيه من الجهمية وغيرهم فى
انه صحيح الوجود لكن الذى يدعى مخارف و
خيالات لا حقائق لها وزعموا انه لو كان
حقا لم يوثق بمعجزات الانبياء صلوات الله
وسلامه وهذا اغلط من جميعهم لانه لم يدع
النبوة فيكون ما معه كالتصديق له و
انما يدعى الالهية وهو فى نفس دعواه
مكذب لها بصورة حاله ووجود دلائل
الحدوث فيه ونقص صورته وعجزه عن
ازالة العور الذى فى عينيه وعن ازالة الشاهد
بكفره المكتوب بين عينيه ولهذه الدلائل وغيرها
لا يغتر به الا رعاع من الناس لسد الحاجة و
الفاقة رغبة فى سد الرمق وتقية وخوفا من اذاه
لان فتنته عظيمة جدا تدهش العقول وتحير
الالباب مع سرعة مروره فى الارض فلا يمكث

اور فراخی اور بہشت اور آگ اور دو نہرون
کا اسکے ساتھ ہونا اور زمین کے خزانون
کا اُسکے تابع ہونا اور اُسکے کہنے سے
آسمان سے مینہ برسنا اور زمین کا اوگانا یہہ
سب کچھ خدا کی قدرت اور ارادہ سے ہوگا
پھر خدا تعالے اُس کو عاجز کردیگا
تو وہ کسی کے مارنے پر قادر نہ ہوگا۔ اور
اسکا حال بگڑ جائیگا اور حضرت عیسے
علیہ السلام اسکو قتل کرینگے۔ اور
خدا تعالے ایمان والون کو اس امتحان
مین ثابت قدم رکھیگا۔ یہی اہل سنت
اور تمام محدثین وفقہا اور اہل اجتہاد کا
مذہب ہے۔ خوارج۔ بعض معتزلہ۔ اور
جبائی اور اسکے ہم خیال جہمیہ اسکے مخالف
ہین وہ اسکے ہونے کو تو مانتے ہین مگر یہ
کہتے ہین کہ جو وہ کریگا یا دکھائیگا وہ صرف
خیالات ہونگے انکی حقیقت کوئی نہ ہوگی وہ کہتے
ہین کہ اگر وہ امور واقعی ہون تو پھر معجزات
انبیا کا اعتبار نہین رہتا۔ مگر یہہ
اُن کی غلطی ہے۔ کیونکہ وہ
یہہ کرشمات

Marfat.com

بحيث يتامل الضعفاء حاله ودلائل الحدوث فيه والنقص فيصدقه من يصدقه في هذه الحالة ولهذا حذرت الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم اجمعين من فتنته ونبهوا على نقصه ودلائل ابطاله واما اهل التوفيق فلا يغترون به ويخدعون بما معه لما ذكرناه من الدلائل المكذبة له مع ما سبق لهم من العلم بحاله ولهذا يقول له الذي يقتله ثم يحييه ما ازددت فيك الا بصيرة
(شرح مسلم جلد ۲)

دکھانے کیوقت نبوت کا دعویٰ نہ کریگا تاکہ ان امور سے اوسکی اس دعوے کی تصدیق ہو اور وہ معجزات انبیا کے مشابہ ہوکر نبوت مین شبہ و شک ڈال سکین۔ بلکہ وہ ان خوارق کے وقت الوہیت کا دعویٰ جھوٹا کرے گا جو خود بخود باطل ہوگا۔ اور دجال کا ظاہری حال اور اسکی مخلوق ہونے کے دلائل اور اوسکی صورت کا عیب اور اسکا اس عیب کو دور کرنے سے اور اپنی پیشانی سے علامت کفر (لفظ کافر) کو مٹانے سے عاجز رہنا اسکو جھٹلاویگا اسمین ان دلائل عجز و حدوث کے موجود ہونے کی وجہ سے اسکے خوارق سے کوئی دہوکھ نہ کھائیگا بجز عامی لوگون کے جو بھوک کے سبب یا اسکے ڈر کے مارے اسکو مان لینگے کیونکہ اوسکا فتنہ مدہوش و حیران کردے گا۔ اور اسکا زمین پر جلدی سے پھر جانا اونکو اسکے حال کو سوچنے کا موقع نہ دیگا۔ اسیوجہ سے انبیاء نے اسکے فتنہ سے لوگون کو ڈرایا ہے۔ اور اسکے نقص و عجز پر آگاہ کردیا۔ اور جن لوگون کو خدا تعالیٰ توفیق دیگا وہ اس سے دہوکا نہ کھاینگے۔ اور جو خوارق اس سے صادر ہونگے وہ انسے اس کے فریب مین نہ آئینگے کیونکہ وہ اسکے کذب اور عجز کے دلائل جانتے ہون گے اور وہ اسکے حال سے واقف ہون گے اسیوجہ سے جس شخص کو وہ قتل کرکے جلاویگا وہ اسکو صاف کہیگا کہ تیرے اس فعل سے میرا یقین بڑھ گیا ہے۔"

اور ایسا ہی تمام کتب حدیث کے متون و شروح مین حضرت مسیح بن مریم کا نزول اور دجال و یاجوج و ماجوج کا خروج ظاہری معنی سے تسلیم و بیان کیا گیا ہے اور ان امور کو

Marfat.com

ایسا یقینی سمجھا گیا ہے کہ انکو اہل سنت کے اعتقادات مین داخل کیا گیا ہے۔

حضرت امام الائمہ امام اعظم علیہ الرحمۃ نے **فقہ اکبر** مین اور ملا علی قاری نے اوس کی

شرح مین فرمایا ہے۔ دجال اور یاجوج ماجوج کا نکلنا جسکا ذکر قرآن کی اس آیت مین ہے کہ وہ ہر بلندی سے دوڑینگے۔ اور آفتاب کا جانب مغرب سے طلوع کرنا جسکا اس آیت مین ذکر ہے۔ کہ جسوقت خدا کی بعض نشانیان آوین گی اُسدن کسی کو جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا اسکا ایمان نفع نہ دیگا۔ اور حضرت عیسےٰ کا آسمان سے نازل ہونا چنانچہ قرآن مین ارشاد ہے کہ وہ (یعنے حضرت عیسیٰ) قیامت کی یا نشانی یا اوسکی علم وشناخت کی دلیل ہیں۔ اور ارشاد ہے کہ اہل کتاب سے کوئی ایسا نہوگا جو حضرت عیسےٰ ع پر اون کی موت سے پہلے یعنے قیامت کے قریب ایمان نہ لائیگا اور اسوقت سبھی دین اور ملت ایک دین (اسلام) ہو جائے گا یہ سب امور حق اور ثابت ہین۔ فقہ اکبر کے بعض نسخون مین آفتاب کے مغرب سے نکلنے کا ذکر پا

وخروج الدجال ویاجوج وماجوج کما قال تعالى حتى اذا فتحت یاجوج وماجوج وهم من كل حدب ينسلون - وطلوع الشمس من مغربها كما قال تعالى يوم ياتي بعض ايات ربك لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن امنت من قبل او كسبت في ايمانها خيرا ونزول عيسى من السماء قال الله تعالى انه لعلم للساعة وقال وان من اهل الكتاب الا ليومنن به قبل موته اي قبل موت عيسى عليه السلام بعد نزوله عند قيام الساعة فيصير الملل واحدة وهي ملة الاسلام الحنيفية وفي نسخة قدم طلوع الشمس على البقية وعلى تقديره قالوا ولمطلق الجمعية والا فترتيب القضية ان المهدي يظهر اولا في الحرمين الشريفين ثم ياتي بيت المقدس فياتي الدجال ويحصره في ذلك الحال فينزل عيسى عليه السلام من المنارة الشرقية في دمشق الشام ويجيء الى قتال الدجال فيقتله بضربة في الحال فانه يذوب كالملح في الماء عند

نزول عیسی علیہ السلام من السماء فیجتمع
علیہ السلام بالمهدی وقد اقیمت الصلوٰۃ
فیشیر المهدی لعیسی علیہ السلام بالتقدم
فیمتنع معللا بان هذه الصلوٰۃ اقیمت
لك فانت اولی بان تكون الامام فی هذا
المقام ویقتدی به لیظهر متابعته لنبینا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کما اشار الی هذا المعنی
صلی اللہ علیہ وسلم بقوله لو کان موسی حیا لما
وسعه الا اتباعی وقد بینت وجه ذلك
عند قوله تعالی واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما
اتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاءکم رسول
الآیة۔ فی شرح الشفاء وغیره وقد ورد
انه یبقی فی الارض اربعین سنة ثم یموت
ویصلی علیه المسلمون ویدفنون علی ما رواه
الطیالسی فی مسنده وروی غیره انه یدفن
بین النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصدیق وروی
انه یدفن بعد الشیخین فضیا للشیخین
حیث اکتفا بالنبیین وفی روایة انه یمکث
سبع سنین قیل وهی الاصح والمراد
بالاربعین فی الروایة الاولی مدة مکثه
وبعده فانه رفع وله ثلث وثلثون سنة

امور سے پہلے ہوا ہے اس صورت میں
واو حرف عطف مطلق جمعیت کے لئے
ہوا اور ترتیب امور مذکورہ کی اسطرح پر
ہوگی کہ اول امام مہدی حرمین میں ظاہر
ہونگے پھر وہ بیت المقدس میں آئینگے
اسوقت دجال آئیگا اور اسکا محاصرہ
کرے گا پھر عیسے علیہ السلام دمشق
کے مشرقی کنارہ کے پاس آسمان سے
اتریں گے۔ اور دجال کے قتل کیطرف
متوجہ ہوکر ایک ہی وار سے اوسکو مار
ڈالیں گے۔ وہ اون کے اترنیکے وقت
نمک کیطرح پگھلنے لگیگا (مگر اوسکی جان
اونہیں کے ہاتھ سے نکلیگی) پھر حضرت
عیسے اور مہدی ایک جگہ جمع ہونگے
اور نماز کے لئے تکبیر ہوگی تو حضرت
مہدی ع حضرت عیسیٰ کیطرف نماز پڑہانے
کے لئے اشارہ کرینگے وہ اس سے انکار
کرینگے یہ کہکر کہ آپ ہی کی امامت کے لئے
یہ تکبیر ہوئی ہے۔ لہذا آپ ہی اس کے
مستحق ہیں اور آپ اون کے مقتدی
بن جائینگے تاکہ معلوم ہو کہ وہ آنحضرت صلعم

Marfat.com

+ + + حق كائن اي ثابت وامر محقق ي

شرح فقہ اکبر

کے تابعین میں سے ہیں چنانچہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ اگر حضرت موسی زندہ ہوتے تو اون کو بھی میری پیروی سے چارہ نہوتا۔ اسکی وجہ اس قول خداوندی کی شرح مین بیان ہوئی ہے جسمین ذکر ہے کہ اللہ تعالی نے نبیون سے یہ عہد لیا تہا کہ تمہارے پاس میرا رسول (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آوے تو تمپر اوسکا ماننا اور مدد کرنا ضروری ہوگا۔

شفا کی شرح وغیرہ مین مذکور ہے کہ حضرت مسیح زمین مین چالیس برس رہینگے اور پھر فوت ہونگے اور مسلمان اونکی نماز جنازہ پڑہینگے اور اونکو دفن کرینگے۔ یہ ابو داؤد طیالسی کی مسند [illegible] روایت ہے اور اورون کی روایت مین ہے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور حضرت صدیق اکبر کی قبر کے بیچ مین دفن کیے جاوینگے۔ ایک روایت مین ہے کہ شیخین (صدیق اکبر اور فاروق) کی قبر کے بعد دفن کئے جائین گے۔ اس صورت مین شیخین کے لئے مژدہ ہے کہ شیخین دو نبیون (آنحضرت صلعم اور مسیح ع) کے بیچ مین مدفون ہون گے۔ بعض کا قول ہے کہ وہ زمین مین سات سال رہینگے اور یہی صحیح ترین اقوال سے ہے۔ اور چالیس سال ٹہرنے کی روایت سے بہی یہی مراد ہے کہ [illegible] بعد نزول سات برس رہین گے کیونکہ از انجملہ تینتیس ۳۳ برس انہون نے آسمان پر جانے سے پہلے دنیا مین بسر کیے اور جب وہ اوٹھائے گئے تھے تو اون کی تینتیس سال کی عمر تھی اور شرح عقائد نسفی مین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علامات [illegible]

وما اخبر به النبي عليه السلام من اشراط الساعة اي من علاماتها من خروج الدجال ودابة الارض وياجوج وماجوج ونزول عيسى ع من السماء وطلوع الشمس من مغربها فهو حق لانها امور ممكنة اخبر بها الصادق	(یعنی اس سے پہلے آنیوالی چیزوں) کی خبر دی ہے یعنی دجال اور یاجوج ماجوج کا نکلنا اور حضرت عیسی [illegible] آسمان سے نازل ہونا اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا (وغیرہ وغیرہ) و [illegible]

Marfat.com

قال حذیفۃ بن اسید الغفاری اطلع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذکرون قلنا نذکر الساعۃ قال انہا لن تقوم حتی ترو قبلہا عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابۃ وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسی بن مریم ویاجوج وماجوج وثلثۃ خسوف الخ ـ شرح عقائد ص

(واقع ہونیوالے) ہیں یہاں کہکر یہ اسی امور ہیں جو ممکنات الوقوع ہیں اور مخبر صادق (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انکے وقوع کی خبر دی ہے ۔ حذیفہ بن اسید غفاری فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکدن تشریف لائے تو ہم کچھ مذاکرہ کر رہے تھے آنحضرت ص نے فرمایا تم کیا ذکر کر رہے ہو ہمنے عرض کیا ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں ۔ آپ نے فرمایا قیامت نہوگی جب تک تم دس نشان اس سے پہلے نہ دیکھ لیگے یعنی دھواں ۔ دجال ۔ دابۃ الارض طلوع آفتاب از جانب مغرب نزول حضرت مسیح خروج یاجوج ماجوج اور زمین کا خسوف اور یمن سے نکلنے والی آگ کا ذکر فرمایا ـ

یہ حدیث حذیفہ بن اسید کی جسکا ترجمہ اوپر دیا گیا ہے صحیح مسلم میں بصفحہ ۳۹۴ مروی ہے اور صحاح میں ایسی بہت سی احادیث موجود ہیں جنمیں تاویلات اور اسکے سوا بیونکی ... مذکورہ کی گنجائش ہی نہیں ہے ـ

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں نزول عیسی علیہ السلام کے عنوان سے ایک باب منعقد کئے ہیں ایک حدیث نقل کی ہے جسکا یہ مضمون ہے کہ عنقریب حضرت ابن مریم حاکم عادل اترینگے صلیب کو توڑینگے خنزیر کو قتل کرینگے جزیہ موقوف کرینگے وغیرہ اوس حدیث کے آخر میں راوی حدیث ابوہریرہ کا یہ قول منقول ہے کہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیہا ثم یقول ابو ہریرۃ واقرؤا ان شئتم

وان من اهل الکتاب الا لیومنن به قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیداً۔ بخاری صفحہ ۴۹۰ مسلم صفحہ ۸۷	کہ چاہو تو (اس حدیث کی تصدیق کے لئے) یہ آیۃ پڑھ لو جسمین ارشاد ہے کہ اہل کتاب

سے ایسا کوئی نہوگا جو حضرت عیسے علیہ السلام کی وفات سے پہلے اونپر ایمان نہ لائیگا اور اسمین باتفاق اہل اسلام وگروہ مسیحائی میرزائی (بہ) کے ضمیر سے حضرت عیسے مراد ہین اگرچہ (موته) کے ضمیر سے مراد مین اختلاف ہے۔ اس سے بلا نزاع بے اختلاف ثابت ہے کہ اس حدیث مین راوی ابو ہریرہ اور اوسکے مخرجین امام بخاری ومسلم کے نزدیک حضرت عیسے ابن مریم ہی کا نزول مراد ہے نہ کسی اور نام کے عیسے یا مثالی مسیح کا۔

امام نووی اس حدیث کی شرح مین فرماتے ہین۔ ابو ہریرہ رضہ کے اس قول سے کہ

قوله ثم یقول ابو هریرة رضہ اقرؤا ان شئتم وان من اهل الکتاب الا لیومنن به قبل موته ففیه دلالة ظاهرة علی ان مذهب ابی هریرة فی الآیة ان الضمیر فی موته یعود علی عیسی صلی الله علیه وسلم شرح مسلم	چاہو تو یہ قول خداوندی پڑھ لو وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته۔ صاف سمجھا جاتا ہے کہ ابو ہریرہ کا اس آیت مین یہی قول تھا کہ اسمین لفظ موته کی ضمیر حضرت عیسے کی طرف پھرتی ہے۔

اور صحیح مسلم کی مشہور حدیث دمشقی مین جس آنے والے مسیح کا ذکر ہے اوسکے

ویحصر نبی الله عیسی علیه السلام واصحابه حتی یکون راس الثور لاحدهم خیرا من مائة دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی الله عیسی واصحابه فیرسل الله علیهم النغف فی رقابهم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدة ثم یهبط نبی الله عیسی علیه السلام	نام کے ساتھ جا بجا نبی اللہ کا لفظ وارد ہے ایک جگہ پر فیحصر نبی الله ایک جگہ ثم یهبط نبی الله دو جگہ ہے فیرغب نبی الله چنانچہ ارشاد ہے خدا کے نبی عیسے علیہ السلام اور اون کے ساتھ والے (یاجوج ماجوج) کے محاصرہ مین آجائینگے اوسوقت گائے کی

Marfat.com

ہری (کہانے کے لئے) لسو دینار سے اونکو بہتر معلوم ہوگی۔ پھر خدا کے نبی عیسے اور آپکے ساتہہ والے خدا کی جناب مین رغبت (دعا) کرینگے توخدا	یرغب نبی اللہ عیسی علیہ السلام واصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبر الاملاہ زہمہم ونتنہم الحدیث (صحیح مسلم ص)

یاجوج ماجوج کی گردنون مین پہوڑا پیدا کردیگا پہر وہ سب کے سب ایسے مرجائینگے جیسے ایک جان مرتی ہے پہر خدا کے نبی عیسے پہاڑسے اوترآئینگے اور اپنی ساتہہ والون کو بلائینگے توزمین پر بالشت بہر ایسی جگہہ نہ پائینگے جواون کی نعشون اور بدبوون سے بہری نہوگی۔ پہر خدا کے نبی عیسے علیہ السلام اور اونکے ساتہہ والے خداسے دعامانگینگے۔ یہہ الفاظ بہی صاف شاہد وناطق ہین کہ جس مسیح کے نزول کا اس حدیث مین ذکر ہے وہ اللہ کا نبی ہوگا نہ کوئی اور نام کا عیسے یا مثالی مسیح۔ اور سنن ابو داؤد مین بصفحہ ۲۳۸ آنے والے مسیح کا ذکر ہوا ہے تو اوسمین

بہی آنے والے مسیح کو پہلے نبی کہا ہے پہر اوسکے نزول کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجہہ مین اور	عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لیس بینی و بینه (یعنی عیسی علیه السلام) نبی وانه نازل۔ (ابوداؤد ص ۲۳۸)

اسمین (یعنے عیسے علیہ السلام مین) کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور وہ اُترنے والے ہین۔ اس سے بہی صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا مسیح نبی ہے نہ کوئی نام کا یا مثالی مسیح۔

اس قسم کی روایات کتب حدیث مین اور بہت ہین جنمین گروہ قادیانی کی سابق تاویلات کا دخل نہین ہے۔ ہان ان احادیث کو آپ بر ملا موضوع قرار دین یا اون مین یہ نئی تاویل کرین کہ آنے والے مسیح کو جو نبی کہا گیا ہے۔ تو اس سے

قادیانی نبی مراد ہے کیونکہ وہ محدث ہے اور محدث بھی ایک قسم کا نبی ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر اس نبی سے محدث مراد ہوتا تو آنحضرت اسکی نفی نکرتے اور نفرماتے کہ میرے اور اسکے مابین کوئی نبی نہیں کیونکہ محدث تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آنیوالے مسیح کے درمیان بہت ہو چکے ہیں۔

لیلۃ القدر اور سجود ادم کے ظاہری معانی پر محمول ہونے مین جو اقوال علمار اسلام ہین اونکی نقل کی اسمقام مین ضرورت نہین ہے وہ تمام لوگون مین معروف ومشہور ہین۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ ان احادیث نزول حضرت مسیح وخروج دجال ویاجوج وماجوج مین قادیانی اور اوسکے اتباع کی تاویل ملحدانہ تحریف ہے اور تمام اہل اسلام مین جو ان احادیث کو صحیح مانتے ہین اونکے وہی معنے مراد ہونا مسلم ہے جو ظاہر الفاظ سے مفہوم ہوتے ہین قادیانی نے جو اس تاویل وتحریف کو تجدید دین ومغز شریعت قرار دیا ہے یہہ اوسکے الحاد پر ایک اور دلیل ہے تجدید دین یہہ نہین ہے کہ عقائد ومسائل اسلام کے ایسے معانی کئے جائین جو نہ صحابہ کے خیال مین آئے ہون نہ تابعین کے اور نہ ظاہر الفاظ نصوص سے سمجھ مین آتے ہون اور نہ قرون ثلثہ مین تسلیم کئے گئے ہون۔ ایسے معانی کا بیان تو احداث کھلاتا ہے بلکہ تجدید کے معنے یہہ ہین کہ جو اصول ومسائل (عقائد واعمال) ادلہ شرعیہ سے ثابت ہوں اور قرون ثلثہ مین تسلیم کئے گئے ہون مگر لوگون کی غفلت یا ناواقفی سے متروک ومہجور ہو گئے ہون اون کو از سر نو زندہ کرکے رواج دیا جاوے اسپر دلیل یہہ ہے کہ تجدید دین کا حکم وارد ہے اور احداث سے ممانعت آچکی ہے ان دونون کو باہم متوافق کرنے سے صاف ثابت ہے کہ تجدید دین اوسی صورت سے مطلوب شارع ہے جس مین احداث نپایا جاوے۔ اور قادیانی کا یہہ کہنا کہ تجدید دین ظاہری علوم سے نہین ہوسکتی یہ اوسکے الحاد پر ایک اور دلیل ہے تجدید احیاء وترویج اصول ومسائل اسلام کا نام ہے تو ظاہری علوم

اسلام اور علوم مسائل اسلامیہ کے بغیر ممکن نہین ہے الحادات اور باطنیہ خیالات کی اشاعت تجدید ہونی تو وہ ظاہری علوم کے بغیر بھی ممکن تھی۔

قادیانی اور اوسکے اتباع نے جو آنیوالے مسیح کی بعض ایسی **صفات** بیان کی ہین جو انکے زعم مین حضرت مسیح علیہ السلام مین نہین پائی جاتین صرف قادیانی مین پائی جاتی ہین انکے بیان ہین اونہون نے کذب وتدلیس سے خوب کام لیا ہے اور اس سے اپنا دجال ہونا ثابت کر دکھایا ہے آنیوالے مسیح کی نسبت یہ کہین بیان نہوا کہ وہ فارسی الاصل ہوگا۔ اور نہ یہ ثابت ہے کہ مغل لوگ (جنمین قادیانی صاحب ہین) **فارسی الاصل** ہین ایسا ہی کسی حدیث مین یہ تصریح نہین ہے کہ آنیوالا مسیح صرف ایک مسلمان امتی ہوگا اور نبی نہوگا یہ بات صرف قادیانی اور اوسکے حواریون کی بنگہڑت ہے جسکو اونہون نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک سوال وجواب وضع کرکے اس سے نکالا ہے۔ جسکا بیان بضمن سوال بصفحہ (۱۴۸) کافی ہو چکا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو متعدد حدیثون مین آنیوالے مسیح کو نبی قرار دیا ہے چنانچہ بصفحہ ۱۶۵ و ۱۶۶ منقول ہوا۔ آنے والے مسیح کے **بالونکا سیدھا** ہونا اور رنگ کا **گندم گون** ہونا جو انہون نے بیان کیا ہے یہ حضرت مسیح بن مریم مین پایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح بن مریم کا بھی حلیہ بیان کیا ہے۔

صحیح بخاری مین بصفحہ ۴۸۹ ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ مین نے (خواب مین) ایک خوبصورت شخص گندم رنگ سیدہے بال والے کو دیکھا تو پوچھا کہ یہ کون ہے تو جواب ملا کہ یہ مسیح بن مریم ہان مجاہد کی حدیث مین حضرت ابن عمرؓ سے یہ بھی بخاری ہی مین مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے

واراني الليل عند الكعبة في المنام فاذا رجل آدم كاحسن ما ترى من ادم الرجال تضرب لمته بين منكبيه رجل الشعر يقطر راسه ماء ا واضعا يديه على منكبي رجلين وهو يطوف بالبيت فقلت من هذا

وقالواھذا المسیح بن مریم۔ صحیح بخاری	حضرت عیسے کو سرخ رنگ و جعد دیکھا

اس حدیث کی دستاویز سے قادیانی اور اوسکے حواریون نے یہ افترا کیا ہے کہ عیسے یا مسیح بن مریم دو ہین ایک حضرت عیسے بنی اسرائیلی جنکو سرخ اور جعد کہا گیا ہے دوسرا آنیوالا عیسے یا مسیح بن مریم جسکو گندم رنگ اور سیدہا بالون والا کہا گیا ہے اور وہ آپ (قادیانی) ہین مگر یہ نسوچا کہ یہہ لفظی اختلاف یون رفع ہو سکتا ہے اور علماء اسلام نے رفع کر دیا ہے کہ درحقیقت حضرت عیسے گندم رنگ و سیدہے بال والے تہے ایک روایت مین جو اونکو سرخ رنگ اور جعد کہا گیا ہے تو اوس سے یہ مراد ہے کہ اونکا گندمی رنگ مائل بسرخی تھا اور جعودت آپکی جسم مین تہی نہ بالون مین حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح البخاری مین فرمایا ہے کہ سالم کی روایت

ووقع فی روایۃ سالم الاتیۃ فی نعوت عیسے انہ آدم سبط الشعر وفی الحدیث الذی قبلہ فی نعت عیسی انہ جعد والجعد ضد السبط فیمکن ان یجمع بینہما بانہ سبط الشعر ووصفہ بالجعودۃ فی جسمہ لا فی شعرہ والمراد بذلک اجتماعہ واکتنازہ وھذا الاختلاف نظیر الاختلاف فی کونہ آدم او احمر والاحمر عند العرب الشدید البیاض مع الحمرۃ والادم الاسمر ویمکن الجمع بین الوصفین بانہ احمر لونہ بسبب کالتعب وھو فی الاصل اسمر وقد وافق ابو ھریرۃ علی ان عیسے احمر الخ	مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح کو سیدہے بال والا کہا ہے اور اس سے پہلی حدیث مین آیا ہے کہ وہ جعد تہی جو اوسکی ضد ہے مگر ان دونون روایتون مین یون موافقت ہو سکتی ہے۔ کہ آپ کے بال تو سیدہے تھے مگر جعد ہونے کا جو ذکر ہے تو اس سے یہ مراد ہے کہ آپکا

بدن جعد یعنے کسا ہوا اور مضبوط تہا یہ اختلاف ایسا ہے جیسا کہ آپکی رنگت کی نسبت اختلاف ہوا ہے وہ گندم رنگ تہے یا سرخ رنگ جس سے یہہ مراد ہو سکتی ہے کہ وہ

گندم رنگ مگر کسی سبب سے وہ رنگ سرخ ہو گیا تھا۔

عبد الرحمن بن آدم کی روایت میں۔ ہے کہ انکے رنگ مین سرخی و سفیدی دونو موجود تھین۔ کرمانی نے شرح بخاری مین کہا ہے کہ حضرت عیسے کو سرخ و گندم رنگ کہنا یون جمع ہو سکتا ہے کہ وہ صرف سرخ نہ تھے بلکہ سرخ رنگ مائل بگندم گونی تھے۔

اس اختلاف کی نظیر حضرت موسی کی نعت مین دو متضاد صفتون جسیم اور خفیف کا وجود ہے جسکو باہم یون توافق کیا گیا ہے کہ وہ بلحاظ طول قامت جسیم تھے وہ چھوٹے قد کے ہوتے تو بھاری معلوم ہوتے۔ اس اختلاف سے کوئی یہ نہین نکالتا کہ حضرت موسے دو تھے ایک جسیم دوسرے خفیف۔

اسکی دوسری نظیر خود آنحضرت صلعم کی نعت و حلیہ مین یہ اختلاف لفظی ہے کہ ایک حدیث مین آپکو ابیض (گورے رنگ والا) کہا گیا ہے چنانچہ بخاری مین بصفحہ ۱۳۵ آنحضرت کی نعت مین ابو طالب کا شعر منقول ہے جسمین آپکو ابیض کہا گیا ہے۔ اور شمائل ترمذی مین ہے کہ آپ ایسے گورے رنگ کے گویا چاندی سے

فی روایۃ عبد الرحمن بن آدم عن ابی ہریرۃ فی نعت عیسی انہ مربوع الی الحمرۃ والبیاض
(فتح الباری صفحہ ۳۵ ج ۲)

ویجوز ان یاول ویجمع بینہما بانہ لیس احمر صافیا بل ہو مائل الی الادمۃ
(حاشیہ بخاری صفحہ ۴۸۹)

لا مانع ان یکون مع کونہ خفیف اللحم جسیما بالنسبۃ لطولہ ولو کان غیر طویل لاجتمع لحمہ وکان جسیما۔
(فتح الباری صفحہ ۳۵ ج ۲)

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ ثمال الیتمی عصمۃ للارامل (بخاری صفحہ ۱۳۵)

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض کانما صیغ من فضۃ کان رسول اللہ ربعۃ اسمر اللون (شمائل ترمذی)

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مربوعا۔ (شمائل ترمذی صفحہ ۲)

لم یکن بالجعد القطط ولا بالسبط کان رجلا جعدا (شمائل صفحہ ۲)

Marfat.com

بنائے گئے۔ اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ آپ گندم رنگ تھے (چنانچہ شمائل ترمذی مین موجود ہے۔ اس خلاف کو یون ہی متوافق کہا گیا ہے کہ آپ سفید رنگ تھے مگر مائل بسرخی جس سے گندم گونی پیدا ہوگئی تھی چنانچہ اور روایت مین صریح آچکا ہے۔ ایسا ہی آپ کے بالون کو سیدھا ہی کہا گیا ہے چنانچہ شمائل مین ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ آپ سیدھے بال والے نہ تھے جسکو یون ہی باہم توافق کیا گیا ہے کہ آپ کے بال نہ بہت سیدھے تھے اور نہ بہت گھونگھروالے بلکہ ایسے سیدھے تھے کہ اون مین کسیقدر شکن پڑتی تھی۔ مگر اس اختلاف رنگ اور موئے نبوی سے بھی کسی نے یہ نہین نکالا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو تھے ایک گورے رنگت کے دوسرے گندمی رنگ یا ایک سیدھے بال والے دوسرے کسیقدر شکندار بال والے۔ پس اس قسم کے لفظی اختلاف سے حضرت مسیح کیونکر دو مسیح ہوسکتے ہین

قادیانی نے بڑا **غضب ڈھایا** ہے کہ حضرت مسیح کے حلیہ کے لفظی اختلاف کے سبب ایک مسیح کو دو مسیح (ایک سرخ رنگ گھونگھر والے بال کا دوسرا گندم گون سیدھے بال والا) بنا دیا اور یہ بھی نہ سوچا کہ صرف گندم گون ہونے سے کوئی شخص مسیح نہین ہو جاتا جبتک کہ بقیہ صفات مسیح اوسمین نہ ہون گندم گون ہزارون مسلمان بلکہ مذہب غیر کے اشخاص موجود ہین پھر کیا وہ صرف رنگت سے مسیح ہوسکتے ہین ہرگز نہین **اتباع قادیانی** مے کوئی شخص منصف وطالب حق ہو تو صرف اس ایک **مغالطہ** کی نظر سے اوسکو دجال سمجھے اور اسکے اتباع سے دست بردار ہو جائے۔

اور **قادیانی** کی تجویز پاک **تثلیث** نصف عیسائیت ہے عیسائی لوگ باپ بیٹے اور روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہین۔ قادیانی صاحب خدا کی محبت (باپ) اور بندہ محبوب کی محبت (مان) اور ان دونون سے متولد روح القدس کے مجموعہ کو تثلیث قرار دیتے ہین اتنی لوگون کو عیسائی بنانے میں ...

Marfat.com

یک آنچ کی کسر رہگئی ہے کہ اس تثلیث کے ساتھہ توحید کو بھی ملا دین اور ان تینون و ایک خدا کہدین جیسا کہ عیسائی کھتے ہین ۔ یہ بات آپ اسوقت نہین کہتے تو ال آیندہ کہین گے اور لوگون کو پورا عیسائی بنائینگے ۔ آپکا یہہ ارادہ نہوتا تو حرف ثلیث اُنکی تحریر مین نہ آتا اور نہ اسکو پاک کہا جاتا ۔

قادیانی کا بطور استعارہ ابن اللہ کہلانے کو تجویز کرنا پوری عیسائیت ہے

بیبل سے ثابت ہے کہ عیسائیون نے بھی استعارہ | نحن ابناء اللہ واحباءہ | کے طور پر خدا کے پیارے و مطیع بندونکو ابن اللہ کہا ہے ۔ اور قرآن مین اونکے اس قول کی حکایت کہ ہم خدا کے بیٹے اور اوسکے پیارے ہین نیز اسیکی طرف مشعر ہے پھر یہی استعارہ ان لوگون کے مشرک ہو جانے اور مخلوق کو حقیقۃً خدا کا بیٹا قرار دینے کا موجب ہوا تو قرآن و اسلام آیا اور اس محاورہ کو اوٹھایا اور بیٹے بیٹی کی نسبت سے (استعارہ کے طور پر کیون نہو) خداتعالیٰ کی پاکی کا اظہار فرمایا ۔ اب قادیانی صاحب پھر اس محاورہ کو مسلمانون مین قائم کرنا چاہتے ہین ۔ اور مسلمانون کو عیسائی بنانے کے فکر مین ہین ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

اور قادیانیکا محدث ہونیکا دعوے کرنا اور اس ذریعہ سے ایک قسم کا نبی کہلانا

اور ختم نبوت کو نبوت کلی و تشریعی سے مخصوص کرتا اور نبوت جزئی کے دروازہ کو مفتوح کہنا ان نصوص قرآن و حدیث سے انکار ہے جو مطلق نبوت کو ختم کرتے ہین قرآن مجید کی آیۃ "خاتم النبیین" اپنے اطلاق و عموم کے ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مطلق نبوت کو ختم کرتے اور صاف بتاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایسا کوئی شخص نہو گا جسپر لفظ نبی کا اطلاق ہو سکے گا اور آنحضرت صلعم نے اپنے اس کلام کے اطلاق و عموم کے ساتھہ بھی مطلق نبوت کو ختم کیا ہے ۔ اور

[illegible] محدث ہونا [illegible] اور محدث ہونا ... حضرت عمر فاروق کا نبی

نہونا ظاہر فرما دیا ہے۔

ایک حدیث مین آپنے فرمایا ہے چنانچہ **صحیح بخاری** مین آیا ہے کہ بنی

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء (بخاری صـ ۴۹۱)

اسرائیل کی سرداری انبیا کرتے جب کوئی نبی اونمین فوت ہوجاتا تو اوسکا جانشین بھی دوسرا نبی ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہوگا صرف خلفا ہونگے۔

ابو داؤد کی حدیث مین آپسے منقول ہے کہ میری امت مین تیس ۳۰ شخص ایسے ہونگے جو نبوت کا دعوی کرینگے حالانکہ مین نبیونکا خاتم ہون میرے بعد کوئی نبی نہین ہوگا ہان میری امت مین ایک جماعت حق پر قائم رہیگی جنکو اونکا مخالف ضرر نہ پہونچائیگا۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہین سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی انا خاتم النبیین لا

اِن ارشادات نبویہ کے جملہ لا نبي بعدی مین لفظ نبی نکرہ ہے جو نفی لا کے نیچے داخل ہے اور وہ مفید عموم و استغراق ہے اور یہ بتاتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد ایسا کوئی نہوگا جسپر لفظ نبی بولا جاسکے اب خصوصیت کے ساتھ محدث کا نبی نہ ہونا آپکے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے آپنے فرمایا ہے چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم مین آیا ہے

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیما کان قبلکم من الامم ناس محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمرؓ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یک فی امتی منھم احد فعمر قال ابن عباس من نبی ولا محدث۔ (بخاری صـ ۵۲۱)

کہ تمسے پہلے امتونمین محدث ہوتے تھے اگر اس امت مین محدث ہے تو وہ عمرؓ ہے اور یہ بھی آپسے اِن کتابون مین منقول ہے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل مین ایسے لوگ ہوتے تھے جو نبی نہوتے اور وہ خدا سے یا ملائکہ سے ہمکلام (مخاطب) ہوتے اگر میری امت مین ایسا کوئی ہے تو عمرؓ ہے

Marfat.com

ابن عباس کی روایت مین آیۃ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ مین
طنبی کے بعد یہ لفظ وَلَا مُحَدَّث بھی پڑھا گیا ہے۔ اور صحیح مسلم مین لفظ محدث کی
سیر ملہم سے ہوئی ہے۔ یہ اقوال نبوی صاف وصریح ناطق ہین کہ پہلی امتون
محدث باوجودیکہ وہ خدای تعالٰے یا ملائکہ کے ہم کلام ومخاطب ہوکر بھی نبی نہ کہلاتے تھے
خاص محدث امت محمدیہ حضرت فاروق کا نبی نہونا آپکی کلام سے ثابت کیا جاتا ہے
نے ارشاد فرمایا ہے چنانچہ ترمذی کی روایت مین آیا ہے کہ میرے بعد کوئی

لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب (ترمذی صفحہ ۲۳)	نبی ہوتا تو حضرت فاروق ہوتے جس سے ثابت ہے کہ حضرت عمر نبی نہین تھے اور اس

کا اطلاق اونپر نہین ہو سکتا باوجودیکہ حدیث مذکورہ بالا مین اونکا محدث ہونا بیان ہوچکا ہے
درجبکہ آیہ قرآن کی عموم واطلاق سے اور ارشادات نبویہ کی عموم وخصوص دونوں سے ثابت
ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی ایسا شخص نہین جسپر لفظ نبی کا اطلاق ہوسکے اور محدثین سابقین
ور اس امت کے تسلیم شدہ محدث نبی نہ کھلا سکے اور قرآن وحدیث نے اس امر کا قطعی تفصیلہ
دیا ہے۔ تو پھر قادیانی کا یہ دعوی کرنا کہ محدث ایک قسم کا نبی ہوتا ہے وبناءً علیہ وہ
خود ایک قسم کا نبی ہے ان نصوص صریحہ کا انکار نہین تو کیا ہے۔ قادیانی کا ختم
نبوت کو نبوت تشریعی اور کلی سے مخصوص کرنا اور اپنے آپکو محدث قرار دیکر اپنے لیے جزئی
نبوت اور ایک نوع نبوت کو تجویز کرنا اور ایک قسم کا نبی کھلانا صاف مشعر ہے کہ وہ
اپنے آپکو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند (جو نئی شریعت نہ لاتے بلکہ پیروی شریعت سابق کی کرتے
اور نبی کہلاتے) نبی سمجھتا ہے یہی امر اسکے قصیدہ الہامیہ اشعار ذیل سے جو
ازالہ کے صفحہ ۱۶۲ وغیرہ مین منقول ہین سمجھ مین آتا ہے ؎

علم ست زآسمان بزمین مے رسانمش ٭ گر بشنوم نگویمش آنرا کجا برم
من می نزیم بوحی خدای کہ با من ست ٭ پیغام اوست چون نفس روح پرورم
من نیستم رسول ونیاوردہ ام کتاب ٭ ہان ملہم استم وز خداوند منذرم

Marfat.com

یہ ابیات صاف پکار رہے ہین کہ آپ نبی ہین صاحب وحی ہین مند ہین پیغمبر ہین سب کچھ ہین صرف کسر ہے تو اتنی ہے کہ آپ کوئی نئی کتاب نہین لائے ملہ بلکہ انبیاء بنی اسرائیل کیطرح پہلی کتاب کے تابع ہین اور اس مین عموم وخصوص نصوص قرآنیہ ونبویہ مذکورہ بالا سے صاف انکار ہے اور یہ دعوی نبوت وتکذیب نصوص قادیانی کے دجال وکذاب ہونے پر بڑی روشن وقوی دلیل ہے۔

ایسے ہی کاذب مدعی نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **دجال فرمایا ہے** چنانچہ حدیث مذکور ابی داؤد مین صاف تصریح ہے۔ اور **صحیح بخاری وصحیح مسلم** مین ابوہریرہ رض سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت نہو گی جبتک کہ تقریبا تیس دجال کذاب پیدا نہ ہونگے جو دعوی کرینگے کہ ہم اللہ کے رسول ہین **صحیح مسلم** مین یہ بھی حدیث ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ مین ایسے دجال کذاب پیدا ہونگے جو تمکو ایسی باتین سنائینگے جنکو تمنے نہ سنا ہو گا اور نہ تمہارے باپون نے۔ تم انسے بچتے رہنا وہ تمکو گمراہ نہ کرین اور کسی بلا مین نہ ڈالدین۔ امام **نووی** نے **شرح صحیح مسلم** مین فرمایا ہے کہ ثعلب نے کہا جو جھوٹا

لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريبا من ثلثين كلهم يزعم انه رسول الله (بخاری صفحہ ۵۰۹ مسلم صفحہ ۳۹۷ جلد ۲)

قال رسول الله صلعم يكون في آخر الزمان دجالون كذابون يأتونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا آباءكم فاياكم واياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم۔ (مسلم ص ۱ ج ۱)

قال ثعلب كل كذاب فهو دجال وقيل الدجال المموه يقال دجل فلان اذا موه ودجل الحق بباطله اي غطاه ۔

(شرح مسلم صفحہ ۱ جلد ۱)

ملہ ہر چند ان ابیات مین آپنے رسول ہونے کی نفی کی ہے۔ مگر سرورق ازالہ اوہام پر آپنے حق مین لفظ رسل یزدانی لکھوا کر چھپوا دیا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ درحقیقت آپکو رسالت کا بھی دعوے ہے۔ اور ان ابیات کی نفی صرف دھوکہ دہی ہے۔ اسپر ایک روشن اور قطعی دلیل یہ ہے کہ آپنے ازالہ کے صفحہ ۶۷۳ ہین اپنا رسول مبشر بزبان حضرت مسیح کے دوسرا ایک ہی آیت۔ اسکی طرف یہ اشارہ ہے۔ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (باقی برصفحہ

قال فظهر مصداق ذلك فی آخر زمن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فخرج مسیلمۃ بالیمامۃ والاسود العنسی
بالیمن ثم خرج فی خلافۃ ابی بکر طلیحۃ بن خویلد
فی بنی اسد بن خزیمۃ و سجاح التمیمیۃ فی بنی
تمیم۔ وقتل الاسود قبل ان یموت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وقتل المسیلمۃ فی خلافۃ ابی بکر وتاب طلیحۃ
ومات علی الاسلام علی الصحیح فی خلافۃ عمر
ونقل ان السجاح ایضا تابت واخبار ھؤلاء مشھورۃ
عند الاخباریین ثم کان اول من خرج منھم المختار
بن ابی عبید الثقفی غلب علی الکوفۃ فی اول خلافۃ ابن زبیر
فاظھر محبت اھل البیت ودعا الناس الی
طلب قتلۃ الحسین فتبعھم فقتل کثیرا ممن
باشر ذلک او اعان علیہ ماحبہ الناس ثم انہ
زین لہ الشیطان ان ادعی النبوۃ وزعم
ان جبرائیل یاتیہ۔ فروی ابو داؤد
الطیالسی باسناد صحیح عن رفاعۃ بن شداد
قال کنت ابطن شئی بالمختار فدخلت علیہ
یوما فقال دخلت وقد قام جبرئیل قبل من
ھذا الکرسی۔ وروی یعقوب بن
سفیان باسناد حسن عن الشعبی ان الاحنف
بن قیس راہ کتاب المختار الیہ یذکر

ہو وہ دجال ہے بعض نے کہا ہے دجال
وہ ہے جو باطل پر حق کا ملمع چڑہا دے یا حق کو
باطل سے ڈہانک دیوے۔"

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے

اس حدیث کا صدق آنحضرت صلعم ہی کے
آخر زمانہ میں ظاہر ہو چکا ہے یمامہ میں مسیلمہ
کذاب ایسا نکلا یمن میں اسود عنسی۔
پہر حضرت ابوبکر کی خلافت میں طلیحہ اور سجاح
نکلے۔ اسود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی رحلت سے پہلے مارا گیا اور مسیلمہ خلافت ابوبکر
میں اور طلیحہ تائب ہوا اور اسلام کی حالت
میں مرا اور سجاح بھی تائب ہوئی۔ انکی حالات
اہل تاریخ جانتے ہیں۔ ان سب کے بعد پہلے
مختار بن عبید نکلا اوسنے ابن زبیر کی شروع
خلافت میں کوفہ پر غلبہ پایا سو پہلے تو اوسنے
محبت اہل بیت کا اظہار کیا اور اوس کی
طرف لوگوں کو بلایا پھر یہ دعوی کیا کہ
میرے پاس جبرئیل آتے ہیں چنانچہ ابوداؤد
طیالسی نے رفاعہ سے نقل کیا ہے کہ میں
ایک دن مختار کے پاس گیا تو وہ بولا کہ ابھی
اس کرسی سے جبرئیل اوٹھ کر گئے ہیں۔

Marfat.com

انه نبي وروى ابوداود في السنن
من طريق ابراهيم النخعي قال قلت
لعبيدة بن عمرو اترى المختار منهم قال
اما انه من الرؤس وقتل المختار سنة
بضع وستين ومنهم الحارث الكذاب
خرج في خلافة عبد الملك بن مروان
فقتل وخرج في خلافة بني العباس جماعة
(فتح الباری ص۳۴۵ ج ۶)

یعقوب بن سفیان نے شعبی سے نقل کیا ہے کہ احنف ابن قیس نے اونکو مختار کا ایک خط دکھایا جس مین اوسنے اپنی نبوت کا ذکر کیا تھا ابو داؤد نے سنن مین عبیدہ بن عمرو سے نقل کیا ہے کہ مختار ان مدعیان نبوت کا سردار تھا یہ مختار سنہ ۶۰ھ مین مارا گیا اور منجملہ اونکے حارث کذاب ہے جو خلافت عبد الملک بن مروان مین نکلا اور مارا گیا۔

غلام احمد قادیانی کا یہ بھی حال سنا گیا ہے کہ وہ اپنے مریدون مین بیٹھکر دعوی کیا کرتا ہے کہ جبرئیل میرے سامنے کھڑے# ہین جو کچھ مجھسے کہتے ہین مین بھی لوگون کو سناتا ہون اس الزام کے جواب مین شاید قادیانی یا اوس کے حواری یہ دو عذر پیش کرین اول یہ کہ ہرچند قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی کہدیا ہے کہ اس نبوت کا دوسرا نام محدثیت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نبوت کے دعوی سے محدثیت کا دعوی مراد ہے نہ حقیقۃً اور معنیً نبی ہونے کا دعوی اسمین اسپر زیادہ سے زیادہ الزام قائم ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ اوسنے اپنے حق مین لفظ نبی کا اطلاق کیا اور اسمین الفاظ نصوص مذکورہ کا خلاف کیا نہ یہ الزام کہ وہ حقیقۃً نبوت کا مدعی ہے۔
عذر دوم یہ کہ ان احادیث مین ان لوگون کو دجال وکذاب کہا گیا ہے جو نبوت

جبرئیل کے سامنے کھڑے ہونے سے آپکی مراد یہ ہے کہ جبرئیل کی عکسی تصویر کھڑی ہے نہ ذات جبرئیل کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول جبرئیل سے وہ عکسی تصویر مراد لیتے ہین یا شاید اپنے پاس جبرئیل ہی کا بذات خود آنا جائز رکھتے ہون گو یہ آپکے اس اصول کے برخلاف ہو کہ جبرئیل اپنے ہیڈ کوارٹر سے جدا

خاتم النبین کے مقابلہ مین نبوت کا دعوی کرین اور مستقل ہی کہلاوین جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود وغیرہ سے وقوع مین آیا ہے اور قادیانی تو نبوت مستقلہ کا دعوی مہین کرتے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کے ساتھ دعوی نبوت کرتے ہین۔ لہذا وہ ان احادیث کے مصداق نہین ہوسکتے اور نہ دجال کذاب کھلانیکے مستحق ہین۔

ان دونو عذر سے پہلے عذر کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ قادیانی نے یہ بات کہدی ہے کہ جس نبوت کا اسکو دعوی ہے اور اسکا دروازہ قیامت تک کُھلا رہے گا۔ اسکا دوسرا نام محدثیت ہے۔ اور اسی محدثیت کے معنے سے نبوت کا وہ مدعی ہے مگر ساتھ اسکے اسنے محدثیت کے معنے ایسے بیان کئے ہین اور اسکی حقیقت کی ایسی تشریح کردی ہے کہ اس سے بجز نبوت اور کچھ مراد نہین ہوسکتا۔ اسکی عبارت توضیح مرام مین جو بصحیہ ۱۱ منقول ہے صاف تصریح ہے کہ محدث جزئی طور پر ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالے سے ہمکلام ہونیکا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اسپر کھولے جاتے ہین۔ اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کیطرح اسپر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئین بآواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنے بجز اسکے اور کچھ نہین کہ امور تذکرہ بالا اسمین پائے جاوین۔ الی قال ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع النبوۃ۔ جس سے صاف اور قطعی طور پر ثابت ہے کہ آپکے نزدیک محدث کے وہی معنے اور اسکی وہی حقیقت ہے جو نبی کے معنے اور حقیقت ہے۔ اور محدث اور نبی آپ کے نزدیک صدق و تحقق مین مساوی ہین۔ یا نبی عام ہے اور محدث ایک نوع خاص۔ اور اس سے یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ آپنے صرف لفظی نبوت کا دعوی نہین کیا اور اسمین صرف لفظی غلطی کا ارتکاب نہین فرمایا بلکہ آپ معنے نبوت کو اپنی ذات شریف مین

متحقق سمجھتے ہین اور حقیقۃً اور معنیً نبی ہونے کے مدعی ہین — اور عبارت منقولہ صفحہ ۱۷۱ مین آپکا مرسل رسول کہتوانا بھی اسکا موید ہے۔

دوسرے عذر کا جواب یہ ہے کہ نبوت جسکے مدعی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کہا ہے نبوت مستقلہ سے مخصوص نہین یہ تخصیص نہ احادیث مذکورہ مین وارد ہے اور نہ اور کہین اسکا وجود ہے۔ اور اطلاق نصوص مذکورہ سے صاف ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبوت غیر مستقلہ کا مدعی بھی ویسا ہی دجال وکذاب ہے جیسا کہ مدعی نبوت مستقلہ۔ اور ابو داؤد کیحدیث مذکورہ اپنے سیاق و صراحت سے بتا رہی ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد ایسے نبی بھی نہ ہونگے جیسے بنی اسرائیل مین ہوتے تھے جو نئی شریعت نلاتے بلکہ پہلی شریعت کی پیروی کرتے کیونکہ آنحضرت صلعم نے ایسے ہی نبیون کو ذکر فرماکر اپنے بعد نبی آنے کی نفی کی ہے۔

اس حدیث کا سیاق اور احادیث سابقہ کا اطلاق صاف بتا رہا ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا دعوی کرے اور نبی کہلائے گو دعوے استقلال نبوت نہ کرے بلکہ پیروی خاتم النبین کا مدعی ہو وہ دجال وکذاب ہے اور احادیث مذکورہ کا مصداق۔ **قادیانی** صاحب ان احادیث کے اطلاق وسیاق مین بلا دلیل تخصیص کرین گے اور نبی غیر مستقل کہلا کر ان احادیث کے مضمون سے اپنے آپکو مستثنے قرار دین گے تو یہ اونکے دجال ہونے پر ایک اور **دلیل** قائم ہوگی۔

علاوہ برین قادیانی کا یہ دعوے **اتباع** آنحضرت صلعم اور عدم استقلال دعوی رسالت بھی **چند روز** تک ہی معلوم ہوتا ہے جب آپکا یہ دعوی نبوت تبعی غیر مستقلالی آپ کے مریدون مین بلا خلاف مانا گیا تو دعوی نبوت مستقلہ بھی آپ سے بعید نہین ہے۔ جیسا کہ مختار سے وقوع مین آیا تھا چنانچہ فتح الباری کی عبارت مین گذرا اور ایسا ہی دجال موعود سے وقوع مین آیگا چنانچہ طبرانی کی روایت مین ہے

واما الذی یدعی فیخرج اولا فیدعی الایمان والصلاح ثم یدعی النبوۃ	

Marfat.com

ثم یدعی الالهیة کما اخرج الطبرانی
من طریق سلیمان ابن شهاب قال نزل
علی عبد الله ابن المعتمر وکان صحابیا
فحدثنی عن النبی صلی الله علیه وسلم
انه قال الدجال لیس فیه خفاء یجیء من قبل
المشرق فیدعو الی الدین فیتبع ویظهر
فلا یزال حتی یقدم الکوفة فیظهر الدین
ویعمل به فیتبع ویحث علی ذالک ثم
یدعی انه نبی فیفزع من ذالک کل ذی لب
ویفارقه فیمکث بعد ذالک فیقول انا الله فتغشی عینه وتقطع
اذنه ویکتب بین عینیه کافر (فتح الباری)

کہ دجال پہلے لوگون کو دین اسلام
کیطرف بلائیگا جب لوگ اوس کے
اس دعوی کے سبب پیرو ہو جاینگے
اور کوفہ وغیرہ مین اوسکا تسلط اور
تغلب ہو جائیگا تو وہ پھر دعوی
نبوت کرے گا جس سے عقلمند
لوگ گھبرائینگے اور اوس سے جدا ہونگے
پھر وہ دعوے خدائی کرے گا
اوسوقت اوسکی آنکھ پر جھلی پیدا ہوگی
یعنی وہ کانا ہوگا۔ اور اوسکی پیشانی پر
لفظ کافر لکھا جاے گا۔"

ایسا ہی قادیانی سے ڈر لگتا ہے کہ ابتو اوسکو دعوی نبوت تبعی ہے پھر دعوے نبوت مستقلہ ہوگا پھر دعوی الوہیت یہ گمان آپکے حق مین بلا برہان نہین ہے۔ آپکے سابق حالات اس گمان پر روشن دلائل ہین۔

زمانہ تالیف براہین احمدیہ مین آپنے یہ دعوی کیا تھا کہ جو پیشین گوئی غلبہ دین اسلام حضرت مسیح علیہ السلام کے حق مین وارد ہے حضرت مسیح اسکے ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہین اور ہم (خود بدولت) روحانی اور معقولی طور پر اسکے مصداق ہین اور فرمایا تھا کہ جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا اس پیشین گوئی مین وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعہ سے ظہور مین آئیگا۔ اور جب آپ دوبارہ اس دنیا مین تشریف لائینگے تب آپکے ہاتھ سے دین اسلام جمیع اقطار عالم مین پھیل جائیگا (دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸ (حاشیہ)) یہ بات آپکی مسلمانون مین

Marfat.com

مانی گئی تو آپ اب یہہ فرمارہے ہین کہ مسیح گذر گئے اور مر گئے۔ اب وہ دنیا مین نہین آسکتے اور جو پیشین گوئیان مسیح کے حق مین وارد ہین وہ سب آپکے حق مین ہین اور آپ ہی اونکے مصداق ہین۔ پس اگر ایسا ہی چند روز کے بعد دعوی نبوت مستقلہ بلکہ الوہیت کاملہ آپسے ظہور پاوے تو کونسی تعجب کا محل ہے۔ اس دعوی نبوت مستقلہ کرنے کا زمانہ آیندہ مین آپ کی نسبت کوئی گمان نکرے تو وہی نبوت تبعی اور جزئی (جسکے اب آپ برملا مدعی ہین) آپکے دجال ہونیکے لئے کافی دلیل ہے۔ **نصوص** مذکورہ صاف فیصلہ کرتے ہین کہ جو شخص آنحضرت صلعم کے بعد دعوی نبوت کرے (محدث ہی کیون نہ کہلاتا ہو) وہ دجال وکذاب ہے **اسمین بھی کسیکو اشتباہ رہے تو** اسکی فہمایش کے لئے صحیح مسلم کی دوسری حدیث اوسکے دجال ہونے پر کافی دلیل ہے۔ اس حدیث مین آنحضرت صلعم نے صحابہ کو مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ جو شخص اونکو ایسی باتین (یعنے دین کے متعلق) سناوے جو اونکے بزرگون سے نہ پہونچی ہون تو وہ دجال ہے۔ اور یہہ ظاہر ہے کہ قادیانی اصول دین اور مسائل اعتقادیہ مین ایسی باتین کہتا اور قرآن وحدیث کے ایسے معنے بیان کرتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کبار کے خواب مین بھی نہ آئے تھے اور نبوت ختم شدہ کو نبوت کلی اور تشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوت جزئی وغیر تشریعی کو اپنے لئے تجویز کرنا اوسی قسم سے ہے پھر اوسکے دجال وکذاب ہونے مین کیا شک ہے۔

قادیانی نے جو اپنے عقیدہ کفریہ بدعیہ پر حدیث **مبشرات** سے استدلال کیا ہے وہ اسکے عقیدہ کا مثبت نہین ہوسکتا بلکہ اوسکی **بے علمی** ونافہمی پر ایک **روشن دلیل** ہے اس حدیث مین مبشرات یعنی مومنون کے سچے خوابون کو نبوت کا ایک جزء قرار دیا ہے نہ ایک نوع نبوت یا جزوی نبوت اور یہہ ظاہر ہے اور ادنی اہل علم کو معلوم ہے کہ جزء

اور ہے جزئی اور کسی چیز کی جزء پر اسکے کل کا حقیقۃً اطلاق نہین ہوسکتا اور جزئی پر کلی کا اطلاق حقیقۃً ہوتا ہے جزئی مین کلی کا پورا تحقق ہوتا ہے ایسا ہی نوع مین جنس مع فصل پوری پائی جاتی ہے بلکہ خارج اور نفس الامر مین جزئی ہی موجود اور اپنی کلیات کا کل ہوتی ہے اور کلیات اوسکے اجزا ہوتے ہین۔ اور یہ امور جزء مین پائے نہین جاتے نہ اسمین کل کا پورا تحقق ہوتا ہے۔ نہ وہ کل کا کل ہوتی ہے۔ لہذا کوئی عقلمند جزء کو جزئی یا کلی کا ایک نوع نہین کہہ سکتا مثلاً حقیقت انسان کی جزء حیوان کو کوئی شخص انسان نہین کہہ سکتا اور نہ اوسکو جزئی انسان یا ایک نوع انسان قرار دے سکتا ہے (۲) کوئی شخص صرف شکر یا سرکہ کو سکنجبین نہین کہہ سکتا اور نہ ان اجزا کو سکنجبین کا ایک قسم قرار دے سکتا ہے قادیانی نے اپنی بے علمی اور نافہمی سے ان بات کو نہین سمجھا اور جزء نبوت کو نوع نبوت اور نبوت جزئی قرار دیا ہے اور انکار نصوص ختم نبوت کا ارتکاب کیا ریاست بھوپال کا ملازم محمد احسن امروہی جو قادیانی کو علوم وحقائق کا دریائے ناپید اکنار سمجھتا اور اپنے رسالہ اعلام مین اسکے حق مین لکھ چکا ہے۔ ولا ینتہی بحرہ الذی لا ساحل لہ وہ اس بات کو غور سے سمجھے۔ اور اب بھی اوسکو بے علم سمجھکر اوسکی اتباع سے ہاتھ اوٹھاوے ورنہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ سخت پچھتائے گا اور آخر اوسکی اتباع سے دست بردار ہوجائیگا۔ انشاء اللہ تعالے۔

اور قادیانی کا حضرت عیسے مسیح کا سولی پر چڑہایا جانا تجویز کرنا نص قرآن وما قتلوہ وما صلبوہ سے انکار ہے اور اسمین آپنے نیچریون کی تقلید کی ہے جو عیسائیون کے مقلد ہین تفسیر نیچری نکالو اور اس امر کی تصدیق کرلو۔

ایسا ہی قادیانی کا حضرت مسیح کے معجزات سے بتاویل انکار کرنا قران کا انکار کرنا ہے۔ اور اونکی تاویلات مین نیچریوں کا اتباع ہے۔ اس بات مین قادیانی کا **قانون قدرت** سے استشہاد کرنا ہی اسی اعتقاد نیچریت کو ظاہر کرتا ہے انسان کا تجربہ اور مشاہدہ خداتعالے کی قدرت کا قانون نہین ہوسکتا اور اوسکی قدرت انسان کے تجربہ و مشاہدہ مین محدود نہین ہوسکتی۔ اس بات کا قادیانی خود پہلے مقر ہوچکا ہے اور اپنی کتاب سرمہ چشم آریہ کے صفحہ ۱۹۴ غیرہ مین اپنے تجربہ کو قانون قدرت خداوندی قرار دینے کو کفر و بے ادبی و بے ایمانی کہہ چکا ہے۔

اور قادیانی کا بعض احادیث صحیحین کو موضوع کہنا بدعت و ضلالت ہے اور ان تمام اہل اسلام کے مخالف جو احادیث صحیحین کو مانتے ہین حجۃ اللہ البالغہ مین ہے

اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون علی ان جمیع ما فیہما من المتصل المرفوع صحیح بالقطع وانہما متواتران الی مصنفیہما وانہ کل من یھون امرھما فھو مبتدع متبع غیر سبیل المؤمنین ۱ھ (حجۃ اللہ البالغہ ص)	کہ صحیحین کی مرفوع و متصل حدیثون کے صحیح ہونے اور ان کتب کے مؤلفون تک بتواتر پہنچ جانے پر محدثون کا اتفاق ہو چکا ہے۔ اور اس امر پر انکا اتفاق ہے کہ جو شخص انکے شان کی توہین کرے وہ بدعتی ہے۔ مومنون کی راہ کے مخالف راہ کا پیرو۔

اور قادیانی کا کشف کے ذریعہ سے حدیث صحیح بخاری کو موضوع قرار دینا اور بھی گمراہی ہے غیر نبی کا کشف والہام حجت شرعی نہین چنانچہ شرح عقائد نسفی مین صفحہ ۴۵ ہے۔

والالہام المفسر بالقاء معنی فی القلب بطریق الفیض لیس من اسباب المعرفۃ بصحۃ الشئی عند اھل الحق - - + + + +	الہام جسکی تفسیر یہ ہے کہ کسیکے دل مین بطور فیض کچھ القاہو اہل الحق (یعنی اہل سنت) کے نزدیک حقیقت اشیاکے علم و معرفت کا

وسیلہ نہین ہے۔ ایسا ہی تلویح وغیرہ کتب اصول مین ہے۔ تو پھر وہ ایک حجت شرعی (یعنی حدیث صحیح) کا مبطل کیونکر ہو سکتا ہے وہ خود اپنی صحت و قبولیت مین توافق قرآن و حدیث کا محتاج ہے۔

اور **قادیانی کا حدیث کو مفسر قرآن نہ ماننا ضلالت** اور اہل بدعت کی علامت ہے اہل سنت مین مسلم ہے کہ حدیث قرآن کی تفسیر ہے۔ اور اوس کے اجمال کی مبیّن۔

سنن دارمی کے صفحہ ۷۶ مین باب السنۃ قاضیۃ علی کتاب اللہ عقد کیا ہے اور اوسکے مین ایک حدیث مرفوع نقل کی ہے۔ پھر بعینہ یہ قول امام یحیی ابن کثیر سے نقل کیا ہے۔ اور اوسکے صفحہ ۲۸ مین حضرت عمر سے نقل کیا ہے کہ لوگ قرآن کی متشابہ آیات یعنی جنکی کئی وجوہ سے تفسیر ہو سکتی ہو تمہارے سامنے پیش کرینگے تم اونکو احادیث نبویہ سے پکڑنا کیونکہ قرآن کو بہتر جاننے والے اہل حدیث ہین۔

عن عمر ابن الخطابؓ قال انہ سیاتی ناس یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ

اور امام **شعرانی** نے منہج مین کہا ہے کہ امت محمدیہ کا اسپر اتفاق ہے کہ سنت کتاب اللہ کی وجوہات متعددہ کا فیصلہ دینے والی ہے۔

اجمعت الامۃ علی ان السنۃ قاضیۃ علی کتاب اللہ

اور **قادیانی کا اپنے اتباع** کو مدار نجات ٹھرانا اور اس سے انکار کو موجب ہلاکت کہنا بھی **سخت گمراہی** ہے اور اسمین بھی اوسکا اپنے حق مین در پردہ نبوت کا دعوے ہے کیونکہ یہ دعوی صرف انبیاء علیہم السلام کو پہنچتا ہے جو سو ر خاتمہ سے مامون ہین دوسرون کو ولی کیون نہون اپنی نجات و حسن خاتمہ کا یقین نہین ہے تو وہ دوسرے اونکو نجات کا یقین کیونکر دلا سکتے ہیں

یعنے حدیث قرآن مجید کی مختلف وجوہات کا فیصلہ کرنیوالی ہے۔

Marfat.com

صحیح بخاری مین اکابر صحابہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے اوپر نفاق کا ڈر رکھتے تھے

قال ابن ابی ملیکۃ ادرکت ثلثین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلھم یخاف النفاق علی نفسہ۔ (صحیح بخاری ص)

چنانچہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ اسود نے کہا مین نے تیس اصحاب نبوی کو پایا یعنی دیکھا وہ سب کے سب اپنے حق مین نفاق کا ڈر رکھتے تھے۔ اور مشکوٰۃ مین حضرت عثمان سے مروی ہے کہ آپ مقبرہ مین جاتے تو اتنا روتے کہ آپکی ڈاڑھی تر ہو جاتی

اسی نظر سے علماے اسلام نے کہا ہے کہ ایمان بین الرجاء والخوف چاہئے۔

شرح عقائد کے صفحہ ۲۳ مین ہے خدا کے مواخذہ سے بیخوف ہوجانا کفر ہے

والامن من اللہ تعالی کفر لانہ لایامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون۔ لایبلغ الولی درجۃ الانبیاء لان الانبیاء معصومون مامونون من سوء الخاتمۃ (شرح عقائد) ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات علی الایمان ولیس ھذا فی اصل شارح تصدر لھذا المیدان لکونہ ظاھرا فی معرض البیان ولا یحتاج ذکرہ لعلوہ فی ھذا الشان ولعل مرام الامام علی تقدیر صحت ورود ھذا الکلام انہ صلی اللہ علیہ وسلم من حیث کونہ نبیا من الانبیاء وھم کلھم معصومون عن الکفر فی الابتداء والانتھاء نعتقد انہ مات علی الایمان واما غیرہ من الاولیاء والعلماء والاصفیاء بالاعیان ولا نجزم بموتھم علی الایمان وان ظھر منھم خوارق العادات وکمال الحالات وجمال انواع الطاعات

قرآن مین ارشاد ہے خدا تعالی سے وہی لوگ بے ڈر ہوتے ہین جو خسارہ مین ہین اور اسکے صفحہ ۲۳ مین ہے کہ ولی انبیاء کے درجہ کو نہین پہونچتے کیونکہ انبیاء خاتمہ برا ہونے سے بامن ہوتے ہین۔

اور شرح فقہ اکبر مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے اس مسئلہ کا بیان ہمقام مین اس امر کے اظہار کی غرض سے ہوا ہے کہ آنحضرتؐ چونکہ نبی ہین اور نبی

فان مبنی امرہ علی الایمان وھو مستور علی افراد الانسان ولھذہ کانت العشرۃ المبشرۃ وامثالھم خائفین من انقلاب احوالھم وسوء اعمالھم فی مآلھم (شرح فقہ اکبر)	سب کے سب ابتداء عمر سے انتہا تک کفر سے محفوظ ہوتے ہین۔ لہذا ہم یقین رکھتے ہین کہ آپ کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہی اُنکے سوا اور ولیون کے ایمان پر خاتمہ ہونیکا

ہم یقین نہین کر سکتے اگرچہ اُنسے کرامات وکمال حالات اور انواع طاعات ظاہر ہون کیونکہ یہ یقین تب ہو جبکہ انکا ایمان یقیناً ثابت ہو۔ اور یہ ایمان لوگون پر مخفی رہتا ہے اسی وجہ سے عشرہ مبشرہ اور اونکی امثال اصحاب سوء خاتمہ سے ڈرتے رہے۔

اور جب اکابر اولیا کو یہ دعوی نہین پہنچتا تو مرزا قادیانی کو (جو عقائد اور اقوال مذکورہ کی نظر سے دائرہ اسلام اور تسنن سے خارج ہے اور اس اعتقاد و اقوال کے ساتھ اوسکا ولی ہونا ممکن نہین ہے) یہ دعوی کب زیبا ہے۔

اور **قادیانی کا** یہہ کہنا کہ اعتقاد حیات مسیح علیہ السلام شرک کا ستون ہے ان تمام صحابہ وتابعین وتبع تابعین ائمہ مجتہدین اور آنحضرت کے وقت سے اسوقت تک عام مسلمین کو جو حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ سمجھتے ہین اور قیامت سے پہلے اون کے نزول کے معتقد ہین مشرک بنانا ہے اور یہ امر جیسا کفر ہے محتاج بیان نہین ہے۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ جو کچھ ہمنے سوال سائل کے جواب کہا اور قادیانی کے حق مین فتوی دیا ہے وہ صحیح ہے۔ کتاب وسنت واقوال علماء امت اسکی صحت پر شاہد ہین اب مسلمانون کو چاہیئے کہ ایسے دجال کذاب سے احتراز اختیار کرین اور اُس سے وہ دینی معاملات نکرین جو اہل اسلام مین باہم ہونے چاہیئے نہ اسکی صحبت اختیار کرین اور نہ اوسکو ابتداءً سلام کرین اور نہ اوسکو دعوت مسنون مین بلاوین اور نہ اوسکی دعوت قبول کرین اور نہ اوسکے پیچھے اقتدا کرین۔ اور نہ اوسکی نماز جنازہ پڑھین اگر انہین اعتقادات واقوال پر یہ رحلت کرے۔ واللہ الموفق للعمل والقبول۔

Marfat.com

الراقم العاجز سید محمد نذیر حسین

تصدیق علماء دہلی واکبرآباد وحیدرآباد وبنگال وغیرہ

حسبنا الله بس حفیظ الله

اسمین شک نہین کہ قادیانی کجرو۔ بلید نے بدعت ضلالت نکالی ہے اور اپنی تحریرات مین حماقت ظاہر کی ہے اپنے حال اور اعتقاد مین بیماری بڑہالی ہے کلمات شارع اور نصوص کی تحریف کی ہے اور ان باتون کا جو دین سے بداہتًا ثابت ہین انکار کیا ہے۔ وہ اور اوس جیسے دین کے چور ہین اور وہ دجالین کذابین اور ملعون شیاطین سے ہین۔ خدا اوسکو توبہ کی توفیق دے یا ذلیل کرنے والے عذاب مین مبتلا کرے۔

لاریب فی ان القادیانی الغبی الغوی لبتدع بدعة ضلالة وابرز فی تحریراته سفاهته وجهالته وزاد فی قلبه وعقیدته مرضا وعلالته قد حرف عن مواضعه الکلم والنصوص وانکر ما هو من ضروریات الدین فهو وامثاله من سرقة الدین واللصوص انی لا شک ان هذا من الدجالین الکذابین والشیاطین الملاعین تاب الله علیه او ابتلاه بالعذاب المهین آمین یارب العلمین

محمد عبد الجبار عمرپوری

اسمین شک نہین کہ جو شخص ان باتون پر اعتقاد رکھے جو فتوے مین مذکور ہین۔ وہ ملحد ہے۔ کیونکہ ایسا اعتقاد رکھنے والا اکثر اعتقادات ظاہر شریعت کا منکر ہے۔ اور اوس کا حکم مخفی نہین ہے۔

لاشک فی ان من اعتقد ما بین فی جواب المجیبین الذین صرحوا مطالب ذلک المعتقد فهو ملحد لان ذلک المعتقد منکر اکثر ظواهر الشرع وحکم مثل المنکر مما لا یخفی +

کتبہ محمد حسن دہلوی

مہر بہ حضرت شیخ الاسلام بقلم خود دستخط

طریقۃ ھذا الدجال طریقۃ ضالۃ یشھد علی ردہ النصوص وقد صاب من اجاب عفی اللہ عنہ	اس دجال کا طریق گمراہی کا طریق ہے اوسکا نصوص کو رد کرنا اسپر گواہ ہے

اس کے حق مین جو جواب لکھا ہے وہ درست ہے۔

اسحاق بن عبد الرحمن عمرونی

الجواب صحیح۔ ترجمہ جواب صحیح ہے۔

محمد بن حسن بن احمد عربی

کل الجواب صحیح لاریب فیہ ومن انکر فھو ملحد زندیق	جواب سب کا سب صحیح ہے اسمین کوئی شک نہین

جو اسکے مضامین کا منکر ہے وہ ملحد اور چھپا مرتد ہے۔

ابن عبد المنان محمد بن عبد الرحمن

الحق لایتجاوز عما فی ھذہ الاوراق فماذا بعد الحق الا الضلال	حق اس بیان سے متجاوز نہین جو ان اوراق مین ہے پھر حق چھوڑکر بجز باطل کیا ہوگا۔

محمد سید ابو الحسن ۱۳۰۰

محمد سید عبد السلام

اسنا حکم صحیح لاریب فیہ	اس فتوے کا حکم صحیح ہے۔ اسمین کوئی شک نہین

سید احمد شاہ زادہ سایکوری

من اعتقد ما فی السؤل لاریب فیہ انہ مضل ضال کذاب مفسد دجال لبیس فی ردتہ وزندقتہ وکفرہ قال قاتلہم اللہ المتعال۔	جسکا یہ اعتقاد ہو جو سوال مین مندرج ہے اسکی نسبت کوئی شک نہین کہ وہ خود گمراہ ہے اورون کو گمراہ کرنیوالا۔ کذاب ہے دین مین رخنہ ڈالنیوالا اسکے چھپے مرتد ہونے اور کفر مین کوئی شک نہین۔ خدا اوسکو ہلاک کرے۔

حررہ الراجی رحمۃ اللہ ابو عبد اللہ محمد غفر اللہ الکلھوتی الشاہ پوری

Marfat.com

اقول بتوفیق اللہ الوھاب انہ لا ریب فی صحۃ هذا الجواب وانہ لاشک فی کفر هذا الکذاب	مین خداوہاب کی توفیق سے کہتا ہون کہ اس جواب کی صحت مین کوئی شک نہین اور نہ اس کذاب

قادیانی کے کفر مین شک ہے۔

محمد یوسف

جس شخص کے ایسے عقائد اور اقوال ہون اوسکے کفر مین کچھ شبہ نہین فقط ۱۲

قادر علی عفی عنہ

حضرت اوستاذنا وشیخنا وشیخ الاسلام مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی ادام اللہ برکاتہ نے جو کچھ زیب رقم فرمایا ہے مجھے اس سے دلی اتفاق ہے۔

محمد حسین بٹیالوی

جواب صحیح اور درست ہے۔

عبد الکریم

محمد کرامت اللہ ۔ محمد یحیی الواعظ ۔ محمد الطاف حسین عفی عنہ ۔ محمد زکریا عفی عنہ ۔ ابو الفضل محمد عبد الرحمن

ابو الفضل محمد نصیر الدین ۔ ابو عبد اللہ احمد القدیر ۔ محمد میان ۔ خادم العلماء احمد علی ۔ ابو ثابت محمد علی

افاد المجیب واجاد۔ مجیب نے اس جواب سے لوگون کو فائدہ پہنچایا۔ اور جواب کھرا دیا۔

ابو اسمعیل یوسف خانپوری

اصاب المجیب۔ جواب دینے والے نے درست کہا ہے۔

محمد سراج الدین

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ جواب صحیح ہے اور مجیب رستگار۔

محمد

مرزا قادیانی کی بعض تصنیف فقیر کی نظر سے گذر چکی تھی فی الحال یہہ سوال وجواب سنا گیا بے شک مرزا قادیان اہل سلام سے خارج ہے اور سخت ملحد اور ایک دجال دجالون مخبر عنہا سے ہے اور پیرو اوسکے گمراہ ہین فقط

فقیر مسعود دہلوی

الجواب صحیح - یہ جواب صحیح ہے -

حبیب احمد

من اعتقد ما فی السوال لاشک انہ الدجال - جسکا یہ اعتقاد ہو جو سوال مین ہے - وہ بلاشک دجال ہے -

فتح محمد تائب لکہنوری مدرس دہلی

ومن کان اعتقادہ مخالفا لاہل السنۃ والجماعۃ فہو بلاریب خارج عنہ سیما من کان اعتقادہ مما ہو فی ہذا السوال مرقوم فہو قطعا زندیق و مرتد

جس شخص کا اعتقاد اہل سنت وجماعت سے خارج ہو وہ بلاریب انکی جماعت سے خارج ہے اور خاصکر جس شخص کا اعتقاد ہو جو سوال مین مرقوم ہے وہ قطعًا جیسا کافر و مرتد ہے -

محمد کرامت اللہ

کان کذا فکذا

اگر قادیانی نے ایسا کہا ہے جو سوال مین ہے تو اوسکا حکم ہے جو جواب مین ہے کہ وہ دجال کذاب ہے اور پابندی اسلام سے خارج ہے -

حررہ عبد القادر

الجواب صحیح والمجیب نجیح - جواب صحیح ہے - اور مجیب رستگار -

محمد عثمان

حقیقت مین ایسا شخص منجملہ ان دجالون کے ایک دجال مگر بڑا بھاری دجال بلکہ اسکا عم ونال ہے اس زمانہ کی کیا خصوصیت ہے اسی ملک پنجاب مین کہ جہانکا ہیولی بڑا قابل ہے لوگونکی سادہ لوحی اس بات کی مقتضی رہتی ہے کہ کوئی نئی صورت پہنائی جاوے مذہب

بیکوک بھی محمد حسین نے فرخ سیر کے عہد مین جاری کیا تہا اور نبوت و ولایت مین ایک مرتبہ مانا اور ایک کتاب بھی گہڑی جسکے سیکڑون پڑہے لکھے سادہ لوح بھی معتقد ہو گئے تہے۔ ہنود مین بھی آریہ مذہب پنجاب والون نے جلد قبول کیا۔

سب باتون سے قطع نظر کیجیے کہ اُن احادیث کی تاویل اور آیات کی تاویل جو وہ کرتے ہین محض جاہلانہ جگر بندی ہے جیساکہ دہری اور عام جہلا کیا کرتے ہین مگر جب یہ تاویلات صحیح مان لیجاوین کہ مسیح ابن مریم سے یہہ مراد اور قتل خنزیر سے یہہ الخ تو پھر میان قادیانی کو کیا ترجیح ہے کہ وہ مسیح موعود مانا جاوے جسکو نہ علم ہے نہ فضل نہ خاندان نبوت سے ہے اگر مسیحائی کا ایسا ہی بازار گرم ہے تو اور اچھے اچھے شخص اسکی مستحق ہین مگر معاذ اللہ اونکو اس روٹی کمانے کے دہندے سے کیا کام خدا کی پناہ کہ وہ ایمان ضائع کرکے مریدون کی ہان کا حلوا پوری اوڑاوین۔ اگر یہی آزادی اور الحاد کا دریا پنجاب مین موج زن رہے گا تو کوئی شبہ نہین کہ امروز فردا مین کوئی نبوت کا مدعی بھی کہڑا ہو جاوے گا اور اسکے بعد کوئی موٹا تازہ دولت والا خدائی کا دعوی کر بیٹھے گا اور قطعاً سیکڑون پنجابی سادہ لوح اُسکے بھی مرید ہو جاوین گے۔ معاذ اللہ اس جہل مرکب کا کیا ٹھکانا ہے۔ اللہ قادیانی کو ہدایت نصیب کرے آمین

ابو محمد عبد الحق

علماء کانپور و علیگڈہ وغیرہ

جس شخص کے یہ عقائد اور مقالات ہین جو سوال مین مذکور ہوئے۔ وہ بیشک دائرہ اسلام سے خارج اور ملحد و زندیق ہے نعوذ باللہ من شرورہ۔

محمد لطف اللہ محمد عثمان

لہ مولوی عبد الحق صاحب نے اس عبارت کو لکھنے کے وقت تک قادیانی کے ان مسائل کو جنہوں ازالہ اوہام میں ... دیکھا ... جیسے

اثبت ان القادیانی ینکر وجود الملائکۃ علی ما جاء
بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وینکر نزول جبرئیل علیہ السلام
یقول ان الملائکۃ عبارۃ عن ارواح السیارات والنفوس
الفلکیۃ ویقول ان لیلۃ القدر عبارۃ عن الزمان الظلمانی
الذی ینقطع فیہ البرکات السماویۃ ویقول نزول عیسی
بن مریم ورفعہ الی السماء بجسدہ العنصری من المستحیلات
من الاباطیل ویقول ان المراد بختم النبوۃ ہو ختم
تشریع جدید لا ختم مطلق النبوۃ ویقول ان سلسلۃ
مطلق النبوۃ جاریۃ غیر منقطعۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
الی یوم القیامۃ ویقول ان المسیح الموعود فی الشریعۃ
المحمدیۃ لیس ہو عیسی بن مریم الذی فات بل الموعود
مثیلہ وہو انا الذی ارسلنی اللہ فی القادیان وانا
الذی نطقت بہ السنۃ والقرآن ویقول المراد
الدجال الذی نطقت بہ السنۃ منکری عقیدتی
ویقول ان ظواہر النصوص مصروفۃ عن ظواہرہا
وان اللہ تعالی لم یبین مرادہ الا بالاستعارات
والکنایات ومثل ذلک من الاباطیل الخرافات
اعاذنا اللہ من کل ذلک فلا شبہۃ عندی فی کفرہ
لانہ کافر متعنت معاند للشریعۃ المحمدیۃ یرید
ابطالہا سود اللہ وجہہ۔

چونکہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ قادیانی وجود
ملائکہ کا جو آنحضرت ﷺ نے بیان کیا ہے منکر ہے
اور نزول جبرئیل کا منکر ہے اور اس امر کا قائل ہے
کہ ملائکہ ستاروں کی ارواح اور نفوس فلکیہ ہیں اور وہ
قائل ہے کہ لیلۃ القدر سے وہ تاریک زمانہ مراد ہے
جسمیں برکات آسمانی منقطع ہو جاتی ہیں اور
وہ قائل ہے کہ حضرت عیسیٰ کا اپنے جسم سے
آسمان پر جانا اور نازل ہونا محال ہے اور وہ
قائل ہے کہ ختم نبوت سے نئی شریعت والی نبوت
کا ختم ہونا مراد ہے نہ مطلق نبوت کا ختم ہونا
اور وہ قائل ہے کہ مطلق نبوت کا سلسلہ آنحضرت
کے بعد قیامت تک جاری ہے اور وہ قائل ہے
کہ جس مسیح کے آنے کا شریعت محمدی میں وعدہ دیا گیا
ہے اوس سے عیسیٰ ابن مریم مراد نہیں جو فوت ہو چکے
بلکہ اونکا مثیل مراد ہے جسکو خدا نے قادیان میں
اوتارا ہے اور قائل ہے کہ دجال سے اوسکے منکر مراد ہیں
اور قائل ہے کہ قرآن و حدیث ظاہر معانی سے پھیرا ہوا ہے
اور خدا تعالیٰ اپنی مراد کو ہمیشہ استعارہ میں بیان کرتا
ہے ایسی ہی اور خرافات باطلہ اس سے ثابت ہو چکی
ہیں تو میرے نزدیک اس کے کفر میں کوئی شک نہیں
وہ کافر ہے ضدی شریعت محمدیہ کا مخالف اوسکو باطل کرنا چاہتا ہے خدا اوسکا منہ کالا کرے۔

محمد اسمعیل

Marfat.com

ما انی به المجیب فهو حق حقیق بالقبول ولا ریب فی ان القادیانی جاحد لاصول الشریعة الغراء المحمدیة ومن جاحدها فلا ریب فی کفره اللهم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا ووفقنا اجتنابه وانا العبد الکئیب المستغفر للذنوب محمد ایوب الکولوی صانه الله عن الذنب الجلی والخفی۔	جو کچھ مجیب نے بیان کیا ہے وہ حق ہے اور قبول کے لائق ہے اسمین شک نہین ہے کہ قادیانی شریعت محمدیہ کے اصول کا منکر ہے اور جو انکا منکر ہو اوس کے کفر مین کوئی شک نہین۔ ای خدا تو ہمین حق کو حق کرکے دکھا اور اوسکی پیروی نصیب کر اور باطل کو باطل کرکے دکھلا اور اوس سے اجتناب کی توفیق ۔

مین ہون بندہ گنہگار بخشش کا خواستگار
محمد ایوب ساکن کول

علماء بنارس و اعظم گڈہ وغیرہ

ہمنے رسالہ فتح اسلام و توضیح المرام وغیرہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے چھپے ہین دیکھے اور انمین وہ مقالات اور عقائد جو فتوے مین نقل کئے ہین پائے ہماری نزدیک اِن عقائد کا معتقد اور ان مقالات کا قائل احاطۂ اسلام سے خارج ہے اور دجال کذاب ہے۔

(مہر) حکیم محمد حسین بنارسی

مجھکو بھی مولوی حافظ حکیم محمد حسین کی تحریر سے اتفاق ہے۔

(مہر) محمد عبد الرحمن عفی عنه

الجواب صحیح۔ جواب صحیح ہے۔
محمد عبد المجید

الجواب صحیح۔ جواب صحیح ہے
حیات محمد عفی عنه

جس شخص کا ایسا عقیدہ ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے واللہ اعلم

فقیر عبد القادر محمد

جناب مولوی حافظ حکیم محمد حسین صاحب کی تحریر سے مجکو اتفاق ہے واللہ اعلم بالصواب

عبد الغفور   ولی اللہ

بیشک ان عقائد کا معتقد دجال وکاذب ہے۔

شہید الدین احمد ابنا ہے

علماء ارہ وغازی پور و مہدانوان وغیرہ

مجھے اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق ہے بے شک مرزا کے خیال کا آدمی احاطۂ اسلام سے خارج ہے واللہ اعلم۔

ابو الخیر محمد ضمیر الحق الاروی

الجواب صحیح ۔ جواب صحیح ہے۔   جواب باصواب ہے

الفت حسین   محمد اسمعیل

ہمنے جہانتک اقوال مرزا قادیانی کے دیکھے اور سنے اون اقوال کے رو سے قادیانی احاطۂ اسلام سے خارج ہے۔

میں اس کے ساتھ پورا متفق ہون

وصیت علی   ابو محمد ابراہیم

اگر مسلمانی ہمین ست کہ مرزا دارد ۔ وای گر در پس امروز بود فردائے

اس جواب سے مجھے اتفاق ہے واللہ تعالے اعلم عبد الغفار

مین نے ان اوراق کو اول سے آخر تک پڑھا اور مرزا کے عقائد ومقالات کو اوسکی اصل تصانیف مین بھی دیکھا میری رائے مین وہ ضرور ان عقائد ومقالات کی نظر سے دجال وکذاب ہے اور زمرۂ اسلام واہل سنت سے خارج ہے ۔ کتبہ محمد عبد اللہ غازی پوری

مین بھی اس جواب کے ساتھ پورا اتفاق ظاہر کرتا ہون ۔

ابو عبد الودود ادریس

علماء رحیم آباد ضلع دربھنگہ ترہت

الحمد لله القاهر فوق العباد الحافظ لدينه عن شرور الكذابين اهل الفساد هو الذي فطر الانام على فطرة الاسلام وجبلهم على الملة الحنفية السمحة البيضاء وهو ذو الجلال والاكرام ثم ضلوا وتهودوا وتنصروا والحدوا في آياته فبعث فيهم رسولا منهم ومعجزاته فاسس قواعد الشرع والاركان واوضح لهم سبل السلام باوضح البيان فرزقوا به السلوك على منهاج الهداية وفازوا بالنيل معالم السعادة ثم ارتد من ارتد عن دينه وافترى على الله كذبا وكذب على رسوله فكان لجهنم حطبا فاتى الله بقوم اذلة على المومنين اعزة على الكفرين

سب تعریفون کا خدا تعالی مستحق ہے ۔ جو تمام بندون پر غالب ہے ۔ اور اپنے دین کا اہل فساد کی شرارتون سے محافظ ۔ وہ جسنے لوگون کو فطرت اسلام پر پیدا کیا ۔ اور دین یکسو آسان ۔ روشن (اسلام) انکی جبلت مین رکھا ۔ پھر وہ اپنی فطرت کو چھوڑکر یہودی نصرانی اور ملحد بن گئے ۔ تو خدا تعالے نے انہی مین سے ایک رسول معجزون کے ساتھ انہین بھیجا ۔ اس رسول نے شرع کے قواعد ۔ اور ارکان بناء کئے اور سلامتی کے راستے خوب واضح کردیئے ۔ جسکی وجہ سے لوگ ہدایت کی راہ چلنے لگے اور آپ کی پیروی

فنصروا الحق وجاء زبوهم وجادلوهم فكب
المفترون على مناخرهم خاسرين منهم الذين
حرفوا الكلم عن مواضعه من بعد ما تحقق فوق
الله مع عباد الناصرين المنصورين على الحق
لتشويش مساكنهم وخرم نطاقهم فاستأصلوا
بنيانهم وما اسسوا ومحوا عن صفحات الدهر
اباطيلهم وما تفنسوا المفتر الذي يدعى انه المسيح
الموعود نزوله وما تقوه من المفتريات التي يابى الله
عنها ورسوله كيف اجترى على ذالك وبين مقعده
من النار والنصوص في الباب واضح ليس فيها
من الاسرار فان الاحاديث الواردة في نزول المسيح
بعضها البعض مفسرة فقتل الانسان ما اكفره اولا
يرى ان في بعض الاخبار قد ورد لفظ المسيح وفي
بعضها عيسى بن مريم وفي بعضها ابن مريم فقط
وفي بعضها عيسى نبي الله وفي بعضها جملة
وامامكم منكم وقعت حالا فلو كان اطلاق المسيح
على سبيل الاستعارة فلا معنى لهذه القيود
والتصريحات يا للعجب من اجتراء شرار
الخلق الذي يضل الناس في حلية اهل الصلاة
والدلق فلله دره من شمر عن ساق جده في
الابطال من خرفاته وشد ميزره لازالة تمويهاته

سورہ سعادت کو پہنچے۔ پھر بعض لوگ دین سے
پھر گئے اور خدا پر جھوٹ باندھنے لگے اور رسول پر
افترا کر کے دوزخ کا ایندھن بنے۔ تو خدا نے
ایسے لوگوں کو پیدا کیا جو مومنوں کے آگے پیچھے
جانیوالے اور کافروں پر غالب آنے والے تھے
وہ حق کے مددگار رہے۔ اور ان مرتدوں مفتریوں
سے لڑے اور جھگڑے۔ وہ مفتری اوندھے
کر کے ناک کے بل گرائے گئے اور خسارہ میں
پڑے۔ انھیں میں سے ایسے لوگ بھی ہوئے جو خدا کے
کلام کی اسکے ٹھکانے (معانی) سے تحریف کرتے
ہیں۔ بعد اسکے کہ وہ کلام ان معانی میں ثابت
و متحقق ہو چکا تھا سو خدا تعالی نے اپنے بندوں سے
ایسے لوگوں کو جو حق کے مددگار اور خدا کی طرف سے
حق پر مدد دیئے گئے ہیں ان محرفین کی باتوں کو
پراگندہ کرنے اور انکی کر بندی توڑنے کی توفیق دیکر
پس ان حقانیوں نے انکی بیخ و بنیاد اکھاڑ دی
اور صفحہ روزگار سے انکی باطل باتیں مٹا دیں۔
ان محرفین میں سے تم اس شخص کو جو مسیح موعود ہونیکا
مدعی ہے نہیں دیکھا اور اسکی جھوٹی باتوں کو جنسے خدا
اور اسکے رسول اپنی کلام میں انکاری ہیں نہیں سنا
اسنے اس افترا پر کیونکر جرئت کی اور اپنے لئے آگ میں جگہ
بنائی مسیح موعود کے باب میں جو نصوص وارد احادیث

Marfat.com

فانه اتى بشئ عجيب لا يدركه الا المدرب
اللبيب وجاهد مجاهدة اللسان وشوش
مسلكهم بالقلم والبيان وقعد له كل مرصد حتى
اخجره وانهزم عدو الله وهرب عن كل مشهد
جزاه الله عنا وعن سائر المسلمين خير الجزاء وفاض عليه
البركات بكرة وعشيا وانا العبد المعتقر عبد العزيز

وارد ہین وہ تو حضرت عیسی بن مریم کے حق مین روشن
بیان ہین جنمین کوئی پوشیدگی نہین ہے۔
احادیث جو اس باب مین وارد ہین وہ ایک دوسری
کی تفسیر کر رہی ہین۔ انسان (مدعی مسیحیت) ہلاک
ہو وہ کیا ناشکر ہے (جو ان احادیث مین تحریف کرتا ہے)
وہ یہ نہین دیکھتا کہ بعض احادیث مین لفظ مسیح وارد ہے
بعض مین عیسے بن مریم۔ بعض مین ابن مریم۔ بعض مین
عیسی نبی اللہ۔ بعض مین یہ جملہ وارد ہے۔ کہ حضرت مسیح ایسے حال مین آئینگے کہ اسوقت تمہارا امام موجود ہوگا۔ سو
اگر مسیح موعود سے یہی قادیانی بطور استعارہ مراد ہو تو پھر ان قیدون اور بیانات احادیث کے کوئی معنے نہین ہین
اس بدترین خلائق کی دلیری پر تعجب ہے کہ یہ فقرا اور اہل صلاح کا لباس پہنکر مخلوقات کو گمراہ کر رہا ہے جو شخص اسکی ملمع سازیون کے
ابطال کے لئے پنڈلی کھولکر اور کمر کس کر کوشش کر رہا ہے اسکی یہ نیکی خدا ہی کیلئے ہے وہ اسکے جواب مین ایسی عجیب بات لایا ہے کہ
اسکی خوبی کو بجز ماہر دانشمند کوئی جان نہین سکتا۔ وہ اس سے زبانی جہاد کر رہا ہے اور قلم و بیان سے اسکی باتون کو پراگندہ کرتا ہے
اور ہر ایک گھات مین اسکے مقابلہ کیلئے جما ہوا ہے یہانتک کہ اسکو مسلمانون سے الگ کیا اور خدا کا دشمن ہر ایک میدان سے بھاگ گیا۔
خدا تعالے ایسے شخص کو ہم سب مسلمانون کیطرف جزا خیر دے اور صبح و شام اسپر اپنی برکات نازل کرے۔ عبد العزیز رحیم آبادی
هكذا قولي فيه واعتقادي وبه نطقت وعليه اعتمادي - عبد الرحيم رحیم آبادی

علماء بھوپال وعرب وغیرہ

اسلام خصوصاً مذہب اہل سنت مین یہ عقائد و مقالات داخل نہین ہین مرزا قادیانی ان عقائد و مقالات کی نظر سے مانند وجودیہ وغیرہ اہل بدعت کے دجالین کذابین مین داخل ہے اور مرزا کے ان عقائد و مقالات مین پیروان و ہم مشربون کو ذریات دجال کہہ سکتے ہین اور ایسے عقائد و مقالات کے ساتھ کوئی شخص شرعاً اور عقلاً ولی اور ملہم و محدث و مجدد نہین ہوسکتا ہے دلیل اسکی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
يكون في آخر الزمان دجالون كذابون يأتونكم
من الأحاديث بما لم تسمعوا أنتم ولا آباؤكم
فإياكم وإياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم (رواه مسلم)

کہ آنحضرت ص نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ مین دجال کذاب پیدا
ہونگے جو تمکو ایسی باتین کہینگے جو نہ تمنے سنین ہونگی نہ تمہارے
بزرگون نے۔ انسے بچے رہنا وہ تمکو گمراہ نکردین
اور بہکا ندین۔

فقیر محمد بشیر

مجھکو مولوی محمد بشیر صاحب کی تحریر سے اتفاق ہے بیشک یہ لوگ ایسے ہی ہیں جیسا مولوی صاحب موصوف نے تحریر فرمایا ہے واللہ اعلم۔

مشتاق
سلامۃ اللہ عنہ عفی

طریقۃ الکذاب الدجال مرزا قادیانی طریقۃ اہل الضلال لاشک فی ذلک ومن یشک فی ضلالہ فھو مثلہ وقد حررت فی رسالۃ ردما افتراہ جازاہ اللہ بما ھو اھلہ۔	کذاب، دجال مرزا قادیانی کا طریق گمراہوں کا طریق ہے۔ اسمین کوئی شک نہیں ہے اور جو اسکے گمراہ ہونے مین شک کرے وہ ویسا ہی گمراہ ہے۔ مین نے اسکے مفتریات (جھوٹی باتون) کے رد مین ایک رسالہ لکھا ہے خدا اوسکو اوس کے مفتریات کی سزا دے۔

حسین بن محسن الانصاری الیمانی عفی عنہما

علماء لودھانہ وغیرہ

ہذا الجواب مقرون بالصدق والصواب۔ یہ جواب راستی اور درستی سے ملا ہوا ہے۔

مشتاق احمد

الجواب حق والحق یعلو ولا یعلی۔ یہ جواب حق ہے اور حق غالب رہتا ہے مغلوب نہین ہوتا۔

حرّرہ نور محمد

Marfat.com

الجواب صحیح۔ جواب صحیح ہے۔ الجواب صحیح جواب صحیح ہے۔ قد صح الجواب

تحقیق جواب صحیح ہے۔

عبد القادر　قبرات علی لکھنوی　محمد حسن

المجیب مصیب۔ مجیب راستی کو پہنچنے والا ہے۔

نور الدین خان

علمائے امرتسر سوجانپور وغیرہ

ما قالہ القادیانی مخالف لما قالہ اہل الاسلام	جو کچھ قادیانی نے کہا ہے وہ اہل اسلام کے مخالف ہے

غلام مصطفی

اسمیں کچھ شک نہیں کہ معتقدات مرزا قادیانی کے برخلاف معتقدات اہل اسلام کے ہیں
اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کی تسلیم سے محفوظ رکھے۔

معتقدات مرزا قادیانی خلاف طریقہ اہل اسلام ہیں

انا الراجی رحمۃ اللہ غلام اللہ قصوری

عقائد مرزا باطلۃ واقاویلہ عاطلۃ	مرزا (قادیانی) کے عقائد باطل ہیں اور اسکے اقوال بیکار ہیں

احقر العباد غلام رسول

ما قال المرزا فہو مخالف لمذہب اہل السنۃ والجماعۃ	مرزا (قادیانی) نے جو کہا ہے وہ اہل سنت و جماعت کے مخالف ہے۔

غلام محی الدین

بے شک جس شخص کے ایسے اعتقاد ہوں وہ کافر بلکہ اکفر ہے۔

محمد ادریس ابو محمد محمد اسمٰعیل جھنجھانوی

ما قال مرزا فی قولہ فہو باطل عند اہل الاسلام	ان اقوال میں جو مرزا نے کہا ہے اہل اسلام کے نزدیک باطل ہے۔

فقیر حشمت علی

اسکی (یعنے مرزا قادیانی کی) عبارات جو مجھکو دکھائی گئی ہیں انکا ظاہری مفہوم خلاف عقائد اہل سنۃ جماعت معلوم ہوتا ہے اگر کوئی شخص صرف ان ظاہری عبارات پر لحاظ کر کے عقیدہ رکھے گا تو وہ خطاکار مخالف اہل سنۃ جماعت کا ہے۔

ابو عبید احمد اللہ [illegible]

مواہب سنت ... حضرت مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم غزنوی

رسید ... عبد الجبار ... وفقہ اللہ لما یحب ویرضی

زبان کو سید ... سے ... اور میری قلم کو اس بات سے ... کرے تو چاہتا امر

لا ریب فیہ ان مدعی الامور المذکورۃ فی السؤال	اسمیں شک نہیں کہ ان امور کا مدعی جو سوال میں
مخالف رسول رب العالمین متبع غیر سبیل المؤمنین	مذکور ہیں رسول خدا کا مخالف ہے اور انکا پیرو جو مومنون
ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی	کی راہ نہیں ہے (خدا تعالی فرماتا ہے) جو شخص رسول
ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ	کی مخالفت کرے بعد اسکے کہ اسکو ہدایت معلوم ہوچکی
جہنم وساءت مصیرا ... مبتغی فی الاسلام	ہو اور مومنوں کی راہ چھوڑکر اور راہ پر چلے ہم اسکو ادہر
طریقۃ جاہلیۃ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا	پہیر دیتے ہیں جدہر وہ پہرتا ہے اور اسکو آگ مین

Marfat.com

فلن یقبل منه وهو فی الاٰخرة من الخاسرین
من الذین قال فیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم
یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم
من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباءکم
فایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواه مسلم
قال علی القاری فی شرح الفقه الاکبر ودعوی
النبوة بعد نبینا صلی الله علیه وسلم کفر بالاجماع
وافراخ مخانیث الهنود والنصاری اکثرهم
ممن اضلهم الله علی علم فمن یهدیهم بعد الله
اسأل الله الهدی لی ولهم وسائر المسلمین اللهم اهدنا لما
اختلف فیه من الحق باذنك انك تهدی
من تشاء الی صراط مستقیم۔

داخل کرینگے اور وہ بری پہرنے کی جگہ ہے۔ اور
(آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے تین شخصوں سے خدا بہت ناخوش ہے۔ ایک وہ) جو اسلام مین رہکر کافرون کا طریق تلاش کرے۔ اور (خدا تعالی نے فرمایا ہے) جو شخص بجز اسلام کوئی دین اختیار کرے اس سے وہ دین قبول نہوگا اور وہ آخرت مین ٹوٹا پانے والون مین ہوگا (یعنی) ان لوگون مین سے جنکے حق مین رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ مین دجال کذاب پیدا ہونگے وہ تمہین ایسی باتین سنائینگے جو تمنے سنی ہونگی نہ تمہارے بزرگون نے۔ اُنسے اپنے آپکو بچاؤ وہ تمکو گمراہ نکرین اور بہکا نہ دین۔ یہ مسلم کی روایت ہے ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین کہا ہے کہ آنحضرت کے بعد نبوت کا دعوی کرنا بالاتفاق کفر ہے۔ اس (قادیانی) کے چوزے (اتباع) ہنود اور نصاری کے مخنث ہین بہتیرے اینمین ایسے ہین کہ خدا نے اونکو باوجود عالم ہونیکے گمراہ کر رکھا ہے خدا کے سوا انکو کون ہدایت کرے مین خدا سے انکے لیے اور اپنے لیے اور باقی مسلمانون کے لیے ہدایت کا سوال کرتا ہون۔ اے خدا تو ہمکو اپنی مرضی سے حق کی راہ دکھا جسمین اختلاف کیا گیا ہے۔ تو جسے چاہتا سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

عبد الجبار بن شیخ عبد اللہ الغزنوی

فقولی فی صاحب قادیان ما قاله شیخ الاسلام ابن
تیمیة رحمه حیث قال کما ان خیر الناس الانبیاء
فشر الناس من تشبه بهم من الکذابین وادعی انه
منهم ولیس منهم فخیر الناس بعدهم العلماء والشهداء
والصدیقون والمخلصون فشر الناس من تشبه
بهم یوهم انه منهم ولیس منهم انتهی۔ وفی لفظ الحدیث
فهؤلاء اذل خلق الله تسعر بهم النار یوم
القیمة عیاذا بالله۔

قادیانی کے حق مین میرا وہ قول ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا قول ہے جیسے تمام لوگون سے بہتر انبیاء علیہم السلام ہین ویسے ہی تمام لوگون سے بدتر وہ جہوٹے لوگ ہین جو نبی نہون اور نبیون سے مشابہ بنکر نبی ہونے کا دعوی کرین۔ نبیون کے بعد بہتر وہ لوگ ہین جو علما اور شہید اور صدیق اور باخلاص ہون لیکن جو انسے مشابہ بنتے ہین اور یہ جتاتے ہین کہ ہم ان ہی مین سے ہین اور درواقع مین ایسے نہون وہ بدترین خلائق ہین۔ یہ ابن تیمیہ کا قول ہے اور حدیث

مین آیا ہے وہ لوگ تمام مخلوق سے ذلیل ترہیں اونکو آگ مین جھونکا جائیگا [illegible]

احمد ابن عبد اللہ الغزنوی

الحمد للہ اما بعد فیقول الراجی الملتجی
الی رحمۃ ربہ القوی ابو محمد عبد الصمد الغزنوی
ان غلام احمد القادیانی القریۃ العجبی صاحب
العقیدۃ الفاسدۃ والرای الکاسد ضال مضل
زندیق بل ھو اضل من شیطانہ الذی لعب بہ
من مات علی ذالک فلا یصلی علیہ ولا یدفن
فی مقابر المسلمین لان لا یتاذی بہ اھل القبور

تعریف خدا کی [illegible]
امیدوار وہ ملتجی رحمت رب قوی [illegible]
غزنوی کہتا ہے کہ غلام احمد [illegible]
جسکا عقیدہ فاسد [illegible]
ہے لوگون کو گمراہ کرنے والا [illegible]
بلکہ وہ اس شیطان سے زیادہ گمراہ [illegible]
اس سے کھیل رہا ہے [illegible]
مرجائے تو اسکی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور نہ مسلمانون کی قبروں مین دفن کیا جائے
تاکہ وہ اہل قبور اس سے ایذا نہ پاوین۔

عبد الصمد

[illegible] ان المرزا القادیانی دجال کذاب
زندیق باطنی قرمطی وانہ من الذین قال فیھم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیخرج فی امتی
اقوام تتجاری بھم تلک الاھواء کما یتجاری
الکلب بصاحبہ لا یبقی منہ عرق ولا مفصل الا دخلہ
انہ من الذین قال فیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروھم

[illegible] اسمین شک نہین کہ قادیانی [illegible]
جیسا چھپا ہوا باطنی [illegible]
لوگون [illegible]
فرمایا ہے میری امت مین ایسے لوگ نکلینگے جنمین
نفسانی خواہشین (بدعات) ایسا اثر کرینگی
جیسا دیوانہ کتا اس شخص مین اثر کرتا ہے جسکو وہ کاٹے
ہے کہ اسکی کوئی رگ [illegible]
ان لوگون مین سے ہے جنکے حق مین آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے کذاب [illegible]

Marfat.com

ابو زرین عبد الغفور بن عبد الله الغزنوی ابو عبد بن محمد

الحمد لله رب العلمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین۔ امین۔ اللهم صل علی محمد وآله وبارک وسلم

یہ مسئول عنہ شخص اپنی ابتدائی حالت میں اچھا معلوم ہوتا تھا۔ دین کی نصرت میں ساعی اللہ تعالے اوسکا مددگار تھا۔ دن بدن فیوضع لہ القبول فی الارض[1] کا مصداق بنتا جاتا تھا۔ لیکن اوس سے اس نعمت کی قدر دانی نہ ہوئی۔ نفس پروری وزمانہ سازی شروع کی۔ زمانہ کے رنگ کو دیکھ کر اوس کے موافق کتاب وسنت میں تحریف والحاد وبیہودت اختیار کی۔ پس اللہ تعالے نے اوسکو ذلیل کیا فیوضع لہ البغضاء فی الارض[2] کا مصداق بن گیا۔ قال اللہ تعالی واتل علیهم نبأ الذی اتینه ایاتنا فانسلخ منها فاتبعه الشیطان فکان من الغاوین ولو شئنا لرفعناه بها ولکنه اخلد الی الارض واتبع هواه الایۃ[3] اللهم انی اعوذ بک من الحور بعد الکور۔ یا مصرف القلوب صرف قلوبنا وقلوبهم علی طاعتک۔ امین وصلی

---

[1] زمین میں اسکے لئے قبولیت کا حکم ہوتا ہے۔

[2] زمین میں اسکے لئے دشمنی کا حکم ہوتا ہے۔

[3] انبر اس شخص (بلعم بن باعوراء) کی خبر پڑھ دی جسکو ہمنے اپنی آیتین (انکا علم) عطا کین پھر وہ انسے (یعنے انکے علم واعتقاد سے) نکل گیا۔ پس وہ بہکنے والوں سے ہوگیا۔ ہم چاہتے تو ان آیات کے ساتھ اسکو بلند کرتے۔ مگر وہ زمین کی طرف مائل ہوا اور اپنی خواہش کا پیرو ہوا۔

وصلی اللہ علی النبی وآلہ واصحابہ وسلم

[illegible]

عبد الواحد بن عبد اللہ الغزنوی

اللہ کے لیے سب تعریف ہے۔ ہم اوسکا شکر کرتے ہین اور اوس سے مدد

الحمد لله نحمده ونستعينه ونسأله الهدى وصلى الله على محمد وآله. المسؤول عنه عندي مطفئ لنور الله والله متم نوره ولو كره الكافرون محرف للكتاب والسنة وتحريفه أشد من تحريف اليهود والنصارى ومخالف لجميع المسلمين وخالع لربقة الإسلام من عنقه وإن مات على ذلك فيقدم قومه يوم القيمة فأوردهم النار وبئس الورد المورود واتبعوا في هذه لعنة ويوم القيمة يردون إلى أشد العذاب ربنا نعوذ بك من درك الشقاء وسوء القضاء النجا النجا۔

چاہتے ہین اور اُس سے ہدایت کا سوال کرتے ہین جس شخص کے حال سے اس فتویٰ مین سوال و جواب ہے وہ میرے خیال مین خدا کے نور (اسلام) کو بجھانا چاہتا ہے اور اللہ تعالے اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے اگرچہ کافر اس سے ناخوش ہون وہ کتاب اللہ و سنت مین تحریف کرنے والا ہے۔ اسکی تحریف یہود و نصاریٰ کی تحریف سے سخت تر ہے اور کل اہل اسلام کا مخالف ہے۔ اور وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکالنے والا ہے۔ یہ اسی اعتقاد پر مرا تو قیامت کے دن اپنی پیرو قوم کے آگے آگے ہوگا۔ اور انکو آگ مین وارد کریگا وہ آگ بری جاے ورود ہے۔ ان سب (اتباع و متبوع) پر دنیا مین لعنت پڑتی ہے اور قیامت کے دن ان پر سخت عذاب کیطرف پھیرے جاوینگے۔ اے خدا ہم پناہ مانگتے ہین بدبختی کے پہنچنے اور بری قضا سے لوگو اپنا آپ بچاؤ نجات

([illegible] غزنوی)

لاشک ان مرزا کافر مرتد زندیق ضال مضل ملحد دجّال وسواس خناس فمن شک فی مقالتی ھذا فلیباھلنی۔

اسمین شک نہین کہ مرزا (کادیانی) کافر ہے۔ چھپا مرتد ہے۔ گمراہ ہے گمراہ کنندہ ملحد ہے دجّال ہے وسوسہ ڈالنے والا۔ ڈالکر پیچھے ہٹ جانے والا۔ جسکو میری اس گفتگو مین شک ہو وہ اس مجھسے مباہلہ کرے۔

بیت

اکفر مرزا فھل من مباھل یباھلنی فی انہ لیس کافرا

مین مرزا کو کافر جانتا ہون کوئی مجھسے اس امر مین مباہلہ کرنا چاہے تو کرے۔

عبد الحق غزنوی

مواہیر علماء لاہور

عقائد واقوال مندرجہ سوال درکتابے معتبر اہل اسلام ندیدم ونشنیدم اہل اسلام رابایدکہ ازین عقائد واقوال احتراز واجب دانند واتباع شریعت حقہ نمایند۔ ومعتقد این عقائد را از اہل اہوائی وضلال باید دانست۔

غلام محمد بگوی عفی عنہ

ادعاء النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر صریح مخالف للقرآن۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوے کرنا (جیسا کہ کادیانی نے کیا ہے) کفر صریح ہے اور قرآن کے مخالف۔ العبد فقیر نور احمد امام مسجد انارکلی لاہور

غلام احمد مدرس مدرسہ حمیدیہ نکودر حال لاہور

الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد الانبياء
والمرسلين واله اجمعين اما بعد فلما رايت الناس
مختلفين في امر مؤلف توضيح المرام والبراهين حتى
وجدت بعضهم معتقدا بكماله ومصدقا للمقاله
وقليل ما هم واكثرهم حاكما نفسده وجازما
بالحاده وجهت ركاب النظر ومطية الفكر الى ما كلامه حتى
لاظفر على المارب واطلع على المطالب فاذا هو منكر الخوارق
وجاحد كمالات الكرام الخاتم ومحرف النصوص عن
معانيها ومخرج الكلمات المحكمة من مواضعها ومنكر
صفات الملئكة بل انفسها لان ما يطلق عليه الاسم
شئ ليس له حظ من مصداقيته حقائقها فيصير
من ارتداده على اليقين وصل الحاده عندي
الى حق اليقين فمن يأتيه مصدقا فهو من الضالين
ومن فر عن قربه فهو من الامنين اعاذنا الله
من شره وشر اخوانه الى يوم الدين۔

بعد حمد وصلوٰۃ ۔ جب میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مؤلف توضیح مرام وبراہین احمدیہ
کی نسبت مختلف خیال رکھتے ہیں ۔
بعض اسکے معتقد کمال اور مصدق مقال
ہیں ۔ مگر وہ بہت ہی کم ہیں ۔ اور اکثر
اسکو مفسد سمجھتے ہیں اور اسکے ملحد
ہونے کا یقین رکھتے ہیں ۔ تو میں نے
اپنے مرکب نظر اور سواری فکر کو
اسکے میدان کلام میں دوڑایا ۔ تاکہ
اسکے مطالب وخیالات پر مجھے اطلاع ہو
سو میں نے اسکو معجزات وکرامات اور
کمالات انبیاء علیہم السلام کا منکر پایا اور
نیز قرآن وحدیث کا محرف اور کلمات محکمہ
کو اپنے ٹھکانے سے نکالنے والا ۔ صفات
بلکہ حقیقت ملائکہ کا منکر ۔ پس مجھے یقین ہوگیا
کہ وہ مرتد ہے اور یقینا ملحد ۔ جو اسکا مصدق
ومؤید ہو وہ بھی گمراہ ہے ۔ اور جو اسکی
قرب سے بھاگے وہی امن میں ہے ۔ خدا ہم سب مسلمانوں کو اس کے
اور اسکے اتباع کے شر سے بچاوے ۔ آمین ثم آمین ۔ العبد غلام احمد مدرس نیازیہ

نحمده ونصلی علی رسوله سید المرسلین وخاتم النبیین
[illegible] اجمعین وبعد فقد رئیت الاقوال
[illegible]

میں نے قادیانی کے ان اقوال
کو جو اس نے [illegible] میں ہیں دیکھا اور
[illegible]

ووجدتها يقينا في كتبه المطبوعة الشايعة ايضاً فاقول انها مصادمة للشريعة المحمدية الغراء ومنافية للملة الحنفية البيضاء مما افيض علينا من جماعة الصحابة والتابعين وصل الينا عن ائمة المسلمين من الفقهاء والمحدثين فلا شك في ان من يصدق الاقوال المذكورة ويسلمها كائنا من كان فيها كان فقد خارج عن حوزة الاسلام والايمان ومارق عن اتباع الحديث والقرآن هذا والله عزيز ذو انتقام في يوم الفصل والخصام -

اکثر ملاحظہ کیا - وہ اقوال شریعت محمدیہ اور تمام مسلمانوں کے مخالف ہیں جو ان اقوال کا مصداق ہو جو کوئی ہو اور جہاں کہیں ہو وہ احاطہ اسلام سے خارج ہے - اور اتباع قرآن وحدیث سے باہر ہے

العبد محمد عبد الله

لا ريب في ان ما تقوله المرزا خلاف ما قاله رسول الله صلى الله عليه وسلم وان ما جاء به السحر ان الله سيبطله ان الله لا يصلح عمل المفسدين ويحق الله الحق بكلماته ولو كره المجرمون -

اسمیں شک نہیں کہ جو کادیانی نے باتیں بنائی ہیں وہ فرمودہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہے - جو کچھ وہ لایا ہے سحر کی قسم سے ہے خدا اسکو باطل کریگا - اور حق کو اپنے کلمات سے ثابت کریگا - اگرچہ مجرم ناخوش ہوں - **فقیر الی اللہ محمد عفا اللہ عنہ**

رسالہ فتح الاسلام وتوضیح المرام وازالہ اوہام مولفہ مرزا غلام احمد کادیانی میں جو یہ اعتقاد ومسائل درج ہیں کہ مسیح موعود میں ہوں - ملائک بذات خود اپنے وجود سے زمین پر نہیں آتے - انبیا پر نہیں اترتے - صرف انکی تاثیر نازل ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسم مبارک کے ساتھ نہیں ہوا - عیسیٰ ؑ مردہ کو باذن اللہ زندہ نہیں کرتے تھے - جانور کو زندہ نہیں کرتے تھے - موسیٰ ؑ کا عصا سانپ حقیقی نہیں بنا تھا - ابراہیم علیہ السلام نے چار جانور کو جنکا قرآن شریف میں بیان ہے زندہ نہیں کیا - بلکہ یہ از قبیل عمل مسمریزم تھے - علیٰ ہذا القیاس اور ایسے ایسے اعتقاد ومسائل نصوص کتاب اللہ واحادیث صحیحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سبیل سلف صالحین مومنین سے مخالف ہیں - لہذا یہ عقائد ومسائل باطل ہیں -

ؑ سحر اسلیے کہا ہے کہ اسکا حواریوں پر جادو کا سا اثر ہوا ہے وہ صم بکم عمی ہو کر اسکو بے سمجھے سوچے مان گئے ہیں -

اور ایسے اعتقاد والا اس آیت شریف کا مصداق ہے ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولیٰ ونصله جهنم وساءت مصیرا۔ جن لوگون کو ان عقائد کیطرف میلان ہوگیا ہے۔ انکو لازم ہے ان عقائد کو پیش کرکے اور علماء فضلا سے نہ صرف دوچار سے بلکہ صدہا سے اُخروی نجات کی غرض سے اور طالب راہ حق بنکر ان سب شبہات کا حل کرائین۔ یا ان کتب کے جواب غور سے دیکھین اور پرانی اور قدیمی تحقیقات کو بلا دلائل یقینیہ وا تفاقیہ نہ چھوڑین فقط وما علینا الا البلاغ۔

الراقم خاکسار رحیم بخش مصنف سلسلہ تعلیم اسلام (۲)

علماء و سجادہ نشینان بٹالہ ضلع گورداسپورہ

لاریب مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی مخالف قواعد اسلام وغیر مطابق کلام برکت التیام جناب خیر الانام ہین۔ اُسکے ہزلیات باطلہ ولغویات لاطائلہ پر نظر کرنا تو ایک بڑا بھاری ثبوت اوس کے ضال ومضل ہونیکا ہے۔ صرف عیسیٰ موعود کے قادیان مین (جو وسط ملک پنجاب مین ایک گاؤن ہے) ظہور پکڑنے کا دعوی کرنا ہر ایک مسلم جو تھوڑی سی نسبت بھی علوم دینیہ سے رکھتا ہو پر خفا ہے۔ کہ کسقدر مضامین احادیث صحیحہ اور روایات قویہ کے برخلاف ہے۔ حضرات علماء اولی الایدی المجیدین مصیبین نے شکر اللہ سعیہم جسقدر اسکی نازیبا تحریرات کے مضامین پر جہد مشکور وسعی موفور ارافی قلوب المؤمنین پر ڈالا ہے۔ بغایت درجہ شایان شان وقابل مرحبا ہے۔ اگر ان حضرات کی ہمت علیا

Marfat.com

ایسی ہی گرم رہی۔ اور فضل مذکور کی کتب پر فستور کا حرف بحرف رد ہو گیا تو بہت عمدہ اعانت دینی ومدد اسلامی کی صورت آئینہ وقت میں جلوہ گر ہو گی۔ موفق حقیقی کیطرف سے یہ خیر بتوفیق ہمارے علماء حق کو وقتاً فوقتاً بحر ایام وساعات بر جمیع اوقات وآنات ہوتی رہے۔ اور اس آیت شریفہ کا مصداق ظہور پذیر ہو جاوے۔ جاء الحق وزھق الباطل۔

مجھے اپنے بعضے بھائیون پر سخت افسوس ہے کہ جو مرزا مذکور کی کتب کو اچھی طرح سے مطالعہ کرتے ہین۔ بالخصوص توضیح المرام۔ فتح الاسلام۔ ازالہ اوہام۔ کہ جسمین صاف طور پر عقائد مخالف شریعت غرا و ملت بیضا مندرج ہین۔ پھر مرزا کادیانی کو مسلمان اہل ایمان سمجھکر اوسکی دوستی ومحبت کا دم بھرتے ہین۔ حالانکہ ایسے عقائد رکھنے والا شخص بے ریب وشک زمرہ اہل اسلام سے خارج وبفرقہ کفار مندرج ہوتا ہے۔ ہادیٔ مطلق ہمکو اور ہمارے بھائیون کو ایسے اشخاص کی صحبت سے اور انکی کتب کے مطالعہ سے مامون ومصئون فرمائے۔ آمین یا ہادی الضالین۔ بحرمت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

حررہ سید عبدالحسین عفی عنہ

[illegible]

جواب المجیب صحیح لانہ من اعتقد بتلک العقائد فقد ضل ضلالا بعیداً

جواب صحیح ہے۔ جو شخص ان عقائد کا معتقد ہو وہ دور ہوں گیا۔

حررہ

[illegible]

فاکتب فی ھذا الکتب صحیح بلا ریب وتخمین	جو اس فتوے میں لکھا ہوا ہے وہ بلا شک وطمع سازی صحیح ہے۔

حررہ سید محمد صادق ولد مولوی گل علی شاہ مبر مغفور

المسطور حق لاریب فیہ + + +	اسمیں جو لکھا گیا ہے وہ صحیح ہے۔

العبد محمد ابراھیم امام مسجد جامع بٹالہ

ماحررہ فی ھذا الورق صحیح + +	جو اس ورق میں لکھا گیا ہے وہ صحیح ہے۔

العبد ابو الحسن محمد حسین عفی عنہ

[illegible]

ذلک الکتاب لاریب فیہ المجیب مصیب۔	اس فتوے میں کوئی شک نہیں ہے مجیب نے ٹھیک جواب دیا ہے۔

حررہ محمد فخر الدین گجراتی وارد بٹالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا۔ اما بعد فی الواقع یہ عقائد مستحدثہ مخترعہ موضوعہ مرزا صاحب قادیانی کے مخالف عقائد حقہ جمہور اہل اسلام ہیں پس ہر مسلمان متدین پر لازم ہے کہ انکا ابطال جہانتک ہو سکے کرے ہاتھ سے یا زبان سے اور دل سے فقط برا جاننا تو ضعف ایمان پر دال ہے جیسا کہ حدیث صحیح میں ہے عن طارق بن شہاب قال اول من بدء بالخطبۃ قبل العید مروان فقام الیہ رجل فقال الصلوۃ قبل الخطبۃ فقال قد ترک ما ھنالک فقال ابو سعید اما ھذا فقد قضی ما علیہ

طارق [illegible] سے روایت ہے [illegible] نماز عید سے پہلے خطبہ [illegible] تو ایک شخص نے اس پر اعتراض کیا [illegible] ابو سعید خدری [illegible] نے فرمایا [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حدیث پر عمل کیا [illegible]

Marfat.com

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان۔ رواہ مسلم۔
واضح رہے کہ قطع نظر ان جمیع عقائد باطلہ کے جنکی تردید اصل فتوے مین مندرج ہے۔ صرف بعض مجملاً ذکر کرکے ابطال کیا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ جمہور اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ قرب قیامت مین حضرت عیسے علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائین گے۔ اور دمشق کے منارہ شرقی پر فرشتون کے پرون پر ہاتھ رکھکر تشریف لائین گے۔ اور دجال کو (کہ اس سے پیشتر خروج کرچکا ہوگا) قتل فرمائینگے۔ اور نیز حضرت مہدی علیہ السلام بھی اسوقت ظاہر ہو چکے ہونگے۔ یہ بیان احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ عن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیہا ثم یقول ابو ہریرۃ فاقرءوا ان شئتم وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ متفق علیہ۔ اس حدیث مین گویا ابو ہریرہ رض نے تفسیر آیت کی فرمادی کہ جس سے انکا دنیا مین پھر آنا اور فوت ہونا ثابت ہوتا ہے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکماً عادلاً فیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعی علیہا ولتذہبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد۔ رواہ مسلم وفی روایۃ لہما کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم انتہی ان ہر دو حدیثون مین صاف طور پر آپنے قسم کھاکر فرمایا کہ ابن مریم علیہ السلام ضرور اترین گے تو صلیب کو توڑینگے اور خنزیر قتل کرین گے اور یہ سب امور اپنے حقیقی معنے پر محمول ہین جیسا کہ علماء اہل اسلام نے اسکی تصریح فرمادی ہے۔

۵۲۱ ۔ ان احادیث کا خلاصہ مطلب نمبر ۳ مین بصفحہ (۱۶۲ تا ۱۶۳) گذر چکا ہے۔

Marfat.com

امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں معناہ یکسر الصلیب حقیقۃ ویبطل ما تزعمہ النصاری من تعظیمہ وفیہ دلیل علی تغییر المنکرات وآلات الباطل وقتل الخنزیر من ہذا القبیل وفیہ دلیل للمختار من مذہبنا ومذہب الجمہور انا اذا وجدنا الخنزیر فی دار الکفار وغیرہا وتمکنا من قتلہ قتلناہ انتہی۔ اور مرزا صاحب نے اپنے تئین مثیل مسیح قرار دیا ہے۔ اور ابن مریم علیہ السلام کے حقیقی نزول سے انکار کیا ہے۔ اور کہین انکار احادیث کیا اور کہین تاویلات باطلہ اختیار کیا ہے چنانچہ صلیب کے توڑنے سے یہ مقصود رکھا ہے کہ وہ اظہار حرمت صلیب کرین گے جسکو مین کر رہا ہون۔

مگر راقم حیران ہے کہ یہ حرمت صرف مرزائی ہے یا کہ قدیم زمانہ اہل اسلام مشہور و معروف ہے اول تو بدیہی البطلان ہے۔ پس ثانی متعین ہے۔ اور انکی تاویل باطل ہے فہو المطلوب اور قتل خنزیر سے بھی یہ معنے لیا ہے کہ اسکی حرمت کا اظہار ہے۔ اور ظاہری معنے پر یہ اعتراض وارد کیا ہے کہ کیا وہ شکار کھیلتے پھرینگے حالانکہ محاورہ اہل زبان مین شائع ہے کہ بادشاہ نے فلان کو قتل کیا۔ اور اس سے مقصود صرف یہی نہین ہوتا کہ بادشاہ اپنے ہاتھ سے قتل کا مرتکب ہوا ہے۔ بلکہ بذات خود کام کرنا بھی منسوب الی السلطان سمجھا جاتا ہے اور یہان پر مباشرت بنفس نفیس بھی کوئی محذور نہین ہے۔ علی ہذا کفار سے جزیہ قبول نفرماوین گے۔ بلکہ صرف اسلام ہی قبول ہوگا اور یہ امور انسے بطور تنسیخ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام واقع نہونگے۔ کیونکہ نبی مستقل نہونگے بلکہ تابع شریعت محمدیہ ہونگے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناسخ اور مثبت احکام مذکورہ ہین۔ کیونکہ آپ نے بطور پیشینگوئی کے پہلے ہی سے فرما دیا۔ جس سے یہ پایا جاتا ہے کہ احکام موجودہ انکے آنے تک ہین پھر تبدیل ہوجاوین گے۔ چنانچہ امام نووی شرح مسلم مین فرماتے ہین فعلی ہذا قد یقال ہذا خلاف

ما هو حكم الشرع اليوم فان الكتابي اذا بذل الجزية وجبت قبولها ولم يجز قتله ولا اكراهه على الاسلام وجوابه ان هذا الحكم ليس بمستمر الى يوم القيمة بل هو مقيد بما قبل نزول عيسى عليه السلام وقد اخبرنا النبي صلى الله عليه وسلم فی هذه الاحادیث الصحیحة بنسخه ولیس عیسی علیه السلام هو الناسخ بل نبینا صلی الله علیه وسلم هو المبین للنسخ فان عیسی علیه السلام یحکم بشرعنا فدل على ان الامتناع من قبول الجزية في ذلك الوقت هو شرع نبينا محمد صلى الله عليه وسلم انتہی۔ اور مال کی کثرت ہونا بھی بڑی علامت فرمائی ہے۔ کہ کوئی اسکو قبول نکریگا۔ بعض حواری مرزا صاحب اسکی تصدیق یون فرماتے ہین کہ وہ بھی بہت مال لوگون کو دیتے ہین۔ یعنے بذریعہ اشتہارات وعدہ انعام کا دیتے ہین۔ اور کوئی قبول نہین کرتا سبحان اللہ کیا تاویل واہی ہے۔ اور کیسا خیال محال ہے۔ کیونکہ کثرت مال وعدم قبول کی تشریح صاف طور پر آپنے فرمادی ہے۔ کہ کثرت کا یہ حال ہوگا۔ کہ اونٹنی جوان بیکار پڑی پہرے گی کوئی متوجہ اسکی طرف نہوگا۔ اور نیز دنیا سے نفرت اور عبادت مین لذت ہوگی۔ کہ اسوقت ایک سجدہ دنیا وما فیہا سے بہتر ہوگا۔ بہلا آجکل یہ معاملہ ہے بلکہ خلاف اسکے سبکی توجہ تمام دنیا ہی کیطرف ہے حتی کہ عموماً ایک پیسہ سجدہ سے بہتر سمجھا جاتا ہے الا ما شاء اللہ۔ بلکہ خود مرزا صاحب نے یہ دنیاء دون کے کمانے کا ذریعہ نکالا ہوا ہے۔ عیان راچہ بیان۔

اور یہ علامت بھی بہت بڑی فرمائی۔ کہ اسوقت لوگون مین باہمی بغض عداوت حسد سب جاتا رہے گا۔ بخلاف آجکل کے کہ زمین آسمان کا فرق ہے۔ عموماً یہ امور ایسے شائع ہین کہ اسکا انکار بدیہی البطلان ہے۔ ع۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تابکجا۔ چونکہ مرزا صاحب سے ان امور صریحہ کی کوئی تاویل نہ بن سکی ادہر رخ بھی نکیا۔ اور حدیث دمشق مین دربارہ نزول ابن مریم علیہ السلام چار جگہ نبی اسکا لفظ آیا ہے اور نبی کا اطلاق مخالف آیت خاتم النبیین نہین اسلیے کہ یہ اطلاق باعتبار ماکان

کے ہے۔ اور محاورہ مین شائع ہے کما لایخفی علی اللبیب پس اعتراض مخالف غلط صریح ہے۔ اور فرشتون کے پرونپر اترنا دمشق کے منارہ شرقی پر صحیح مسلم مین موجود ہے۔ اور یہ بھی حدیث مین آیا ہے۔ کہ وہ دنیا مین آکر نکاح کرین گے۔ اولاد ہوگی اور وہ فوت ہونگے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ منورہ مین مدفون ہونگے جیسا کہ مشکوۃ مین ہے۔ عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا و عیسی بن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر۔ رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء کذا فی المشکوۃ۔ اور ظاہر ہے کہ علامہ ابن جوزی محدث کو رد احادیث موضوعہ کے بارہ مین کسقدر مبالغہ تھا۔ پھر یہ حدیث جسکو وہ خود روایت کرتے ہین غالبًا صحیح ہے۔ اور مرزا صاحب کا ان سب نصوص صریحہ سے انکار یا تاویل باطل کرنا صریح البطلان ہے۔ اور لفظ امامکم منکم کے یہ معنے لینا کہ آنیوالا جو ہوگا تو وہ تمہین مین سے ہوگا حقیقۃً ابن مریم علیہ السلام نہین ہونگے خیال محض ہے اسلیے کہ امامکم منکم کی تفسیر دوسری جگہ آگئی ہے۔ کہ وہ مہدی علیہ السلام ہونگے جو ان کے بھی امام بنینگے وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیمۃ قال فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ھذہ الامۃ۔ رواہ مسلم بعض روایات مین جو آیا ہے کہ وہ امام بنینگے تو اس سے یہ مراد ہے کہ وہ کتاب اللہ کی اجراء و تعمیل مین امام ہونگے۔ الفاظ حدیث یہ ہین۔ فامکم بکتاب اللہ دیکھو مسلم ص ۸۷ ج ۱۔

الغرض مرزا صاحب کو اپنے تئین مثیل مسیح سمجھنا اور لوگون کو اسکی دعوت کرنا بالکل خلاف عقائد اہل اسلام ہے۔

Marfat.com

علے ہذا دجال کے بارہ مین احادیث صحیحہ موجود ہین ۔ چنانچہ مسلم مین ہے وان الدجال ممسوح العین علیها ظفرة غلیظة مکتوب بین عینیه کافر یقرءه کل مؤمن کاتب وغیر کاتب ۔ اب یہ صریح علامت ہے کہ ان حروف کو ان پڑہ بھی پڑہ لیگا ۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ عیسے علیہ السلام اسکو باب لد پر قتل فرماوین گے ۔ اور یہ بھی اسکی علامت ہے کہ چالیس روز تک رہیگا ۔ پہلا دن سال کے برابر ۔ دوسرا مہینہ کے برابر ۔ تیسرا جمعہ کے برابر ہوگا اور باقی دن اور دنو کے برابر ہونگے ۔

چنانچہ یہ بھی اسمین ہے قلنا یا رسول اللہ ؐ وما لبثه فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنة ویوم کشهر ویوم کجمعة وسائر ایامه کایامکم قلنا یا رسول اللہ ؐ فذلک الیوم الذی کسنة اتکفینا فیه صلوة یوم قال لا اقدروا له قدره الی اخر الحدیث ۔ اور پہر یاجوج ماجوج کا نکلنا ۔ اور انکی حالات عجیب اور ان سب کا مرض وبا عام سے مرنا اور عیسے علیہ السلام کا کوہ طور سے اترنا وغیرہ وغیرہ سب صحیح مسلم مین موجود ہے ۔

اب مرزا صاحب کا دجال سے مراد اقبال قومین لینا کسقدر مخالفت وتحریف احادیث صحیحہ ہے ۔ کیا با اقبال قومین اسوقت موجود نہ تہین ۔

غرضکہ باب تاویل مین مرزا صاحب نیچریون سے بڑہ گئے ہین ۔ اور جسطرح احادیث موضوعہ کو صحیح بیان کرنا کذب علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے ۔ اسیطرح احادیث صحیحہ کا انکار یا تاویل باطل کذب علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہین ۔ اور حدیث صحیح مین ہے من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعده من النار کذا فی الصحاح

الغرض یہ عقائد مرزا صاحب کے باطل مخالف عقائد اہل سلام ہین اور خلاف اجماع امت ہین ۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے ۱؎ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا ۔ اور امت محمدیہ ہرگز گمراہی پر مجتمع نہین

۱؎ اسکا ترجمہ صفحہ ۲۷ مین گذر چکا ۔

Marfat.com

ہو جاتی ہے بلکہ دائرہ سے خارج ہو کر مستحق نار ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ترمذی میں ابن
عمر سے مروی ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امتی او قال
امۃ محمد علی الضلالۃ ویداللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار وعن
ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ من
شذ شذ فی النار رواہ ابن ماجہ من حدیث انس کذا فی المشکوۃ وعن ابی ذر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع
ربقۃ الاسلام من عنقہ۔ رواہ احمد وابو داود کذا فی المشکوۃ۔ اور یہ بھی حدیث
صحیحین میں وارد ہے کہ قیامت سے پہلے تیس دجال کذاب پیدا ہونگے اور سب کے سب
رسالت کا دعوی کرینگے سو یہ دعوے بھی مرزا صاحب کی کلام میں پایا جاتا
ہے۔ قال الامام النووی فی شرح المسلم وقد وجد من ہؤلاء خلق کثیرون
فی الاعصار واھلکھم اللہ تعالی واقلع آثارھم وکذلک یفعل بمن بقی منھم
اور مزید یہ کہ باوجود ان عقائد باطلہ کی اشاعت کے یہ دعوی بھی فرماتے ہیں کہ میں
مسلمان ہوں مسلمانوں کا سا عقیدہ رکھتا ہوں، حالانکہ سب ہذیان کے مانند ان
کو سمازند عقلہا۔ جب انکی تالیفات پکار رہی اس دعوے کی تکذیب کر رہی ہیں۔
تاکہ ہر عاقل دام میں آجاوے۔ آپ میں خداوند کریم سے اس دعا کا خواہشمند
ہوں کہ مرزا صاحب کو انہیں عقائد حقہ پر جنپر اجماع امت ہے پھر ورود کرنے کی توفیق
عنایت کرے اور نیز انکے متبعین کو سوء عقیدہ سے بچاوے ورنہ سوء عاقبت کا اندیشہ ہے۔
اللہم احفظنا دنیا چند روزہ ہے عقائد واعمال صالحہ ہی دونوں کام آئینگے وما علینا الا البلاغ
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ خیر خلقہ محمد خاتم النبیین

خادم العلماء المتین ... عبد اللہ ... مدرس مدرسہ ... [illegible]

Marfat.com

علماء شہر پٹیالہ ریاست

مصنفہ مرزا قادیانی کے رسائل توضیح و فتح - ازالہ نہایت غور سے دیکھے -
قادیانی کے عقائد مخترعہ بیشک و بلا شبہ قرآن و حدیث کی تعلیم اور صحابہ
کرام و سلف صالح کے عقائد سے مخالف ہیں - ایسا شخص بے شک دائرہ
اسلام سے خارج اور حدیث مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّار کا پورا پورا مصداق

(مولوی محمد اسحاق) (مولوی حافظ غلام مرتضیٰ)

(لال الدین) (مولوی فاضل) (مولوی غلام محمد عفی عنہ)

جواب درست ہے - خدا کریم قادیانی اور اس کے مقلدین کو راہ راست کی ہدایت فرما دے -

فاضل الجیب مصیب وحق صریح
والحق احق ان یتبع -

حکیم الہی بخش ستور

مجھکو جملہ علماء اسلام سے اتفاق ہے -

(مولوی طالب علی لاہوری مقیم پٹیالہ)

مولوی ... صاحب سنوری جنکو ازالہ میں خاص مریدوں کی فہرست میں تعریف کر کے لکھا ہے
انکو اپنا برگزیدہ بھی لکھا ہے - اور دعائے خیر بھی دی ہے - دیکھو صفحہ ازالہ -

جو شخص ملائکہ کو نفوس فلکیہ اور سلسلہ نبوت کو خواہ تامہ ہو یا ناقصہ قیامت تک جاری سمجھے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مولوی حافظ عظیم بخش

مجھے مولوی محمد اسحاق صاحب کی تحریر سے اتفاق ہے۔

العبد الفقیر عبد العزیز

چونکہ میرزا غلام احمد کے عقائد مندرجہ فتوی سراسر خلاف عقائد اہل اسلام اہل سنت وجماعت ہیں۔ لہذا مجھکو بھی سب علماء دین کے ساتھ اتفاق ہے۔

مولوی حافظ سید محمود عنایت علی

الجواب صحیح ...... یہ جواب صحیح ہے۔

خادم امام الدین حسین

مرزا کی تحریریں جملہ اہل اسلام خصوصًا عقائد اہل سنت والجماعت کے خلاف ہیں۔ ایسا شخص ہرگز ملہم اور مجدد نہیں ہو سکتا۔

العبد الخاکسار محمد عبد اللہ عفا اللہ

۵۔ یہ مولوی صاحب بھی پہلے مرزا غلام احمد کے معتقد تھے۔

علمائے لکھو کے ضلع فیروزپور جو پنجاب میں فقہ و حدیث کے ممتاز و نامور علما میں اور صاحب برکات و الہامات مشہور ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله فاطر السموٰت والارض جاعل الملٰئكة رسلاً اولی اجنحة مثنیٰ وثلث وربٰع يزيد فی الخلق ما يشاء ان الله علی كل شیء قدير والصلوٰة والسلام علی رسوله الامين محمد المبعوث فی الاميين بجوامع الكلم والكلام المبين وعلی اله واصحابه اجمعين ومن تبعهم الی يوم الدين ۔ **اما بعد**

جو عقائد کفریہ مرزا کادیانی کے سوال میں مرقوم ہیں ہر ایک کفر مذکور اوسکے کافر مرتد ہونے کے لیے کافی وافی ہے معاذ اللہ اسکا مذہب ہے کہ میرے الہام قطعی مثل کتاب اللہ کے۔ جیسا کہ اوس نے بعضے اشتہاروں میں صاف صریح لکھا ہے۔ لہذا وہ احادیث صحیحہ صریحہ کے مقابلے میں مرتدانہ کلام کرتا ہے اور کھلم کھلا کافر ہوا جاتا ہے۔

اور یہاں یہ مسئلہ حقہ یاد رکھنا ضرور ہے کہ ہر حدیث صحیح مرفوع جسکو علماء حدیث [illegible] تصحیح ثابت کیا ہے۔ واجب القبول والعمل بالاجماع ہی اسکا منکر [illegible] موضوع و باطل کہنے والا کافر و مرتد ہے۔ اسمیں بہانہ قول [illegible] الہام کا یا عقل نافہم کا کچھ کام نہیں آتا۔ اگر حدیث متواتر ہے تو منکر اسکا قطعی ہے ورنہ ظنی کافر ہے۔ پس میری تحقیق میں یہ ملحد کادیانی مرتد

Marfat.com

عجیب کافر و منافق لاثانی ہے۔ لسبلیے اپنے ازالہ کے صفحہ ۲۹۷ مین سب اہل اسلام کو جو صحابہ رضی سے لگاکر اب تک ہین ملحد صریح اور سخت بے ایمان بنا دیا ہے۔ عیسے علیہ السلام کے معجزون پر ایمان لانے کی وجہ سے اور اسکی پوچ تاویلین قابل التفات نہین۔ اور نہ لائق اعتبار ہین۔ بلکہ فی الحقیقۃ تاویلین نہین صاف تمسخر منافقانہ اور استہزار کا قرانہ ہے۔ مثلاً دعوے الہامی اسکا کہ مین عیسے علیہ السلام کے نزول موعود کا مصداق ہون استعارہ کے طور پر سراسر باطل و مردود ہے۔ کیونکہ استعارہ مجاز کا قسم ہے۔ اور مجاز مین قرینہ مانعہ ارادۂ معنے موضوع لہ سے ہونا ضرور ہے اور یہان کوئی قرینہ مانعہ ارادہ معنے حقیقی سے نہین ہے جو وجود مبارک عیسے علیہ السلام کا تمامہ ہے والمجاز مفرد و مرکب اما المفرد فہی الکلمۃ المستعملۃ فی غیر ما وضعت لہ فی اصطلاح بہ التخاطب علی وجہ یصح مع قرینۃ عدم ارادتہ ای ارادۃ الموضوع لہ (مختصر معانی مع متن تلخیص المفتاح)۔ والاستعارۃ تفارق الکذب بوجہین بالبناء علی التاویل ونصب القرینۃ علی خلاف الظاہر فی الاستعارۃ لما عرفت انہ لابد للمجاز من قرینۃ مانعۃ عن ارادۃ الموضوع لہ۔ (مختصر معانی مع متن) اور ملحد صاحب نے کوئی قرینہ مانعہ حقیقی سے الفاظ نبویہ مین قرار نہین دیا۔ اور اپنے الہام ضد اسلام پر ایمان لاکر خلاف تفسیر صحیح کا وتفسیر حدیث متواتر کا اختیار کیا۔ معاذ اللہ۔ فی تفسیر ابن کثیر[۱] وقولہ سبحانہ وتعالیٰ وانہ

---

[۱] اسکا خلاصہ ترجمہ یہ ہے۔ اس قول خداوندی کی "وانہ لعلم للساعۃ" تفسیر ابن اسحٰق سے مذکور ہو چکی ہے۔ کہ اس سے حضرت عیسے ؑ کے معجزات مراد ہین جیسے مردہ کو زندہ کرنا۔ اور مادرزاد اندھے اور کوڑھیکو اچھا کرنا۔ مگر یہ محل اعتراض ہے۔ اس سے بعید تر وہ تفسیر ہے جو قتادہ سے منقول ہے کہ اس سے قرآن مراد ہے۔

لعلم للساعة . تقدم تفسیر ابن اسحٰق ان المراد من ذلک ما بعث به عیسی
علیه الصلوٰة والسلام من احیاء الموتی وابراء الاکمه والابرص وغیر ذلک
من الاسقام وفی هٰذا نظر وابعد منه ما حکاه قتادة عن الحسن البصری وسعید
بن جبیر ان الضمیر فی وانه عائد علی القراٰن بل الصحیح انه عائد علی عیسٰی
علیه الصلوٰة والسلام فان السیاق فی ذکره ثم المراد بذلک نزوله قبل
یوم القیمة کما قال تبارک وتعالیٰ وان من اهل الکتٰب الا لیؤمنن به قبل موته
ای قبل موت عیسی الصلوٰة والسّلام ثم یوم القیمة یکون علیهم شهیدًا ۔
ویؤید هٰذا المعنی القرأة الاخری وانه لعلَمٌ للساعة ای امارة ودلیل علی
وقوع السّاعة قال مجاهد وانه لعلم للساعة ای اٰیة للساعة خروج عیسی بن مریم
علیه السلام قبل یوم القیمة وهکذا روی عن ابی هریرة وابن عباس وابی العالیة وابی مالک
وعکرمة والحسن وقتادة والضحاک وغیرهم وقد تواترت الاحادیث
عن رسول الله صلی الله علیه سلم انه خبر بنزول عیسی علیه السلام قبل یوم القیمة
اماماً عادلاً وحکماً مقسطاً ۔ انتہیٰ ۔ جب تک یہ دعوی الہام کا اوس نے

اسکی صحیح تفسیر یہ ہے ۔ کہ اس سے قیامت کے پہلے حضرت عیسے علیہ السلام
کا نزول مراد ہے ۔ چنانچہ دوسری آیۃ میں ارشاد ہے ۔ کہ جو اہل کتاب ہیں وہ حضرت عیسے
کی موت سے پہلے انپر ایمان لائینگے ۔ اور وہ حضرت قیامت کے دن انپر گواہ ہونگے ۔ اس معنی کی
مؤید دوسری قرأت ۔ انہ لعلم للساعۃ ہے ۔ یعنی قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ کا نکلنا قیامت کی
علامت ہے ۔ چنانچہ ابوہریرہؓ وابن عباسؓ اور ابو العالیہؓ ابو مالکؓ عکرمہ حسنؓ قتادہ ضحاکؒ
وغیرہ سے مروی ہے ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں اسباب میں آچکی ہیں ۔
کہ حضرت عیسے علیہ السلام قیامت سے پہلے امام عادل ہوکر آئیں گے ۔

بقیہ حاشیہ صفحہ [illegible] ۱۹۱

Marfat.com

نہین کیا تھا۔ اوسکا اعتقاد بھی اس مسئلہ مین موافق اہل اسلام کے تھا جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۸ وصفحہ ۴۹۹ مین مرقوم ہے۔ پس ظاہر ہے کہ قرآن وحدیث کی حقیقت پر ایمان لانے سے الہام ہی اوسکو مانع ہوا۔ جیسا کہ اوس نے خود آپ تصریح کی ہے۔ صفحۂ اول توضیح مرام مین۔ میرے اس رائے کے شائع ہونے کے بعد جسپر مین بینات الہام سے قائم کیا گیا ہون الخ تو الہام ہی قرینہ مجاز کا اوسکے زعم مین ثابت ہوتا ہے۔ اور کوئی قرینہ عقلی نقلی اہل اسلام کے طور پر نہین ہے۔ پس لازم آئیگا کہ قرینہ مجاز کا تیرہ سو برس بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم ہوا اور آپ کی کلام ناتمام کو تمام کیا۔ اور مفید مطلب واقعی کے بنا تا ورنہ پہلی وہ کلام مفید خلاف مطلب کے تھی۔ فصاحت بلاغت کجا بلکہ ضلالت در ضلالت تھی۔ یہ تمسخر منافقانہ اور استہزا نہین تو کیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ذٰلک جزاؤھم جھنم بما کفروا واتخذوا اٰیٰتی ورسلی ھزوًا۔ اور یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال فصاحت وبلاغت کو داغ لگانے کے لیے کمال شیطنت ہے۔ اور آپکی فصاحت بلاغت جسطرح موافق ومخالف کے نزدیک ومشہور ہے اسیطرح حدیث صحیح مین بھی ثابت ومذکور ہے۔ بعثت بجوامع الکلم الخ متفق علیہ ورفضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم۔ رواہ مسلم کما فی المشکوۃ فی باب فضائل سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وفی الحدیث المتفق علیہ۔ ایضًا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث کسردکم کان یحدث حدیثا لو عدہ العاد لاحصاہ کما فی المشکوۃ فی باب اخلاقہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی صحیح البخاری کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا تکلم بکلمۃ اعادھا ثلثا حتی تفھم عنہ کما فی کتاب العلم من المشکوۃ وفی صحیح مسلم فی خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پس یہ صاف ظاہر ہے

ان احادیث صحیحہ مذکورہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقریر تعلیم وافہام تفہیم مین سب انبیاء علیہم السلام پر فوقیت رکھتے تھے۔ تو پھر آپ کی کلام کے مقابلے مین محدثین ملہمین کی عبارات الہامات کی کیا حقیقت رہی۔ چہ جائے کہ الہامات اس مُحدِث فے الدین مرتد بالیقین کے معاذاللہ۔

اور اللہ تعالے نے داؤد علیہ السلام کے حقمین فرمایا ہے۔ واتینہ الحکمۃ وفصل الخطاب ؕ قال ابن عباس رضؓ بیان الکلام کما فی المعالم یعنے عطا کی ہمنے داؤد کو دانائی اور کھلی بات کرنی جسکو ہر ایک بلا تکلف سمجھے پس حضرت ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالاولی اس کمال مین اعلے واولے ہین لقولہ علیہ السّلام فضلت علی الانبیاء الخ وقولہ علیہ السلام خیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ مختصر معانی مین ہے۔ وفصل الخطاب۔ ای الخطاب المفصول البین الذی یتبینہ کل من یخاطب بہٖ ولا یلتبس علیہ۔ وھٰکذا فی المطول کفر اعظم قادیانی علمار مفسرین ومحدثین جو ظاہر علم تفسیر وحدیث کا ہمیشہ پڑھتے پڑھاتے رہتے ہین۔ یہ بے مغز خدمتین ہین۔ اور یہ تمام خدا تعالے کے نزدیک استخوان فروشی ہے اس سے بڑھکر نہین (دیکھو فتح اسلام صفحہ) قال اللہ تعالیٰ ولئن سألتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل اباللہ وایٰتہ ورسولہ کنتم تستھزءون ؕ لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم ؕ جو کوئی دین کی باتون مین ٹھٹھا کرے اگرچہ دل سے منکر نہو وہ کافر ہوا۔ نہین تو البتہ منافق ہوا۔ دین کی بات مین ظاہر و باطن باادب رہنا ضرور ہے۔ (تفسیر موضح القرآن۔)

اللہ اکبر۔ دین کی بےادبی سے آدمی کافر و منافق ہو جاتا ہے اگرچہ عتقاداً نہو۔ معاذاللہ اگر اعتقاداً ہو جیسا کہ اس ملحد نے علم دین کی اہانت کی ہو تو یہ کفر و نفاق کے اکفر ہونے مین کیا شک ہے۔

Marfat.com

انواع بارک اللہ رحمہ اللہ میں لکھا ہے۔ ؎

دینی[سلہ] علم یا عالمان کرے اہانت کو ٭ یا کرے اہانت شرع دی اوہ بھی کافر ہو

اور عیسے علیہ السّلام کو اس ملحد نے تقلید نصارے صلیب پر چڑہایا ہے اور کفر و انکار نص قرآنی کا کیا ہے۔ قال اللہ تعالی وَمَا صَلَبُوْهُ۔ اور عیسی علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے۔ یہ بھی کفر صریح ہے۔ قرآن وحدیث کا صاف انکار ہے۔ اور فرشتون کے عروج ونزول کا انکار بہت نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ صریحہ کا صاف انکار وکفر صریح ہے۔ اور یہ مستلزم ہے۔ اس کفر اعظم کو کہ قرآن شریف اللہ کی کلام نہیں بلکہ ان ھٰذا الا قول البشر ہے کیونکہ فے الخارج نہ کوئی جبریل آیا۔ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس نے کچھ پڑہایا نہ خدا نے جبریل کو فے الواقع اپنی کلام پیغام دیکر زمین پر بھیجا۔ نہ اوتارا۔ پس قرآن بشر کی کلام ہوئی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے خیالمین خدا تعالے نے پیدا کی فے الخارج خود نہیں فرمائی۔ نہ جبریل کو پڑہائی۔ اور سلف صالح کا یہ مشہور مسئلہ تھا کہ من قال ان القرآن مخلوق فھو کافر۔

اور خروج[سلہ] یاجوج ماجوج کا انکار بھی کفر صریح ہے۔ اور خروج دجال مسیح کذاب کا انکار اور دعوے رسول مرسل نبی اللہ ہونے کا۔ اور احمد مبشر بالقرآن ہونے کا بھی کفر صریح ہیں۔ اور عیسے علیہ السلام کو ابن اللہ ماننا۔ اس ملحد کی نصرانیت ہے۔ اور اپنی ذات کو ابن اللہ کا لقب دینا اسکی یہودیت[سلہ] ہے۔

سلہ یہ پنجابی زبان کا شعر ہے۔ اسکا ترجمہ اردو مین یہ ہے۔ کہ جو شخص علم یا علماء دین یا شرع کی اہانت کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔

سلہ۔ انکا یہ قول تھا نحن ابناء اللہ واحباؤہ ہم خدا کے بیٹے اور دوست ہیں۔

Marfat.com

آور جو موحدین ان کفریات صریحہ کو برحق مانتے ہین وہ بھی کافر مرتد ہین۔
اور جو خود برحق نہین جانتے۔ مگر مرزا سے محبت دل وجان سے کرتے ہین۔
اور اوسپر بزرگی کا اعتقاد رکھتے ہین۔ ہرگز اسکے کفریات صریحہ مذکورہ پر غیرت ایمانی
کو راہ دلمین نہین دیتے۔ اونہین بھی رائی کے دانے برابر ایمان نہین۔

عن ابن مسعود رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن نبي بعثہ اللہ
فی امتہ قبلی الا کان لہ فی امتہ حواریون واصحاب یأخذون بسنتہ ویقتدون
بامرہ ثم انھا تخلف من بعدھم خلوف یقولون مالا یفعلون ویفعلون مالا

۵۱ - یہ لاہور اور امرتسر کے بعض رفعیدین کرنیوالے وآمین بالجہر کہنے والون کیطرف اشارہ ہے،
جو ان باتون کو حق نہین جانتے۔ مگر کادیانی کو باوجود ان عقائد کے بزرگ وملہم جانتے ہین
انکو اگر کوئی کادیانی کے ایسے عقائد سناتا ہے تو کہتے ہین ہم اسکے رسائل کو نہین دیکھتے۔ اسکے
جواب مین اگر یہ کہا جاتا ہے کہ یہ عقائد واقوال اسکی کتابون مین موجود اور شہرہ افاق ہین۔ اور علماء
اسپر فتوی لگاتے ہین تو پھر تم کیون ان کتابون کو نہین دیکھتے اور فتوی علماء کی تصدیق کرکے
کادیانی کے بزرگ وملہم ہونیکا اعتقاد کیون نہین چھوڑتے۔ تو اسکا وہ کوئی جواب نہین دیتے
ان لوگون کے سرگروہ ایک قرآن کے حافظ مگر اور علوم دین سے جاہل ہین۔ آپ رفعیدین وامین
بالجہر کرتے ہین۔ اور الہامی ہونے کے بھی مدعی ہین۔ اور اس ذریعہ سے وہ ان لوگونکے مقتدا بنے ہوئے
ہین۔ اور ان کو گمراہ کررہے ہین۔

۵۲ - حضرت ابن مسعود رض سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جو نبی گذرا ہے اسکے حواری
اور اصحاب گذر چکے ہین۔ جو اسکی سنت وطریق کو لیتے۔ اور اسکے حکم کی پیروی کرتے پھر انکے بعد ایسے
ناخلف پیدا ہوئے۔ جو وہ بات کہتے جو خود نکرتے اور وہ کام کرتے جسکے مامور نہوتے۔ جو انسے
ہاتھ کو ساتھ مقابلہ کرے وہ مومن ہے جو زبان کے ساتھ مقابلہ کرے وہ مومن ہے۔ جو دل سے...

یؤمرون فمن جاهدهم بیده فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن ولیس وراء ذالک من الایمان حبة خردل۔ رواہ مسلم۔ اور جو اس ملحد کو اپنے مکانون مین جگہ دیتے ہین۔ اور اسکی مدد مین سرگرم رہتے ہین وہ اس حدیث شریف کا مصداق ہین لعن اللہ من آوی محدثا۔ رواہ مسلم۔ یعنے خدا کی لعنت ہے اسپر جو پناہ دے ملحد محدث فے الدین کو جگہ دیتا ہے۔ رد نیچری مین لکھا ہے۔ ۔

اک کفر عقیدہ جو حق جانے ہو مرتد یقینون + اسوچہ شک شبہ کوئی ہو صاف ایمانون نہون۔
دیوں انکار فرشتیان یا انکار جنان شیطانان + یا تھوڑی بیاج حلال پچھانے یا منکر اسانان
یا معجز یا منکر ہوے من تاویلان خامان + یا کہے قرآن کلام محمد کا فریا جہ کلامان
یا آکھے حضرت عیسے تائین ہے یوسف دا جایا + وچہ قرآن جو قصہ مریم جو جھوٹھا سنا آیا
یا آکھے عیسے سولی چڑھیا منے قول نصارا + اک آیت دا منکر کافر جو منکر سبہ دا یارا۔

(انتہی)

ے۔ رد نیچری مولانا محمد بن بارک اللہ کی تصنیف ایک پنجابی نظم کا رسالہ ہے۔ اسکے اشعار منقولہ بالا کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ جو شخص ایک عقیدہ کفر کو حق جانے وہ مرتد ہے۔ جیسے وجود ملائکہ۔ یا جنوں سے انکار کرنا۔ تھوڑی سود کو حلال جاننا۔ یا معجزات کا انکار کرنا۔ یا قرآن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام قرار دینا۔ یا حضرت عیسے علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا کہنا یا حضرت مریم کے قصہ رویت جبریل و بشارت فرزند کو ایک خواب قرار دینا۔ یا حضرت عیسے علیہ السلام کی نسبت یہ کہنا کہ وہ صلیب پر چڑھائے گئے تھے وغیرہ۔

اور تاویلین ملحدانہ اس ملحد کی استہزاء و تمسخر ہے۔ خدا رسول کو۔
ان سب کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ اور رسول کو سمجھانا نہین آتا۔ اور میرے الہام
بیّنات ہین۔ اگر اسکے الہامون کی ایسی تاویلین کی جاوین تو مرزا اور
مرزائی ضرور تمسخر سمجھین گے۔
مثلاً الہام انا جعلناک المسیح بن مریم مین معنے مسیح[1] کے کذاب ہین۔ اور
یہی معنے بالتحقیق مراد ہین اور ابن مریم لطیف استعارہ ہے۔ کہ اس ملحد کی والدہ مومن
تھی اور یہ ملحد مسلمانون کی نسل سے قطع ہو گیا۔ اور الطف استعارہ یہ ہے کہ مسیح سے
مراد وزن فعیل کا ہے جو ممیر ہے کما[2] یشھد بہ الہام المجذوب المجنونی حدثنی
بہ عبد الغفور قال حدثنی بہ عبد الواحد قال عبد الغفور حدثہ بہ المجذوب بنفسہ

[1] - قاموس مین مسیح کے معنے کذاب بھی لکھے ہین۔ مفتی
[2] - یعنے جیسا کہ جمون کے مجذوب کا الہام شہادت دیتا ہے۔ جو مجھسے عبد الغفور بن
محمد بن عبد اللہ غزنوی نے بیان کیا۔ اسکو عبد الواحد داماد حکیم نور الدین نے بتایا۔ انہون
نے خود اس مجذوب سے سنا۔ یہ مجذوب وہ شخص ہے جسکا ذکر کادیانی آسمانی فیصلہ کے
صفحہ (۱۶) سطر ۱۴ مین کیا ہے۔ اس مجذوب کو حکیم نور الدین جمون سے کادیان
مین جلسہ قرات فیصلہ آسمانی پر لیگیا۔ وہان پر مجذوب صاحب نے خواب دیکھا یا انکو
کشف ہوا کہ کادیانی کی ڈھوہڑی مین ایک سفید گھوڑی ہے پھر وہ گدھی بن گئی جسپر
کسی نے کہا کہ نور الدین گدھی کی خدمت کر رہا ہے مجذوب صاحب عارضہ برص یا جذام بیمار ہین۔
کادیان مین انکو حکیم نور الدین اس امید پر لیگیا تھا کہ وہان انکو شفا ہوگی۔ وہ وہان سے واپس
آئے۔ تو انکی بیماری اور بڑہ گئی۔ آگے وہ چلتے پھرتے تھے۔ اب اس سے معذور ہو گئے ہین۔
یہ بات خاکسار نے مولوی غلام حسن صاحب امام اہلحدیث سیالکوٹ سے سنی ہے۔ (ایڈیٹر

اور میں نے فکر کیا ساتوین تاریخ ماہ رجب ۱۳۰۰ ھ میں بعد نماز فرض عشاء کے کہ مرزائیوں کے حق میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کیا ہے یہ الہام ہوا۔ اولٰئک ھم الکفرون حقا ۱؎ ھکذا تطبیق الہام ۲؎ بالقرآن والحدیث و ظلال ۳؎ تطبیقہ بالہامی اللھم رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انت تہدی من تشاء الی صراط مستقیم۔ ان ملحدون کے حق میں مجھکو یہہ بہت الہام ہوا ہے۔ ان یقولون الا کذبا۔

حررہ العبد الضعیف عبد الرحمن المدعو بمحی الدین من مقام لکھنو فی محلہ مولوی گنج
عافاہ اللہ وایاہ فی الدارین

الجواب صحیح یہ جواب صحیح ہے۔

الملتجی الی اللہ محمد بن بارک اللہ محمد حسن لکھوی عفی عنہ
مصنف تفسیر محمدی و انواع محمدی وغیرہ

۱؎ یہہ لوگ پکے کافر ہیں۔

۲؎ اس کے الہام کی قرآن و حدیث سے یون ہی موافقت ہو سکتی ہے۔ جو بیان ہوئی ہے کہ تیغ سے مرزا کا کاذب ہونا اور کادیانی کا کفر ہی کے صورت میں دکھائی دینا۔

۳؎ اسیطرح اسکا الہام بھی اس الہام سے کہ وہ پکے کافر ہیں مطابق ہو سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میرزا کادیانی کو یہ بندہ پہلے اچھا سمجھتا تھا۔ جب وہ تائید اسلام مین مصروف تھا۔ جب سے اوس نے مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا ہے۔ اور نبوت کا مدعی ہوا ہے۔ تب سے مین اوسکو ملحد و دجال وکذاب سمجھتا ہوں۔

راقم خادم العلماء الفقیر محمد حسن بن الحافظ محمد بن بارک اللہ مرحوم ساکن لکھو کے ضلع فیروزپور پنجاب

دستخط ومواہیر علمائے پشاور

یجب علی کافة المسلمین طرًّا وعلی کافة المؤمنین جمیعًا ان یحکموا علیه بالکفر والالحاد ویجتنبوا عنه بالبغض والعناد اذ لا شك فی کفره وکفر اتباعه واشیاعه لانه دجّال کذّاب مرتاب فی الامر الیقینی وساعٍ فی الارض بالفساد مؤوّل للنصوص القرآنیة علی ما هو مشتهاه والمحکمات الفرقانیة علی ما هو مبتغاه لابتغاء الزور والارتداد یذهب تارةً الی المذهب السوفسطائیة واخری الی هواجسات الشیطانیة فقد انکر القواطع القطعیة

تمام مسلمانون پر واجب ہے۔ کہ کادیانی پر کفر والحاد کا حکم لگاوین۔ اور اس سے کنارہ کش ہون۔ اسکے اور اُسکے پیروان کے کفر مین کوئی شک نہین۔ یہ دجالی وکذاب ہے۔ یقینی امر مین شک لانیوالا۔ زمین مین فساد پھیلانے والا۔ آیات قرآن کو اپنی خواہش کے موافق اصل معنے سے پھیرنے والا۔

یہ کبھی سوفسطائی مذہب اختیار کرتا ہے کبھی شیطانی خطرات پر

والشريعة المحضة الحقيقة وكل ذلك باغواء الشيطان كتب عليه انه من تولاه فانه يضله ويهديه الى عذاب السعير اعوذ بالله من شره ومن شر اجاره وانصاره ونتوكل عليه انه هو السميع البصير

پڑھتا ہے۔ احکام و اطوار ملحدین کا شمار ہے۔ شیطان کے بہکانے میں آیا ہوا ہے۔ جسپر یہ حکم لگ چکا ہے کہ جو شخص اسکو دوست بنائیگا اسکو وہ گمراہ کریگا اور جہنم کی راہ چلائیگا۔ اسکے اور اسکے حواریون کے شر سے خدا کی پناہ ہے۔

العبد خادم الفقہاء والمحدثین سید آل نبی شاہ حنفی قادری پشاوری

نحن نتبع ما نقح الفحول من العلماء والسالكين بطريق الشريعة والانصاف ونحكم بكفره واضلاله

ہم کادیانی کے باب میں اس علم کے پیرو ہیں۔ جو علماء نے تحقیق کر کے اسپر لگایا ہے۔ ہم اسکو کافر و گمراہ کنندہ جانتے ہیں۔

حضرت قاضی احمد پشاوری

یہ شخص ان آیات کا مصداق ہے جنمین ارشاد ہے۔ تو نے اسکو بھی دیکھا

افرأيت من اتخذ الهه هواه واضله الله على علم وختم على سمعه وقلبه وجعل على بصره غشاوة فمن يهديه من بعد الله افلا تذكرون اه اولئك الذين اشتروا الضلالة بالهدى والعذاب بالمغفرة فما اصبرهم على النار ذلك بان الله نزل الكتاب بالحق وان الذين اختلفوا في الكتاب لفي شقاق بعيد

جسنے اپنی خواہش نفس کو اپنا (خدا) بنالیا ہے۔ اور خدا تعالے نے اسکو علم کے ساتھ گمراہ رکھا ہے۔ اور اسکے کان اور دلپر مہر لگادی ہے۔ اور آنکھ پر پردہ ہے۔ اب اسکو خدا کے سوا کون ہدایت کرے۔ کیا تم پند پذیر نہیں ہوتے۔ یہ وہ لوگ ہیں

Marfat.com

جنہون سنے ہدایت کے بدلے گمراہی کو خریدا۔ اور بخشش کے بدلے عذاب کو۔ یہ کیسے آگ پر صابر ہین؟ یہ اسلیے ہوا کہ خدا تعالی نے کتاب حق کے ساتھہ اوتاری۔ اور جن لوگون سنے اسمین اختلاف ڈالا۔ وہ اسکے خلاف مین دور جا پڑے

العبد الفقیر محمد نور مدرس مسجد قاسم علی خان پشاوری

الحمد لله اولاً واخراً والصلوة على نبيه محمد ظاهراً وباطناً وعلى اله واصحبه طراً وجمعاً اما بعد فيا ايها الاخوان المؤمنين اذا حكم بقاء الايمان ان نزول عيسى بن مريم عليه السلام من السماء بعد ظهور المهدى الموعود حق وما قتل عيسى من يدى الكفار وما صلب بل رفعه الله الى السماء ونزوله علامة للساعة ويقتل الدجال الاعور من يده وهذه الامور كلها ثابتة بالايات الناطقة والاحاديث القاطعة فكيف من ادعى بانى انا المسيح عيسى حاشا وكلا ليس هو كما يدعى بل هو من احد الدجالين الكذابين وادعاءه باطل محض مشتمل على انكاره من النصوص القطعية والبراهين اليقينية ولقد زين الشيطان له عداوة الانبياء فمن كان عدواً لله وملئكته ورسله وجبريل وميكال فان الله عدو للكافرين وصار مصداق هذه الاية فمن اظلم ممن كذب على الله او كذب بالصدق اذ جاءه اليس فى جهنم مثوى للكافرين

بہائی مومنو حضرت عیسے علیہ السلام کا آسمان سے ظہور مہدی علیہ السلام کے بعد اترنا حق ہے اور حضرت عیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام صلیب پر نہین چڑہائے گئے۔ اور نہ مارے گئے۔ بلکہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہین۔ انکا قیامت سے پہلے اترنا قیامت کی علامت ہے۔ وہ دجال کو قتل کرین گے۔ یہ سب امور بحکم آیات ناطقہ اور احادیث قاطعہ ہونے والے ہین۔ پہر جو شخص اب دعوی کرتا ہے۔ کہ مین مسیح ہون۔ وہ مسیح نہین ہے۔ بلکہ دجال

فمن كان هكذا فهو ضال مضل يضل الناس عن سواء الطريق فاجتنبوا منه ومن احباره وانصاره لعلكم تفلحون من شره۔

ہے اور اُنکا دعویٰ بحکم آیات واحادیث باطل ہے۔ شیطان نے اُنکو نبیوں کی دشمنی اچھی کر دکھائی ہے۔ اور جو نبیوں کا دشمن ہو۔ خدا اُسکا دشمن ہے۔ وہ اس آیت کا مصداق ہے۔ جسمین یہ بیان ہے۔ کہ اس سے بڑا ظالم کون ہے۔ جو اللہ پر افترا کرے۔ اور حق کو جب اُسکے پاس آچکا ہو جھٹلائے۔ کیا کافرون کا ٹھکانا جہنم نہین ہے؟

حررہ الفقیر الحقیر عبد الحکیم حافظ قادری بیتا

ما اجاب العلماء الكرام فهو احق بالصواب والجواب۔

جو جواب علمائے دیا ہے۔ وہ درست ہے۔

الراقم فقیر سید محمد واعظ مسجد گنج الصوف خلف رئیس العلماء حافظ محمد اعظم مرحوم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد خاتم النبيين وعلى اله وصحبه اجمعين اما بعد فلا يخفى على كافة المسلمين المؤمنين بجميع ما جاء به الرسول الامين من الشرع المبين ان نزول عيسى بن مريم الصديقة المعدود في اشراط الساعة حق ثابت بالكتاب والسنة الصحيحة الصريحة قال عز من قائل وانه لعلم للساعة اخرج الحاكم عن ابن عباس هو خروج عيسى كذا في الاكليل في معاني التنزيل وقرئ ابن عباس لعلم بفتحتين بمعنى العلامة

حمد وصلوات کے بعد۔ مومنوں کو معلوم ہو۔ کہ علامات قیامت مین۔ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا نزول شمار کیا گیا ہے۔ وہ حق ہے۔ کتاب وسنت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ وہ علم قیامت ہے۔ ابن عباس رضہ نے فرمایا ہے۔

Marfat.com

واخرج البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن
ابی ہریرۃ رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطا فیکسر
الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال
حتی لا یقبلہ احد ثم یقول ابوہریرۃ رضہ اقرؤا ان شئتم
وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ والمعنی
ما من احد من اہل الکتاب ادرک ذلک الوقت الا امن
بعیسی عند نزولہ من السماء وصحح ہذا القول الطبری
کذا فی تفسیر الخازن - وقال عطاء عن ابن عباس رضہ اذا
نزل عیسی الی الارض لا یبقی یہودی ولا نصرانی الا امن بہ
وشہد انہ روح اللہ وکلمتہ وعبدہ ونبیہ کذا فی التفسیر
الوسیط للامام الواحدی واخرج الامام احمد فی مسندہ
عن عائشۃ رضہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یخرج الدجال فینزل عیسی بن مریم فیقتلہ ثم یمکث
عیسی فی الارض اربعین سنۃ اماما عادلا مقسطا
وفی حدیث مسلم عن النواس بن سمعان رضہ ذکر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ذات غداۃ الی ان قال
ثم یاتی القوم فیدعوہم فیردون علیہ قولہ فینصرف
عنہم فیصبحون ممحلین لیس بایدیہم شیء من اموالہم
ویمر بالخربۃ فیقول لہا اخرجی کنوزک فتتبعہ کنوزہا
کیعاسیب النحل ثم یدعو رجلا فیضربہ بالسیف

اس سے حضرت عیسےٰ علیہ
السلام کا تشریف لانا مراد ہے
ایسا ہی تفسیر اکلیل مین ہے
ایک قرأت مین علم کی جگہ عَلَم
بفتح ہے - جسکے معنے علامت
ہے - **بخاری** وغیرہ نے
ابو ہریرہ رضہ سے روایت کیا ہے
کہ عنقریب حضرت عیسےٰ علیہ
السلام حاکم عادل ہوکر آئین گے
خنزیر کو قتل کرین گے - جزیہ
موقوف کرین گے - مال کی
ایسی کثرت ہوگی - کہ کوئی اسکو
قبول نکرے گا - پھر حضرت
ابو ہریرہ رضہ نے کہا - کہ چاہو - تو
(اسکی تصدیق مین) یہ آیت پڑھو

وان من اہل الکتاب الآیۃ -
جس سے یہ مراد ہے کہ جو اہل کتاب
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا و
وقت پائیگا - وہ انپر ایمان لے
آئیگا - اسی قول کو تفسیر آیت
مین **طبری** نے صحیح کہا ہے

Marfat.com

بقطعة جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل
ويتهلل وجهه ويضحك فبينما هو كذلك اذ بعث
الله المسيح بن مريم عليه السلام فينزل عند المنارة
البيضاء شرقي دمشق واضعا كفيه على اجنحة ملكين
فيطلبه حتى يدركه بباب لد فيقتله الحديث والحاصل
ان نزول عيسى بن مريم الموعود في زمن الاستقبال
انما يكون بعد خروج الدجال والاحاديث فيه كثيرة
يطول ذكرها بالاستيفاء وهو الآن حي في السماء
وهذا قول اهل الحق المعول عليه لقوله تعالى وما
قتلوه يقينا بل رفعه الله اليه اى الى السماء قاله
الحسن البصري كما في تفسير الامام الواحدي وينزل
عند قرب الساعة كما لا وعليه قوله تعالى ويكلم الناس
في المهد وكهلا قال ابن عباس ارسل الله عيسى عليه
السلام وهو ابن ثلاثين سنة فمكث في رسالته ثلثين
شهرا ثم رفعه الله اليه كذا في تفسير الخازن قالوا
وما وصل الى سن الكهولة ففيه اشارة الى نزوله
من السماء كذا في تفسير جامع البيان فاخبر الله تعالى
برفعه اليه حيا بعد ما وعده وقال يا عيسى اني متوفيك
ورافعك الي والمراد ههنا توفى النوم وعليه
الاكثرون كما في جامع البيان ومثله قوله تعالى
وهو الذي يتوفيكم بالليل ويعلم ما جرحتم بالنهار الآية

چنانچہ **تفسیر خازن** میں ہے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ جب **عیسے** علیہ السلام زمین پر
اتریں گے تب کوئی یہودی
ونصرانی ایسا نہو گا۔ جو یہ
شہادت نہ دیگا۔ کہ حضرت
عیسٰی علیہ السلام اللہ کے بندے
اور رسول ہیں۔ ایسا ہی تفسیر
وسیط میں ہے۔ امام
احمد نے روایت کیا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے۔ دجال نکلیگا
پھر عیسے علیہ السلام نازل ہونگے
اور اسکو قتل کرینگے
پھر وہ زمین میں چالیس
برس رہیں گے۔ امام عادل
اور حاکم منصف ہوکر۔ اور
صحیح مسلم میں نواس بن
سمعان سے حدیث ہے۔
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک دن دجال کا ذکر

Marfat.com

فالتوفي اعم من الاماتة ويدل عليه قوله
تعالى الله يتوفى الانفس حين موتها والتي لم تمت
في منامها فيمسك التي قضى عليها الموت ويرسل الاخرى
الى اجل مسمى ان في ذلك لايت لقوم يتفكرون ٥
فمن تفكر في قوله تعالى حكاية عن قول عيسى عليه السلام
يوم القيمة فلما توفيتني كنت انت الرقيب عليهم الاية
علم انه لم يرد به الاماتة بشهادة الايات السابقة
والاحاديث الصريحة المذكورة وبالجملة ان الله تعالى
لم يذكر في هذه الاية الا توفي عيسى بن مريم ولم يذكر
في القران انه اماته قبل التوفي والرفع او بعده في السماء
بل النصوص ناطقة بانه حي ينزل عند قرب الساعة
فمن انكر نزول عيسى بن مريم الصديقة مدعيا انه مات
في الحقيقة ثم جعل هذا الانكار تمهيدا لاثبات دعوى
المسيحية الجديدة وادعاء المماثلة العيسوية في وصف
النبوة واختار مسلك الملاحدة والباطنية وصرف النصوص
الواردة في نزول عيسى بن مريم نبي بني اسرائيل بضرب
من التمحل الباطل والفاسد لتاويل الى معان توافق نفسه
هواه وهذيان يطابق هفوة مدعاه وحرف الكلم عن مواضعه
ووضع الكلام الحق في غير موقعه فادعى النبوة
الشرعية وانكر الاحكام المحكمة القطعية فهو كافر
ملحد كذاب لا يخفى الحاده وكفره وكذبه على اولي العلم

کیا تو فرمایا۔ کہ وہ ایک قوم کو اپنی
طرف بلائیگا وہ اسکی بات کو
رد کرین گے۔ تو تہیدست
ہو جائین گے۔ پہر وہ کہنڈرون
پہ گزر کرے گا۔ انکو کہیگا۔ کہ اپنے
خزانہ نکال دو۔ تو وہ اپنے
خزانے نکالدین گے جیسے
شہد کی مکہیان نکلتی ہین۔
پہر وہ ایک آدمی کو بلا کر دو
ٹکڑے کردیگا۔ پہر اسکو بلائیگا
تو وہ چمکتے چہرہ اور ہنستے منہ
سے آئیگا۔ ایسی حالت مین حضرت
مسیح علیہ السلام کو خدا بہیجیگا۔
وہ دمشق کے شرق مین سفید
منارہ کے پاس فرشتون کے
پرون پر ہاتہ رکہے ہوئے اترین گے
اور دجال کو دروازہ لُد پاس پاکر
قتل کرین گے۔ الحاصل حضرت
عیسے علیہ السلام کا دجال کے
بعد نزول فرمانا زمانہ آئندہ مین ہوگا
اور اسوقت تو وہ زندہ آسمان

فی ھذا الباب فان سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم
النبیین بنص القرآن المبین وقال القاضی عیاض فی کتاب
الشفاء فی حقوق المصطفی من ادعی نبوة احد بعد
نبینا علیہ الصلوة والسلام او ادعی النبوة لنفسه
او جوز اکتسابها والبلوغ بصفاء القلب الی مرتبتها کالفلاسفة
وغلاة المتصوفة وکذالک من ادعی منهم انه یوحی الیه
وان لم یدع النبوة الی ان قال فهولاء کلهم کفار مکذبون
للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لانه اخبر انه صلی اللہ علیہ وسلم خاتم
النبیین ولا نبی بعده واخبر عن اللہ تعالی انه خاتم النبیین
واجمعت الامة علی حمل هذا الکلام علی ظاهره وان
مفهومه هو المراد به دون تاویل ولا تخصیص فلا شک
فی کفر هولاء الطوائف کلها قطعا اجماعا وسمعا
وکذلک وقع الاجماع علی تکفیر من دافع نص الکتاب
او خص حدیثا مجمعا علی نقله مقطوعا به مجمعا علی حمله
علی ظاهره انتهی کلامه ملخصا وقال الامام الصابونی فی
الکفایة التی صنفها فی عقائد اهل السنة والجماعة
ما لفظه العدول عن ظواهر النصوص من غیر ضرورة
الحاد محض انتهی قال اللہ تعالی ان الذین یلحدون فی
آیاتنا لا یخفون علینا افمن یلقی فی النار خیر ام من یاتی
آمنا یوم القیمة اعملوا ما شئتم انه بما تعملون بصیر
واللہ سبحانه وتعالی وعد بحفظ کتابه المبین عن تحریف

موجود ہین۔ اور یہی اہل حق کا قول
جسپر اعتماد ہے۔ اسپر یہ **قول**
خداوندی کہ "یہودیون نے یقیناً
اسکو قتل نہین کیا۔ بلکہ خدا تعالے
نے اسکو اپنی طرف اٹھالیا ہے۔ **دلیل** ہے
اپنی طرف اٹھانے سے آسمان پر اٹھانا مراد ہے ع
بنانچہ حسن بصری نے کہا ہے۔ ایساہی
واحدی کی تفسیر مین ہے۔ اور
اسپر یہ قول خداوندی کہ "حضرت
عیسیٰ علیہ السلام گہوارہ مین اور سنہ
کہولت مین (یکسان) کلام کرینگے"
بہی دلیل ہے ابن عباس رضہ نے
فرمایا ہے۔ کہ جب وہ رسول ہوئے۔
تو تیس برس کے تھے۔ پہر بعد رسالت
وہ تیس مہینے ٹھہرے۔ پہر خدا تعالی
نے انکو اٹھالیا۔ ایساہی تفسیر **خازن**
مین ہے علما نے کہا ہے۔ کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سنہ کہولت کو نہ پہنچے
تھے کہ اٹھائے گئے۔ لہذا اس آیت
مین یہ ارشاد ہے کہ وہ آسمان سے
اترینگے (تاکہ سنہ کہولت) مین

Marfat.com

الملاحدة المضلين فقال انا نحن نزلنا الذكر وانا له
لحافظون فاقام العلماء الصالحين على ابطال تاويل
الملحدين فدونوا علم الكتاب والسنة الذي هو اساس
للاحكام الشرعية الاصلية والفرعية في الكتب المبسوط
المضبوطة المشهورة التي تداولها اهل السنة والجماعة
في الاعصار الماضية الى الآن وعنه عليه السلام لا
يزال يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه
تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاهلين
والملحد الذي ذكرنا سابقا ليس نظير عيسى بن مريم
الصديقة بل مثيل الاسود العنسي ومسيلمة اليمامي في
دعوى النبوة داخل في سلسلة الكذابين الذين اخبر عن
خروجهم النبي الصادق الامين فقال صلى الله عليه وسلم
لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريبا
من ثلثين كلهم يزعم انه رسول الله اخرجه مسلم وغيره
فثبت بهذا التفصيل وواضح الدليل ان الملحد المسطور على
الوصف المذكور دجال كذاب استحوذ عليه الشيطان
فحمله على ذلك الهذيان والطغيان وهو المفسد الساعي
في افساد عقائد المؤمنين وايقاع التشويش في صدور
عوام المسلمين وعندي ان ترك المباحثة مع الملحد
المسطور اولى ولاماتة قول النزاع احرى بل الواجب
لتنفير العوام تشهير فساد عقائده بين الانام والله

انکا کلام کرنا پایا جاوے)۔
ایسا ہی تفسیر **جامع البیان**
مین ہے۔ خدا تعالے نے اُن کو
زندہ اُٹھانے کہا یعنی اُس وعدہ
کے بعد خبر دی ہے۔ جو انکو دیا گیا
تھا۔ کہ اے عیسے مین تجھے قبض کرنے
والا اور اٹھانیوالا ہون۔ اس آیت
مین لفظ توفی سے نیند مراد ہے
چنانچہ اکثر علماء کا قول ہے۔ ایسا ہی
جامع البیان مین ہے۔ اسکی
نظیر وہ قول خداوندی ہے۔
جسمین ارشاد ہے۔ کہ خدا تمکو رات
کیوقت توفی کرتا ہے توفی
موت کے سوا اور صورتون سے
بھی ہو سکتی ہے۔ اسپر وہ آیت
شاہد ہے جسمین ارشاد ہے کہ
اللہ تعالے جانونکو موت کیوقت
قبض کرتا ہے۔ اور جو نہین مرتے
انکو نیند مین۔
ہر شخص اس قول خداوندی مین
جسمین حضرت عیسے علیہ السلام کو

Marfat.com

درمن قال بالجهر ولن يصلح العطار ما افسده
الدهر حفظ الله المؤمنين عن شره وضره ومن
كره بعد فره ثم العجب العجاب من بعض اولى
الالباب وجمع من اهل العلم في الباب كيف
اغتروا باقوال المحال البطال وتنزلوا الى مدارك
الجهال فامنوا باباطيل ذلك الضال زاعمين
انه صادق وموحد ذو حلم لا بل هو مارق
وملحد في سلم اتخذ الهه هواه واضله الله
على علم والعجيب من هذا انهم يزعمون انفسهم
كحواري المسيح عيسى بن مريم الصديقة
كلا بل هم انصار المسيح الدجال الاعور في
الحقيقة فاوردوا كثيرا من العوام كالانعام
في ورطة الضلالة وافسدوا عليهم عقائدهم
القديمة الحقة فما ربحوا في هذه البضاعة
والتجارة الا الهلكة والخسارة اية خسارة
خسارة الدنيا والاخرة فان لم ينتهوا
عن تلك الاقاويل التي يلقي عليهم العزازيل
فعسى الله ان يسلط عليهم النقاد فيحجهم
ويرميهم بالكساد ويشيع اخبار فضيحتهم
في جميع البلاد فتفوت حلاوة قصص عليهم
وتسفههم المنصف جميع اهل الرشاد

اٹھانے کا وعدہ دیا گیا ہے تامل کریگا۔
وہ جان لیگا کہ اس سے موت دینا مراد نہین
چنانچہ آیات وحدیث اسپر شاہد ہین۔
بالجملہ ان آیات مین حضرت عیسیٰ کے
توفی یعنی قبض کا ذکر ہے۔ نہ یہ کہ
خدا نے انکو ماردیا ہے۔ اور نصوص
صحیحہ ناطق ہین کہ وہ زندہ ہین۔ پھر جو
شخص انکو مردہ سمجھتا ہے اور انکے نزول
کا منکر ہے۔ اور اس سے وہ اپنے مسیح
ہونے کی پٹری جماتا ہے۔ اور تاویل
وتحریف آیات واحادیث متعلقہ نزول
مسیح مین مسلک ملاحدہ باطنیہ کا اختیار
کرتا ہے۔ اور اپنی نبوت کا مدعی ہو بیٹھا
ہے۔ وہ کافر وملحد وکذاب ہے۔ اسکے
الحاد وکفر وکذب مین کوئی شک نہین
قاضی عیاض نے شفا مین کہا ہے
کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد نبوت کا مدعی ہو۔ اور اپنی کمائی اور صفائی
قلب کے ذریعہ سے حصول نبوت کا جواز
رکھے۔ یا نزول وحی کا مدعی ہو گو نبوت کا مدعی نہو
تو وہ کافر ہے۔ آنحضرت کو جھوٹا

Marfat.com

ولا یبقی لکیدھم تاثیر ولا لمکرھم
مجال وعند اللہ مکرھم وان کان مکرھم
لتزول منہ الجبال وعما قلیل لیصبحنّ
نادمین ولتعلمن نباءہ بعد حین ؎

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے۔ کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ اور امت کا اتفاق ہے۔ کہ ان آیات واحادیث کے ظاہری معنے مراد ہیں۔ نہ کوئی تاویلی معنے۔ ایسے لوگوں کے کفر پر اجماع ہے۔ ایساہی اُن لوگوں کے کفر پر جو نص کتاب اللہ کو دفع کریں۔ یا کسی ایسی حدیث میں۔ جو اتفاقی صحیح اور ظاہری معنے پر یقیناً محمول ہو۔ کوئی تخصیص نکالیں۔

امام صابونی نے کفایہ میں کہا ہے۔ کہ ظاہر معنے آیات واحادیث سے بلا ضرورت عدول کرنا۔ الحاد ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہم پر وہ لوگ مخفی نہیں جو ہماری آیات میں الحاد کرتے ہیں۔ کیا جو شخص آگ میں ڈالا جاوے وہ بہتر ہے یا جو امن قیامت کے دن حاضر ہو۔ خدا تعالےٰ نے اپنی کتاب کی محافظت کا خود وعدہ کرلیا ہے۔ لہٰذا اُس نے ایسے علماء کو پیدا کردیا ہے۔ جو ان ملحدوں کی تحریف سے دین کو بچاتے چلے آئے ہیں۔

یہ ملحد کادیانی حضرت مسیح کا مثیل و نظیر نہیں۔ بلکہ اسود عیسیٰ اور مسیلمہ کذاب کا۔ (جنکا ذکر فتوے کے صفحہ (۹۵) میں ہے) نظیر ہے۔ اور اُن کذابین کے سلسلہ میں داخل جنکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔ چنانچہ مسلم وغیرہ کی حدیث (مذکورہ صفحہ (۹۴) فتوے میں ہے)۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا۔ کہ ملحد مذکور دجال ہے۔ شیطان اسپر مسلط ہے جو اس سے یہ بکواس کرا رہا ہے۔ وہ مفسد ہے مسلمانوں میں فساد پھیلا رہا ہے۔ پھر ہمارے نزدیک ایسے ملحد سے بیان تر زکیہ کرکے عام مسلمانوں کو اسکے عقائد باطلہ

کے فساد سے مطلع کر کے متنفر کرنا چاہیئے۔ بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض اہل علم اس ملحد بطال کے اقوال سے دھوکہ کھا بیٹھے ہین۔ اور خود جاہل بن گئے۔ اور اس گمراہ کے باطل خیالات کو حق اور اسکو اہل علم سمجھنے لگ گئے ہین۔ اور خود اسکے حواری بن بیٹھے ہین۔ وہ مسیح دجال کے مددگار ہین۔ وہ اگر باز نہ آوینگے تو خدا انپر بھی ایسے لوگون کو مسلط کریگا جو انکے کھوٹ و فساد کو ظاہر و مشتہر کرینگے۔ پھر وہ سخت نادم ہونگے۔

حررہ الفقیر محمد ابو الفضل بن عبد اللہ سیالکوٹی خادم الفقہ والحدیث والتفسیر

ما قال اعلمنا و مدققنا مفهوم عين الصواب لاشك في نزول عيسى ع وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها يدل عليه سياق النظم وسباقه ومعتقدي ان نزول عيسى حق ثابت بالادلة القاطعة من الآيات والاحاديث واجماع الامة فمن انكر فانكاره من الادلة المذكورة فهو معرض عن طريق الرشاد ومروج لسبيل الالحاد

جو ہم سے بڑھکر عالم اور مدقق نے کہا ہے۔ وہ عین صواب ہے کہ کچھ شک نہین کہ عیسے علیہ السلام نازل ہونگے۔ آیۃ لعلم للساعۃ کا بیان اور سیاق اسپر دلیل ہے۔ میرا یہی اعتقاد ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام کا نزول یقینی دلائل آیات احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ پس جو اسکا منکر ہے وہ رشد کے طریق سے منھ پھیرتا ہے۔ اور الحاد کے طریق کو رواج دے رہا ہے۔

کتبہ الفقیر خلف مسعود مفتی بن احمد مرحوم

اللّٰھم انی اعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال۔ بہت افسوس بحال مرزا صاحب کادیانی ... انکو یقین ہے کہ ابلیس لعین نے اونکو بہکایا ہے یہ عقائد و کلمات

اون کے جو انہوں نے توضیح مرام وازالہ اوہام میں تحریر کئے ہیں کفر ہیں۔ اور قائل اوسکا کافر ہے۔ جو جناب مولانا و بالفضل اولی مولوی سید نذیر حسین صاحب ومولانا جناب ابو سعید صاحب نے فتوے دیا ہے وہ حق ہے واللہ الموفق بالصواب

العبد عبد القادر قاضی پشاوری

جو فتوے کہ علماء ہندوستان وپنجاب نے درحق غلام احمد کادیانی دیا ہے صحیح ہے اور معتقد معتقدات توضیح مرام کافر ہے۔

العبد ملا محمد بشیر صواتی

ملا محمد منیر | ملا الٰہداد | ملا نصیر بگرام

ملا معز الدین | ملا وجیہ اللہ | ملا اسمٰعیل اوڑی گرام

ملا بشیر محمد | قاضی عبد الخالق | ملا فصیح الدین

قائل ومعتقد وفات مسیح ونا آمدن وے باین دنیا بقرب قیامت۔ ومقتول گردیدن وے وغیرہ امور کہ در فتوی نامہ علماء ہندوستان وپنجاب درج اند اگر غلام احمد کادیانی این کلمات گفتہ باشد یا اعتقاد وے بدین باشد در موجب شرع شریف کافر مطلق ست۔ واعوان وے اگر این اعتقاد داشتہ باشند ہم کافر

معتقد مافی ہذا السوال من العقائد والبیان قد استہوتہ الشیاطین فی الارض حیران له اصحاب یدعونه الی الھدیٰ ائتنا فمالہ الیہم	ترجمہ عقائد مذکورہ سوال کے معتقد کو شیاطین نے زمین میں بھٹکا رکھا ہے۔ وہ حیران ہے۔ لوگ اسکو

موقنا، ومنشاء اعتقاده الفاسد انه ما ميز
بين الهام الرحمن، ووسوسة الشيطان، وبين
خواطر الروح وهوى النفس والطغيان،
وترك ما وجب عليه من تطبيق الخيالات والخطرات
بالقرآن والسنة واجماع الامة المرحومة، فالواجب
عليه ان يتوب، فانه وقع في اكبر كبائر من الذنوب

کیطرف بلاتے ہیں۔ مگر وہ نہیں آتا
اسکے فساد واعتقاد کا منشا یہ ہے
کہ وہ الہام رحمانی اور وسوسہ شیطانی
میں تمیز نہیں کرتا۔ اور اپنے خطرات
وخیالات کو قرآن وحدیث واجماع امت
پر عرض کرنا چھوڑ بیٹھا ہے۔ اسپر
واجب ہے کہ توبہ کرے۔ وہ بڑے گناہوں میں جا پڑا ہے۔

العبد رحمت اللہ عفا اللہ

علمائے راولپنڈی وہزارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین

لا ريب ان العقائد المذكورة في السوال
كفر ونفاق وزندقة والحاد واحلال وضلال
فان لم يكن صاحبها كافرا وملحدا وزنديقا
ومنافقا فلا يمنع الاتصاف [illegible] والالحاد والزندقة
فلعنة الله على من [illegible] الضلال وغير الله
[illegible] الظن بالله وانبيائه

اسمیں شک نہیں کہ عقائد مذکورہ
سوال کفر والحاد اور چھپا ارتداد
ونفاق ہے۔ ایسے خدا کے [illegible]
[illegible] گمراہی [illegible]
دائی ہے۔ اور خدا ورسول [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم اور شرع پر [illegible]

وشرعه وقال اوحي الي ولم يوح اليه شيء وعلى اعوانه وانصاره السفهاء الاذلين ولا شك في كونه من الدجاجلة عصمنا الله تعالى من كيده واضلاله امين۔

اور یہ کہا ہے۔ کہ میری طرف وحی ہوتی ہے۔ اور واقعہ میں نہیں ہوتی ایسے ہی اسکے انصار مددگار و نیز جو بے عقل و ذلیل ہیں۔ بیشک وہ دجال ہیں۔ خداوند کریم انکے مکر و گمراہی سے بچا وے۔

کتبہ عبد الاحد ابن القاضی محمد حسن خانپوری عفی اللہ عنہما

الحمد لله رب العلمين والصلوة على رسوله محمد واله وصحبه اجمعين **اما بعد** فيقول احقر عباد الباري محمد الخانفوري ان ما قال شيخنا السيد نذير حسين وبركتنا المولوي عبد الجبار الغزنوي سلمهما الله تعالى في الدارين وغيرهما من العلماء الكرام في حق الكادياني فهو حق وصواب لا شك انه من الدجاجلة اعاذنا الله من هذه العقيدة الفاسدة امين۔

جو کچھ ہمارے شیخ مولانا محمد نذیر حسین صاحب اور ہماری برکت مولوی عبد الجبار صاحب وغیرہ علماء کرام نے کادیانی کے حق میں کہا ہے وہ حق ہے اور بیشک کادیانی دجالوں میں سے ہے۔

حررہ محمد بن محمد حسن خان نقعوزئی عفی عنہ

الحمد لله والصلوة والسلام على رسوله الذي بعث بالحق ليظهره على الدين كله **اما بعد** فيقول احقر العباد محمد بن سالم المكراني ان ما قال العلماء في تكفير ميرزا الكادياني فهو حق وصواب ولا شك ان من مات بهذه العقائد الفاسدة وامثالها فهو في نار جهنم خلدا فيها۔ اللهم اعذنا من هذه العقيدة الباطلة الحق يعلو ولا يعلى عليه

جو کچھ علماء نے تکفیر کادیانی کے باب کہا ہے۔ وہ حق ہے۔ اسمیں شک نہیں ہے کہ جو شخص ایسے عقائد فاسدہ پر بلا توبہ مرے وہ جہنم میں رہیگا۔

فقیر محمد بن سالم المکرانی عفی عنہ

Marfat.com

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ما یقول العلماء فی تکفیر میرزا قادیانی فھو [illegible] کفرہ ثابت وعقائدہ تخالف الکتاب والسنة وقولہ انا مثیل المسیح وعیسی بن مریم مات [illegible] باطل وھو دجال کذاب خارج من الاسلام لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فی امتی کذابون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی الخ۔

علماء [illegible] تکفیر میرزا قادیانی کے باب میں کیا کہتے ہیں [illegible] اور اسکا کفر ثابت ہے اور اسکے عقائد کتاب وسنت کے مخالف ہیں [illegible] یہ کہنا کہ میں مثیل مسیح [illegible] ہوں [illegible] اور وہ دجال کذاب ہے [illegible] سے خارج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں کذاب پیدا ہونگے۔ جو دعوے نبوت کریں گے اور میں نبیوں کا خاتم ہوں۔

العبد تاج دین گجراتی

ما قال العلماء المحققون فی حق الکادیانی حق وصواب۔

جو علماء محققین نے [illegible] حق ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] فتوی اول سے آخر تک [illegible] رسائل فتح اسلام اور توضیح مرام اور ازالہ اوہام وغیرہ بھی دیکھے [illegible] [illegible] خطرہ ایمان سے مباحثہ بھی اتفاق ہوا [illegible] بالمشافہ ایک سوال کیا تھا جسکے جواب میں [illegible] میں انکے مذہب تابع ہوا [illegible]

مفسرین جو کچھ فرمایا ہے۔ وہ سب صحیح اور بجا ہے۔ بلکہ یہ گمراہ فرقہ اس سے بھی زیادہ کے مستحق ہین۔ ارحم الراحمین انکو توبہ نصیب کرے۔ اور اپنی مخلوق کو انکے شر سے بچاوے۔ اور انکا ردّ کرنے والون کی مدد کرے۔

ھبة اللہ امام مسجد سنوری محلہ صلح بندے

ان هذه العقائد الاخيرة التي ذكرت في رسائل الكاديانی باطلة زائغة مضلة فانها مخالفة للكتاب والسنة واجماع الامة ومعارضة للاخبار والآثار الصحيحة والاقوال المرضية ومباينة لاهل السنة والجماعة وموافقة لاهل البدعة والهوى واهل الكتاب من اليهود والنصارى واهل الالحاد والزنادقة والهنود والفلاسفة۔ فيا العجب ان قائلها ينكر خوارق الملائكة والانبياء والاولياء ويدعی هو من نفسه صدورها ويختار علمه وفهمه على علمهم وفهمهم۔ وهذا ضلال صريح وهزال قبيح۔ اللهم تب عليه ان تاب عنها واهلكه ان بقي عليها وطغى واعذنا منها واجعلنا من المهتدين واحفظنا عن الماكرين۔ امين ثم امين برحمتك يا ارحم الراحمين

کادیانی کے یہ آخری عقائد جو اسکے رسائل مین مذکور ہین۔ باطل ہین کتاب سنت واجماع امت کے مخالف ہین۔ احادیث وآثار صحیحہ کے معارض۔ اقوال پسندیدہ اہلسنت سے مبائن۔ اہل بدعت۔ یہود نصاری۔ ملحدوان جیسے مرتدون ہندوان فلسفیون کے موافق ہین۔ تعجب ہے کہ کادیانی ملائکہ اور انبیاء واولیاء کی خوارق کا منکر ہے۔ اور خود ان امور کا مدعی اور اپنے علم وفہم کو انکی علم وفہم سے بہتر سمجھتا ہے۔ یہ صریح گمراہی اور ہزل ہے۔ خدا وند اوسکو توبہ نصیب کرے یا ہلاک کرے۔

حافظ عبد الهادی عفاه اللہ عنہ الاعادی شاہ پوری ثم قنوجی

(علماے جہلم و غربی جوار آن کا)

بندہ کو بسبب استماع اخبارات و حالات حسنہ مرزا کادیانی کے جو پہلے اسکو حاصل ہوتی تھی حسن ظن بلیغ تہا۔ اور اوسکو زمرہ صالحین مین شمار کرتا تھا۔ اور ابتک اسکی تصنیفات دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا۔ چونکہ یہ فتوے دیکھا اور مرزا کی معتقدات سے اطلاع ہوئی تو حسن ظن مرتفع ہوا۔

مرزا اگر فی الواقع عقائد محررہ فتوے کا معتقد ہے تو بلاشک وہ ارتداد دائرہ مین داخل اور مستحق وعید ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره کا ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

العبد الدین پناہ (؟) ساکن قدیم علاقہ تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم حال جہلم

سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا انك انت العليم الحكيم ان كان عقائده هكذا فجميع ما حرره العلماء في حقه صحيح۔	مرزا کادیانی کا یہی عقائد ہے تو جو کچھ علما نے اسکے

حق مین لکھا ہے صحیح ہے۔

ابو عبد النصیر میر حمزہ ہزاروی

الحمد للہ العزیز الرحیم والصلوۃ علی نبیہ الکریم وعلی الہ واصحابہ المتبعین للدین القویم

اما بعد بندہ زمانہ ملاقات سے مدت تک مرزا کی کمال دیانتداری اور اونچے درجے کی پرہیزگاری اور داعی الی اللہ ہونیکا بنہایت جان نثاری صمیم قلب سے معتقد تھا اور اوسکو زمرہ غمخواران خلق اللہ سے سمجھتا تہا۔ اور ابتدا میں ایسی باتین سنکر کہتا تھا کہ سبحانک هذا بهتان عظيم لیکن چونکہ مدت سے مشہور ہو رہا ہے کہ وہ بذریعہ تحریرات مطبوعہ منتشرہ کے ایسی باتونکا معتقد و مدعی ہے جو مولوی ابو سعید محمد حسین مہتمم

اشاعت الست مولوی صاحب کے سوال مین بحوالہ تحریرات مذکورہ درج ہین اور وہ تحریرات اگرچہ ہمکو باوجود سعی و جستجو کے نہین میسر ہوئین تاکہ ہم اون کے مطالعہ سے مسیحیت اور اونکے دجالیت وکذابیت و اسلام کے دائرہ سے خارج ہونے یا مسیحیت و ربانیت و صداقت و اشاعت اسلام مرزا کی الیقینی اور قطعی سند حاصل کرتا اور حجت تمام پر نکھتا کہ اوسکو عالم الغیب والشہادت کی حضور پیش کرسکتا اور فرمان ایزد سبحان کا بھی یہ تحقیق نکھنے اور کھنے اور کرنے سے ممانعت و منع کرتا ہے کہ ولا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولاً اور ایضاً الیوم نختم علی الخ اور نبی الرحمت نے فرمایا ہے کہ الشاہد یری ما لا یریٰ الغائب اور غایب پر حکم لگانے سے روکا ہے۔ اور سوال مین بھی بحوالہ تحریرات میرزائی مسطور ہے کہ وہ ایسی باتونکا معتقد و مدعی ہے۔ لہٰذا مطلقاً بلا تعیین لکھا جاتا ہے کہ اگر مرزا ایسے اعتقادات کا معتقد و مدعی ہے جو سوال مین درج ہین تو بے شک وہ انہین فتوؤن کا مستوجب و مستحق ہے جو علماء ربانیین نے اوسکے حق مین لگائے ہین۔ والعیاذ باللہ کہ کسیکے حق مین تعلیداً اور رسماً کوئی فتوے دیا اور لکھون اعوذ باللہ من شرور نفسی ومن سیئات اعمالی اللہم آت نفسی تقواہا وزکہا فانک خیر من زکہا آمین یا ارحم الراحمین۔ العبد برہان الدین جہلمی

اگر تحقیقاً مرزا کی اصطلاح یہی ہین جو آپکے تحریر مین ہین تو جواب یہی ہے جو فتوے مین تحریر ہے

حاشیہ مولوی برہان الدین صاحب کی نسبت گجرات و پشاور کے میرزائی عیسائیون نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ انہون نے مرزا کی نسبت جو اس فتوے پر لکھی ہے رجوع کر لیا ہے یہ بات مولوی برہان الدین صاحب کو پہنچی تو انہون نے بذریعہ خاص مراسلت ہمکو اس سے اطلاع دی۔ اور یہ بھی لکھا کہ مین ایک اس اپنی شہادت پر قائم ہون۔ مرزائی عیسائی اس پر اڑینگے تو ہم مولوی صاحب کا خط چھاپ دینگے۔

Marfat.com

فیض احمد جہلمی

هذا الجواب صحیح وما قال مرزا باطل عند اهل السنة والجماعة۔

یہ جواب صحیح ہے اور جو مرزا نے کہا ہے وہ اہل سنت کے نزدیک باطل ہے۔

احقر العباد فقیر محمد امام مسجد ...... جہلم

یہ عقیدہ مخالف عقیدہ اہل سنت وجماعت کے ہے۔
(عبدالودود سلطان محمود عفی عنہ جہلمی)

علمای گجرات وحوالی آن

جو عقائد معہ دلائل مرزا کادیانی کے اس فتوے میں درج ہیں۔ وہ تمام اہل حق کے خلاف ہیں۔ اہل حق تو یہ کہتے ہیں۔ النصوص تحمل علی ظواهرها والعدول الی معان یدعیها اهل الباطن الحاد[1]۔ قال الله تعالی ان الذین یلحدون[2] فی آیتنا لا یخفون علینا۔

عبدالرحمن ۱

من کان اعتقاده مخالفا للسنة والجماعة فهو مبتدع متبع غیر سبیل المؤمنین اعاذنا الله واخواننا المسلمین من اباطیله الکاذبة ومعتقداته الباطلة۔

جس شخص کا اعتقاد اہل سنت وجماعت کے مخالف ہے وہ بدعتی ہے مومنوں کی راہ کے سوا اور راہ چلنے والا۔ خدا اسکے جھوٹے عقائد سے مسلمانوں کو بچاوے۔

العبد فضل الدین ...... گجراتی

---

[1] اس عبارت کا ترجمہ فتوے میں صفحہ ۱۰۴ پر گذر چکا ہے

[2] اس آیت کا ترجمہ صفحہ   میں ہے۔

عقائد میرزا غلام احمد کادیانی من الاعتزال والفلسفة والذین سموا باهل السنة والجماعة من وقت بدع النزاع بین فرق المسلمین بریٔ من مثل هذا العقائد فرعون قعد کما هو الغالی من علیہ بہتان ولا تقتیر۔

کادیانی کے عقائد معتزلہ اور فلسفہ کے عقائد ہین - جو لوگ اہل سنت کہلاتے ہیں - وہ ان عقائد سے کوسون دور ہیں - میری یہی رائے ہے جسمین نہ کمی ہے نہ زیادتی -

ابوالفیض محمد حسن حنفی

سیالکوٹ

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی وعلی آلہ اهل التقی اما بعد اس عاجز کو سید مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی تحریر سے اس سوال کے جواب مین کلی اتفاق ہے - واللہ اعلم وعلمہ اتم - ابو عبداللہ عبداللہ

معروف برای غلام حسن

وزیر آباد

الحمد لاهله والصلوة علی اهلها - اما بعد فقد طالعت مرة بعد اخری - کتب الکادیانی ورسائله فوجدتها مملوة بالکفر والالحاد والکذب علی اللہ ورسوله والطعن علی اهل الحق فانه یسلم امرا مرة وینکره اخری - طریقه طریقة اهل الالحاد والفساد ومذهبه مذهب اهل الزیغ والعناد - هو دجال من الدجاجلة الذین اخبر عنهم المخبر الصادق ومتبع غیر سبیل المومنین ومتشبث بدلائل الملحدین - وجماع

بعد حمد وصلوٰۃ - مینے کادیانی کی کتابون کا بارہا مطالعہ کیا - تو انکو کفر والحاد سے اور خدا ورسول پر افترا سے پر پایا - وہ کہین کسی امر کو تسلیم کرتا ہے - کبھی اس سے انکاری ہوتا ہے -
انکا طریق اہل الحاد وفساد کا طریق ہے - اور انکا مذہب کجی اور عناد

للمسلمین - من طالع کتبه و ما ذکرنا کما سبب والسنة فلا یخفی علیه ما قلنا اعاذنا الله و جمیع المسلمین من عقیدته الباطلة و طریقته الکاذبة وارشدنا الی طریق الصواب الذی اختاره لعباده الذین هم اولو الفضل واولو الالباب ۔

والوں کا مذہب ہے - وہ اُن جاہلوں میں سے (جنکو اللہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے) ایک جاہل ہے - اور رسول کی راہ چھوڑ کر اور راہ چلنے والا اور مجتہدین کی دلائل سے شک کرنے والا مسلمانوں کو دھوکہ دینے والا - جو شخص اسکی کتابوں کو دیکھکر قرآن و حدیث سے انکا مقابلہ کرے گا - اسپر ہمارا یہ بیان مخفی نہ ہوگا - خدا مسلمانوں کو اس کے عقیدہ باطلہ سے بچاوے اور طریق صواب پر چلنے کی ہدایت کرے ۔

فقیر محمد عبد المنان

احمدك یا من الیه احمد واصلی علی من علیه الصلوة اما بعد فقد نظرت [illegible] سائل الکادیانی نظر الانصاف ووجدت مقالاته [illegible] الی الاعتساف وهو [illegible] الله وجهه و [illegible] علی هذا المنهاج - اوقاه الله علیه [illegible] الی [illegible] الاعوجاج ۔

بعد حمد و صلوۃ - مینے کادیانی کے رسالہ کو انصاف سے دیکھا اور اسکی باتوں کو [illegible] انصاف اور [illegible] طرف [illegible] پایا - خدا [illegible] دے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] انکو [illegible] کی [illegible]

العبد المسکین محمد جلال الدین

قد طالعت هذا السؤال والجواب [illegible] فوجدته حقا [illegible] [illegible] ولا [illegible] الکادیانی [illegible]

مینے اِن سوال وجواب کو تامل سے دیکھا تو اس جواب کو حق و قوی اور حکم تام پایا - اسمین شک نہین

ضال مضل مفتر على الله ورسوله ومتبع في الاسلام طريقة الجاهلية ومطلب بذلك العرض من الدنيا الدنية ومسود وجهه بفعله القبيح مستوجب لضربه سوط العذاب ويهديه الى سبيل اولى الابصار واولى الالباب -

مرزا قادیانی گمراہ ہے۔ لوگوں کو گمراہ کرنیوالا۔ خدا اور رسول پر افترا کرنے والا اسلام میں رہکر کافروں کا طریق چاہنے والا۔ اور اس ذریعہ سے دنیا کمانے والا اوسکا منہ کالا ہو اور اسپر عذاب نازل ہو۔ یا ہدایت نصیب ہو

سید عبد القادر حمزۃ محمد سبحانی

الحمد لله رب العالمين وبه نستعين والصلوة والسلام على امام وبه اقتدائي. اما بعد فقد نظرت في السوال والجواب وتدبرت فيه فوجدته مطابقا للحق وموافقا للغرض الصحيح الذي ارشدنا اليه الله ورسوله فصاحب هذه الهفوات التي مندرجة في السوال زنديق شرير مخالف لملة الاسلام -

حفظنا الله جميع المسلمين عن مزخرفاته -

میں نے سوال و جواب کو دیکھا۔ جواب کو حق پایا ان باتوں کا جو سوال میں مذکور ہیں قائل جیسا مرتد ہے۔ اسلام کا مخالف -

العبد محمد محی الدین نظام آبادی

فتوے فی الکادیانی کقول شیخی حافظ محمد عبد المنان نے حقہ

کادیانی کے حق میں یہی میرا قول ہے جو میرے شیخ حافظ محمد عبد المنان صاحب کا قول ہے

المسکین محمد شاہ دین ہدہ سودروی

بحکم نصوص شارع مضامین تالیفات مرزا کی ضلالت سے بھرے ہیں ہے۔ خصوصاً اسکا ادعا نبوت جس صورت میں مراد مرزا لفظ محدث سے نبی ہے۔ چنانچہ ردیہ کد ذکر ہے۔ تو انکار لفظ نبی سے کیا فائدہ اور استدلال منع اطلاق محدث بجدیت

Marfat.com

وقد كان فيما قبلكم من الأمم محدثون فان يك في امتي فانه عمر متفق عليه
سے بقاعدہ مستمرہ اصول عدم شرط مستلزم عدم شروط نفی محدثیت بھی بنظر اہل انصاف
صحیح ہے۔ پھر جو اعتراض نزول عیسے بن مریم نبی اللہ بنی اسرائیل پر (ویحصر نبی اللہ
عیسٰی علیہ السلام واصحابہ حتی یکون راس الثور لاحدھم خیرا من مایۃ دینار لاحدکم
الیوم فیرغب نبی اللہ عیسٰی واصحابہ فیرسل اللہ الحدیث عن ابی ھریرۃ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لیس بینی وبینہ (عیسٰی علیہ السلام) نبی وانہ نازل
(ابوداؤد ص۲۳۸) — وارد ہے۔ وہی اعتراض بعینہ نبوت مرزائی واستیت پر
وارد ہے۔ کس طور وہ ایک جہت سے نبی ہی ہو سکتا ہے۔ اور ایک جہت سے امتی
پس جو جواب دفع اس اعتراض میں مرزائی رکھتے ہیں وہ جواب معتقد نزول
(عیسے بن مریم نبی اللہ بنی اسرائیل کیطرف سے سمجھ لیویں۔

عائذ باللہ عبد اللہ پسرور — عبد العظیم پسرور — عبد الکریم پسرور

ما قولہم در کفر مرزا غلام احمد قادیانی — الجواب جسکو نبوت محمدی کا فر ٹھہراوے
میرے نزدیک بھی کافر ہے۔ جو ایک رکن ارکان اسلام سے انکار کرے
اس کے کفر میں کیا شک۔

فتوے حافظ محمد گوہر نفر کپور تھلہ وغیرہ

علمای کپور تھلہ وغیرہ

حامداً ومصلیاً۔ گذارش ہے کہ احقر الناس کو قادیانی صاحب کی نسبت ان کے
ابتدائی عمر میں بہت کچھ حسن ظن تھا۔ پھر چند وجوہ ذیل سے زائل ہوا۔
ا۔ فتح۔ توضیح۔ ازالہ کے مطالعہ کے اثنا میں بہت سے مضامین کتاب ...

Marfat.com

سنت رسول ﷺ اور طریق سلف صالحہ کے خلاف دیکھنے مین آئے۔ اور کہین نصوص قرآنیہ اور سنیہ سے استشہاد بھی کیا۔ تو بطور تاویل القول بما لا یرضی بہ قائلہ فرقہ ناجیہ اہلسنت وجماعت کے جلی خلاف۔

۲۔ کادیانی صاحب کی کشف حال کی بابت شیخنا ومرشدنا شیخ الاسلام مفتی شریعت ہادی طریقت حضرت مولنا شاہ رشید احمد صاحب گنگوہی ایداللہ فیوضہ کی جناب مین درخواست کی کہ باطنی طور پر ملاحظہ فرماکر ارشاد فرماوین۔ حضرت ممدوح نے اپنا مکاشفہ تحریر فرمایا کہ اسکا حال مختار ثقفی[ملہ] کا سا بتلایا گیا ہے۔

۳۔ عاجز نے دو دفعہ استخارہ کیا۔ پہلی دفعہ کادیانی صاحب کی مسجد کو ایسی صورت پر دیکھا کہ اسکا منہ شمال کیطرف۔ اور پشت جنوب کیطرف ہے جسمین نماز پڑھنے سے جنوب کی سمت سجدہ ہوتا ہے۔ دوسری دفعہ کادیانی صاحب بذات خود ایسی صورت مین دکھائی دی کہ سرو قامت گندم گون وجیہ اور سفید پوشش ہین۔ لیکن موے بروت حد مسنونہ سے بہت بڑھے ہوئے۔ گویا کسی سکھہ کی مونچھین ہین۔

میرے ایک دوست میان گلاب خان افغان ساکن کپورتھلہ حال وارد سلطانپور نے بھی استخارہ کیا تو خواب مین ایک ناپاک اور موذی جانور دکھائی دیا جسکا نام لینا مین تہذیب کے خلاف سمجھتا ہون۔

۴۔ علماء ظاہر کے علاوہ اہل کشف وشہود بھی انکے مفترانہ خیالات کے سخت مخالف ہین۔ اور فرماتے ہین من لا شیخ لہ فشیخہ الشیطان کے موافق بدون شیخ طریقت پر چلنے سے شیطان کے قابو مین آگئے ہین اور اسکے وساوس کو الہامات سمجھتے ہین۔ معاذ اللہ۔ چونکہ انکی باتین ایسی ہین کہ ہمنے اور ہمارے بزرگون نے کبھی نہین سنین اسلیے بلا شبہ حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی

ملہ مختار کا حال صفحہ ۱۲۵ مین نمبر ۱ کے گذرا۔

آخر الزمان دجالون كذابون يأتونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤكم
فاياكم واياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم (رواه مسلم) کے مصداق ہیں۔ سرورق
ازالہ پر **مرسل یزدانی**۔ اور سرورق فیصلہ آسمانی پر یا حسرۃ علی العباد
ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ اور ازالہ کے صفحہ ٦٧٣ میں آیۃ
مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سے اپنا مبشر بہ ہونا اور رسالہ الحق مباحثہ
لودیانہ کے صفحہ ١٨ - نوٹ ایڈیٹر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھنا

اور فتح اسلام کی یہ عبارت کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ اسے نہیں مانتا جس نے مجھ کو بھیجا۔
یہ ایسی باتیں ہیں جنسے قادیانی صاحب کا مدعی نبوت اور رسالت ہونا صاف
ظاہر ہے۔ اسلیے وہ حدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ
حتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ
متفق علیہ کے موافق ان تیس میں سے ایک ہے۔
اور صفحہ ١٨ - ١٩ - توضیح میں محدث ہونیکے پیرایہ میں اپنا نبی ہونا صاف بتلا دیا
ہے - ایک جگہ یہ بھی کہہ دیا ہے ان النبی محدث والمحدث نبی اسلیے حدیث
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم
انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی کے مصداق ہیں۔
مجھے انکی حالت پر سخت افسوس ہے۔ اللہ تعالے انکو توبہ کی توفیق دے اور
اپنی صراط مستقیم پر لاوے۔ ورنہ اہل اسلام کو فرقت سے بچاوے۔ اللھم اھدنا
الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ آمین

احقر العباد بندہ محمد اشرف علی سلطانپوری

مرزا قادیانی کی بعض تصنیف خاکسار کی نظر سے گذری۔ [illegible]

[illegible] احادیث کا ترجمہ [illegible]

مرزا مذکور کے خلاف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے ہیں۔ لاریب ایسے عقائد والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

گذشتہ سال میں بیت اللہ شریف کو گیا تھا۔ وہاں پر میں نے بعض عقائد مرزا مذکور کے بیان کئے۔ علماء مکہ و مدینہ نے یہی فرمایا کہ ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حدیث عن عمر بن الخطاب رض قال انہ سیاتی ناس یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ۔

امام الدین کپورتھلی

من اعتقد من عقائد الکادیانی فھو مردود لان اعتقادہ المستنبط من تصانیفہ مخالف القرآن والحدیث واجماع الصحابۃ والتابعین والمجتہدین وعلماء اھل الحق من امۃ سید المرسلین وخاتم النبیین۔ بل الظاھر من تصانیفہ انکار المعجزات المصرحۃ فی کتاب اللہ المجید واللہ یھدی من یشاء الی سبیل الرشاد۔

جو شخص کادیانی کے موافق اعتقاد رکھتا ہے۔ وہ مردود ہے۔ کیونکہ کادیانی کا اعتقاد جو اسکی تصانیف سے ثابت ہے۔ قرآن و احادیث و اجماع صحابہ و تابعین و مجتہدین وغیرہ علماء اہل حق کے مخالف ہے۔ اسکی تصانیف میں معجزات مذکورہ قرآن کا صاف انکار پایا جاتا ہے خدا تعالے جسے چاہے ہدایت کرے۔

عبدالقادر بگیوال [illegible]

المجیب مصیب	مجیب نے ٹھیک کہا ہے۔

[illegible]

غلام محمد

علمائے دیوبند سہارنپور وغیرہ

Marfat.com

حامداً ومصلیاً۔ عقائد مندرجہ سوال مخالف کتاب و سنت و معارض سنت رسول ناہمز و مناقض اجماع امت ہیں۔ اور تاویلات مذکورہ از قبیل تحریفات و تکذیبات ہیں۔ اگر اس قسم کی بیہودہ اور لغو تاویلوں کا باب کھولا جاوے تو اسلام کا کوئی مسئلہ اعتقادی یا عملی ثابت نہو اور تمام دین درہم برہم ہو جاوے۔ اور مجدد شبہات ملہمیہ محض تزئین نفس اور تسویل شیطان ہے۔ مخترع ان عقائد کا ضال و مضل ملحد و دجال ہے ابن کا ابن تمیں ہے۔ اور اسکی متبع اوسکی متبع حق تعالے اپنے دین کی ایسے بیدینوں سے حفظ و حمایت فرماوے اور انکو رجوع کی توفیق دیوے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

حررہ خلیل احمد

حامداً للہ العلی الاعلی ومصلیاً ومسلماً علی رسولہ سیدنا محمد سید الوری وآلہ واصحابہ نجوم الہدی من اقتدی بہم اہتدی ومن اخطاء طریقہم غوی وردی وبعد فان ما اعتقدہ الکذاب واتباعہ الحاد فی الدین وابطال للشریعۃ المستقیمۃ البیضاء لیس لہ فیہ شاہد من الکتاب و سنۃ النبی المستطاب۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ احکم	بعد حمد و صلوۃ۔ کادیانی اور اسکے پیرو جو اعتقاد رکھتے ہیں۔ وہ بلاشک الحاد ہے اور شریعت کا ابطال ہے۔ اس اعتقاد پر کتاب و سنت کی شہادت پائی نہیں جاتی۔

کتبہ عزیز الرحمن

الامور المنسوبۃ الی المرزا ھدانا اللہ وایاہ و ثبتنا الی السنۃ الثابتۃ بنصوص الکتاب والسنۃ وبإجماع المسلمین فہذہ الاقوال معتزلۃ عن الطریق المستقیم	جن مسائل کو کادیانی کیطرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اُن کو بلاشک نصوص قرآن و حدیث

انى اعتزال لا يجترء عليها الا جاهل غوى
ولا يعتقد عليها الا ضال شقى والله سبحانه ولى
الرشاد وهو اعلم بحال العباد ـ

پھینک رہی یعنے رد کر رہی ہیں۔
اور وہ باجماع مسلمین مردود ہیں۔
اور راستی سے ایسی برکنار ہیں کہ کوئی شخص
بجز جاہل اور گمراہ کے انپر جرأت نہیں کرسکتا۔ اور انکا معتقد نہیں ہو سکتا۔

العبد محمود دیوبندی

یہ جواب صحیح ہے مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ ان تاویلات فاسدہ اور ہفوات باطلہ کے منجملہ دجالون کذابون خارج از طریقہ اہل سنت و داخل زمرہ اہل ہوا ہے اور اسکے اتباع بھی مثل اوسکی ہیں۔ فقط واللہ تعالے اعلم۔

العبد رشید احمد گنگوہی

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من
لا نبي بعده وبعد فاقول وانى على بينة من ربى
ان من كانت اعتقاداته كما ذكرت فى السوال
فهو من اهل الاهواء والضلال۔ وليس هو من
ابن مريم عليهما السلام فى شئ ولكنه مثيل المسيح
الدجال وهل يجترى رجل فى قلبه مثقال ذرة
من ايمان على ان يضع الاحاديث عن مرتبة
التفسير ويرفع اقاويله الباطلة الى ان يمكن
يسميه الاحاديث ويأول القرآن اين هو من قوله
تبارك وتعالى وكلم الناس فى المهد وكهلا فقد تكلم

حمد وصلوٰۃ کے بعد۔ جس شخص کے
اعتقاد ایسے ہوں جو سوال میں مذ
وہ اہل ہوا و گمراہ ہے۔ ابن مریم سے
اسکا کوئی تعلق نہیں وہ تو مسیح دجال
کا مثیل و نظیر ہے۔ جسکے دل میں
ذرا بھی ایمان ہے۔ اسکو کبھی جرأت
نہیں ہو سکتی کہ حدیث کو تفسیر قرآن ہونے
کے مرتبہ سے نیچے گرائے۔ اور اپنی
اقاویل باطلہ کو اسقدر اونچا کرے
کہ ان اقوال کے سبب حدیث کا انکا

Marfat.com

عیسی ابن مریم علیہما السلام فی المهد ومتی یکلم کهلا۔ فکیف یرتاب فی کلامه ونزوله من امن بما انزل الله علی رسوله۔ فیا للعجب۔ کیف جوز مثل هذه الکنایات والاستعارات الباطلة فی الاحادیث والآیات۔ فهلا جعل اباطیله الملهمة من الاستعارات۔ ونجا من مثل هذه المفتریات وآمن بما انزل الله من البینات۔ هدانا الله الصراط السوی۔ ووقانا من شر کل غبی وغوی

انکار کرے اور قرآن کی تاویل کری وہ اس قول خداوندی کے ملاحظہ سے کہان چلا گیا۔ جسمین ارشاد ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام کہولت مین کلام کرینگے۔ حضرت عیسے علیہ السلام نے زمین مین رہکر کہولت مین کب کلام کیا ہے۔ پیر وہ حضرت عیسے علیہ السلام کے آنے مین کیون شک کرتا ہے۔ وہ آوین تب ہی تو وے کہولت مین کلام کرینگے۔ تعجب ہے کہ وہ ان آیات واحادیث مین استعارات باطلہ تجویز کرتا ہے۔ اپنے باطل الہامات مین ایسے استعارہ تجویز کیون نہین کرتا۔ تاکہ اس کو ان مفتریات سے نجات ہو۔ اور آیات بینات خدا پر ایمان حاصل ہو۔

حررہ عبد الرحمن عفی عنہ

ما افادہ المصیب اللبیب اعنی مولانا المولوی محمد عبد الرحمن فهو حق لا ریب فیه

جو مولوی عبد الرحمن صاحب نے فرمایا ہے۔ حق ہے۔

العبد محمد حسن عفی عنہ

ما افادہ مولانا المولوی محمد عبد الرحمن فهو حق لا یرتاب فیه۔

مولوی عبد الرحمن نے جو فرمایا ہے وہ حق ہے اسمین شک نہین۔

حررہ محمد حسن عفی عنہ

Marfat.com

بے شک یہ عقائد کفر کے ہین اور معتقد انکا کافر ہے۔

اخفر بشیر احمد

قد اصاب من اجاب — مصیب ہوا جسنے جواب دیا۔

حررہ محمد جان علی عفی عنہ

میرزا کادیانی کے عقائد شریعت نبوی سے بالکل برخلاف ہین۔ اور اکثر عقائد اونہون نے اپنے تراش و خراش سے ایجاد کیے ہین۔ جو نہ کسی دین منزل کے موافق اور نہ کسی ضابطہ عقلی کے تحت مین داخل ہین۔ اور بعض عقائد اون کے یونانی جاہلون کے قواعد اور اصول پر مبنی ہین۔ جو عوام الناس کو اوس سے احتراز کرنا۔ واجب اور ضروریات دین سے ہے۔ چنانچہ عالمگیریہ مین مسطور ہے۔ ومن العلوم المذمومة[1] علوم الفلاسفة فانه لا یجوز قرأته لمن لم یکن متبحرا فی العلوم وما ترالحجج علیهم وحل شبهاتهم والخروج عن اشکالاتهم۔ ونیز میرزا کادیانی اس آیت کریمہ کے مصداق مین داخل ہے۔ مثلهم[2] کمثل الذی استوقد نارا فلما اضاءت ما حوله ذهب الله بنورهم وترکهم فی ظلمات لا یبصرون ؁

[1] - برے علوم سے فلاسفہ کے علوم ہین۔ جو شخص علوم دین سے اور ان دلائل سے جو فلاسفہ کے مقابلہ مین قائم کی گئی ہین۔ خوب واقف نہ ہو۔ انکے شبہ حل نہ کر سکے اسکو فلسفہ پڑھنا حلال نہیں۔

[2] - انکی ایسی مثال ہے۔ جیسے کسی نے آگ جلائی۔ پھر جب اُسنے اُسکے اردگرد روشنی کی دور و نکا نور سلب کیا۔ اور ان کو اندھیرون مین چھوڑ دیا کہ دیکھتے نہین۔

Marfat.com

هذا هو الحق والحق حقيق بالاتباع - یہی حق ہو اور حق ہے اتباع کی لائق ہو -

العبد مسکین محمد اسمٰعیل بیگ

مرزا کادیانی تفسیر بالرائے کرنیوالا منجملہ اون دجالون کاذبین کے ہے - کہ جنکی نسبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی ہے -

محمد حسن مرادآبادی

مرزا غلام احمد کے بہت سے اقوال عقائد اسلام کے خلاف ہین مثلاً وہ آخر زمانہ مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے منکر ہین - حالانکہ یہ مضمون احادیث صحیحہ سے ثابت ہے - اور اُن مین مجاز اور استعارے کی کوئی ضرورت نہین - اور بلا ضرورت مجاز ماننا ضلالت کا دروازہ کھولنا ہے - علاوہ اسکے بعض روایتین ایسی ہی ہین جو استعارے کو رد کرتی ہین - علاوہ اسکے اونھون نے ازالہ اوہام مین ایسی تقریر کی ہے - جس سے متبادر یہی ہے کہ وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے معجزات کے منکر ہین - چنانچہ ازالہ اوہام کے حصہ اول مین صفحہ ۳۰۷ کی عبارت اسکی شاہد ہے قرآن مین جو مذکور ہے - کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا تھا - کہ مین مٹی کے جانور بناتا ہون - اور اُن مین پھونکتا ہون تو وہ اللہ کے حکم سے اوڑنے لگتے ہین -

اسکی تاویل مرزا غلام احمد نے یہ کی - کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے باپ یوسف نجار کے ساتھ مدت تک نجاری کا کام کیا تھا اور وہ ایسی کلین سیکھ گئے تھے جنکے ذریعہ سے جانور اوڑانے تھے - جیسے آجکل کے صناع انگریز بنا لیتے ہین - اور حضرت عیسےٰؑ جو مردہ کو زندہ کرتے تھے - وہ مسمریزم کا عمل تھا - جو آجکل انگریزون مین بھی ہے ان اقوال مین حضرت عیسےٰؑ کے معجزون کا بھی انکار ہوا - اور یوسف نجار کو

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ بھی بنا دیا۔
اس قسم کے اقوال ان کتابوں میں بہت سے ہیں جو درحقیقت بدعت ہیں۔ بعض کفر کے مرتبہ تک بھی پہونچے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔
راقم محمد احتشام الدین مرادآبادی

علمای ضلع پٹنہ عظیم آباد

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی وبعد یقول العبد الفقیر ابو الطیب محمد المدعو بشمس الحق العظیم آبادی عفا اللہ عنہ سیأتہ وتجاوز عنہ انی تشرفت بمطالعۃ ھذہ الرسالۃ التی حررھا شیخ الاسلام والمسلمین المحدث المفسر الفقیہ مسند الوقت شیخنا العلامۃ السید محمد نذیر حسین الدھلوی ادام اللہ تعالی برکاتہ علینا وجعلہ اللہ ممن یؤتی اجرہ مرتین فی رد ھفوات الکادیانی الکاذب المفتری الضال المضل فوجدتہا مطابقۃ للحق وماذا بعد الحق الا الضلال فلا ریب ان الکادیانی سلک مسلک الالحاد وحرف الکلم والنصوص الظاھرۃ عن مواضعہ وتفوہ بما تقشعر منہ الجلود وبما لم یجترئہ الا غیر اھل الاسلام اعاذنا اللہ تعالی والمسلمین من شرورہ ونفثہ ونفخہ ورضی اللہ تعالی عن شیخنا العلامۃ حیث

بعد حمد و صلوٰۃ۔ ابو الطیب شمس الحق کہتا ہے۔ کہ مجھے اس رسالہ افتوی کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا۔ جسکو ہمارے شیخ و شیخ الاسلام والمسلمین مولانا سید نذیر حسین صاحب دام فیوضہ نے تحریر کیا ہے۔ اوس کو مین نے حق کے مطابق پایا۔ پھر حق کے سوا بجز گمراہی کیا متصور ہے اسمین شک نہین کہ کادیانی نے مذہب الحاد اختیار کیا ہے۔ اور نصوص کتاب وسنت کو اپنی جگہ سے پھیرا ہے۔ اور وہ باتین بولا ہے۔ جنپر کوئی مسلمان جسارت بجز اقوام غیر جرأت نہین کر سکتا۔ خدا اُسکے شر اور وساوس اور جادو سے مسلمانون کو بچاوے۔

ذب من الاسلام وانتصر له ثم جزى الله الفاضلين الكاملين مولانا ابا سعيد محمد حسين اللاهوري - ومولانا احمد بشير السهسوانی كيف قابلا للمناظرة بذالك المفتري الكذاب واظهر الحق واسكتا الكاديانی الغبی الغوی فلم يستطع ان يقوم لرد الجواب بل فر منه فرار حمر الوحش فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة او يصيبهم عذاب اليم والله اعلم

اور خدا تعالے ہمارے شیخ سے راضی ہو - جنہون نے اسلام سے حملہ مخالفین کی مدافعت کی - اور اسکی مدد کی - پھر خدا تعالے مولوی ابو سعید محمد حسین اور مولوی احمد بشیر صاحب کو جزائے خیر دے کہ انہون نے اس مفتری کذاب کا مقابلہ کیا - اور حق کو ظاہر - اور اسکو لاجواب کر دیا - اسکو جواب کی طاقت نہین ہوئی - تو انکے مقابلہ سے جنگلی گدھونکی طرح بھاگ ہی گیا -

العبد ابو الطیب محمد شمس الحق

الحمد لله وقد خاب وخسر من افترى على الله كذبا وبهتانا وانقلب صاغرا وذلك بان الله مولى الذين امنوا وان الكافرين لا مولى لهم

جسنے خدا پر افترا کیا - وہ ٹوٹے مین پڑا اور ذلیل ہو کر پھرا - یہ اسلیے کہ خدا مومنونکا مولی و مددگار ہے - اور کافرونکا کوئی مولی نہین -

حرره نواب احمد العظیم آبادی

ما اجاب به السيد العلامة المحدث الدهلوی هو احق بالقبول -

جو جواب علامہ سید محدث دہلوی نے دیا ہے - وہ لائق قبول ہے -

حرره محمد اشرف علی عظیم آبادی

الجواب صحيح - جواب صحیح ہے -

محمد عبد اللطیف

Marfat.com

الجواب صحیح والرای نجیح

جواب صحیح ہے اور راے مولف مستر کاری

العبد علی نعمت

علماے کانپور و لکھنو

ایسے عقائد کا معتقد دائرہ اسلام سے خارج اور مقالات اوسکی مخالف سنت و کتاب ہین۔ اعاذنا اللہ وسائر المسلمین من شر مکائدہ۔

کتبہ محمد احمد حسن عفی عنہ

هو العليم۔ الحمد لله للذي نصر رب البرية والصلوة والسلام على رسوله ذي الاخلاق السنية واهله وصحبه اولى الفضل المنائح والرتب العلية وتابعيهم وتبعهم من الائمة المجتهدين المشيدين لبنيان القواعد الشرعية اما بعد فيا ايها الناس وفقكم الله لما يحب ويرضى علموا ان ما تفوه به الكاذب القرى من الجهالة والسفاهة مخالف لما هو ثابت عند اهل السنة والجماعة من الآيات الالهية والاحاديث النبوية وهذا هو شيطانه الذي لعب به بلا امتراء ما دام منحرفا عن الطريقة الحنفية السمحة البيضاء كيف لا وهو ينكر وجوه الائمة على وجه اخبر به عن خير البرية

حمد و صلوٰت کے بعد جان لو کہ کادیانی بے جو کواس کی ہے وہ ان عقائد اہل سنت کے جو آیات و احادیث سے ثابت ہین۔ مخالف ہے۔ وہ اپنی اس شیطانی سے بھی جو اس سے کھیل رہا ہی زیادہ تر گمراہ ہے۔ کیون نہو جس حالت مین کہ وہ اُس وجوہ کا منکر ہے۔ جسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی

ویقول ان المراد بختم النبوة هو ختم تشریع جدید لا ختم مطلق النبوة فلله در المجیب المصیب حیث صرف همته العلیا وبذل جهده بالتحریر فی جزاه الله تعالی خیر جزاء وان لیس للانسان الا ما سعی۔

ہے منکر ہے۔ ختم مطلق نبوت کا قائل نہین۔ صرف تشریعی نبوت کو ختم بتاتا ہے۔ جس مجیب ومصیب نے اسکے جواب بین ہمت عالی مصروف کی ہے۔ اسکا اجر خدا ہی پر ہے۔

حرّره العبد الضعیف المفتاق الی رحمة ربه القوی محمد حسن الدیوبندی عفی عنہ

هو الملهم للصدق والصواب

الاکاذیب التی نقلت فی السؤال لاشک انها خیالات باطلة وظنون فاسدة کظنون اهل الجنون + وقائلها الکادیانی قمین بان یقال له انه لمجنون + ومقالاته الکاذبة دالة علی انها من قبیل هذیانات المبرسمین والمرسمین + وهو لفقدان البصیرة لا یقدر علی التمییز بین الغث والسمین + اقاویله الا باطیل تدل علی ان حین صدورها قد سلبت عنه حواسه + صین عن غضب الواحد القهار بعین هموم الاسلام عوامه وخواصه + هفواته مما لا یخفی علی العمیا ما اتی به الرسول الامین + من حضرة [illegible] السموات والارضین + علیه وعلی اله الصلوة والتسلیمات من رب العلمین + فلا مریة انه خارج عن دائرة ملة الاسلام وانه فی ضلال مبین + والله [illegible]

جو عقائد کادیانی کے سوال مین منقول ہین۔ وہ بلاشک باطل خیالات ہین۔ جیسے اہل جنون کے ظنون اس کے قائل۔ کادیانی کو مجنون کہنا مناسب ہے۔ اسکی جھوٹی باتین بتا رہی ہین کہ وہ از قسم ہذیان برسام [illegible] والون سے ہین۔ اور وہ بے بصیرت ہونے کے سبب دبلے اور موٹے یعنی قوی وضعیف مین تمیز نہین کرسکتا۔ اسکے اقوال بتا رہے ہین کہ [illegible] باتین کہتے

٭ [illegible] برسام کا علم نہین ہے جس [illegible] بعض [illegible] کرتا ہے

فانہ قد اصاب واجاد + واللہ سبحانہ علم وعلمہ اتم واحکم۔

کے وقت حواس باختہ ہوگیا تھا خدا اپنے غضب سے خواص عوام اہل اسلام کو (جو اسکے دم مین آ گئے ہین) بچاوے۔ اسکی بکواس اُس دین کے برخلاف ہے۔ جو رسول امین خدا کیطرف سے لائے ہین۔ وہ بلاشک دائرہ اسلام سے خارج اور کھلی گمراہی مین ہے۔ جسنے اسکی نسبت یہ جواب لکھا ہے۔ اُسنے لوگون کو فائدہ پہنچایا۔ اور راہِ صواب بتایا۔ اسکی نیکی خدا ہی کیلیے ہے۔

حررہ العبد الخامل محمد عادل عاملہ اللہ تعالیٰ بفضلہ الشامل

ھو العلیم۔ لاشک ان ھفوات القادیانی ولغویاتہ مخالفۃ لعقائد جمہور الاسلام وقد ھذا الکاذب الاغوال و اضغاث الاحلام ھداہ اللہ الکریم الی الصراط المستقیم وحفظ المسلمین عن کیدہ ومکائد الشیاطین۔

اسمین شک نہین کہ قادیانی کی بکواس اور لغویات عقائد جمہور اسلام کے مخالف ہین۔ اور اسکے توہمات ایسے ہین جیسے غول بیابانی کے دانت ہین۔ اور پریشان خواب خدا اسکو راہِ مستقیم کی ہدایت کرے اور مسلمانون کو اُس کے اور دیگر شیاطین کے مکرون سے بچاوے۔

حررہ محمد عبد الغفار لکھنوی

لاریب فی ان المعتقد بھذہ الاعتقادات المتقول بتلک المقالات ھادم لاساس الکتاب ومراغم للسنۃ التی ھی فصل الخطاب ومصادم للاجماع المسلمین

اسمین شک نہین کہ ان عقائد کا معتقد اور ان باتون کا قائل کتاب اللہ کی بنیاد کو بزعم خود ڈھانے والا ہے۔ اور سنت کو خاک مین

Marfat.com

الذی ھو حجۃ شرعیۃ بلا ارتیاب کما فصلہ المجیب جزاہ اللہ خیرا ولم یلحق بہ ضیرا ونسئل اللہ تعالے العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ امین ثم امین۔

ملانے والا۔ اجماع مسلمانون کا مقابلہ کرنے والا۔ چنانچہ مجیب نے بتفصیل بیان کیا خدا اسکو جزاء خیر دے اور ضرر سے بچاوے

(کتبہ محمد اشرف علی)

بعض علمای وصوفیای لودہانہ

لودہانہ کے مشہور مولویون کے پاس یہ نمونہ پیش کیا گیا۔ تو انھون نے اپنا اشتہار ۲۹ رمضان ۱۳۰۸ ہجری کا جسپر عبارت ذیل لکھکر ہمارے پاس بھیجدیا "یہ اشتہار ہماری طرف سے واسطے درج کرنے اُس فتوی کے جو علماء ہندوستان نے نسبت مرزا غلام احمد کادیانی کی تکفیر وغیرہ کا دیا ہے شامل کیا جاوے"۔

وہ اشتہار چونکہ بہت طویل ہے۔ اسلیے اسکے صرف چند فقرات اسمقام مین نقل کئے جاتے ہین۔ + + چونکہ ہمنے فتوی سنہ ۱۳۰۱ھ مین مرزا مذکور کے دائرہ اسلام سے خارج ہوجانیکا جاری کردیا تھا + + یہ شخص اور ہمعقیدہ اسکے اہل اسلام مین داخل نہین۔ اور اب بھی ہمارا یہی دعوی ہے کہ یہ شخص اور جو لوگ اس کے عقائد باطلہ کو حق جانتے ہین شرعا کافر ہین۔ جب مرزا کادیانی اسلام سے خارج ہے تو مرزا کا اپنا اسلام ثابت کرنا بیکار ہے بعد بین عیسے ... مین کلام شرعی ہوگی خلاصہ مطلب ہماری تحریرات قدیمہ اور جدیدہ کا یہی ہے کہ یہ شخص مرتد ہے اور اہل اسلام کو ایسے شخص سے ارتباط رکھنا حرام ہے جیسا ہدایہ وغیرہ کتب فقہ مین یہ مسئلہ موجود ہے اسیطرح جو لوگ اسپر عقیدہ رکھتے ہین وہ بھی کافر ہین۔

Marfat.com

لودیانہ کے صوفیون مین سے میر عباس علی صاحب صوفی گو مولوی نہین کہلاتے اور نہ فتوی دیتے ہین۔ مگر چونکہ انہون نے اسوقت رسمی مولویون سے بڑھکر بیچہ اولی العزمی و ثابت قدمی دکہائی ہے۔ کہ باوجودیکہ وہ پہلے سالہا سال کادیانی کے خادم و معتقد رہے ہین۔ اب اُنکے نئے عقائد کفریہ بدعیہ دیکھکر اُس سالہا سال کی محبت و اعتقاد کی بندش کو توڑکر اُنکی اتباع سے دست بردار ہو گئے ہین۔ اسلیے کادیانی کی نسبت انکے رائے زرین کو اراء علماء و فضلاء اسلام کے سلسلہ مین نقل کرنا مناسب بلکہ ضروری ہے۔ آپ اپنی تحریر مطبوعہ دبدبۂ قیصری پریس مین فرماتے ہین۔

اس وقت جو فیصلہ جو میری طبیعت نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب صاف اور قطعی طور پر نیچری ہین معجزات انبیاء و کرامات اولیاء سے مطلق انکار رکھتے ہین سب معجزات اور کرامات کو مسمریزم۔ قیافہ۔ قواعد طب۔ یا دستکاری پر مبنی جانتے ہین۔ خرق عادت کوئی چیز نہین جس کو سب اہل اسلام خصوصًا اہل تصوف نے مانا ہوا ہے۔ اور سید احمد خان اور مرزا غلام احمد صاحب کے نیچریت مین بجز اسکے اور کوئی فرق نہین کہ وہ ملبوس جاکٹ و پتلون ہین اور یہ ملبوس جبہ و دستار اور صوفیاء عظام کے دفتر کو درہم برہم کرنے والے ہین۔

+ میر عباس علی صاحب کی تعریف مین کادیانی نے اپنے ازالہ کے صفحہ ۷۹۰ مین یہ سطور لکھی ہین یہ میرے وہ اول دوست ہین جنکے دل مین خدا تعالے نے سب سے پہلے میری محبت ڈالدی اور جو سب سے پہلے تکلیف سفر اوٹھا کر ابرار اخیار کی سنت پر بقدم [illegible] کے بیعت [illegible] ہیں۔ وہ یہی [illegible] مین [illegible] سب سے پہلے [illegible] لکہی [illegible] انکا کر سب سے پہلے جوان [illegible] وفاداری دکہا [illegible] ایک [illegible] مین اٹہائین۔ اور قوم کے منہ سے [illegible] میر صاحب نہایت عمدہ حالات کے آدمی اور اس عاجز سے روحانی تعلق رکہتے ہین اور انکے مرتبہ اخلاص کے ثابت کرنے کے لیے یہ کافی ہے کہ ایک مرتبہ اس عاجز کو حق مین یہ الہام ہوا اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء۔

باقی [illegible] و اھیر و سہادات ابتدہ

(حقوق محفوظ هين)

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبها الصلوٰة والتحیۃ

نمبر چہارم جلد چہاردہم

معہ

ضمیمہ صحیفہ مسائل مابین محدثین اہل السنۃ

بابت سنہ ۱۳۰۹ ہجری مطابق سنہ ۱۸۹۱ ع

قیمت رسالہ و ضمیمہ

یہ رسالہ عموماً عہ سالانہ قیمت پر دیا جاتا ہے مگر خاص (روساء اہل اسلام) بنظر اعانت للہ عنایت فرماتے ہین بعض اشخاص سے جنکی آمدنی ۴ روپیہ ماہوار سے زیادہ نہین رعایۃً ۲ روپیہ لئے جاتے ہین جنکی آمدنی دس روپیہ سے زیادہ نہین ۲ روپیہ جو دس روپیہ ماہوار بھی آمدنی نہین رکھتے پر علمی بضاعت رکھتے اور اس رسالہ کی اشاعت کرتے ہین انکو بلا قیمت دیا جاتا ہے ضمیمہ اگر رسالہ سے علیحدہ نکلتا ہے اسکی عام قیمت تین روپیہ ہے

خاص ... ـــ رعایتی ... عہ ... ادنی ... ۱۲۰ ...

اس دفعہ کی اشاعت مین تین جداگانہ مضمون نکلے ہین۔

(۱)

جواب فیصلہ آسمانی

جو اس مجموعہ چار نمبرون مین ہے جنکی قیمت حسب شرح مراتب بالا للعوام ملے۔ عا۔ عہ

فی سبیل اللہ تقسیم کرین اون سے ـ ۸ ـ

(۲)

مباحثہ لدہانہ

جو تین نمبرون ... اور اسکی قیمت حسب شرح مراتب بالا تین روپیہ چھ روپیہ عہ

(۳)

فتوی علماء پنجاب و ہندوستان

متعلق

مرزا غلام احمد ساکن قادیان

... نمبرون کی قیمت ... ساتھ اعلام سے ... عام انبیاء سے ...

خریداران کا ارسال ہر حساب نشان ذیل ہو۔

ابوسعید محمد حسین ... مہتمم اشاعۃ السنۃ (اسلامیہ پریس) ... مطبع ... لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والسلام علی عبادہ الذین اصطفی

کیفیت وعرضداشت سالانہ اشاعۃ السنہ

[ما]رچ ۱۸۹۲ء تک جو اشاعۃ السنہ کا کوئی پرچہ نہیں نکلا۔ تو کیا اس سے یہ خیر خواہ اپنی سچی غرض اور ... [ک]ی قائم مقصود ہو سکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ اس عرصہ میں جو خدمت قلیلہ تندہی۔ دردے اس نے کی ہے وہ ... چودہ سال میں کبھی نہیں کی۔ جون ۱۸۹۱ء میں وہ نمبر ۱ و ۲ و ۳ جلد ۱۳ میں کیفیت گریز و فرار کادیانی اور ... [حوا]ری حکیم نور الدین جمونی کی رپورٹ کر کے پھر جولائی ۱۸۹۱ء سے اس اسلام و مسلمانوں کے دوست نما دشمن عقائد ... [ا]ن (کادیانی) کے تعاقب میں رہا۔ اور بشکل لطائف الحیل جولائی ۱۸۹۱ء میں بمقام لودیانہ اسکو جا پکڑا۔ اور بار ... [مباحثہ] کر کے ۲۰ جولائی ... اور ۳۱ جولائی کو ذلت کی شکست دیکر بھگا دیا۔ پھر ہندوستان بھر کے عقائد و مقالات کی ... [کتا]ب کیا۔ اور ایک لمبا سفر اختیار کر کے مختلف بلاد ہندوستان کے علماء و فضلا کا فتویٰ اسکی تکفیر حاصل کیا۔ اور ... [ہندو]ستان و پنجاب کو اس فتوی اور اپنی زبانی بیانات اور مواعظ کے ذریعہ سے اسکے عقائد باطلہ پر آگاہ کر کے اس سے بچنے کیلیے ہوشیار ... [ا]کتوبر ۱۸۹۱ء میں کادیانی نے دہلی پہنچکر سر اٹھایا اور وہان کے اکابر کے مقابلہ مجھ کو مخاطب نے کے لائق نہ سمجھتے تھے ... [نع]رہ بلند کیا۔ تو یہ خادم دہلی پہنچا۔ اور وہان اسکو پچھاڑا۔ اور بھگایا۔ پھر جب وہ لاہور و سیالکوٹ پہنچا تو وہان اسکو ... [م]باحثہ سے صاف و صریح انکار کر کے بھگا دیا۔ ان واقعات کی مفصل کیفیت وقتاً فوقتاً اشتہارات کے ذریعہ شائع ہو ... [رسا]ل اشاعۃ السنہ نمبر ہذا و دیگر نمبرون میں ہو چکی ہے۔ اس خدمت و کارگذاری میں نو مہینے کا عرصہ اور صدہا روپیہ صرف ہوا ... [معا]ونون سے (بجز بعض احباب لاہور و لودیانہ جنسے جزوی مدد پہنچی ہے) کسی سے ایک حبہ نہیں لیا۔ اور اس کشمکش ... [پرچو]ن کا نمبر وار پرچہ (نو ۱۸۹۰ء کے اور چار ۱۸۹۱ء کے) بھی یکمشت ناظرین کی خدمت میں حاضر ہو گیا ہے۔ اس صورت میں ... [کوئ]ی قدر شناس اسکو غیر حاضر کہہ سکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ اپنی مالی و جانی خدمات میں انعام پانے کا مستحق ہے ... [ناظر]ین اسکا واجبی بقایا چندہ بابت ۱۸۹۰ء و چار ماہ ۱۸۹۱ء بھی بلا طلب تقاضا ... اور عزت و غیرت و استغنا ... [ا]م میں لانے کے لیے ... لیں کہ انکے جیسی دشمن اور عقائد اسلام ... اسکے ازالہ کے لیے ... لیے اسکے دام ... اور ایک ایک نے دس دس ... کہ پاس ... پر لوگون ... تقسیم کئے۔ آپ لوگون میں معمولی پرچہ کے علاوہ دو دو چار چار نسخے خرید کر مفت ... کی قیمت ... میں معمولی پرچون کی قیمت بطیب خاطر و بلا مطالبہ ارسال کردیں۔ امید ہے کہ اخوان دین انصار سنت ... [ک]و توجہ فرماوینگے۔ اور کسی طرح سے وجہ سے اسکی معاونت سے دریغ روا نہ رکھینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کادیانی کی فیصلہ آسمانی کا جواب

ملقب بہ

کادیانی کی فیصلہ آسمانی کی تت ملہ

اور

اصلی مسلمانی کی تصفیہ کے لئے آسان تجویز یا تقویم

تمہید

کادیانی نے مباحثہ لودیانہ میں فاش شکست پائی اور دہلی میں سخت ذلت کے ساتھ ہزیمت نصیب ہوئی جسکی کیفیت نمبر ۱۰ جلد ۱۳ میں چھپ چکی ہے۔ تو پہلے اپنے اشتہار ۲۶ اگست ۱۸۹۱ء میں اس مضمون کا دعوی کیا کہ میں بمقام لاہور مباحثہ کرنا چاہتا ہوں جسکا جواب اشتہار ۳ ستمبر اور نمبر ۹ میں اسکو یہ دیا گیا کہ ہم آپ کی مناظرہ کے لیے ہر وقت حاضر و مستعد ہیں۔ لاہور میں کریں۔ خواہ پشاور میں۔ اور اگر خاص مسکن مولد شریف قادیان میں ہو تو نہایت مناسب ہے۔ تا کہ مقولہ صادق ہو۔ دروغگو را تا بخانہ باید رسانید یہ بھی عمل ہو جائے۔ یہ جواب اسیے دیا گیا تھا کہ جب وہ مقابلہ سے اور بچھاڑا ہوا۔ نا منفعل ہو کر پھر مقابل ہونا چاہے۔ تو اسکا یہی علاج ہے کہ سامنے کچھا اور تاڑکی نظر سے اسکے دعوی پر خاموش ہو رہیں اور اسکا اعتراف نہ کرنے دیں۔ اس جواب سے اسکے دانت کھٹے ہو گئے اور اسکی جھک کچھ بھی نہ سکی تو پھر آپ دہلی پہنچے۔ اور وہاں جا کر ایک شیخ وقت او مسند العصر جناب حضرت مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث کو مقابلہ کے لیے کھڑے ہو گئے۔ یہیں آپ یہ سمجھے کہ شیخ وقت تو اپنی بزرگی اور ہماری نا اہلی کی نظر سے ہم سے مخاطب نہ ہونگے۔ اور ابو سعید محمد حسین آئی دور ہیں نہ آئیں گے۔ کیونکہ دہلی دور است مثل مشہور ہے چلو اسمین کام ہو جائیگا۔ پگڑی اور میدان ہاتھ میں آیا۔ [illegible] اور ایک نابینا کے کہنے سے اپنے اشتہار میں ہمیں حضرت شیخ وقت سے مباحثہ کا دعوی کیا تھا۔ مولوی [illegible] کا جو شیخ وقت کے تلامذہ میں نام بھی درج کر دیا۔ لہذا پہلے تو مولوی صاحب موصوف ہی انکی خدمت گذاری کو حاضر و مستعد ہو گئے پھر یہ خادم تو خود دہلی پہنچا۔ اور اپنے شیخ و شیخ الکل کی طرف سے مباحثہ کے لیے مستعد ہو گیا۔ خاکسار کے دہلی پہنچنے پر تو کادیانی نے مولوی صاحب موصوف سے مباحثہ کرنے کو بظاہر مستعد ہو۔ اور اسکے لئے وہ ناجائز شرائط میں لکھیں کہ (۱) صاحب پولیس سپرنٹنڈنٹ کی خاص اجازت بہ نام [illegible] (۲) باستثنا [illegible] امر کے کوئی امر مجوزہ نہ ہوگا (۳) گفتگو یوں ہو کہ فریقین اپنے ہاتھ سے تحریر کر کے دونوں کو سنا دیں۔ نہ کوئی سوال نہ جواب زبانی ہوں۔ اور دو منشی انکو لکھنے جائیں) لکھا ہے تھے مگر جب یہ خادم دہلی پہنچا تو آپ مولوی عبدالحق صاحب ملتانی [illegible] حاضر ہو کر منظر و ملتمس ہے کہ میں آپ سے گفتگو کرنا نہیں چاہتا۔ مجھے حافظ احمد نابینا نے دھوکہ دیا اسکا نام بھی اشتہار میں لکھوا دیا [illegible] میں تو شیخ الکل وقت سے بحث کرنا چاہتا ہوں آپ ہمارے بھائی ہیں اور ایسے [illegible] ایسا ہے کہ جہاد کرانے سے

---

* میر لاہور مناظرہ کا ایک نتیجہ ہوا یوں کے اس سوال کا جواب ہے کہ [illegible] شکست [illegible] آپ اسکے چھپے کھلے پڑتے دن گزرتے ہوئے پیش پڑا اور اسکا مقابلہ کرنا جواب دینا کام نہیں ہے۔

Marfat.com

ہوگا تا اچھا ہوتا ہے۔ اور آپکا یہ جواب دیا کہ ہم بذریعہ اشتہار اس مباحثہ سے انکار کر دو گو ہم بری رستے بردار ہو جائیں گے۔ اسی طرح دوبارہ
نے ۷۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو ایک اشتہار جاری کیا اور اس میں مولوی عبدالحق سے گفتگو کرنے سے انکار کیا۔ اور صرف حضرت شیخ الکل سے مباحثہ
کا دعوی تو قائم رکھا مگر بد قسمتی سے انکے ساتھ اس خاکسار کا نام بھی شامل کر دیا جسکی وجہ ہماری ہاں ایک حکمت عملی اور تدبیر عقلی تھی جو
آپکے ایک سادہ لوح حواری کے ذریعہ سے عمل میں آئی تھی۔ اس اشتہار میں اپنے یہ مضمون لکھا۔ اس عاجز نے اشتہار ۲۔ اکتوبر میں
حضرت مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب کا نام بھی درج کیا تھا۔ مگر عند الملاقات اور باہم گفتگو کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ مولوی صاحب ایک
گوشہ گزین آدمی ہیں۔ اور ایسے جلسوں سے جن میں عوام کے نفاق و شقاق کا اندیشہ ہے۔ طبعاً کارہ ہیں۔ اور ہمہ تن کام تصنیف کر کے
میں مشغول ہیں اور شرائط اشتہار کے پورا کرنے سے مجبور ہیں۔ کیونکہ گوشہ گزین ہیں۔ حکام سے میل ملاقات نہیں رکھتے اور مباحثات درویشانہ
صفت کے لحاظ سے ایسی ملاقاتوں سے کراہت بھی رکھتے ہیں۔ لیکن مولوی نذیر حسین صاحب اور انکے شاگرد بٹالوی صاحب جو اب دہلی میں موجود
ہیں۔ ان کاموں میں اول درجہ کا جوش رکھتے ہیں۔ لہذا اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر یہ دو مولوی صاحب۔ موصوف حضرت مسیح ابن مریم کو زندہ
آسمان پر ہیں تو ہم سے ساتھ باپابندی شرائط بحث کرلیں"۔ مگر کادیانی کا یہ حیلہ کارگر نہوا۔ ادھر مولوی عبد الحق صاحب نے
انکے عذر اور وجہ انکار کو جھوٹا سمجھا اور ۹۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو مطبع یوسفی دہلی میں اس عذر کا یہ جواب چھپوا کر مشتہر کیا۔ کہ "گو مولوی عبد الحق
صاحب حکام سے نہیں ملتے۔ مگر بالائی انتظام کرنے کے لیے اور کے لوگ موجود ہیں کادیانی صاحب ۱۱۔ اکتوبر کو ٹون ہال میں آئیں۔ اور ان سے
مباحثہ کرلیں ورنہ جھوٹے سمجھے جائیں گے" اور ادھر خاکسار نے کادیانی کے اقرار مباحثہ کے جواب میں اشتہار ۷۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء
مشتہر کر دیا۔ اور اسمیں یہ درج کیا۔ کہ آپنے خاکسار اور ہمارے شیخ و شیخ الکل دونوں کو مقابل و مباحث بنانا چاہا ہے۔ اور یہ بات ظاہر
و مسلم کل ہے کہ آخر گفتگو کے وقت ایک ہی شخص بولیگا نہ یہ کہ دونو ملکر آپ سے کلام کریں گے۔ لہذا یہ قرار پایا ہے۔ کہ پہلے خاکسار
آپسے گفتگو کرے۔ پس اگر آپکو ساکت اور لاجواب کر دے تو حضرت شیخنا کو کسی تکلیف کی ضرورت نہ ہے۔ اور اگر خاکسار آپ کے
جواب سے ساکت ہو جاوے۔ تو پھر حضرت شیخ الکل آپکے مناظرہ کی نوبت پہنچے۔ اور یہی امر بحکم عقل مناسب ہے۔ شاگردوں کے
ہوتے ایک شیخ و امام وقت کو زیبا نہیں ہے۔ کہ وہ آپ جیسوں کو اپنا مخاطب و مناظر بناویں۔ اس اشتہار کے آخر میں یہ بھی لکھدیا۔
کہ اگر آپ اپنی ہی شرطیں بالکل و بعینہٖ منظور کرانا چاہتے ہیں۔ تو ہم اس امر کے لیے بھی حاضر ہیں۔ لیجئے تاریخ ۱۱۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء
بوقت دو بجے دن کے چاندنی محل میں تشریف لاویں۔ اور خاکسار سے گفتگو کریں ہماری طرف سے کوئی شرطیں نہیں اور آپکی
سب شرطیں منظور ہیں۔ یہ اشتہار چھاپ کر معتمد وسائل سے کادیانی کے پاس بھیجا گیا اور کادیانی نے اس اشتہار
کے مضمون سے کوئی عذر و انکار نہ کیا۔ تو اس سے انکی رضا و تسلیم سمجھکر چاندنی محل میں فرش وغیرہ کا انتظام کرایا گیا۔ اور علاوہ
ایک خط بھی خاکسار اور مولوی عبد الحق صاحب کیطرف سے انکے نام بھیجا گیا جسکا یہ مضمون تھا۔ کہ کل کے اشتہار میں مولوی عبد الحق
صاحب نے ٹون ہال میں مباحثہ کے لیے آپکو بلایا تھا۔ آج باتفاق چاندنی محل قرار پایا ہے۔ آپ وقت مقررہ پر ضرور تشریف لاویں
کیونکہ فرش وغیرہ پر بہت سا روپیہ صرف ہو چکا ہے۔

Marfat.com

اُس خط کے پہونچنے پر اپنے اشتہار ۸ اکتوبر کے عہد و اقرار کو توڑ دیا۔ اور مباحثہ کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اور اسی بات پر اصرار اختیار کیا کہ مین خاص مولوی نذیر حسین صاحب سے گفتگو کرونگا مولوی ابوسعید محمد حسین کی گفتگو سے مجھے بالطبع نفرت ہے۔ [illegible] مولوی سید نذیر حسین صاحب کے [illegible] رہین۔ انکو لکھنے مین مدد دین ہماری مجھولی بات یاد رہے [illegible] اور اس [illegible] شرط سے جلسہ ۱۱ اکتوبر ۱۸۹۱ء مین حاضر ہونا منظور کیا۔ [illegible] حضرت شیخ الکل نے اس کے اس [illegible] منظور کر لیا۔ اور حسب قرارداد ۱۱ تاریخ کو چاندنی محل مین [illegible] شرط و اصرار کادیانی کا [illegible] اس خط کے پہونچنے پر کادیانی نے اپنے اس اقرار کو بھی توڑ دیا اور جلسہ مین آنے سے صاف انکار کیا۔ اور اس مضمون کا خط لکھا۔ چونکہ مین دیکھتا ہون کہ جوش عوام کا حد سے بڑھ گیا ہے۔ اور مین دیکھتا ہون کہ اس جوش کی حالت مین کسی مفسدہ کا اندیشہ ہے۔ ابھی ایک شخص مجھے کہہ گیا ہے کہ مین خیر خواہی کے لئے کہتا ہون کہ عوام کی [illegible] فساد پر ہے۔ لہذا یہ تجویز قرار پائی ہے کہ غلام قادر صاحب [illegible] کے پاس جا کر اطلاع دین۔ تو پھر ایک [illegible] کر کے جلسہ ہو۔ جسپر جلسہ برخاست ہوا۔ اور کسی نا کس کے [illegible] نے جان لیا۔ کہ کادیانی کو مباحثہ منظور نہین ہے اور وہ صرف حیلہ و بہانہ سے مباحثہ کو ٹلاتا ہے۔ اس واقعہ کی مفصل کیفیت اشتہار ۱۷ اکتوبر مین [illegible]

اس سے پہلے بھی ایکدفعہ حضرت شیخ الکل نے کادیانی کے اس اصرار کو توڑا اور خود [illegible] کو دور کرنا چاہا۔ یکم ربیع الاول مطابق ۵ اکتوبر کو ایک خط اس مضمون کا لکھا [illegible] مکان پر آجائین۔ اور اپنے شکوک کا ازالہ کر لین۔ اس خط کے جواب سے بھی [illegible] انکار کیا۔ اور [illegible] موجود ہونے کی خبر کو اڑا دیا۔ حضرت شیخ الکل ایدہ اللہ [illegible] علما و جمیع علما [illegible] کادیانی کو اس طرف بلایا۔ اور اس کی جملہ شروط کو منظور کر کے اس سے مباحثہ کرنا چاہا۔ [illegible] ایک مولوی [illegible] صاحب واعظ دہلی ہین جنہوں نے کئی اشتہار و نیز کادیانی کو دعو کیا اور [illegible] انعام بھی دینا منظور کیا۔ ازان جملہ ایک مولوی رحیم بخش صاحب [illegible] جملہ شرائط کادیانی اپنے مدرسہ مین انکو بلایا۔ ازان جملہ مولوی محمد علی صاحب [illegible] ۱۰ اکتوبر کو منظوری جملہ شرائط مسجد فتحپوری مین کادیانی سے مباحثہ کا اشتہار دیا۔ ازان جملہ مولوی عبد الحمید صاحب ہین جنہون نے کادیانی کے عذرات کو اپنے اشتہار ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۱ء مین [illegible] کر دیا [illegible] مین اسکے مقابل کو [illegible] کی حیثیت پر [illegible] اور کسی قسم [illegible] ایسے ہی [illegible] اور اسی قسم کے اور اشتہارات اسکے مقابلہ مین نکلے جنکی تعداد [illegible] ہے۔ مگر کسی کی تحریک سے مباحثہ اور مقابلہ کی [illegible] اور اپنے [illegible] دہلی [illegible]

[illegible] فرار [illegible] کے جلسے [illegible] پنجاب [illegible] مسجد [illegible]

لیے یہ تجویز نکالی کہ مطبوع ہو سکے ایک مجمع عام مین حضرت شیخ الکل سے ایکدفعہ آمنا سامنا ہو جائے۔
گو گفتگو کچھ بھی نہو۔ یہ سوچکر آپنے ۱۰ اکتوبر کو ایک اشتہار نکالا جسمین رو ٹھن (یعنے درجن) سے زائد
حضرت شیخ الکل کو گالیان دین۔ پھر اُسکے اخیر مین یہ فریب کا بڑا اہم مضمون درج کر دیا۔ کہ اگر شیخ الکل مجھے
غلطی پر سمجھتے ہین تو مجمع عام مین میرے خیالات و دلائل کے جھوٹا ہونے پر قسم کھالین" حضرت شیخ الکل و خاکسار
اور بعض ارباب شوریٰ حضرت شیخ الکل کادیانی کی اس **غرض** کو **سمجھ گئے تھے**۔ اور اسکو مجلس عام مین حاضر ہونے
اور الٹی سیہ باہی کے دھبہ کو اُتارنے کا موقعہ دینا **پسند** کرتے تھے اور یقیناً جانتے تھے کہ وہ اپنے اقرار پر قائم رہیگا
نہ مباحثہ کریگا۔ اور نہ حضرت شیخ الکل کی قسم پر راضی ہوگا۔ **اسی نظر** سے اسکے اشتہار ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۱ء کا جواب
اعلام عام اہل اسلام کے ضمن مین یہ دیا گیا۔ کہ کادیانی اس بدگوئی اور سخت زبانی کے ساتھ جناب شیخ الکل سے خطاب کے
لائق نہین رہا۔ ہان خاکسار اور حضرت شیخ کے دیگر تلامذہ سے جسکو وہ پسند کرے اوس سے گفتگو کرلے۔ اگر چاہے
کہ اچھے تو صوفی عبدالحق امرتسری سے کرے یا مولوی عبدالمجید صاحب سے۔ یہ اعلام ۸ صفحہ پر ہے۔ جو ۱۸ اکتوبر
۱۸۹۱ء عیسوی کو چھپکر شائع ہوا۔ **مگر** عوام الناس اور بعض خواص نے حضرت شیخ الکل کو جامع مسجد دہلی مین جانے
پر مجبور کیا۔ **جب** حضرت شیخ الکل نے جامع مسجد مین پہونچکر **نواب اعتماد الدولہ احمد خان** صاحب بہادر رئیس لوہارو
و مولوی **عبدالمجید** صاحب۔ اور **میر بشارت حسین** صاحب کوتوال شہر کی وساطت سے کادیانی کو یہ پیغام
بھیجا۔ کہ مین آپکے عقائد باطلہ کے غلط اور ناحق ہونے پر قسم کھانے کو تیار ہون۔ ہمارے سامنے آؤ۔ اور اپنے عقائد و دلائل
بیان کرو۔ تو کادیانی نے اس سے **صاف انکار** کیا۔ مباحثہ کیطرف بلایا گیا تو اس سے بھی فرار اختیار کیا۔ اسکی
مفصل کیفیت تحریر مطبوعہ ۱۸ اکتوبر ۱۸۹۱ء محررہ مولوی عبداللطیف خلف الصدق مولوی عبدالمجید سے نقل کیا جاتا ہے
اسکے صفحہ ۶ مین ہے۔

بعد ادائے نماز عصر جناب مولوی **عبدالمجید** صاحب و **سید بشیر حسین** صاحب انسپکٹر پولس و جناب **نواب**
سعید الدین احمد خان صاحب بہادر منجانب جناب مولانا صاحب ممدوح مرزا صاحب کے پاس گئے اور کہا صاحب ارادہ جناب
مولانا صاحب آپ لکھدین کہ اگر جناب مولنا صاحب نے میرے دلائل کا **حلف** کر دیئے تو مین اسی مجمع مین توبہ کرونگا۔ مرزا صاحب
خاموش رہے بعض حواریین گھبرا کر کھڑے ہو گئے اور کہا ایک سال کے بعد توبہ کرین گے۔ مگر اسمین یہ شرط ہے کہ اگر جناب
مرزا صاحب کی بد دعا کا اثر نہوا (یعنے اگر ایک سال کے اندر مولانا صاحب کو نصیب دشمنان بخار آگیا یا درد سر ہو گیا تو توبہ کرینگے
سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پلس (ہنس کر) یہ تو کوئی کام کی بات نہین آپکی اس بات کو تو کوئی بھی منظور نہین کر سکتا
مولوی **عبدالمجید** صاحب (صاحب صدر سے مخاطب ہوکر) ہم آپکو ثالث مقرر کرتے ہین آپ ان سے دریافت
کرین کہ بموجب تحریر جناب مولانا صاحب آپ اپنے عقائد کا ثبوت بیان کر سکتے ہین اور در صورت عدم تسلیم مولانا صاحب
کی قسم اور حلف پر اسوقت توبہ کرینگے یا نہین ہم بات بڑہانی اور وقت گذارنا نہین چاہتے۔
صاحب بہادر مرزا صاحب اور انکے اعوان کو عرصہ تک سمجھاتے رہے کہ تم کیون بات بڑہاتے ہو ایک بات مختصر کہ

Marfat.com

کرتے کو یہ بات منظور ہے یا نہیں۔

مرزا صاحب ہم صرف حیات و ممات مسیح میں گفتگو کرنی چاہتے ہیں۔ اور کچھ نہیں۔

مولوی صاحب اس مسئلہ حیات و ممات کا بھی اور آپکے کل عقائد کا ہم فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم کیوں ایک ہی مسئلہ کا فیصلہ کریں جب آپکے بہت سے عقائد خلاف اہل اسلام ہیں بڑا دعویٰ تو آپ کو مسیحائی کا ہے۔ آپ اسکا کچھ ثبوت دیسکیئے۔

صاحبزادہ دو نواب صاحب وجناب منشی اکرام اللہ خانصاحب رجسٹرار و مجسٹریٹ و نواب سید محمد صاحب آنریری مجسٹریٹ اور تمام معززین و اراکین جلسہ بیمنت ایسا ہی ہونا چاہیے مرزا صاحب کیطرف سے کوئی جواب

مولوی صاحب پبلک کی رائے پر آپ کیوں فیصلہ نہیں کرتے۔

حوار یین مرزا صاحب ۔ پبلک آپکے ساتھ ہے۔

صاحبزادہ (مرزا صاحب سے مخاطب ہوکر) آپ مسیح موعود ہیں یا نہیں ہم اگر ہیں تو ثبوت پیش کریں فرض کرو کہ مسیح مر گئے تو بحالت ہین سب لوگ برابر ہین آپ کو کیا زیادہ حق ہے کہ مسیح سمجھا جائے۔ بہر صورت آپ کو اپنے دعویٰ کا ثبوت دینا ضرور ہے مرزا صاحب کیطرف سے کچھ جواب نہ ملا۔

مولوی صاحب (باواز بلند) صاحبو خاموش ہم ہر مسئلہ پر گفتگو کے لیے تیار ہیں۔ آپکے پاس اگر کوئی برہان ہے تو لائیے بہت بلند آواز سے ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین۔

غلام قادر صاحب حواری (صاحبزادہ صاحب سے مخاطب ہوکر) دیکھیے صاحب یہ لوگوں کو ناراض کرتے ہیں صاحبزادہ صاحب ...

خواجہ محمد یوسف صاحب وکیل علیگڈہ منجانب مرزا صاحب (مولوی صاحب سے مخاطب ہوکر) حضرت ایک شخص مسلمان ہوتا ہے کیوں اُسے مسلمان نہیں کرتے۔

مولوی صاحب ۔ اگر توبہ کرے ہمارا بھائی ہے۔

خواجہ صاحب ۔ میں ابھی اُن سے توبہ لکھوا لیتا ہوں۔ وہ لکھ دینگے کہ جو کچھ قرآن و حدیث کے خلاف میں نے لکھا ہے۔ وہ مردود ہے۔ اور میں مسلمان ہوں۔

مولوی صاحب ۔ اگر وہ بغیر کسی مغالطہ کے ایسا لکھدیں تو ہم ابھی منظور کرتے ہیں۔

مرزا صاحب توبہ نامہ لکھنے لگے مگر ویسا ہی کہ جیسا کہ ۱۲ اکتوبر کے اشتہار میں شائع کر چکے ہیں۔

مولوی صاحب یہ تو مرزا صاحب پہلے بھی لکھ چکے ہیں۔ لکھنا تو یہ چاہیے کہ جو عقائد خلاف اہل اسلام میں نے فتح اسلام توضیح مرام۔ ازالہ اوہام میں لکھے ہیں اُن سے توبہ کرتا ہوں۔

خواجہ صاحب ۔ مرزا صاحب نے کوئی امر خلاف اہل اسلام نہیں لکھا مگر سمجھنے کا فرق ہے۔

مولوی صاحب اچھا مرزا صاحب ابھی گفتگو کریں کہ انکے عقائد خلاف قرآن و حدیث ہیں یا نہیں ہم ابھی انکی کتابیں پیش کرتے ہیں۔

مرزا صاحب ہم تحریر نہیں کرتے۔

اراکین جلسہ۔ یہ جلسہ اسلیے ہوا ہے۔ کہ آپ اپنے عقائد کا ثبوت بیان کریں۔ مولانا سید نذیر حسین صاحب تسلیم کرین۔ یا بخلاف انکا خلاف قرآن و حدیث ہونا بیان کردین۔ تو آپ توبہ کرین۔

مرزا صاحب ہم صرف حیات و ممات مسیح مین تحریری ثبوت چاہتے ہین۔ اور کوئی گفتگو نہین کرتے۔

اراکین جلسہ۔ یہ مجمع تحریرونکے لیے منعقد نہین ہوا۔ یہ کام تو گھر بیٹھے بھی ہو سکتے ہین جب آپ ثبوت دعوی نہین بیان کرتے۔ تو خلقت کو رخصت کردینا چاہیے۔ آخر مین جناب نواب سعید الدین احمد خان صاحب نے اراکین جلسہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اچھا کچھ نہین تو مرزا صاحب صرف ممات مسیح مین اپنے دلائل پیش کرین۔

مرزا صاحب۔ ہم تو صرف مولانا صاحب سے تحریری ثبوت چاہتے ہین۔

اراکین جلسہ۔ اگر آپ گفتگو اور فیصلہ کرنا چاہتے ہین تو مولانا صاحب اور انکے تلامذہ تیار ہین۔ خلاف مقصود تحریرات کے لیے یہ جلسہ نہین ہے۔

خواجہ صاحب (پبلک کیطرف مخاطب ہو کر) مین مرزا صاحب کی ایک تحریر سناتا ہون۔

مولوی صاحب۔ آپ اس بات کا مجاز نہین رکھتے۔

خواجہ صاحب (کھڑے ہو کر) آپ نہ بولین۔ مین ضرور سناؤن گا۔

مولوی صاحب۔ آپ سنائین ہم ہر ہر جملہ کا رد کرینگے۔

صاحب بہادر۔ (خواجہ صاحب کو روک دیا) آپ ایسا نہین کر سکتے۔ پھر صاحب بہادر نے مولوی عبد المجید صاحب سے مخاطب ہو کر۔ کہا آپ لوگون سے پکار کر کہدین کہ رخصت سب لوگ جاؤ مرزا صاحب گفتگو نہین کرتے۔

مولوی صاحب صاحبو جلسہ برخاست۔ مرزا صاحب اپنے دعوے کا ثبوت نہین بیان کرتے۔

صاحب بہادر۔ مولوی نذیر حسین صاحب سے بھی کہدیجیے کہ جلسہ برخاست۔

مولوی صاحب و انسپکٹر صاحب نے جناب مولانا صاحب کے پاس آکر یہی کہدیا کہ جلسہ برخاست مرزا صاحب گفتگو نہین کرتے۔ اسکے بعد **صاحب بہادر و انسپکٹر صاحب** نے مرزا صاحب سے کہا کہ تشریف لیجیے۔ اب بیٹھنا بیکار ہے مرزا صاحب اسکو بسا غنیمت سمجھے اور مع حواریین کے جلدی سے کھڑے ہو گئے۔ صاحب بہادر نے مرزا صاحب کو پولیس مینون کی حفاظت مین انکی گاڑی تک پہنچا دیا۔ جامع مسجد سے گاڑی تک جس ہیئت و شان سے مرزا صاحب پہنچے ہین اسکا نقشہ اے ناظرین مین آپکو کیونکر دکھاؤن۔ مرزا صاحب کی اسوقت عجیب قابل دید کیفیت تھی۔ [illegible] آپ اندازہ کرلین۔ **شعر** عجائب حال ہے ظالم ترا ستانہ آتا ہے + اڑاتا خاک سر پر جھومتا ستانہ آتا ہے + مرزا صاحب کے چہرے پر ہلدی گھنڈی ہوئی تھی ہوائیان چھوٹ رہی تھین۔ شرم سے سر نگون [illegible] تمام [illegible] پانو رکھتے کہین تھے پڑتا کہین تھا۔ دو طرف حواری سہارا لگائے ہوئے [illegible] صاحب بہادر و انسپکٹر صاحب و پولیس چارون طرف پولیس مینونکا ایک حلقہ۔ دور و نزدیک مین تماشائی [illegible] مرزا صاحب کے [illegible] حال [illegible] کیا سمی سنے یہ [illegible] + کیا سمی تھی [illegible]

پشیمان ہوئے یہ بساط اور اہل حق سے ہمسری نہ لوکہان یہ اور جناب شیخ عالم دین پناہ ...
اس تحریر مین جو یہ مذکور ہوا ہے۔ اگر آپ گفتگو اور فیصلہ کرنا چاہتے ہین۔ تو مولانا صاحب اور انکے تلامذہ
طیار ہین۔ اسپر حاشیہ مین یہ لکھا ہے "مولوی عبد المجید صاحب تو وہان موجود ہی تھے۔ نواب سید سلطان
مرزا۔ اور صاحب نے مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کا بھی ہاتھ پکڑ کر آگے کیا کہ لیجئے اسی مسئلہ مین گفتگو
کیجیے۔ مرزا صاحب نے انکار کیا" ہم اسکی اس قدر تشریح کرنا چاہتے ہین۔ کہ نواب سید سلطان مرزا جناب میا صاحب
کے پاس آئے اور خواستگار ہوئے کہ آپ اپنے شاگرد کو مباحثہ کے لیے میرے ساتھ بھیجدین۔ اور پھر حسب الحکم
حضرت شیخ الکل خاکسار کا ہاتھ مین ہاتھ لیکر قادیانی کی مجلس مین پہونچے۔ اور آواز بلند فرمانے لگے۔ کہ مرزا صاحب آپکو
مناظرہ کا دعوے ہے۔ تو لیجیے یہ مولوی صاحب حاضر ہین انسے مباحثہ کرلیں۔ قادیانی کہان تھے۔ کہ بولتے یا
مباحثہ کیطرف رجوع کرتے۔ وہ خاکسار کی صورت دیکھتے ہی سرد ہو گئے۔ اور اور بھی زرد پڑگئے۔ اور مباحثہ سے [illegible]
اس انکار کا آپ کے حواری نے سیالکوٹ گزٹ مطبوعہ ۱۴۔ نومبر ۱۸۹۱ع مین بایں الفاظ اقرار کیا ہے۔ کہ میا ن [illegible]
صاحب آئے۔ کہ اس مسئلہ (وفات مسیح) پر بحث مین کرتا ہون۔ ہمنے صاف کہدیا کہ اسوقت آپ مخاطب نہین ہین
شیخ الکل صاحب بحث کرین۔ چنانچہ وہ اپنا سا منہ لیکر واپس چلے گئے۔

اس ہزیمت و شکست جامع مسجد کے بعد آپنے مولوی محمد بشیر صاحب سے جو خاص مقدار کا دیانی
بھوپال سے مباحثہ کے لیے آئے تھے۔ گفتگو کی ٹھرائی۔ تو آپنے خط ۱۱۔ اکتوبر مین انسے یہ شرط کر دی۔ کہ
اس جلسہ مین ابوسعید محمد حسین اور مولوی عبد المجید شامل نہون۔ پھر چند روز انسے گفتگو کرکے اسکو ناتمام چھوڑا اور
رات کے تین بجے پنجاب کا قصد کیا۔ اثناء راہ مین پٹیالہ جانے کا آپکو اتفاق ہوا۔ تو وہاں مولوی محمد [illegible]
صاحب پروفیسر مہندر کالج نے آپکو جا پکڑا اور خوب رگڑا اور رگیدا۔ جسکی مفصل کیفیت [illegible]
پھر لودھیانہ مین آپکا ورود ہوا۔ تو وہان میر عباس علی صاحب نے جو آپکے [illegible]
ملزم کیا اور مختصر گفتگو کرکے لاجواب کر دیا۔ جسکی مفصل کیفیت مطبع [illegible] لودھیانہ مین چھپکر شائع ہو چکی ہے
یہ متعدد شکستین اور ہزیمتین پاکر آپ افسردہ و پژمردہ ہوکر قادیان مین ہو پہنچے۔ تو ہر چہار طرف سے نعرہ
لعنت و ملامت آپ پر بلند ہونے لگا۔ اور آپکی ہزیمت و شکست کا شہرہ عام ہوگیا۔ اور اس سے آپ پر ہموم و افکار
کا غلبہ ہوا۔ تو اس غم کو غلط کرنے اور اس شہرت و بدنامی کو حواریوں کی نظر مین کم کرنے کی غرض سے آپ نے یہ
آسمانی فیصلہ لکہ مارا۔ جسمین کوئی نئی بات نہین ہے۔ صرف وہی پرانی باتین ہین جو شروع زمانہ
دعوے الہام سے آپ لکھتے چلے آئے ہین۔ فرق ہے تو اتنا ہے۔ کہ انکا پیرایہ بدلا گیا ہے۔ اس فیصلہ کو نقل [illegible]

---

(۱) اس بحث سے پہلے یہ شرط ٹھہر چکی تھی۔ کہ جو شخص طرفین مین سے [illegible] تو اسکا گریز [illegible]
سمجھا جائیگا۔ آپ نے بحث کو ناتمام چھوڑا تو باعتراف خود گریز کیا۔

اشتہار سنانے کے لیے آپنے قادیان مین جلسہ کیا۔ اور اسمین اپنے مخلص خلیفون کو جنمین اکثر کہ ہیڈ یا تیراز حکیم **نورالدین** جمونی ہین بلایا۔ اور وہ فیصلہ پڑہ سنایا۔ اور اسکے ذریعہ سے بہت سا روپیہ بہی وصول کیا۔ اور کچہ غم غلط ہوا۔

افسوس حاضرین جلسہ مذکورین بلطبق۔ الیس منکم رجل رشید۔ ایک شخص بہی ایسا نکلا جسنے یہ سمجہا ہو۔ کہ [illegible] مین کوئی نئی بات نہین ہے۔ وہی پرانی باتین ہین۔ جو مدت سے کہی جاتی ہین۔ بلکہ سب نے قادیانی [illegible] کی نگاہ سے مفتون ہوکر اس فیصلہ کو ایک نیا شگوفہ سمجہہ لیا۔ اور اسکو شائع کرنے کا مشورہ دیا۔ اس [illegible] کا جو حال ہے وہ ناظرین کو اسکے جواب پڑہنے سے معلوم ہوگا۔

[illegible] مقام مین دو باتین اور اسکے متعلق کہنی ضروری ہین **اول** یہ کہ اس فیصلہ مین پہلے مباحثات مین قادیانی [illegible] تحریری ظاہر کرکے آئندہ مباحثہ کرنے کا بہی دعوی کیا تہا۔ فیصلہ مین تو صرف شیخ الکل کا نام درج کیا [illegible] جلسہ فیصلہ مین اور اس سے اگے پیچہے خاکسار کا نام لیا۔ اور اب مباحث بنانا چاہا۔ یہ بات [illegible] اور [illegible] صحیح سیکہون نے بیان کیا ہے۔ جیسے لاہور وامرتسر وغیرہ [illegible] مین۔ یہ چرچا پہیل گیا کہ قادیانی صاحب [illegible] لاہور [illegible] ہونگے۔ اور مباحثہ کرینگے۔ یہ **چرچا سنکر** یہ خاکسار جو قادیانی کے شکار کرنے کا عادی اور کمال [illegible] کا مشتاق ہے۔ اپنے وطن بٹالہ سے لاہور آ پہنچا۔ اور مباحثہ کے لیے مستعد ہو بیٹہا۔ خدا خدا کرکے قادیانی صاحب [illegible] لاہور تشریف لائے۔ اور منشی میران بخش صاحب ڈپٹی کمشنر کی کوٹہی مین فروکش ہونے [illegible] سے دوسرے ہی دن خاکسار کا پیام مباحثہ بہیجا۔ تو آپ نے اور آپکے حواریون نے انکار کیا۔ مگر اب کی [illegible] کو دیکہو کہ اس انکار پر بہی آپنے دوسری مجلسون مین دعوے مباحثہ چہوڑا۔ جس پر ایک نوٹس مباحثہ خاکسار اور [illegible] دیگر علماء شہر لاہور کی طرف سے آپکے پاس بہیجا گیا۔ وہ نوٹس آپنے نہ لیا۔ تو چہپواکر آپکے دروازہ پر [illegible] گیا۔ پہر تو آپنے قیام لاہور کو موجب موت و ہلاکت سمجہا۔ اور مالک مکان سے کرایہ جو بینگی دیچکے تہے [illegible] رات کے نو بجے سیالکوٹ کا رستہ لیا۔ وہان جاکر بہی پرائیویٹ جلسون مین [illegible] چہوڑا۔ تو وہان نوٹس نمبر ۲۔ آپکے نام ۱۷۔ فروری کو بہیجکر ۲۱۔ تاریخ تک جواب کا انتظار [illegible] روساء سکنائے **سیالکوٹ** وہان پہونچا۔ نوٹس کے [illegible] الہام ہوچکا تہا۔ کہ اب سیالکوٹ سے کوچ کرنا مناسب ہے۔ خاکسار کے پہونچنے پر تو وہ [illegible] واجب العمل [illegible] رات کی **ٹرین** مین وہان سے **کوچ کیا۔ روانگی** سے **پیشتر** [illegible] **ڈپٹی کمشنر** [illegible] ملا حیدر خان صاحب سررشتہ دار ضلع کا نام اسوقت یاد ہی ان کے پاس [illegible] قادیانی صاحب کو مباحثہ کے لیے بہت کہا۔ مگر انہون نے اس **عذر** سے **انکار کیا**۔ کہ ابوسعید [illegible] مجہے گالیان دیتے ہین۔ مین انسے **بحث نہین کرتا**۔

Marfat.com

ہر چند لوگون نے اس عذر کا یہ جواب دیا کہ یکی تحقیر کا نشتہ ہو کو لکھا گیا ہے ۔ اشاعۃ السنہ مین ابو سعید محمد حسین صاحب نے
بھی ناحق راستے کو درج نہیں کیا ۔ اور وہ فقرے سہو عام مین مشتہر نہیں ہوا ۔ اور جن گالیون کا آپ
ارادہ کرتے ہین انکا مجلس مناظرہ مین عہدہ ہو تو انگریزی گالی سو روپیہ جرمانہ دینے کو وہ حاضر ہین ۔
غرض کچہری انہون نے مباحثہ منظور نہ کیا ۔ ایک قطب الدین خان صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ
کمشنر سیالکوٹ نے لوکل حکام سے اجازت لیکر مباحثہ کی یہ تجویز نکالی تھی ۔ کہ فریقین جدا جدا
بیٹھین ۔ اور اپنا سوال و جواب بذریعہ تحریر پیش کرین جسکا مناسب مطابق مطلوب ہونا ۔ ایک وکیلون کی
جماعت دیکھے ۔ اور در صورت غیر مطابقت […] اور اسکو الزام یافتہ قرار دے ۔ اور
اس تجویز سے خاکسار کے سیالکوٹ ہو چکنے سے پہلے کادیانی نے بھی رضامندی ظاہر کی تھی نہ
مگر اس عاجز کے پہنچنے کے بعد انہون نے رضامندی سے انکار کیا ۔ اور بوریا بدنا اوٹھایا ۔ اور کوچ
ہونا ۔ ایک سبب جلد کوچ کرنے کا کادیانی نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ ہمارے دیر کرنے سے ہماری زیر
خرابی ہو رہی ہے ۔ مگر جب آپنے کوچ کیا تو کپورتھلہ کا راستہ لیا ۔ جہان انکی کوئی زمین نہین ہے
وہان بھی خاکسار کا ایک اشتہار موسوم […] جسمین […] سے باخبر کرنے کا دعوی کیا
گیا ہے ۔ آپ کے پاس بھیجا گیا ۔ وہان […] پہنچ گیا اور اوہر علما کپورتھلہ ۔ اور
انکے قرب و جوار مولوی نظام الدین صاحب و مولوی عبد القادر صاحب وغیرہ نے آپکو جا پکڑا ۔ جسکی کیفیت
اشتہار کپورتھلہ مین چھپکر شائع ہوئی ہے ۔ تو آپ […] کر دو […] جالندھر کا قصد
کیا ۔ جالندھر کے بعض احباب نے کادیانی کے مقابلہ کے لیے خاکسار کو بلایا ۔ تو یہ عاجز […] منظوری […]
جناب کادیانی جالندھر جانے کو تیار ہوا ۔ مگر جالندھر سے ایک […] ماسٹر فتح الدین […]
[…] بدر الدین صاحب اس مضمون کا […] ساتھ گفتگو کرنے […]
اب یہ امر پنجاب کے مشہور […] زبان زد عام […] کادیانی کو مولوی ابو سعید محمد حسین کے ساتھ
مباحثہ کرنے سے صاف اور قطعی انکار ہے ۔ اس سے ناظرین […] یقین کر سکتے ہین کہ اس فیصلہ آسمانی
اور اپنے بیان زبانی مین انکا دعوے مباحثہ صرف […] تسلی ہے ۔ اور حقیقت مین اوسکو
مباحثہ منظور نہین ۔

دوسری ایک بات اس مقام لائق اطلاع عامہ ناظرین یہ ہے کہ […] اسکے پہلے دن سے یہ شرط
قائم کر رکھی ہے کہ مباحثہ تحریری ہو ۔ نہ تقریری ۔ اور […] آپ جو […] آدھ
[…] چاہیے ۔ اور جتنے وقت مین ہو سکے […] کوئی […] اور […]
[…] ایک کلمہ تک منہ سے نہ نکالے ۔ اور […] مین کوئی مصنف بھی
[…] کے موافق اس تحریر پر کوئی […] اور پیچھے بھی […]

Marfat.com

پسند کرنا آپ ہی کے اختیار سے ہو۔ آپ اس شرط سے کس و ناکس بشر بلکہ عقل انسانی کا کوئی حصہ رکھنا سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس شرط سے آپکا مقصود صرف یہ ہے۔ کہ آپ جو چاہین لایعنی اور فضول باتین کہتے جائین۔ اور فریق ثانی فضول گوئی سے تنگ آکر مباحثہ ترک کرے۔ اور اس مجلس مین آپکا نام ہو جاوے۔ کہ آپ نے اتنے اوراق لکھے اور اتنی دیر تک بولتے رہے۔ اور باوجود عدم مداخلت علوم رسمیہ کئی دن تک فلان عالم سے مباحثہ کرتے رہے اور اس سے آپ کی شہرت ہو۔ یہ مقصود آپکا ہرگز نہین۔ کہ کسی مسئلہ مین حق ظاہر ہو یا علمی تحقیقات سے لوگون کو نفع پہونچے۔

ایک شرط آپنے مباحثہ لودھانہ مین زک اٹھاکر یہ قائم کر رکھی ہے۔ کہ بحث مقصود سے پہلے تمہیدی امور اصول موضوعہ پیش نہون۔ جس سے آپکا مقصود یہ ہے۔ کہ آپ کی فضول گوئی و آزادی کو کوئی مانع جس حدیث یا اجماع یا دلیل عقلی یا قاعدہ اصول یا صرف یا نحو یا معانی و بیان کو آپ چاہین۔ دلیل مانین جسکو چاہین اسکو دلیل ہونے سے خارج کرین۔ جس آیت اور حدیث کے جو معنے چاہین اختیار کرین جس معنے کو چاہین رد کرین۔ ماضی سے مضارع مراد لین اور مضارع سے ماضی۔ حقیقت کو مجاز ٹھہراوین اور مجاز کو حقیقت و علی ہذا القیاس۔

بنا بر علیہ طالب حق کو بغرض و امید احقاق حق آپ سے مناظرہ کرنا عبث اور محض فضول ہے۔ کوئی انسے مباحثہ کرنا چاہے تو اسکو یہ امید قطع کرکے صرف اس غرض سے مباحثہ کرنا چاہیے۔ کہ وہ اسکو ملزم کرے اور اسکے علم و دیانت و حق طلبی کی قلعی کھولے۔ اسی غرض سے یہ عاجز مدت سے اسکے تعاقب مین اور اپنے دوسرے اسلامی بھائیون کو بنظر خیر خواہی کہنا مناسب سمجھتا ہے۔ کہ اس خدمت کو اسی عاجز کی سپرد کردین۔ اور خود اس سے سبکدوش رہین۔ خاکسار اسکے الزام اور افحام کے طریق و انداز سے بخوبی واقف ہو چکا اسلیے وہ اپنے سب بھائیون کیطرف کافی ہے۔

یہ دعوے مباحثہ کے متعلق واجب الغرض امور تھے جو بیان کئے گئے۔ اور فیصلہ آسمانی کا نشان نزول بنایا گیا۔ اس فیصلہ کا اصل حال اسکے جواب سے بخوبی ظاہر ہوگا انشاء اللہ تعالے۔

تمہید ختم ہوئی اب جواب فیصلہ آسمانی پڑھو۔

Marfat.com

کادیانی کے فیصلہ آسمانی کی ترمیم*

اور

اس کے مسائل کے تصفیہ کے لئے آسان تجویز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

(اما بعد)

مرزا غلام احمد کادیانی نے اپنے مسلمان ہونے اور الزام کفر و الحاد و زندقہ و ارتداد سے جو اتفاق رائے علمائے پنجاب و ہندوستان آپ پر قائم ہوا ہے۔ اپنے بری ہونے کے لئے جو آسمانی فیصلہ مشتہر کیا ہے وہ عدل و انصاف پر مبنی نہیں بلکہ ترمیم کے لائق ہے۔

اس فیصلہ کے دو حصے ہیں جو سولہ صفحہ میں پورے ہوئے ہیں۔

پہلا حصہ (جو آٹھ صفحہ میں ہے) محض سب و شتم و لعن و طعن کا مجموعہ ہے جس کی چند تمثیلات بطور نمونہ مشتے از خروارے الفاظ و فقرات ہیں جو کادیانی نے ایک آل رسول بحث جگہ بقول حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی اور

---

* قادیان اکثر پڑھے قاف سے لکھا جاتا ہے مگر جب قادیان کی نسبت مرزا غلام احمد کی طرف سے ہو تو کادیانی چھوٹے کاف سے لکھنا ضروری ہے۔ اس کی وجہ ایک الہام ہے جس کی شرح و تفصیل بحیثیت اشاعۃ السنہ مشتملہ بابت ... ہو چکی ہے ناظرین ملاحظہ کریں۔

اور اس خاکسار راقم ترمیم کے حقمین استعمال کیے ہین۔

(۱) اول الکافرین وہی ٹھہرائے گئے ہین۔ (۲) دیانت و تقوے بالکل ہاتھ سے چھوڑ دیا۔ (۳) کنارہ کشی کی ذلت (۴) اور باتشانہ لاف گزاف (۵) انکی مفسدانہ اور اوباشانہ باتین سن چکا ہون (۶) ایسے رسوا ہونگے (۷) سخت صدمہ خجالت و شرمندگی کا پہنچ گیا (۸) سراسر خیانت و بد دیانتی (۹) بڑی ذلت کے ساتھ ہمیشہ کے لیے شکست (۱۰) چوہڑون اور چمارون کے بھی کان کاٹے۔ (۱۱) یہ کیسی سفلہ پن کی باتین ہین مین سچ کہتا ہون کہ اس زمانہ کے مہذب ڈوم اور نقال بھی تھوڑا بہت حیا کو کام مین لاتے ہین اور پشتو کے سفلے بھی ایسی کمینگی اور شیخی سے بھرا ہوا تکبر اپنے حقیقت شناس کے سامنے زبان پر نہین لاتے۔ (۱۲) اسکی کھوپری مین ایک کیڑا ہے جسکو ضرور ایک دن خداتعالی نکالدیگا (۱۳) فرعونی رنگ کے تکبر سے (۱۴) منہ کو لگام دیوے (۱۵) یہ کیا شرارت اور بیحیائی کا بیان ہے (۱۶) مین ان سفلے ملاون کو سراسر بے بصیرت سمجھتا ہون اور بخدا ایک مرے ہوئے کیڑے کی برابر بھی نہین خیال نہین کرتا* (۱۷) مین انکی گندی گالیون اور نجاست بھری ہوئی باتون سے ترسان ہوا (۱۸) ہمیشہ شریف بدگفتار لوگون سے ڈرا کرتے ہین۔ اور مہذب لوگ گندی زبان والون سے پرہیز کرجاتے ہین۔ شریف از سفلہ نمے ترسد بلکہ از سفلگی اومے ترسد۔ (۱۹) پردہ دری کرے (۲۰) بٹالوی کو ایک مجنون درندہ کیطرح تکفیر اور لعنت کی جھاگ منہ سے نکالنے کے لیے چھوڑ دیا۔ (۲۱) محض شرارت کی راہ سے لکھتے ہین (۲۲) تکفیر کی شیطانی منصوبون سے باز آجائین۔ اس قسم کے اور بہت سے الفاظ سب و شتم آپنی زبان دُرافشان سے نکالکر قلم اعجاز رقم کے حوالے کیے ہین۔ اس درافشانی کی آپنے یہ وجہ بیان کی ہے کہ اسکے مخالفون نے اسکو کافر و ملحد دجال و کذاب کہا ہے اور بٹالوی نے جامع مسجد دہلی مین اسکو فحش گالیان دین اور پھلور کے اسٹیشن پر اسکے لیے گندے

* گندی اور نجاست بھری گالیون کی ایک تو مثال دی ہوتی۔

Marfat.com

کی موت تجویز کی۔ پھر آپ فرماتے ہین ”اسلیے مجھے مقابلہ نے کسیقدر درشت الفاظ پر مجبور کیا ورنہ میری فطرت اس سے دور ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لاؤن“۔ یہ بھی آپنے فرمایا ہے ”کہ مین گالیون کے عوض مین گالیان نہین دینا چاہتا اور نہ کچھ کہنا چاہتا ہون“ جس سے صاف ثابت ہے کہ جسقدر گالیان آپکے دل دماغ مین جمع ہین انکے مقابل مین یہ گالیان جو آپ قلم مین لا چکے ہین کچھ مقدار نہین رکھتین۔ گویا یہ گالیان نمونہ ہین بلکہ یہ آپکے مسیحی اخلاق اور جمالی صفات کا نمونہ ہین شرافت بیانی کا اسکے مقابلہ مین یہ عاجز مجبور ہوا ہے کہ انہون نے نہ تو جامع مسجد دہلی مین مخش گالیان دین اور نہ لاہور کے سٹیشن پر کادیانی کے یہ کہتے کی موت تجویز کی۔ اس بیان مین کادیانی نے افترا کیا اور اپنی عادت قدیم کذب سے کام لیا ہے۔ ہان دجال کذاب واھیہ وکافر وغیرہ الفاظ وہ اسکے حقمین ضرور کہتے ہین۔ مگر اسمین آپ ایک امر واقعی اور حکم شرعی کا اظہار و بیان کرتے ہین جسکے امر واقعی اور حکم شرعی ہونے پر علماے پنجاب اور ہندوستان اتفاق رکھتے ہین چنانچہ انکا فتوے جو کادیانی کے عنقریب شائع ہونے والا ہے اس بیان پر شاہد عدل ہے۔ اور ایک امر واقعی کے اظہار و بیان کو گالی ٹھہرانا کادیانی نے خود تسلیم کیا ہے چنانچہ اپنے ازالہ کے صفحہ مین اسنے کہا ہے ”ہماری نسبت یہ کہا گیا ہے کہ اپنی تالیفات مین اپنے مخالفین کی نسبت سخت الفاظ استعمال کئے ہین جس سے مشتعل ہو کر مخالفین نے ... اور رسول کریم کی بے ادبی کی۔ اور پر دشنام تالیفات شائع کر دین۔

قرآن شریف مین صریح حکم وارد ہے کہ مخالفین کے معبودون کو سب اور شتم مت کرو تا وہ بھی بے سمجھی اور کینہ سے خدا تعالے کی نسبت سب و شتم کے ساتھ زبان نہ کھولین۔ لیکن اس جگہ برخلاف طریق ماموربہ کے سب و شتم سے کام لیا گیا۔

الجواب بس واضح ہو کہ اس نکتہ چینی مین معترض صاحب نے وہ الفاظ ... بیان کیے ہین

فرمائے جو اس عاجز نے بزعم اونکے اپنی تالیفات مین استعمال کیے ہین۔ اور حقیقت سب و شتم مین داخل ہین۔

مین سچ سچ کہتا ہون کہ جہانتک مجھے معلوم ہے مین نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہین کیا جسکو دشنام دہی کہا جائے۔ بڑے دھوکہ کی بات یہ ہے کہ اکثر لوگ دشنام دہی اور بیان واقعہ کو ایک صورت مین سمجھ لیتے ہین۔ اور ان دونو مختلف مفہوموں مین فرق کرنا نہین جانتے۔ بلکہ ایسی ہر ایک بات کو جو دراصل ایک امر واقعی کا اظہار ہو اور اپنے محل پر چسپان ہو محض اس کی کسیقدر مرارت کی وجہ سے جو حق گوئی کے لازم حال ہوا کرتی ہے دشنام ہی تصور کرتے ہین حالانکہ دشنام اور سب اور شتم فقط اس مفہوم کا نام ہے جو خلاف واقعہ اور دروغ کے طور پر محض آزار رسانی کی غرض سے استعمال کیا جائے۔ اور اگر ہر ایک سخت اور آزاردہ تقریر کو محض بوجہ اسکی مرارت اور تلخی اور ایذا رسانی کے دشنام کے مفہوم مین داخل کر سکتے ہین۔ تو پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ سارا قرآن شریف گالیون سے پُر ہے

پھر جب صفحہ ۲۳ تک آپنے اس اجمال کی تفصیل کی اور بزعم خود قرآن سے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ امور واقعیہ کا بیان گالی نہین کہلاتا۔ بنا برعلیٰ ہذا آپکو کافر دجال کذاب و ملحد و دجال وغیرہ کہنا ہرگز گالی نہین ہو سکتا کیونکہ باتفاق علمائے ہندوستان و پنجاب یہ ایک امر واقعی کا بیان ہے۔ ہان آپ کا اپنے مخالفون کو اس فیصلہ مین کافر اور اوّل الکافرین کہنا یا بے حیا و بے دیانت قرار دینا آپکے اصول و اقرار کے موافق گالی ہے کیونکہ آپ اپنی تحریرات مین ان لوگونکی نیک نیتی کی تعریف کر چکے ہین۔ اور اس خلاف کو جو آپسے وہ ظاہر کر رہے ہین ایک خطا اجتہادی سمجھتے ہین اور اسی وجہ سے آپ اُن کے مقابلہ مین مباہلہ کرنے اور لعنت کہنے پر مستعد نہین ہوتے۔

کادیانی کے اس حصہ فیصلہ کو جب مین اس نے گالیون کی بوچھاڑ کی ہے راقم ترمیم غلط اور لائق ترمیم سمجھتا ہے مگر بجائے اسکے یہ تجویز مناسب نہین سمجھتا کہ ان گالیون کے

Marfat.com

بدلے اسکو گالیان دی۔ اور اپنے اسی فیصلہ کے پرچے کو بھی گالی نامہ بنا دیا۔

ولیس ذالک من اخلاقی بحمد اللہ یہ اسکی کبھی عادت نہیں ہوا [illegible]

پرچہ) مین کبھی کسی کو گالی کا جواب گالی سے نہیں دیا۔ اور نہ گالی سے ابتدا کیا ہے

پہلے اسکا علاقی بھائیون حنفیون سے تخاطب رہا تو انکی سخت گوئی کے جواب مین [illegible]

یہ شعر پیش کیا ہے "بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی جواب تلخ می زیبد [illegible]

پھر ایک مدت تک نیچر کو مذہب جاننے والون سے اسکا مقابلہ رہا [illegible]

بیت پر اسکا عمل رہا۔ دشنام خلق را ندہم جز دعای خیر [illegible]

اب ایک عرصہ سے وہ اپنے عینی بھائیون اہلحدیث سے مخاطب ہے تو [illegible]

اور ایسا کہتا ہے اور ادفع بالتی ھی احسن پر کاربند ہے۔ پھر وہ کادیانی کی گالیون کا مقابلہ

گالیون سے کیونکر کرے اور اپنی فطرت اور عادت قدیم کو کیونکر بدل سکے۔

ہان بجائے اسکے ایک اور تجویز مناسب اسکے خیال مین آئی ہے [illegible]

مین وہ اسوقت سے مصروف ہے جبکہ کادیانی نے [illegible]

مین اسکے شیخ امرشیخ الکل کی جناب مین گستاخی کی تھی اور [illegible]

محمد احسن امروہی سے تبرا بازی کرائی تھی۔ اگر اسکی تکمیل کا ابھی وقت [illegible]

آگیا تو کادیانی کی بدزبانی کا کافی علاج ہو جائیگا اور اس [illegible]

آئیگا۔ انشاء اللہ تعالے۔

دوسرے حصہ مین کادیانی نے اپنے کفر و ایمان کے [illegible]

اور اس معیار سے اپنے مومن ہونے اور کافر و ملحد نہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ [illegible]

کو اسنے بحسب عادت قدیم تطویل بلا طائل اور بغرض تلبیس [illegible]

پیچیدہ عبارات مین تحریر کیا ہے۔ جسکو پورا اسمین نقل کرنا [illegible]

[illegible] مطلوب ہے۔ لہذا اس مقام مین اسکا خلاصہ مطلب بیان کرکے [illegible]

اسکی آسان تجویز بالتقویم بیان کیجاتی ہے۔ **خلاصہ** فیصلہ قادیانی یہ ہے کہ مومن و کافر کا امتحان بحکم قرآن چار علامتون سے ہوتا ہے۔ **اول** بشارات سے۔ یعنی مومن کو اسکی مرادات اور اسکے دوستون کی مطلوبات قبل از وقوع بتائے جاتے ہین۔

دوم اطلاع مغیبات یعنے مومنون کو دنیا کے واقعات متعلقہ غیر پر قبل از وقوع اطلاع دیجاتی ہے۔

سوم قبولیت دعوات یعنے مومن کی اکثر دعائین قبول ہوتی ہین۔

چہارم کشف عجائبات قرآن یعنے مومن کو قرآن کے ایسے عجائبات معارف دقائق سمجھائے جاتے ہین جو پہلے کسی مسلمان مفسر صحابی یا تابعی یا امام کو نہ سوجھے ہون۔ اور کسی اسلامی کتاب تفسیر مین بیان نہوئے ہون۔

ان چہارگانہ علامات ایمان و کفر کے امتحان مین قادیانی نے ازراہ دوراندیشی ایک **قید و استثنا** بھی لگادی اور یہ بات کھولکر کہدی ہے کہ یہ علامات اکثری ہین کُلی نہین ہین اور بعض اوقات یہ علامات مومن مین پائی نہین جاتی بلکہ اسکے مقابل کافر مین پائی جاتی ہین۔ بعض بشارتین مومن کو نہین ملتی۔ کافر کو ملجاتی ہین۔ بعض واقعات آئندہ مومن پر نہین کھلتی کافر پر کھلتی ہین۔ بعض دعائین مومن کی اسوجہ سے کہ تقدیر مبرم مین انکی عدم قبولیت لکہی گئی ہے قبول نہین ہوتین کافر کی ہوجاتی ہین۔ بعض اوقات مومن پر قرآن کے عجائبات نہین کھلتے۔

یہ **قید و استثنا** اپنے اس غرض سے لگائی ہے کہ جن بے شمار اشخاص کے لیے آپ دعائین کر چکے اور ان کے عوض مین ان سے ہزار ہا روپیہ لیکر ہضم کر گئے ہین۔ چنانچہ فتح الاسلام کے صفحہ ۴۹ مین اس امر کے اقراری ہوئے ہین اور ابتک وہ لوگ مطلب کو نہین پہنچے اور آپ کی دعاون سے فائدہ نہین پایا وہ اس قاعدہ امتحان کو سنکر کہین چونک نہ پڑین اور اپنے حق مین آپ کی دعاون کے مقبول نہونے سے آپکو کافر

Marfat.com

سمجھکر واپسی روپیہ کے خواستگار نہو جائین۔ اور چارون طرف سے ویرانی نالشون کے نوٹس نہ پہنچنے لگین۔ انکا منھ اس استغنار سے بندکر دیا اور انکو یہ سمجھا دیا کہ انکی قسمت اور تقدیر مبرم مین حصول مراد مقدر نہ تھا۔ اس لیے ان کے حق مین آپ کی دعا ان کا اثر نہوا۔ یہ انکی قسمت کا قصور ہے نہ آپکی دعاؤنکا۔

ازانجملہ ایک ہمارے شہر لاہور کے معزز رئیس اور ہمارے مہربان دوست سردار بہادر رسالدار پنشنر ہین جن سے لنکے گھر مین بیٹا پیدا ہونے کے لیے دعا کی وعدہ وامید پر اب تک پانسو روپیہ یکمشت اور کئی رقمین متفرق اپنے ایک دلال (جو اہلحدیث کہلاتے اور آمین بالجہر اور رفع یدین کرتے ہین اور اس جامہ کے پردہ مین لوگون پر اعتبار جماکر انکا روپیہ کادیانی کے خزانہ مین جمع کرا چکے ہین) کے ذریعہ وصول کی ہین وازانجملہ بعض متعلقین نواب محمد ابراہیم علی خان صاحب والئے ریاست مالیرکوٹلہ ہین جنسے دعا صحت نواب صاحب کے وعدہ وامید پر اپنے پانسو روپیہ وصول کئے مگر وہ ابتک صحت یاب نہوئے۔ وازانجملہ ہمارے ایک دوست مولوی جلال الدین صاحب ساکن پیرکوٹ علاقہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ہین جو مرض نزول الماء سے نابینا ہوکر کئی بار کادیان مین ماحضر لیکر حاضر ہوئے اور ابتک اس مرض سے صحت یاب نہوئے اور اگر وہ کسی ڈاکٹر کے پاس جاکر اپریشن کراتے تو غالباً اچھے ہو جاتے۔

اس قاعدہ سے کادیانی نے اپنے اور اپنے مخالفین کے ایمان کے آزمائش کی یہ تجویز کی ہے کہ لاہور مین ایک بڑی انجمن (جنرل کمیٹی) قائم ہو جسکے ممبر کادیانی کے مخالفین بھی ہو سکتے ہین اگر وہ درخواست کرین۔ ورنہ صرف کادیانی کے حواریین وموافقین کافی ہین۔ اور اس کمیٹی کے برانچ (شاخین) دور دراز ملکون (مثلاً مدراس۔ بمبئی۔ کلکتہ وغیرہ) مین مقرر ہون وہ کمیٹی یا کمیٹیان دفتر در جسٹر بنا دین۔ اس دفتر مین کادیانی اور اسکے مخالف مولوی اپنی اپنی تحریرات متضمنہ بشارات

و پیشین گوئیہای متعلقہ واقعات باثبات شہادات جا کس اہل اسلام ایک سال کے عرصہ تک بھیجتی رہین۔ اور کمیٹی ان تحریرات کے مطالب کو اپنے رجسٹرون مین درج کرکے ان تحریرات کی رسیدین باثبات دستخط تمام ممبران یا کم سے کم پانچ اشخاص کے فریقین کو دیتے رہے اور ان تحریرات کے نتیجہ کے ظہور پر اسکو اپنے رجسٹرون مین درج کرے اور اسپر جملہ ممبران یا پانچ ممبر اپنے دستخط ثبت کیا کرین۔ ایک سال کے بعد وہ کمیٹی فریقین کے سامنے انکی بشارات اور پیشنگوئیون کے نتائج کا موازنہ و مقابلہ کرے۔ پس جس فریق کیجانب کثرت ہو یعنے اسکی بشارتین اور پیشین گوئیان فریق مقابل کی نسبت زیادہ سچ نکلین اسکو مومن کامل تصور کیا جائے۔

وہی کمیٹی یا (کمیٹیان) اہل حاجات مختلف مذاہب اور مختلف مصائب مین مبتلا (مثلاً کوہڑی - اندھے - لنگڑے - یا کسی سخت سزا عبور دریا شور یا پھانسی کا حکم یافتہ یا اپنے پیارے مفقود الخبر کے غم زدہ یا لاولد ہونے کی مصیبت مین مبتلا) لوگون کو اشتہارات کے ذریعہ سے (جنکو آپکے مخلص حواری میان غلام قادر صاحب ایڈیٹر ڈاک پنجاب گزٹ سیالکوٹ مفت چھاپ دینگے) طلب کرکے اکٹھا کرین (یہان دو باتین آپ بیان کرنا بھول گئے) اول۔ یہ کہ اگر اشتہار و اذن عام کو دیکھکر ہزارون کوہڑی جمع ہونے کو تیار ہو جاوینگے۔ تو انکی سکونت کے لیے کوہڑیخانہ لاہور مین بمیو ہاسپٹل کے قریب یا اور کہین بنوانا پڑیگا یا خود کمیٹی کو قصبہ ترنتارن ضلع امرتسر پنجاب مین جہان کوہڑی بکثرت رہتے ہین جا کر ایک مدت تک کوہڑیون کے ساتھ رہنا ہوگا۔

امر دوم۔ یہ کہ ان کوہڑیون کا اگر وہ لاہور مین جمع ہونا چاہینگے خرچ خوراک کون دیگا۔ کیا دہی میان غلام قادر یا ان کے ہم زلف آپکے پہلے اور بڑے حواری حکیم نور الدین جنکے ہاتھ مین خزانہ ریاست جمون کا ایک حصہ ہے یا یہ خرچ ان بیچارے

مولویوں پر جو کادیانی کے مخالف ہیں ڈالا جائیگا۔ شاید ان دونو امر کی نسبت آپکو کچھ الہام نہیں ہوا۔ قافیہ الہام تنگ ہوگیا تھا۔ نہ ہی انکے بیان سے تعرض نہیں کیا) اور ان سب اہل مصائب کی درخواستیں لیکر ایک صندوق میں (اس صندوق کی نسبت بھی الہامی بیان نہیں ہوا کہ وہ کراماتی صندوق (تابوت سکینہ) ہوگا۔ یا معمولی۔ دیسی یا ولایتی لکڑی کا یا لوہے کا اور اسکا خرچ اگر ولایتی لوہے کا ہو کسپر پڑیگا۔ شاید اسکا خرچ آپکے تیسرے حواری میاں عبد الکریم سیالکوٹی اپنے ذمہ لینگے۔ کیونکہ انکو اس صندوق سے خصوصیت کے ساتھ ذاتی جسمانی فائدہ پہنچنے کی توقع ہوسکتی ہے) جمع کرلی ہے۔ اور ان سب کے نام بقید ولدیت و سکونت و پیشہ و مذہب و نوع مصیبت کمیٹی اپنے رجسٹروں میں درج کرے اور ایک مہینہ کے یا جسقدر مدت کو یہ کمیٹی مناسب سمجھے درخواست کنندگان اہل مصائب کی دو فہرستیں بنادے۔ اور انکو قرعہ اندازی کے ذریعہ سے کادیانی اور اسکے مخالف مولویوں میں تقسیم کردے۔ جس فریق کے حصہ میں جس فرد کے اہل مصائب آویں روز تقسیم سے ایک سال تک وہ فریق ان کے حق میں دعا کرتا رہے۔ پھر جس فریق کی دعا سے کثرت سے لوگ اچھے ہوں وہ فریق مومن کامل تصور کیا جائے۔

اسی کمیٹی کے سامنے کادیانی اور مخالف مولوی قرآن شریف کے ایسے عجائبات معانی بیان کریں جو پہلے کسی کتاب تفسیر میں بیان نہوں یعنے پہلے کسی مسلمان کو نہ سوجھے ہوں۔ پس جس فریق کے بیان کردہ معارف کمیٹی کے جلسہ میں صحیح و خالی از تکلف ثابت ہوں وہ مومن کامل اور صاحب علم لدنی سمجھا جائے۔

اس امتحان میں مقابلہ کی وجہ کادیانی نے یہ بتائی ہے کہ اگر وہ یکطرفہ نشان دکھائیگا تو اسکے مخالف مولویوں کو اعتبار نہ آئیگا۔ اور عام لوگ چونکہ مولویوں کی تابع ہوئے ہیں لہذا وہ بھی ان نشانوں کو نہ مانینگے۔ پھر کہا ہے کہ ہاں اگر مولوی لوگ وعدہ دیں کہ ہم

کادیانی کا یہ طرفہ نشان دیکھکر اسکو مسلمان مان لینگے تو یہ طرفہ نشان دکھانیکو وہ آج حاضر ہین اس فیصلہ کے دنبالہ مین کادیانی نے علمی مباحثہ کیطرف بھی اپنے مخالفین کو بلایا اور یہ کہا ہے کہ میرے مخالف میرے دعوے وفات مسیح مین مجھسے بحث نہ کر سکے اور اس بحث کو ناجائز شروط پیش کرکے ٹلا چکے تو مین نے یہ آسمانی گولہ چلایا ہے وہ اب بھی لاہور مین اگر مجھسے بحث کرین تو مین بحث کے لیے بھی حاضر ہون۔ اور اسکے حواری اسپر یہ حاشیہ چڑھاتے پھرتے ہین کہ حضرت کادیانی صرف اسی وجہ سے لاہور مین آئے ہین کہ وہ مولوی ابو سعید محمد حسین سے انکے بٹالہ چلے جانے سے پہلے بحث کرین۔ حضرت کادیانی کو انکے بٹالہ چلے جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو آپ ابھی لاہور مین نہ آتے۔ کئی ضروریات انکو اس سفر سے مانع تھی۔ انکو ملتوی کرکے وہ لاہور مین اس غرض مباحثہ سے آئے ہین۔

اس دنبالہ کے آخر مین آپنے یہ بھی دعوی کیا ہے کہ دعوی وفات مسیح مین قرآن اور حدیث آپ کے ساتھ ہے۔ قرآن مین یہ کہین نہین لکھا کہ آنے والا مسیح حقیقی طور پر صلیب توڑے گا اور قتل خنازیر کا حکم دیگا اور اسلامی حکم جزیہ کو منسوخ کرے گا اور کتاب صحیح بخاری مین یہ نہین لکھا کہ آنے والا مسیح ناصری نبی اسرائیلی ہوگا بلکہ اسمین یہ لکھا ہے کہ وہ تم مین سے اور تمہارا ایک امام ہوگا۔ اور لکھا ہے کہ حضرت مسیح وفات پا چکے ہین۔ یہہ آپکے فیصلہ اور اسکے حواشی اور دنبالہ کا **خلاصہ** ہے اب اسمین ترمیم اور بجاے اسکے فیصلہ کی آسان تجویز بالتقدیم پیش کی جاتی ہے۔ پس واضح ہو کہ یہ فیصلہ بوجوہ ذیل لائق نسخ و ترمیم ہے۔

وجہ اول یہ کہ قرآن مجید نے امتحان ایمان طریق یہ نہین بتایا کہ مدعی ایمان کو ان چارگانہ علامتون سے آزمایا جائے۔ انمین اسکا نمبر کم رہے تو اسکو کافر تصدیق کیا جائے۔ بلکہ امتحان ایمان کے لیئے آسمانی فیصلہ یہ ہے کہ آسمانی قرآن اور آسمانی وحی

Marfat.com

نفی حدیث نبوی پر مدعی ایمان کے اقوال و عقائد کو عرض کیا جائے پس اگر وہ اقوال وعقائد قرآن و حدیث کے مطابق ہوں تو اسکو مومن تصور کیا جائے ورنہ کافر تفسیر سورہ ممتحنہ میں ارشاد ہے تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آویں تو

يا ايها الذين امنوا اذا جاءكم المؤمنات مهاجرات فامتحنوهن الله اعلم بايمانهن فان علمتموهن مؤمنات فلا ترجعوهن الى الكفار لاهن حل لهم ولا هم يحلون لهن واتوهم ما انفقوا* يا ايها النبي اذا جاءك المؤمنات يبايعنك على ان لا يشركن بالله شيئا ولا يسرقن ولا يزنين ولا يقتلن اولادهن ولا ياتين ببهتان يفترينه بين ايديهن وارجلهن ولا يعصينك في معروف فبايعهن الاية (ممتحنه ع ۲)

ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته ان رسول الله كان يمتحن من هاجر اليه من المؤمنات بهذه الاية بقول الله يا ايها النبي اذا جاءك المؤمنات يبايعنك الى قوله غفور رحيم قالت عائشة فمن اقر بهذا الشرط

(اونکے ایمان) کا امتحان کرو خدا تعالے کو انکے ایمان کا خوب علم ہے تم اون کو مومن جانو تو انکو کافروں کیطرف مت پھیرو وہ انکے لیے حلال نہیں اور نہ وہ انکے لیے حلال ہیں اور اون (کافروں) کو (اپنا) روپیہ جو انہوں نے (مہر) دیا تھا۔

اور ارشاد ہے کہ اے نبی جب [illegible] مومن عورتیں [illegible] بیعت کرنے کو [illegible]

اور صحیح بخاری میں عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرنے والی عورتوں کا امتحان ایمان خدا تعالے کے اس قول سے جس میں شرک وغیرہ گناہ کرنے کا اقرار لیا گیا ہے کرتے پھر جو عورت اقرار کرتی اسکو فرماتے کہ میں نے تجھ سے بیعت لی

من المؤمنات قال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم قد بایعتك كلاما (صحیح بخاری ص۲۶)

اختلف فيما كان يمتحنهن به فقيل كان يستحلفهن بالله ما خرجن من بغض زوج ولا رغبة من أرض الی أرض ولا لالتماس دنيا بل حبا لله ولرسوله ورغبة في دينه فاذا حلفت كذلك اعطى النبي صلى الله عليه وسلم زوجها مهرها وما انفق عليها ولم يردها اليه وقيل الامتحان هو ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فاذا علموا ان ذلك حق منهن لم يرجعن الى الكفار واعطي بعلها في الكفار الذين عقد لهم رسول الله صلعم صداقها الذي اصدقها واحلهن للمؤمنين اذا اتوهن اجورهن قال ابن عباس وقيل ما كان الامتحان الا بان يتلو عليهن رسول الله صلعم الاية وهي يا ايها النبي اذا جاءك المؤمنات الى آخرها- (فتح البيان ص۲۹۵ ج ۹)

تفسیر فتح البیان وغیرہ میں لکھا ہے کہ اس امتحان کی تفسیر میں بعض علما کا یہ قول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان مہاجرہ عورتوں کو قسم دیکر پوچھتے کہ وہ خاوند سے ناخوش ہوکر اور ہر ایک جگہ سے دوسری جگہ کو پسند کرکے تو نہیں آئیں بلکہ محض خدا رسول کی محبت اور دین اسلام میں رغبت کے لیے آئیں ہیں- جب وہ یہ قسم کہا لیتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو کافر شوہروں کیطرف نہ پھیرتے اور ان کے مہر انکو واپس دیتے- اور بعض کا قول یہ ہے کہ امتحان یوں ہوا تھا کہ وہ کلمہ شہادت پڑھتیں جب اس کلمہ سے معلوم ہوتا کہ وہ مسلمان ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو واپس نہ کرتے بلکہ انکے مہر واپس کردیتے-

بعض کا یہ قول ہے کہ امتحان صرف اسطرح ہوا تھا کہ آپ ان کے سامنے وہ آیت قرآن جس میں شرک وغیرہ گناہ نہ کرنے کا اقرار ہے پڑھ دیتے-

یہ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور

علماء امت محمدیہ بالاتفاق ناطق ہیں۔ کہ امتحان ایمان کے لیے آسمانی اور قرآنی فیصلہ وہی ہے جو اوپر بیان ہوا ہے۔ کہ مدعی ایمان کے اقوال و اعتقادات کو قرآن و حدیث پر عرض کیا جائے۔ نہ یہ کہ علامات چہار گانہ مجوزہ کادیانی سے اسکو آزمایا جائے کادیانی نے علامات مذکورہ سے امتحان کرنے کو قرآنی فیصلہ قرار دینے مین نہ صرف انصاف کا خلاف کیا بلکہ خدا اور قرآن پر صریح افترا کیا ہے قرآن مین اسکی تجویز کا کہین نام و نشان نہین ہے۔

اب کادیانی کے اس افترا سے تائب ہو۔ اور امتحان و ایمان کا محک ومعیار قرآن و حدیث سید الابرار کو تسلیم کر کے قرآن و حدیث سے اپنا مسلمان ہونا ثابت کرے۔ ہر چند کادیانی نے زبان سے کلمہ شہادت پڑھتا اور منہ سے یہ بھی اقرار کرتا ہے کہ قرآن و حدیث مین جو امور ایمان قرار دیے گئے ہین مین انکو مانتا ہون۔ ولیکن چونکہ اسکی تصنیفات مین اس اقرار کے مخالف صریح انکار پایا جاتا ہے لہذا اسکا صرف کلمہ شہادت پڑھنا اور زبان سے امور ایمان کو تسلیم کرنا لائق اعتبار نہین۔ اور یہ اس تسلیم و اقرار کی مانند ہے۔ جو منافقین زمانہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے وقوع مین آیا اور قرآن مجید نے اسکو صحیح و معتبر نہین سمجھا چنانچہ آیت منقولہ حاشیہ

> اذا جاءك المنفقون قالوا نشهد انك لرسول الله والله يعلم انك لرسوله والله يشهد ان المنفقين لكذبون

مین بیان ہوا ہے کہ جب منافق پاس (اے رسول مقبول) آتے ہین تو یہ کہتے ہین ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ خدا کے رسول ہین۔ یہ بات خدا تعالے بھی جانتا ہے (مگر) خدا گواہی دیتا ہے کہ منافق (اس گواہی دینے مین) جھوٹے ہین وہ جو کہتے ہین دل سے نہین کہتے۔

بنا بر علیہ کادیانی کو لازم ہے کہ اگر اسکا یہ اقرار اور کلمہ پڑھنا دل سے ہے تو وہ اپنے اس انکار سے رجوع مشتہر کرے اور ان کتابون کے (جنمین وہ انکار پایا جاتا ہے)

Marfat.com

پڑھنے سے لوگون کو روک دے۔ یا مجمع علمارمین حاضر ہوکر اس انکار کے ایسے معنے بتادے جو اس اقرار سے موافق و مطابق ہوسکین۔

وجہ دوم۔ یہ کہ صورت مجوزہ کادیانی سے ایمان کا استحان بعض اوقات اور بعض حالات مین بحکم عقل ناممکن ہے جسکے عدم امکان پر قرآن کی شہادت بھی موجود ہے۔ کیونکہ صورت مجوزہ کادیانی سے آسمانی نشان کے ظاہر ہونے مین کادیانی نے بعض اوقات و حالات کی استثنار لگادی اور یہ بات بتصریح کہدی ہے کہ بعض اوقات مومن کو اشارت نہین ملتین اور اسپر واقعات آیندہ اور معارف قرآنی نہین کھلتے اور دعار کی نسبت تو اس نے یہانتک کہدیا ہے کہ جو تقدیر حقیقی اور واقعی طور پر مبرم ہو وہ مومن کامل کی دعاؤن سے ہرگز نہین بدلتی۔ اگرچہ مومن کامل نبی یا رسول کا رتبہ رکھتا ہو" اور اس استثنار سے حالت مقابلہ کی استثنار کہین ثابت نہین۔ یعنے یہ بات قرآن و حدیث مین کہین نہ آئی کہ اگر مومن کامل کسی کافر یا مومن ناقص کے مقابلہ مین آسمانی نشان دکھانا چاہیگا تو اس حالت و صورت مین نشان دکھانے کا قاعدہ کلیہ اور دائمی رہیگا۔ اور اس استثنار کا جسکو بعض حالات مین کادیانی نے تسلیم و تجویز کیا ہے اسمین دخل نہوگا۔ بلکہ قرآن مجید سے اسکا خلاف ثابت ہے۔ اور بعض اوقات عین مقابلہ کی حالت مین نشان دکھلانے سے انکار ثابت ہوا ہے اگرچہ اکثر اوقات مقابلہ کے وقت نشان دکھانا ہی قرآن سے ثابت ہے۔ مقابلہ کیحالت مین نشان دکھانے کی تمثیلات کی نقل تفصیلی اسمقام مین ضروری نہین ہے۔ کیونکہ فریقین کو اسپر اتفاق ہے۔ اور وہ تمثیلات شہرہ آفاق ہین یعنے مشرکین مکہ کے مقابلہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چاند کو دو ٹکڑے کر دکھانا اور بدر کی لڑائی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے فرشتون کا نازل ہونا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کف دست مٹی اور سنگریزہ پھینکنے سے

Marfat.com

تمام منکرین کی آنکھوں اور منہوں کا خاک اور کنکر دے نہیں پر ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔

اس مقام میں ایک ایسی مثال کی تفصیل کی بیانی ہے جس میں آنحضرت صلعم کا منکرین کے مقابلہ کے لیے آسمانی نشان چاہنا اور اسپر نشان دکھانے سے انکار پایا جانا ثابت ہے۔ سورہ انعام میں ارشاد ہے۔ کہ اگر تجھ پر (اے رسول

وان كان كبر عليك اعراضهم فان استطعت ان تبتغي نفقا في الارض او سلما في السماء فتاتيهم باية ولو شاء الله لجمعهم على الهدى فلا تكونن من الجاهلين (سورہ انعام ع۴)

مقبول) منکرین مکہ کا (اسلام سے منہ) پھیرنا ناگوار ہو تو اگر تجھ سے ہو سکے زمین میں سرنگ نکال کر یا آسمان میں سیڑھی لگا کر کوئی نشان (جو وہ چاہیں) لا دکھانے کی طاقت ہے تو انکو نشان لا دے۔ خدا تعالے چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر اکٹھا کر دیتا۔ تو اس حرص یا سوال سے نادان نہ ہو جائیو۔

تفسیر معالم میں لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کو اپنی قوم کے مومن ہو جانے کی کمال حرص

وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحرص على ايمان قومه اشد الحرص وكانوا اذا سألوا آية احب ان يريهم الله تعالى ذلك طمعا في ايمانهم فقال الله عز وجل فان استطعت الاية (معالم ص۳۰۸)

تھی وہ جب کوئی نشانی مانگتے تو آپ خدا تعالے سے چاہتے کہ وہ نشان دکھا دے اس طمع سے کہ وہ مومن ہو جائیں جس پر یہ آیت نازل ہوئی یا ارشاد فرمایا۔

من الجاهلين بالحرص على ما لا يكون (بیضاوی ص۲۵۳)

بیضاوی میں آخر آیۃ کی تفسیر میں لکھا ہے جو امر نہواسکی حرص سے نادان نہو۔

اس قسم کی آیات قرآن مجید میں اور بھی ہیں جنمیں مقابلہ کیمالت میں انبیاء

Marfat.com

سابقین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان دکھانے سے انکار کرنا پایا جاتا ہے
کادیانی نے جو مقابلہ کیحالت مین نشان ظاہر ہونے کو ضروری اور لازمی
قرار دیا اور اوسکو اپنے استثنار سے مستثنیٰ کردیا ہے تو اسپر سنے دو آیات
قرآن سے تمسک کیا ہے ایک وہ آیت جسکا اسنے یہ ترجمہ کیا ہے [1] "اے
مومنو مقابلہ سے ہمت نہ ہارو اور کچہ اندیشہ مت کرو اور انجام کار غلبہ تمہین کا ہے
اگر واقعی طور پر مومن ہوئے"
دوسری [2] وہ آیۃ جسکا ترجمہ اسنے باین الفاظ کیا ہے کہ "خدا تعالی ہرگز کافرون کو مومنون
پر راہ نہین دیگا" مگر سچ یہ ہے اسنے مسلمانون کو دہوکہ دیا ہے اور آیات کا مطلب
غلط بتایا ہے۔ ان آیات مین ہر وقت اور عام حالات مین مسلمانون کو
کافرون پر ظاہری اور دم نقد غلبہ دینے کا وعدہ نہین دیا گیا۔ بلکہ پہلی آیت مین تو
ایک خاص موقع جنگ اُحد کے بعد جنگ بدر صغرے کی تیاری پر یہ وعدہ دیا گیا تہا۔
چنانچہ پہلی آیۃ کی تفسیر مین معالم مین لکہا ہے کہ اس آیت کا نزول جنگ احد کے بعد
ہوا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ابوسفیان کے مقابلہ کا انکے زخمی ہوجانے کے بعد حکم دیا تہا اور وہ حکم انپر گران گذرا تہا تب خدا تعالے نے اس آیۃ کو اوتارا۔

نزلت هذه الآية بعد احدٍ حين امر النبي صلى الله عليه وسلم اصحابه لطلب القوم بعد ما اصابهم الجرح فاشتد ذالك على المسلمين فانزل هذه الآية (معالم)

اور دوسری آیت مین نہ تو خاص کرکے آسمانی نشان دکھانے سے غلبہ کا وعدہ
دیا گیا ہے اور نہ ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مین مسلمانون پر کافرون کو راہ دینے
کا وعدہ ہے اسی عدم عموم حالات کیوجہ سے اس آیت کی تفسیر مین صحابہ کا اختلاف
رہا ہے۔ حضرت علی مرتضی نے فرمایا ہے کہ

قال علي في الآخرة وقال عكرمة

[1] وہ آیۃ یہ ہے ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين۔
[2] وہ یہ ہے ولن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلا۔

Marfat.com

عن ابن عباس رض ای حجۃ وقیل ظهورا علی اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم (معالم صفحہ ۵۹)	آخرت مین خدا کافرون کو مومنون پر راہ نہ دیگا۔ حضرت ابن عباس رض نے کہا ہے کافر دلائل سے (جو اکثر آسمانی نشان

کے سوا بھی ہوتے ہین۔) مسلمانون پر غالب نہ آئین گے۔ بعض کا قول ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر غالب نہونگے۔ یہ تفسیر معالم کا بیان ہے۔ ایسا ہی بیضاوی مین لکھا ہے اور اسمین تخصیص آخرت پر آیہ کے سیاق کو دلیل سمجھ کر کہا ہے

فاللہ یحکم بینکم یوم القیمۃ ولن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا[1] حینئذٍ[ii] اور ان آیات سے کسی مسلمان سلف یا خلف نے یہ نہین سمجھا۔ کہ انمین مومنون کو کافرون پر ہر حالت اور ہر وقت مین غلبہ دینے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اور واقعہ اور مشاہدہ کی شہادت بھی اس کے برخلاف ہے۔ ہم صاف دیکھتے ہین کہ بارہا مسلمانونکا کافرونسے مقابلہ ہوا۔ اور بظاہر کافرون نے غلبہ پایا عام مسلمانون کا ذکر ہے خاص انبیا پر بعض کافرون نے غلبہ پایا اور انکو شہید کیا۔ دیکھو قرآن مین وقتلہم الانبیاء بغیر حق کادیانی سنے بھی دل سے ان آیات کا یہ مطلب نہین سمجھتا جو یہان بیان کرتا ہے۔ وہ خود یہ مطلب سمجھتا ہے تو کیون دلیری کے ساتھہ بلا حراست پلیس و حفاظت حوارین کبھی میدان مین نہین نکلتا۔

دہلی مین چاندنی چوک کے جلسہ عام اہل اسلام مین نہ آیا۔ اور اپنے صاف اور صریح الفاظ کے ساتھ یہ عذر لکھہ بھیجا کہ اُس جوش کی حالت مین کسی مفسدہ کا اندیشہ ہے۔ ابھی ایک شخص مجھکو کہہ گیا ہے کہ مین محض خیر خواہی کے رو سے لکھتا ہون کہ عوام کی نیت فساد پر ہے۔ لہذا یہہ تجویز قرار پائی ہے کہ میرے دوست مولوی[2] غلام قادر صاحب

[2] غلام قادر کو آپ مولوی نہ کہین تو وہ آپکو حضرت اقدس کسطرح کہین۔ ؎
من ترا حاجی بگویم تو مرا

[1] ترجمہ۔ پس خدا تعالے تم مین قیامت کے دن فیصلہ کریگا اور خدا تعالے کافرون کو مومنو پر اس دن راہ نہ دیگا۔

Marfat.com

ڈپٹی کمشنر کے پاس جاکر آپ کی تحریر ذمہ داری سے اطلاع دیدیں۔ اور یہ بھی التجا و درخواست کریں کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اپنی طرف سے امن قائم کرنے کے لیے کچھ مدد کریں بعد اطلاع ڈپٹی کمشنر آپکو اطلاع دیجاویگی۔"

اور آپ نے اشتہار ۱۷۔ اکتوبر میں یہ مشتہر کیا ہے کہ عوام کے مفسدانہ حملوں نے جو ایک ناگہانی طور پر کر گئے اسدن مجھے حاضر ہونے سے روک دیا صدہا لوگ اس بات کے گواہ ہیں۔ کہ اس جلسہ کے عین وقت پر مفسد لوگوں کا اس قدر ہجوم میرے مکان پر ہو گیا کہ میں کئی وحشیانہ حرکت دیکھکر اوپر کے زنانہ مکان میں چلا گیا۔ آخر وہ اسطرف آئے اور گھر کے کواڑ توڑنے لگے۔ اور یہانتک نوبت پہنچی کہ بعض آدمی زنانہ مکان میں گھس آئے"۔

ایسا ہی آپنے تقریر مطبوعہ ۲۳۔ اکتوبر میں اور آپکے حواری میاں غلام قادر نے سیالکوٹ گزٹ ۱۴۔ نومبر میں مشتہر کیا ہے۔ اس واقعہ کے بعد جتنے دن آپ دہلی میں رہے اپنے گھر پر پولیس کا پہرہ رکھوایا۔ اور جسدن دہلی سے کوچ کیا رات کے تین بجے ریلوے سٹیشن کا رستہ لیا۔

لاہور میں آپکا قدم آیا تو یہاں بھی اردگرد حواریوں کا پہرہ رکھوایا۔ اور جسدن سے آپکے ثانی اثنین مہدی لاہوری[1] نے سر بازار آپکی خدمت کی اسدن سے تو آپنے

---

[1] یہ شخص لاہور میں ہے۔ دعوی رسالت بھی کرتا ہے مہدی ہونیکا بھی مدعی ہے۔ کلمہ یہ پڑھتا ہے۔ لا الہ الا اللہ مہدی رسول اللہ چینیانوالی مسجد کے بعض آمین کہنے والے اسکے دعویٰ کی تحقیق کر بھی درپے ہوں۔ اور بالفعل سعد اللہ کلمہ پڑھنا چھوڑدیں جیسا کہ تحقیق دعوے قادیانی کے درپے ہو کر اگلے عقائد کو خیر باد کہہ چکے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

Marfat.com

اکثر زنانخانہ بدلی (جو اسی غرض سے ساتھ رہتا ہے) خلوت اختیار کی اور بہت کم نیچے کے مکان مردانہ مین نشست فرمائی۔

پس اگر ان آیات کا وہی مطلب آپکے دل مین ہوتا جو یہان بیان کیا ہے تو یہ امر ایسے وقوع مین نہ آتا۔ ناظرین انصاف وایمان سے کہنا جس شخص کو خدا کیطرف سے مقابلہ کے وقت غلبہ کا وعدہ دیا جائے وہ خدا پر بھروسہ چھوڑ کر ڈپٹی کمشنر یا پولیس یا اور لوگون کی پناہ لیتا ہے؟ ہرگز نہین۔

اور اگر کادیانی کو یہ دعوے ہے کہ ان آیات مین ظاہری وجسمانی مقابلہ کیوقت مومنون کو غلبہ دینے کا وعدہ نہین دیا گیا۔ بلکہ باطنی اور روحانی کے مقابلہ کے وقت یہ وعدہ دیا گیا ہے۔ تو وہ اسکا ثبوت پیش کرے۔ اور نقل صحیح سے یہ بتادے کہ جس موقع پر یہ آیات نازل ہوئی نہین وہ ظاہری اور جسمانی مقابلہ کا موقع نہ تھا۔ بلکہ باطنی اور روحانی مقابلہ کا موقع تھا۔ اس بات کا کادیانی ثبوت دے تو ہم سے ایک دلیل پر سو روپیہ انعام لے۔

ہر چند آیات (اگر عمومات ہون) اپنے موقع سے مخصوص نہین ہوتین۔ مگر یہ تو ضروری اور لازمی امر ہے کہ موقع نزول کو وہ شامل ہوتی ہین۔ اور یہ امر بالاتفاق ناممکن ہے کہ وہ اپنے معانی کی نظر سے مورد نزول کو شامل نہو سکین۔ اس سے صاف ثابت ہوا کہ مقابلہ کی صورت مین ہی ہر وقت اور ہر حالت مین مومنون کو غلبہ دینے اور آسمانی نشان دکھانے کا خدا کیطرف سے وعدہ نہین دیا گیا۔ بلکہ بعض اوقات عین مقابلہ کیحالت مین نشان دکھانے سے انکار پایا گیا ہے۔ اور اس قاعدہ نشان نمائی مین جو کادیانی نے تجویز وتسلیم کی ہے اس سے حالت مقابلہ مستثنے نہین ہے۔ بنا علیہ صورت فیصلہ معجزہ کادیانی سے بعض حالات مین فیصلہ ناممکن ہے کیونکہ بحکم مستند معجزہ وسلسلہ کادیانی ممکن ہے۔ کہ مقابلہ کے وقت دونو فریق یا ایک فریق پہ ایک

Marfat.com

محدود تک (بہالِ تمام کیون نہو) کسی بشارت یا پیشینگوئی یا عجائبات قرآنی کا انکشاف
نہو اور فریقین یا کسی ایک فریق کے فرد اہل حاجات ومصائب مین ایسے لوگ آجائین
جنکے حق مین تقدیر مبرم کا قلم چل چکا ہو۔ اور انکے حق مین کسیکی دعا مقبول نہو اس حالت
مین علامات چارگانہ مجوزہ کادیانی سے فریقین یا احدالفریقین کا کافر یا مومن ہونا ثابت
نہو سکے گا۔ اور صورت مجوزہ کادیانی سے فیصلہ ممکن نہو گا۔

وجہ سوم۔ یہ کہ صورت فیصلہ مجوزہ کادیانی کا وقوع بحکم عادت بہی ناممکن ہے اور اس سے
امتحانِ ایمان کادیانی مقصود ہے۔

ان مالی مشکلات کہ کوٹہری خانہ کی تیاری کے لیے روپیہ کون دیگا اور مفلس کوڑہیونکا
خرچ روزمرہ کا اگر وہ صدہا لاہور مین جمع ہو گئے کون ذمہ دار ہو گا۔ قطع نظر ہو اور حکیم
صاحب مجنون کے خزانہ عامرہ کی نظر سے انکو آسان تصور کیا جائے تب بہی بڑی بہاری
مشکل اس تجویز کے وقوع سے مانع یہ ہے کہ کمیٹی ممتحنہ کے ممبر اگر صرف حواریان کادیانی ہون
(جو روپیہ ملنے اور دو وقتہ مفت پلاو کہانے کے طمع سے بخوشی ممبر ہو سکتے ہین) تو ان کے
امتحان اور ایمان پر فریق ثانی اور عام مسلمانون کو اعتبار نہو گا۔ اور اگر اس کمیٹی مین فریق
ثانی کے اشخاص ممبر مقرر کیے جاوین۔ تو یہ امر بخیال طوالت میعاد ایک سال کے ناممکن
الوقوع ہے۔ وہ لوگ کادیانی کو اسکی ایسی دعاوی کی نظر سے جہوٹا اور فریبی جانتے ہین اور خود آسمانی نشان دکہانے
کے مدعی نہین ہین۔ پہر وہ کس امید پر اپنے کام کاج چہوڑ کر ایک سال تک اسکی نوکری مین
لگ سکین گے۔ اسی نظر سے کادیانی نے یہ کمیٹی تجویز کی ہے۔ اور ایک سال انکی نوکری
اور حاضر باشی کی میعاد ٹہرادی ہے۔ اسکو امر کا یقین حاصل ہے کہ ایک سال کی میعاد مقرر
کرنے سے کوئی مسلمان اس کمیٹی مین شامل ہونا پسند نہ کریگا۔ اور اس قدر عرصہ تک
ناحق وبلاضرورت اپنی اوقات کا خون کرنا روا نہ رکہیگا۔

یہ یقین اسکو ان اشتہارات کے جاری کرنے سے ہو چکا ہے۔ جو سابقًا مخالفین اسلام

Marfat.com

کے مقابلہ مین ایک سال تک حاضری کی شرط پر آسمانی نشان دکھانے کے لیے اس نے جاری کئے تھے۔ اور مخالفین ان اشتہارات کیطرف ملتفت نہوئے کسینے اسکو فریبی اور دہوکہ باز سمجھا۔ کسینے دیوانہ قرار دیا۔ اور اس نے اپنے احمق اتباع پر اسکا نتیجہ یہ ظاہر کیا کہ کوئی اسکا مقابل نہوا اور میدان اسکے ہاتھ مین رہا۔ یہی نسخہ اُس نے مسلمانون سے چھچا چھوڑانے اور اپنے احمق اتباع کے سامنے انپر اپنی فتح ظاہر کرنے کے لیے استعمال کرنا چاہا ہے۔ مگر دانا ہر فرقہ کے خوب سمجھتے ہین کہ یہ اسکی فتح نہین گریز ہے۔ اور ایک ناممکن الوقوع امر کو شرط مقابلہ ٹھیرانا گریز کا ایک بہانہ ہے۔

بھلا اگر کادیانی کو کوئی یہ کہے کہ ایک سال کے عرصہ تک وہ اسکی خدمت مین حاضر رہے ایک سال کے بعد وہ اسکو خدا تعالےٰ کی ظاہری آنکھون سے زیارت کرادیگا۔ یا اسکو پَر لگا کر آسمان پر اُڑا کر پہنچا دیگا۔ تو کیا کادیانی اس امید پر ایک سال تک اسکی خدمت مین رہنا منظور کرے گا۔؟ نہین ہرگز نہین۔ پھر وہ مسلمانون کو (جو اس کو محض فریبی سمجھتے ہین اور اس سے صدور خوارق و کرامات کو ویسا ہی محال جانتے ہین) کیون ایسی بات کہتا ہے؟ ہان وہ میعاد نشان نمائی ہفتہ یا دو ہفتہ کردے تو مسلمان نہ اس امید پر کہ وہ نشان دکھا سکتا ہے۔ بلکہ صرف اس خیال سے کہ وہ جھوٹا ہے خدا اوسکو جھوٹا کریگا۔ اور عام لوگون پر اسکا فریب ظاہر کردیگا۔ اس قلیل مدت تک اپنی اوقات کو صرف کرسکتے ہین۔ سال بھر تک تو وہ اپنی اوقات کو اسکی تکذیب کے لیے صرف کرنا کوہ کندن و گیاہ برآوردن" کا مصداق سمجھتے ہین۔ اور اس سے آسان تدبیر تقریر و تحریر کے ذریعہ سے اسکا جھوٹا اور فریبی ہونا ظاہر کرسکتے ہین۔ لہٰذا میعاد ایک سال کے لیے انکا اس کیٹی کا ممبر ہونا ناممکن الوقوع ہے۔

وجہ چہارم۔ یہ کہ صورت مجوزہ کادیانی سے فیصلہ وقوع مین آبھی جاوے تو وہ مشتبہ رہتا ہے۔ کیونکہ بعض علامات جنکو کادیانی آسمانی قرار دیتا ہے آسمانی

نہین بلکہ شیطانی یا انسانی ہونے کا احتمال رکھتی ہین۔

وہ کشف واقعات آیندہ ہے جو بذریعہ علم نجوم ورمل وجفر اور حدس صائب اور قیافہ شناسی اور پولیٹکس بھی ہو جاتا ہے اور اس قسم کے واقعات کو بطور پیشینگوئی نجومی رملی و پولیٹشن اشخاص اکثر بتاتے ہین اور وہ اخبارون مین مشتہر ہوتے رہتے ہین اور واقعی بھی نکلتے ہین۔ پس اگر کادیانی (جو علم نجوم مین دخل رکھتا ہے (چنانچہ اسکی عبارات نقل شدہ ہیچ مرام منقولہ فتوے تکفیر کادیانی سے ظاہر ہوتا ہے) اور پولیٹشن اور قیافہ شناس تو ہے ہی) ان علماء اسلام کو مقابلہ مین (جو رمل و نجوم کا علم نہین رکھتے اور کادیانی سے بڑھ کر قیافہ شناس اور پولیٹشن بھی نہین ہین) کچھ واقعات آیندہ بتادے جنکی وہ مثل کادیانی نہ بتا سکین تو اس سے ان واقعات کے بیان کا آسمانی نشان ہونا کیونکر یقینی ہو سکتا ہے۔

وجہ چہارم یہ ہے کہ بعض الہامات جنکو کادیانی یقیناً آسمانی نہین بلکہ شیطانی ہین جنکی نظر سے اس سلسلہ کو یقیناً شیطانی کہہ سکتے ہین۔ وہ آیات قرآن مین اسکی وہ تحریف معنوی ہین جنکو وہ معارف قرآنی کہتا ہے (جیسے کادیانی کے نزدیک لیلۃ القدر سے رات مراد نہ ہونا بلکہ ایک ظلمانی زمانہ جسکی ظلمت حد کمال تک پہنچ چکی ہو مراد ہونا۔ اور[2] سجود آدم سے سجدہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کی طرف ملائکہ کا سجدہ مراد نہ ہونا بلکہ انسان کامل کی خدمت اور اطاعت مراد ہونا۔ اور[3] حضرت عیسیٰ کے احیاء موتے وشفاء مرضیٰ سے روحانی مردون اور مریضون کو ہدایت کرنا۔ یا عمل مسمریزم کے ذریعہ سے اپنا خیالی اثر حیات وصحت انپر ڈالنا اور خلق طیور سے کل وار کھلونے بنانا مراد ہونا وغیرہ وغیرہ) اور مسلمان ایسی معانی کے بیان کو تحریف وکفر والحاد وزندقہ وباطنیت سمجھتے ہین اور اسپر وہ یہ دلیل پیش کرتے ہین کہ یہ معانی ظاہر نصوص کے (جو باتفاق اہل اسلام واجب الاعتقاد ہین) مخالف ہین۔ اور مخالف اصطلاحین صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین واکابر محدثین کے

Marfat.com

مروی و ماثور نہین - اس امر کا تو کادیانی خود فخر کے ساتھ مدعی ہے. اور کہتا ہے کہ وہ معانی کسی کتاب تفسیر مین موجود نہونگے - لہذا وہ تحریفات بحکم حدیث من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد" (یعنے جو شخص ہمارے دین مین ایسی بات نکالے جو اسمین نہو - (یعنے قرون ثلثہ مین جنکی بہتری کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت دی ہے پائی نہ جاوے) وہ مردود ہے) مسلمانون کے نزدیک لائق رد ہین پہر وہ ان تحریفات کو آسمانی نشان کیونکر مان لین اور اسمین کادیانی کا مقابلہ کسطرح کرین - کادیانی کے مقابلہ مین وہ تہوڑی دیر کے لیے بہی کافر نہین بن سکتے *

وجہ ششم یہ کہ صورت فیصلہ مجوزہ کادیانی نہایت طوالت اور مہلت طلب ہے ایک عرصہ انعقاد و تقرری کمیٹی لئے مختلف ملکون کے لیے چاہیے - اور بعد انعقاد کمیٹی ہا اور شروع کارروائی پہر ایک سال انتظار نتایج دعاون اور پیشین گویون کے لیئے چاہیے - حالانکہ یہ کئی سالون کی راہ ایک دن یا چند دنون مین باسانی طے ہوسکتی ہے - جسکی صورت یہ ہے کہ وہی کمیٹی جو آیندہ دعاون اور پیشین گویون کے نتایج اور قرآنی معارف کا امتحان کرکے کادیانی کو پاس کریگی - کادیانی کی گذشتہ دعاون اور پیشین گویون کے نتایج اور اسکے بیان کردہ قرآنی معارف کا امتحان لے - اس کمیٹی مین کادیانی کے مخالف مولوی بہی شامل ہو سکتے ہین - کیونکہ یہ صرف چند دنون کا کام ہے . اور اسمین انکو بنظر کاذب اور مفتری ہونے کادیانی کے اور کذب ہونے انکی پیشینگویون کے اور کفر و الحاد ہونے اس کے بیان کردہ معارف کی اپنی کامیابی کی کامل امید ہے -

اس کمیٹی کے ممبر فریقین سے مساوی منتخب ہون [illegible] اور [illegible] پریسیڈنٹ ایک نیوٹرل (ثالث غیر طرفدار) ہو - یہ کمیٹی کادیانی کی [illegible] دعاون اور [illegible] نتایج [illegible] کو درست [illegible] صحیح اور آسمانی [illegible]

---

* وہ اس [illegible] جیسے جبر [illegible] کے لیے [illegible]

کامل تصور کیا جائے ورنہ کافر دروغ گو۔

پچھلی دعا والون مین شاید ان لوگون کے نام بھی پیش ہون جنکا ہزارہا روپیہ کادیانی صاحب کھا کر ہضم کر چکے ہین اور انکے کام نہین ہوئے اور انکی نسبت شاید وہ یہ عذر پیش کرین کہ انکے حق مین تقدیر مبرم چل چکی تھی۔ اس سبب وہ کامیاب نہوئے لہذا انکی جگہ چند نئے اہل حاجات (جنمین بعض کادیانی کے اتباع سے اعرج۔ (لنگڑے) اعور (کانے) اور احول (کج نگاہ) بھی شامل ہونگے) پیش کیے جائین گے۔ انکی نسبت پہلے کادیانی صاحب الہام کی دوربین لگا کر لوح محفوظ یا عرش معلی یا علیین سے یہ دیکھ لین کہ وہ تقدیر مبرم والے تو نہین وہ ایسے نکلین تو انکی جگہ اور لوگون کو منتخب کرے جو تقدیر مبرم کی لپیٹ مین نہ آئے ہون۔ اور پھر انکے حق مین دعا کرکے ایک یا دو ہفتہ مین اسکا اثر دکھاوے۔ اور اس کمیٹی سے اور اپنے تمام مخالفین سے اپنی مسلمان ہونے کا سارٹیفکٹ حاصل کرے۔

ہم سب[۱] مخالفین کادیانی اسکو وعدہ دیتے ہین کہ اگر وہ غلبہ رائے کمیٹی سے اس امتحان مین پاس ہو گیا تو ہم یہ سمجھینگے کہ وہ در حقیقت مدعی نبوت نہین ہے (گو اسکے الفاظ[۲] سے یہ دعوے قطعاً ثابت ہے) اور اس نظر سے وہ کافر نہین۔ کیونکہ ہم لوگون اہل سنت کا اصول و اعتقاد ہے کہ متنبی (جھوٹے مدعی نبوت) کے ہاتھ پر خوارق و کرامات کا ظاہر ہونا ممکن نہین ہے چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۷ جلد ۷ صفحہ ۲۱۷ مین اسکی تشریح ہو چکی ہے۔

---

[۱] اس امر کو ہمنے آپکے اور مخالف علما کے پاس ذکر کیا تو انہون نے منظور کیا۔ اب اس امر کو منظور کر لینگے تو انکی دستخطی تحریرین آپکے پاس بھیجی جائینگی انشا اللہ تعالی۔

[۲] اسصورت مین ان الفاظ کی نسبت یہ خیال کیا جائیگا کہ وہ الفاظ اس نے نادانی اور سادہ لوحی سے جیسا کہ وہ اپنے فیصلہ ۲ فروری ۱۸۹۲ء مین مقر ہوا ہے بولے ہین۔ نہ عمداً اور ارادہ معانی حقیقیہ سے۔

ومعہذا اگر قادیانی سے آسمانی نشانوں اور کرامتوں کا ظہور ہوا تو سمجھا جائیگا کہ وہ درحقیقت مدعی نبوت نہیں۔ صرف نادانی اور سادگی سے ایسے الفاظ جنسے دعوے نبوت ثابت ہے اسکی قلم سے نکل گئی ہے۔ ہمارے اس وعدہ و تسلیم سے قادیانی کے یہ دونو عذر کہ (۱) بعض اوقات تقدیر مبرم نشان دکھانے سے مانع ہوتی ہے۔ اور (۲) یکطرفہ نشان دکھایا جائے تو مخالف مولوی اسکو نہ مانینگے۔ اور انکے بہکانے سے عوام بھی اسکا اعتبار نہ کرینگے بیخ سے اٹھ گئے۔ اب تو وہ سر تسلیم جھکائے اور یکطرفہ آسمانی نشان دکھائے۔ اور ہمارا اسکی راہ ایک دن یا چند دن نہیں طے کرنا منظور کرے۔ وہ اس تسلیم کا خود اپنے فیصلے میں ہم سے طالب ہوا تھا ہم نے اسکو منظور کرلیا ہے۔ تو اب اسکو یکطرفہ نشان دکھانے سے کونسا عذر مانع ہے بس اب میدان میں آئے اور نشان دکھائے اور ہر روز کا قصہ طے کرے۔

یہ فیصلہ قادیانی کے نسخ و ترمیم کی **وجوہات** ہیں انہیں وجوہات کے ضمن میں اس فیصلہ کی جگہ جو **ہماری تجویز** یا تقویم ہمارے خیال میں تھی وہ بیان ہو چکی ہے۔ وہ تجویز وہ آسمانی صورت فیصلہ ہے جو **وجہ اول** کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔ کہ قادیانی اپنے اقوال و اعتقادات کو آسمانی وحی جلی قرآن اور آسمانی وحی خفی حدیث نبوی پر مجمع علماء میں حاضر ہوکر پیش کرے اور اپنی زبانی اقرار کلمہ شہادت اور اظہار تسلیم اسعد ایمان مندرجہ حدیث و قرآن کو اپنی کتب و تصانیف کے انکار سے مطابق کر دکھائے۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کی مجالس اور بعض اشتہارات و تحریرات میں تو یہ اقرار کرتا ہے کہ میں (۱) ملائکہ کو نفوس فلکیہ اور ارواح کواکب نہیں سمجھتا۔ (۲) انکے بذات خود زمین پر آنے سے انکاری نہیں ہوں۔ (۳) جبرائیل کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اصلی صورت میں چھ سو بازوؤں کے ساتھ آنا مانتا ہوں نہ انبیا کی خیالی صورت سے میں (۴) روح القدس روح الامین (جو انبیاء کے پاس آتا) اور کو

اندرونی صفت محبت کے نتیجہ کو قرار نہین دیتا۔ بلکہ جبرئیل فرشتہ کو سمجھتا ہون جو آسمان سے اُتر کر انبیاء کے پاس آتا تھا۔ ایک دفعہ جبرائیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اُس کے کئی سو پر تھے (پھر حکیم صاحب جمون کو مخاطب ہو کر فرمایا) بھائی نورالدین بتانا کتنے تھے؟ (حکیم صاحب نے جواب دیا) حضرت چھ سو تھے)۔ مین (۵) تثلیث پاک تجویز نہین کرتا۔ مین (۶) بطور استعارہ ابن اللہ (خدا کا بیٹا) نہین کہلاتا۔ مین (۷) ستارون کی تاثیر کا قائل و معتقد نہین ہون۔ مین (۸) نبوت کا دعوی نہین کرتا بلکہ مدعی نبوت کو کافر جانتا ہون۔ مین (۹) اپنی وحی کو وحی انبیاء کیطرح دخل شیطان سے منزہ اور معصوم نہین سمجھتا۔ مین (۱۰) معجزات انبیاء اور خوارق کو مانتا ہون۔ مین (۱۱) آنحضرت ؐ کے جسمانی معراج کو حق جانتا ہون۔ مین (۱۲) مسجود آدم۔ لیلۃ (۱۳) القدر وغیرہ امور کو جو قرآن و حدیث مین وارد ہین اسیطرح انکے ظاہری معانی سے مانتا ہون جیطرح تمام مسلمان مانتے چلے آئے ہین۔ مین (۱۴) نصوص کے ظاہری معانی چھوڑنے کو کفر و الحاد سمجھتا ہون۔ مین (۱۵) مسیح وغیرہ انبیاء کی توہین نہین کرتا بلکہ اس توہین کو کفر سمجھتا ہون۔ مین (۱۶) اپنے اوپر نزول کتاب یا آیات کا مدعی نہین ہون۔ مین (۱۷) تمام لوگون پر اپنی پیروی کو واجب اور موجب نجات اور اپنی نافرمانی کو حرام اور مستوجب سزا نہین جانتا۔ مین (۱۸) اہل اسلام سلف کو مشرک کافر نہین سمجھتا۔ بلکہ مومن کو کافر کہنے والے کو کافر جانتا ہون۔ وعلیٰ ہذا القیاس بہت ایسے امور ہین جنکا وہ عام مجالس اور بعض تحریرات مین اقرار کرتا ہے۔

مگر اس کی کتب و مشہورہ تصانیف مین اس اقرار کے برخلاف صریح انکار موجود ہے۔ جو بہ ترتیب امور منقولہ بالا اسکی تصانیف سے نقل کیا جاتا ہے۔

(۱) آپکا ملائکہ کو نفوس فلکیہ اور ارواح کو کواکب قرار دینا آپکی عبارات ذیل مین پایا جاتا ہے

Marfat.com

آپ اپنے رسالہ توضیح مرام کے صفحہ ۷۵ مین لکھتے ہین روحانیات سماویہ خواہ انکو یونانیون کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہین یا دساتیر اور وید کے اصطلاحات کے موافق ارواح کواکب سے انکو نامزد کرین یا نہایت سیدھی اور موحدانہ طریق سے ملائک اللہ کا انکو لقب دین۔ درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے مقام مین مستقر اور قرارگیر ہے اور اسکے صفحہ ۷۴ مین لکھتے ہین قرآن شریف سے ثابت ہی یہ سیارات اور کواکب اپنے اپنے قالبون کے متعلق ایک روح رکھتے ہین جنکو نفوس کواکب سے بھی نامزد کرسکتے ہین۔

(۲)

آپکا ملائکہ خصوصًا جبرائیل و ملک الموت کے بذات خود اور اصلی صورت سے نزول سے انکار کرنا اور صرف نزول تاثیر کا قائل ہونا اور (۳) انبیاء کی دیکھی ہوئی صورت کو انکی خیالی صورت قرار دینا۔ اور (۴) روح القدس روح الامین وغیرہ انسانی صفت محبت کے نتیجہ کو قرار دینا اور (۵) تثلیث پاک کو تجویز کرنا اور (۶) اپنے آپ کو بطور استعارہ ابن اللہ کہنا۔

آپ توضیح مرام کے صفحہ ۲۹ مین لکھتے ہین محققین اہل اسلام ہرگز اسبات کے قائل نہین کہ ملائک اپنے شخصی وجود کے ساتھ انسانون کیطرح پیرون سے چلکر زمین پر اُترتے ہین اور یہ خیال بداہت باطل بھی ہے ++ مثلاً فرشتہ ملک الموت جو ایک سکینڈ مین ہزارہا ایسے لوگون کی جانین نکالتا ہے جو مختلف بلاد و امصار مین ایکدوسرے سے ہزارون کوس کے فاصلے پر رہتے ہین اگر ہر ایک کے لیے اسبات کا محتاج ہو کر اول پیرون سے چلکر اسکے ملک اور شہر اور گھر مین جاوے اور پھر اتنی

Marfat.com

مشقت کے بعد جان نکل لینے کا اسکو موقعہ ملے تو ایک سکینڈ کیا اتنی بڑی کارگذاری کے لیے تو کئی مہینے کی مہلت بھی کافی نہین ہو سکتی کیا ممکن ہے کہ ایک شخص انسانون کیطرح حرکت کر کے ایک طرفۃ العین کے یا اسکے کم عرصے مین تمام جہان گھوم کر چلا آوے ہرگز نہین۔ اور اسکی عبارت منقولہ ۳۲ مین گذر چکا ہے کہ در حقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے مقام مین مستقر اور قرارگیر ہے" + اور اسکے صفحہ ۲۱ مین لکھتے ہین اگر ان نفوس طیبہ کا ان ستارون سے الگ ہونا فرض کیا جاوے تو انکی تمام قوی مین فرق پڑ جاوے گا + + وہ نفوس نورانیہ کواکب اور سیارات کے لیے جان کا حکم رکھتے ہین اور انکے جدا ہونے سے انکی حالت وجودیہ مین کلی فساد راہ پا جانا لازمی اور ضروری امر ہے" اور اسکے صفحہ ۶۵ مین لکھتے ہین سو وہ فرشتہ (جبریل) اگرچہ ہر ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے جو وحی الہی سے مشرف کیا گیا ہو (نزول کی اصل کیفیت جو صرف اثر اندازی کے طور پر ہے نہ ذاتی طور پر یاد رکھنی چاہئے) لیکن اسکے نزول کی تاثیرات کا دائرہ مختلف استعدادون اور مختلف ظروف کے لحاظ سے چھوٹی چھوٹی یا بڑی بڑی شکلون پر تقسیم ہوتا ہے وہ توضیح مرام کے صفحہ ۱۷ مین لکھتے ہین۔ ان دونو محبتون (یعنی محبت خدا و محبت بندہ) کے ملنے سے جو در حقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتی ہین۔ ایک مستحکم رشتہ اور ایک شدید مواصلت خالق اور مخلوق مین پیدا ہو کر الٰہی محبت کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے۔ ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے جسکا نام روح القدس ہے + + چونکہ روح القدس ان دونو کے ملنے سے انسان کے دل مین پیدا ہوتی ہے اس لیے کہہ سکتے ہین کہ وہ ان دونو کے لیے بطور ابن ہے اور یہی پاک تثلیث ہے جو اس درجہ کی محبت کے لیے ضروری ہے جسکو ناپاک طبیعتون نے مشرکانہ طور پر سمجھ لیا ہے۔ اور اسکے صفحہ ۲۵ مین لکھتے ہین۔ اور کیفیت جو ایک آتش افروختہ کی صورت

دونو محبتوں کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اسکو روح امین کے نام سے بولتے ہین - اور اسکے صفحہ ۷۰ مین لکھتے ہین اسوقت جبریل اپنا نورانی سایہ اس مستعد دل پر ڈال کر ایک عکسی تصویر اپنی اسکے اندر رکھدیتا ہے تب جیسے اس فرشتے کا جو آسمان پر مستقر ہے جبریل نام ہے اسکی عکسی تصویر کا نام بھی جبریل ہی ہوتا ہے یا مثلاً اس فرشتے کا نام روح القدس ہے تو عکسی تصویر کا نام بھی روح القدس ہی رکھا جاتا ہے سو یہ نہین کہ فرشتہ اسکے اندر گھس آتا ہے جیسے مثلاً آئینہ دیکھنے سے یہ نہین ہوتا کہ تمہارا منہ اور تمہارا سر گردن سے ٹوٹ کر الگ ہو کر آئینہ مین رکھدیا جاتا ہے - اور اسکے صفحہ ۷۹ مین لکھتے ہین جب جبریل جو نور خدا کی کشش اور تحریک اور نفخہ نورانیہ سے جنبش مین آتا ہے تو معاً اسکی ایک عکسی تصویر جسکو روح القدس کے ہی نام سے موسوم کرنا چاہیئے محب صادق کے دلمین منقش ہو جاتی ہے

(۷)

آپکا تاثیر ستارون کا قائل و معتقد ہونا

آپ توضیح مرام مین صفحہ ۲۳ مین لکھتے ہین - جیسے ہمارے اجسام اور ہماری تمام ظاہری قوتون پر آفتاب اور ماہتاب اور دیگر سیارون کا اثر ہے ایسا ہی ہمارے دل اور دماغ اور ہماری تمام روحانی قوتون پر یہ سب ملائک اثر ڈال رہے ہین - اور اسکے صفحہ ۳۸ مین لکھتے ہین کہ تمام نباتات اور جمادات اور حیوانات پر آسمانی کواکب کا دن رات اثر پڑ رہا ہے - اور اسکے صفحہ ۴۲ مین لکھتے ہین کہ جیسے کواکب اور سیارون مین باعتبار انکے قالبون کیطرح طرح کے خواص پائے جاتے

سلسلہ عبارت - مین الفاظ زیر خط بعینہا کادیانی کے الفاظ ہین - باقی ربط عبارت کے لیے بنائے ہین - اصل عبارت طویل تھی اسلیے پوری نقل نہین ہوئی -

Marfat.com

ہین جزو ہین کی ہر ایک چیز پر حسب استعداد اثر ڈال رہے ہین۔ ایسا ہی انکی نفوس نورانیہ مین بھی انواع اقسام کے خواص ہین جو باذن حکیم مطلق کائنات الارض کے باطن پر اثر ڈالتے ہین اور یہی نفوس نورانیہ کامل بندون پر بشکل جسمانی متشکل ہوکر ظاہر ہو جاتے ہین۔

(۸)

آپکا مدعی نبوت ہونا اور نبیون کی مانند اپنی وحی کو دخل شیطان سے منزہ و معصوم سمجھنا۔

آپ توضیح مرام کے صفحہ ۱۸ مین لکھتے ہین اسمین کچھ شک نہین کہ یہ عاجز خدا کی طرف سے اس امت کے لیے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہے کیونکہ وہ خدا تعالے سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اُسپر ظاہر کیے جاتے ہین اور رسولون اور نبیون کی وحی کیطرح اسکی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے۔ اور مغز شریعت اسپر کھولا جاتا ہے اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیا کیطرح اُسپر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئین باواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنے بجز اسکے اور کچھ نہین کہ امور متذکرہ بالا اسمین پائے جائین"

اور اپنے ازالہ کے صفحہ ۳۳۰ مین لکھتے ہین ہان یہ بھی سچ ہے کہ آنیوالے مسیح کو نبی کرکے بھی بیان کیا گیا ہے مگر اسکو امتی کرکے بھی تو بیان کیا گیا ہے + + + سو یہ بات کہ اسکو امتی بھی کہا اور نبی بھی کہا اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ دونو شانین امتیت اور نبوت کی اوس مین پائی جائینگی جیسا کہ محدث مین ان دو شانون کا پایا جانا ضروری

ہے لیکن صاحب نبوت تامہ تو صرف ایک نشان نبوت ہی رکہتا ہے غرض محدثیت دونو رنگون سے رنگین ہوتی ہے اسلیے خداتعالے نے براہین احمدیہ مین بہی اس عاجز کا نام امتی بہی رکہا ہے اور نبی بہی"

اور اسکے صفحہ ۶۷۶ مین لکہتے ہین کہ جیسے اسلام مین سرفراز آلہی خلیفونکا مثیل ہوسے ہے جو اس سلسلہ اسلامیہ کا سپہ سالار اور بادشاہ اور تخت عزت کے اول درجہ پر بیٹھنے والا اور تمام برکات کا مصدر اور اپنی روحانی اولاد کا مورث اعلی ہے صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی اس سلسلہ کا خاتم باعتبار نسبت تامہ وہ مسیح عیسے بن مریم ہے جو اس امت کے لوگون مین سے بحکم ربی مسیحی صفات سے رنگین ہوگیا ہے۔ اور فرمان جعلناک المسیح ابن مریم نے اوسکو درحقیقت وہی بنا دیا ہے وکان اللہ علی کل شئ قدیرا اور اس آنے والا کا نام جو احمد رکہا گیا ہے وہ بہی اس کے مثیل ہونے کیطرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور احمد اور عیسے اپنے جمالی معنون کے رو سے ایک ہی ہین اسیکی طرف یہ اشارہ ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقط احمد ہی نہین بلکہ محمد بہی ہین یعنے جامع جلال وجمال ہین لیکن آخری زمانہ مین برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکہتا ہے بہیجا گیا ہے۔

(۱۰)
آپکا معجزات سے انکار کرنا اور انکو قانون قدرت کے مخالف سمجہکر از قسم شعبدہ بازی دستکاری ومسمریزم قرار دینا

ازالہ توضیح مرام کے صفحہ ۹ مین لکہتے ہین یہی معجزہ کفار مکہ نے ہمارے سید اور

اسو لیے حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم سے مانگا تھا کہ آسمان پر ہمارے روبرو چڑھین اور روبرو ہی اوترین اور انہین جواب ملا تھا قل سبحان ربی یعنے خدا تعالیٰ کی حکیمانہ شان اس سے پاک ہے کہ ایسے کھلے کھلے خوارق اس دار الابتلا مین دکھاوے اور ایمان بالغیب کی حکمت کو تلف کرے اور **آپنے ازالہ کے صفحہ وصف** مین آپ لکھتے ہین مناسبت کے لیے مسیح کی پہلی زندگی کے معجزات جو طلب کیے جاتے ہین (یعنے قادیانی سے) اِسی بارے مین ابہی بیان کر چکا ہون کہ **احیای جسمانی کچہ چیز نہین**[۱] احیاے روحانی کے لیے یہ عاجز آیا ہے اور اُس کا ظہور ہوگا ماسوائے اس کے اگر مسیح کے اصلی کامون کو ان حواشی سے الگ کرکے دیکھا جائے جو محض افترا کے طور پر یا غلط فہمی کی وجہ سے گھڑے گئے ہین[۲] تو کوئی اعجوبہ نظر نہین آتا بلکہ مسیح کے معجزات اور پیشگوئیون پر جسقدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہین مین نہین سمجہ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریون مین کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے[۳] ہون۔ کیا تالاب کا قصہ[عہ] مسیحی معجزات[۴] کی رونق دور نہین کرتا؟ اور پیش گوئیون کا حال اس سے بہی زیادہ تر ابتر[۵] ہے۔ کیا یہ بہی کچہ پیشگوئیان ہین کہ زلزلے آئینگے۔ مری

سلہ۔ یہ فقرہ بہت توجہ ناظرین کی لائق ہے۔ اسی غرض سے اسکو بقلم جلی لکہا گیا۔

سلہ۔ یہ فقرہ بہی توجہ ناظرین کے لائق ہے اسمین صاف تصریح ہے کہ جن معجزات کو مسیح کیطرف مسلمان منسوب کرتے ہین وہ مفتریات ہین مسیح سے وہ معجزات سرزد نہین ہوئے۔

سلہ۔ یہ بہی لائق توجہ ہے اسمین صاف تصریح ہے کہ سب نبیون کے معجزات وخوارق محل شبہات ہین مگر مسیح کے سب سے زیادہ۔

سلہ۔ ناظرین دیکہو یہ کیسی صریح نفی معجزات مسیح ہے۔

سلہ۔ ناظرین! خدا کے لیے توجہ کرنا۔ اصیل مسیح کی پیشگوئیون کا حال ابتر اور اسکے مثیل کی جو ملیت

عہ تالاب کو حاشیہ آپ کی عبارت منقولہ صفحہ ۱۴۱ ہے حاشیہ مین ہے۔

پڑیگی ۔ لڑائیان ہونگی ۔ قحط پڑینگے اور اس سے زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جسقدر حضرت مسیح کی پیشگوئیان غلط نکلین ۔ اسقدر صحیح نہین نکل سکین + اور اس کے **صفحہ ۸ مین** لکھتے ہین اس مقام مین زیادہ تر تعجب یہہ ہے کہ حضرت مسیح معجزہ نمائی سے صاف انکار کر کے کہتے ہین کہ مین ہرگز کوئی معجزہ دکھا نہین سکتا مگر پھر بھی عوام الناس ایک انبار معجزات کا اون کیطرف منسوب کر رہے ہین نہین دیکھتے کہ وہ کہلے کہلے انکار کیے جاتے ہین ۔ **اور اسکے صفحہ ۱۰۴ مین لکھتے ہین** دوسرے عقلی معجزات ہین جو اوس خارق عادت عقل کے ذریعہ سے ظہور پذیر ہوتے ہین جو الہام

کا مدعی ہے تو نوقیت کا پیشگوئیون کا حال خوب تر ۔ اس صورت مین آپ اصیل ٹھہرے اور حضرت عیسیٰ ابن مریم آپ کے ظل و مثیل مگر شاید آپ بیان دعوے مین بھول گئے ہین ایکہی وقت مین اصیل بنو نہ مثیل ۔

۵ ۔ جس نبی کی ایک الہامی پیشگوئی غلط نکلے اوس کے الہام اور وحی اور نبوت کا کچھ اعتبار نہین ہے ۔ بنا بر علیہ آپکا حضرت مسیح کی پیشگوئی کو غلط کہنا ہدیرہ انکی نبوت سے انکار ہے ۔

یہان تو آپ نے صرف حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات [illegible] پر وار کیا ہے ۔ مگر اپنے ازالہ کے صفحہ ۶۲۹ مین اس وار اور طعن مین چار سو اور نبیون کو بھی شامل کر لیا ہے ۔ چنانچہ بحکم الکتب ہو تو نصارے جنہیں اہل [illegible] علال نہین دکھاتے کہ ایک بادشاہ کیوقت مین چار سو نبی نے اسکی فتح کے بارہ مین پیشگوئی کی تھی اور وہ جھوٹے نکلے ۔ اور بادشاہ کو شکست آئی بلکہ وہ اسی میدان مین مر گیا ۔ اسکا سبب یہ تہا کہ دراصل وہ الہام ایک ناپاک روح کیطرف سے تہا نوری فرشتہ کیطرف سے نہ تہا اور ان نبیون نے دہوکہ کہا کر ربانی سمجھ لیا تہا "

اس بیان کی تائید مین اپنے قرآن کی ایک آیت کی اس نصرہ [illegible]

الٰہی سے ملتی ہے۔ جیسے حضرت سلیمان کا معجزہ جو صرح ممرد من قواریر ہے جسکو دیکھکر بلقیس کو ایمان نصیب ہوا۔

یا رسول گذرا ہے اس نے بات کی تو شیطان نے اوس میں کچھہ ملا دیا۔ استدلال کیا۔ اور یہ کہا ہے کہ اب خیال کرنا چاہیے کہ جس حالت میں قرآن کریم کے رو سے الہام اور وحی میں دخل شیطان ممکن ہے اور پہلی کتابیں توریت و انجیل اس دخل کی مصدق ہیں اور اسی بنا پر الہام ولایت یا الہام عامہ مومنین بجز موافقت و مطابقت قرآن کریم کی حجت نہیں تو پھر ناظرین کے لیے غور کا مقام ہے کہ کیونکر اور کن علامات سے میاں عبد الحق صاحب اور مولوی محی الدین صاحب نے اپنے الہامات کو رحمانی الہام سمجھ لیا ہے۔ مگر اس استدلال میں آپنے تحریف سے کام لیا اور مسلمانوں کو دھوکہ دیا۔

وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبي الا اذا تمنى القى الشيطان في امنيته فينسخ الله ما يلقي الشيطان ثم يحكم الله آياته والله عليم حكيم (الحج ع ۷)	اس آیت کا پہلا حصہ آپ نے لے لیا اور اسکا آخیر جس میں صاف یہ بیان ہے کہ اللہ تعالے شیطان کی ملائی ہوئی بات کو مٹا دیتا ہے اور اپنی آیت کو محکم کرتا ہے چھوڑ دیا۔

اور طرفہ یہ کہ آپ بہت جگہ اپنی تصانیف میں اس آیۃ کے آخری حصہ سے اسکر ساتھ صحیح بخاری کی ایک حدیث سے لفظ ولا محدث شامل کرکے اپنے اور دیگر محدثین کے الہامات کا دخل شیطان سے منزہ ہونا ثابت کرچکے ہیں اور اس حصہ آیت اور حدیث بخاری کو اپنے دعوے نبوت و محفوظیت کا بڑا بھاری ثبوت خیال کرتے ہیں۔

اس مقام میں مولوی محی الدین صاحب و صوفی عبد الغنی کے الہامات کو (جو کادیانی کی

Marfat.com

اب جاننا چاہیے کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ (خلق طیور یعنے مٹی کا پرندہ بنانا)
حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا۔ تاریخ سے
ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے کہ
جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے
تھے۔ وہ لوگ جو فرعون کے وقت میں ایسے ایسے کام کرتے تھے جو سانپ بنا کر
دکھلا دیتے تھے اور کئی قسم کے جانور طیار کر کے ان کو زندہ جانوروں کی طرح
چلا دیتے تھے۔ وہ حضرت مسیح کے وقت میں عام طور پر یہودیوں کے ملکوں
میں پھیل گئے تھے اور یہودیوں نے ان کے بہت سے ساحرانہ کام سیکھ لیے تھے جیسا کہ
قرآن کریم بھی اس بات کا شاہد ہے۔ سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح
کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے
یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے۔ یا اگر پرواز
نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ
بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام

مخالف ہوئے ہیں جھوٹا بنانے کے لیے اس حصہ آیت اور حدیث کو ہضم کر گئے اور اس
آیت کے پہلے حصہ کو کتب یہود و نصاریٰ کا مصداق بنا کر دکھا دیا اور مسلمانوں کو دھوکہ دیا۔
اور درحقیقت یہ پوری آیت مضمون کتب یہود و نصاریٰ کی مصدق نہیں ہے۔ اور کسی آیت
یا حدیث سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انبیاء اپنی الہامی پیشگوئی میں جھوٹے نکلتے ہیں۔

شعبدہ بازی کو بیان کر کے حضرت مسیح کے معجزات کو اس کی قطار و شمار میں بیان کرنا
اور ان کو لہو و لعب مسمریزم اور کھیل کہنا اور قابل نفرت قرار دینا صاف دال ہے کہ آپ
ان کو بھی شعبدہ بازی کی جنس سے سمجھتے ہیں۔ ان الفاظ میں جو حضرت مسیح کے

در حقیقت ایک ایسا کام ہے جسمین کلون کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتون کے بنانے مین عقل تیز ہو جاتی ہے۔ **اور اسکے صفحہ ۲۰۵ مین آپ کہتے ہین۔** ماسوائے اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے لیسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور مین آسکین کیونکہ عمل الترب مین جسکو زمانہ حال مین مسمریزم کہتے ہین ایسے ایسے عجائبات ہین کہ اس مین پوری پوری مشق کرنے والے اپنے روح کی گرمی دوسری چیزون پر ڈالکر اون چیزون کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہین انسان کی روح مین کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بیجان ہے ڈال سکتی ہے تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتی ہین جو زندون سے صادر ہوا کرتی ہین۔ **اور اسکے صفحہ ۲۰۹ مین لکھتے ہین** عمل الترب بھی جو اس زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھے۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہین جیسا کہ عوام الناس اسکو خیال کرتے ہین۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالے کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا ہے کہ ان اعجوبہ نمائیون مین حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ **اور اسکے صفحہ ۳۱۰ مین آپ لکھتے ہین۔** واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئین اس مشغولی مین ڈالے اور جسمانی مرضون کے رفع دفع کرنے کے لیے اپنی دلی و دماغی طاقتون کو خرچ کرتا رہے اپنی

اور انکے معجزات کی توہین پائی جاتی ہے وہ توجہ ناظرین کے لائق ہے۔

۲۰۹ ۵ - ان الفاظ مین حضرت مسیح کی صریح و صاف توہین پائی جاتی ہے - ناظرین خدا کے لیے انصاف کرنا۔

ونمبر ادوم صفحہ آئندہ

اِن روحانی تاثیرون میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی بیماریون کو دور کرنی میں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے۔ اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اُسکے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیمارون کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت[۱] اور توحید اور دینی استقامتون کے کامل طور پر دلون میں قائم کرنے کے بارے میں اُنکی کارروائیون کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام[۵] رہے۔

اور اسکے صفحہ ۳۲۲ میں آپ لکھتے ہیں کہ غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بناکر اور انہیں پھونک مارکر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہوگیا تھا یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لیے اسی تالاب کی مٹی لاتا تھا جسمین روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل[۲] کی قسم سے تھا۔ اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی۔ جیسے سامری کا گوسالہ۔ اور اسکے صفحہ ۱۴۴ میں آپ لکھتے ہیں۔ ایسا مردہ تو کوئی زندہ نہیں ہوا کہ وہ بولتا اور اس جہان کا سب حال سناتا۔ اور اپنے وارثون کو نصیحت کرتا کہ میں تو دوزخ میں سے آیا ہون تم جلد ایمان لے آؤ اگر مسیح صاف طور پر یہودیون کے باپ دادے زندہ کرکے دکھا دیتا اور انسے گواہی دلواتا تو بھلا اُسکو انکار کی مجال تھی۔ غرض پیغمبرون نے نشان تو دکھائے مگر کھوٹے ایمانون سے مخفی رہے۔ ایسا ہی یہ عاجز بھی خالی نہیں آیا بلکہ مُردون کے زندہ ہونے کے لیے بہت سا آبحیات خدا تعالےٰ نے اس عاجز کو بھی دیا ہے۔ بیشک جو شخص اُسمین سے پئیگا زندہ ہو جائیگا۔

بلاشبہ میں اقرار کرتا ہون اگر میری کلام سے مُردے[۳] زندہ نہون اور اندھے[۴] آنکھین نہ کھولین۔ اور مجذوم صاف نہون تو مین خدا تعالےٰ کیطرف سے نہیں آیا۔

[illegible] جب اجیا کی اُن حضرت مسیح سے نفی کی ہے روحی احیا کو اپنے لیے اسمقام میں ثابت کیا ہے [illegible] حضرت مسیح کی صاف رد صریح توہین ہے ملک۲ میں بھی اسکی نظیر اپکہ کلام سے نقل کی گئی ہے۔

Marfat.com

اور اسکے صفحہ ۲ مین آپ لکھتے ہین. اور مین سچ سچ کہتا ہون کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے . مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہین مرے گا۔''

(۱۱) آپکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جسمانی معراج کا انکار کرنا

آپ توضیح مرام کے صفحہ ۹ مین لکھتے ہین۔ اب مین کہتا ہون کہ جو امر (یعنی آسمان پر جانا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو افضل الانبیاء تھے جائز نہین اور سنت اللہ سے باہر سمجھا گیا۔ وہ حضرت مسیح کے لیے کیونکر جائز ہوسکتا ہے۔ اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۴۷ مین لکھتے ہین۔ اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات مین سے ہے. تو پھر آنحضرت علیہ وسلم کا معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا۔ تو اسکا جواب یہ ہے. کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہین تھا بلکہ وہ نہایت اعلی درجہ کا کشف تھا۔

(۱۲) سجدوا لآدم اور (۱۳) لیلۃ القدر کے ظاہری معانی سے انکار کرنا. اور (۱۴) نصوص کے ظاہر معانی چھوڑ کر اُن سے استعارات مراد لینا

آپ توضیح مرام کے صفحہ ۸۹ مین لکھتے ہین۔ جاننا چاہیے کہ یہ سجدہ کا حکم اس وقت سے متعلق نہین ہے. کہ جب حضرت آدم پیدا کیے گئے. بلکہ یہ علحدہ ملائک

ملاحظہ آیندہ — اس نفی کو ناظرین غور سے دیکھیں پھر قادیانی کے اس دعوے کو کہ مین حقانی کی نفی نہیں کرتا ملاحظہ کرین۔

Marfat.com

کو حکم کیا گیا۔ کہ جب کوئی انسان اپنی حقیقی فطرت کے مرتبہ تک پہنچے۔ اور اعتدال انسانی اُسکو حاصل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی روح اُس میں سکونت اختیار کرے تو تم اُس کامل کے آگے سجدہ میں گرا کرو یعنی آسمانی انوار کے ساتھ اُسپر اترو اور اُسپر صلوات بھیجو۔ سو یہ اُس قدیم قانون کی طرف اشارہ ہے جو خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ ہمیشہ جاری رکھتا ہے۔

اور آپ فتح اسلام کے صفحہ ۵۴ میں لکھتے ہیں۔ تم سمجھتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے؟ لیلۃ القدر اُس ظلمانی زمانہ کا نام ہے جس کی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ اسلئے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دور کرے۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر رکھا گیا ہے۔ مگر درحقیقت یہ رات نہیں[1] ہے یہ ایک زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے۔

اور اسکے صفحہ ۵۵ میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ استعاروں سے کام لیتا ہے اور طبع اور خاصیت اور استعداد کے لحاظ سے ایک کا نام دوسرے پر وارد کر دیتا ہے۔

اور توضیح مرام کے صفحہ ۱۴ میں حدیث قتل خنازیر اور کسر صلیب اور رفع جزیہ کی تاویل اور تحریف کر کے آپ لکھتے ہیں یہ سب استعارات ہیں جنکو خدا تعالیٰ کی طرف سے فہم دیا گیا تو وہ نہ صرف آسانی سے بلکہ ایک قسم کے ذوق سے انکو سمجھ جائینگے۔ ایسے بلیغ مجازی کلمات کو حقیقت پر اوتارنا گویا ایک خوبصورت معشوق کا ایک دیو کی شکل میں خاکہ کھینچنا ہے۔

(۱۵)

آپکا مسیح وغیرہ انبیا کی توہین کرنا۔

حضرت مسیح کی جو آپ نے توہین کی ہے اُن عبارات سے بخوبی ثابت ہے جو آپکے

[1] حاشیہ صفحہ ۵۴ دیکھو۔

Marfat.com

انکار معجزات مسیحی کی شہادت مین پیش کی گئی ہین - علاوہ بران حضرت مسیح کی توہین مین آپ صفحہ (۹) ازالہ کے یون خامہ فرسائی کرتے ہین - "اس جگہ حضرت مسیح ۲ کی تہذیب اور اخلاقی حالت پر ایک سخت اعتراض وارد ہوتا ہے - کیونکہ متی باب ۲۳ - ایت ۲ - مین وہ فرماتے ہین کہ فقیہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہوئے ہین یعنے بڑے بزرگ ہین اور انہین یہ بھی مسلم تھا کہ وہ لوگ یہودیون کے مقتدا کھلاتے تھے - اور قیصر کے دربار مین بڑی عزت کے ساتھ خاص رئیسون مین سمجھے جاتے تھے - پھر باوجود ان سب باتون کے انہین فقیہون اور فریسیون کو مخاطب کرکے حضرت مسیح نے نہایت غیر مہذب الفاظ استعمال کئے بلکہ تعجب تو یہ ہے کہ ان یہودیون کے معزز بزرگون نے نہایت نرم اور مودبانہ الفاظ سے سراسر انکساری کے طور پر حضرت مسیح کی خدمت مین یون عرض کی کہ اے استاد ہم تم سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہین اسکے جواب مین حضرت مسیح نے انہین مخاطب کرکے یہ الفاظ استعمال کئے" اور اپنے ازالہ صفحہ ۷۵ سے ۶۰۰ - تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جملہ اصحاب اور انکے تابعین اور سبھی آئمہ دین کی توہین کی ہے - ان صفحات مین

ان الفاظ کو ناظرین دیکھین انمین کیسی صریح مسیح کی توہین ہے پھر ان کے مقابلہ مین یہودیون کے حق مین انکے الفاظ ۲۷ و ۹ کو ملاحظہ کرین کہ اون مین یہودیون کو کس تعظیم سے یاد کیا ہے - اس توہین کا شاید آپ یہ جواب دین کہ یہ توہین ہے تو عیسائیون کی کتابون مین ہے - ہم تو صرف ناقل ہین نقل کفر کفر نباشد مثل مشہور ہے - اسکا جواب یہ ہے کہ ان کتابون کی ایسے مضامین کو جنکا قرآن حدیث مصدق نہو اور جنمین انبیا کی توہین پائی جائی ہو نقل کرنا ہی انبیا کی توہین ہے اور نقل کفر اسیوقت تک کفر نہین ہوتا جب تک اسکے مضمون سے ناقل اپنا اعتقاد و تسلیم بظاہر نکرے - اور اگر ناقل مضمون نقل کفر کا مصدق و

Marfat.com

آپ نے فتح سیفی کی (جسکے سبب خداتعالے نے سورہ فتحنا مین آنحضرت پر احسان جتایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر کمال مسرت کا اظہار کیا اور اسکو تمام دُنیا کی نعمتون سے بہتر اور محبوب تر کہا اور صحابہ نے اسکی خوشی مین اونٹ دوڑائے اور اُس خوشی مین انکو وہ غم جو مقام حدیبیہ مین پہنچے تھے سب بھول گئے) سخت توہین کی ہے اور اسکی نسبت صفحہ ۶۷ - مین یہہ بات بہ تصریح کہدی ہے کہ سیفی فتح کچھ چیز نہین ہے - چند روزہ اقبال دور ہونے سے وہ فتح بھی معدوم ہو جاتی ہے - سچی اور حقیقی فتح وہ ہے - جو معارف اور حقائق اور کامل ضد اقتون کے لشکر کے ساتھ حاصل ہو سو وہ یہ فتح ہے جو اب اسلام کو (یعنے آپکے ہاتھ سے) نصیب ہوئی ہے - پھر صفحہ ۶۸ - مین کہا ہے اگر یہ عذر کہ اگر ہم قرآن کریم کے ایسے دقائق و معارف بھی مان لین جو پہلون نے دریافت نہین کئے تو اسمین اجماع کی کسر شان ہے - گویا ہمین یہہ کہنا پڑیگا کہ جو پہلے اماموں کو معلوم نہین ہوا تھا وہ ہمنے معلوم کرلیا - یہہ خیال ان ملا لوگونکا بالکل فاسد ہے - انکو سوچنا چاہیئے کہ جبکہ یہ ممکن ہے کہ بعض نباتات[1] وغیرہ مین زمانہ حال مین کوئی ایسی خاصیت ثابت ہو جائے

---

[1] - محض کذب اور مغالطہ ہے - سیف سے اگرچہ ابتدا اکراہ ہوتا ہے مگر انتہا کو وہ اکراہ بانشراح مبدل ہو جاتا ہے - اور جب مومن کے دلمین اسلام راسخ ہو جاتا ہے تو وہ پھر کبھی دور نہین ہوتا - ہندوستان کیحالت کو دیکھو اسلام اسمین کیونکر آیا اور اب کسطرح قائم ہے - مسلمانون کا اقبال نہین رہا مگر پھر اسلام عیسائیت کی نسبت ترقی پر ہے -

[2] - نباتات کی نسبت "الیوم اکملت لکم" کی بشارت وارد ہوتی تو اون کے خواص جدیدہ کی بھی نفی کی گنجایش ہوتی - اون کی نسبت تو انتم اعلم بامور دنیاکم وارد ہے اور قرآن اور اسلام کی نسبت - الیوم اکملت لکم دینکم وارد ہے پھر کیونکر ممکن ہو کہ فہم جملہ صحابہ کی مخالف

جو پہلون پر نہین کھلی تو کیا یہ ممکن نہین کہ قرآن کریم کے بعض عجیب حقائق و معارف اب ایسے کھل جائین جو پہلون پر کھل نہین سکے کیونکہ اسوقت انکے کھلنے کی ضرورت پیش نہین آئی۔[1]

پھر اسکے صفحہ ۷۰۰ مین کہا ہے۔ سو اب وہی وقت آگیا۔ اب وہ وقت نادان مولویون کے روکنے سے رک نہین سکتا۔ اب وہ ابن مریم جسکا روحانی باپ زمین پر بجز معلم حقیقی کے کوئی نہین جو اس وجہ سے آدم سے بھی نسبت رکھتا ہے۔ بہت سا خزانہ قرآن کریم کا لوگون مین تقسیم کریگا۔

(۱۶) آپکا مدعی نزول آیات ہونا۔

قرآن کی بہت سی آیات ہین جنکو آپ اپنے حق مین نازل بتاتے ہین۔ جنکی تفصیل مجلس فیصلہ مین ہوگی۔ اور اگر وہ مجلس نہوئی تو کسی آیندہ تحریر مین کی جاویگی۔ اس مقام مین ایک ایسی آیت نقل کی جاتی ہے جو علاوہ دیگر آیات قرآن کے آپ پر نازل ہوئی ہے۔ آپ ازالہ کے صفحہ ۷۳ مین لکھتے ہین اور یہ بھی مدت سے الہام ہوچکا ہے۔ کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان و بالحق انزلناہ و بالحق نزل و کان وعد اللہ مفعولا۔ پھر صفحہ ۷۶ مین لکھتے ہین اسجگہ مجھے یاد آیا ہے کہ جس روز وہ الہام مذکورہ بالا جسمین کادیان مین نازل ہونیکا ذکر ہے ہوا

---

[1] اسمین آپ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی طعن ہے۔ کیونکہ ضرورت کی تفصیل آپ سنے کی ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین بھی بخیال آپ کے پیش نہین آئی۔ لہذا آپ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی معاذ اللہ ان دقائق مین محروم رہے ہین۔

اس کشفی ظہور پر مینے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھکر باواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہین۔ اور پڑھتے پڑھتے اُنھون نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریبًا من القادیان تو مین نے سنکر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف مین لکھا ہوا ہے۔ تب اُنھون نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب مینے نظر ڈالکر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے داہنے صفحہ مین شاید قریب نصف کے موقعہ پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ اور مینے کہا کہ تین شہرونکا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف مین درج کیا گیا ہے مکہ۔ اور مدینہ۔ اور قادیان ے"

(۱۷)

آپکا تمام لوگون پر اپنی پیروی کو واجب اور نجات کا موجب کہنا۔

آپ فتح اسلام کے صفحہ ۴۲۔ مین لکھتے ہین: یعنے خدا نے اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین مین طوفان ضلالت برپا ہے۔ تو اس طوفان کے وقت مین یہ کشتی طیار کر جو شخص اس کشتی مین سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پاجائیگا اور جو انکار مین رہیگا اسکے لیے موت در پیش ہے۔ اور صفحہ ۵۸ فرماتے ہین۔ اس زمانہ کا حصن حصین مین ہون جو مجھ مین داخل ہوتا ہے۔ وہ چورون اور قزاقون اور درندون سے اپنی جان بچائیگا۔ مگر جو شخص میری دیوارون سے دور رہنا چاہتا ہے۔ ہرطرف سے اسکو موت درپیش ہے اور اسکی لاش بھی سلامت نہین رہیگی۔

ف۔ آپ محدث کہلاتے ہین اور محدث کا کشف والہام آپ کے نزدیک دخل شیطانی سے منزہ ہے۔ لہذا اس آیت کا قرآن مین ہونا آپکے نزدیک یقینی اور ضروری ہے۔ موجودہ قرآن مین جو یہ آیت موجود نہین تو یہ شاید آپکے نزدیک معاذ اللہ حضرت ابوبکر صدیق یا حضرت عثمان یا زید بن ثابت کی غلطی ہے۔

Marfat.com

آپ کا سلف اہل اسلام کو کافر مشرک کہنا۔

آپنے اشتہار ۲۰ - مئی ۱۸۹۱ء مین تمام مسلمانون کو جو حضرت مسیح کو زندہ سمجھتے ہین مشرک اور اعتقاد حیات مسیح کو ستونِ شرک قرار دیا - اور یہ لکھا ہے کہ ہمارے گذشتہ علماء نے اسطرف نہین خیال کیا - اور یہ اعتقاد مسلمانون اور عیسائیون دونونے برخلاف کتاب اللہ ٹھہرالیا ہے - اور پھر کہا ہے کہ وہ اس ستون کے ٹوٹ جانے سے سخت ناراض ہین اور درپردہ مخلوق پرستی کے موید ہین -

اور ازالہ کے **صفحہ ۲۹۶** مین لکھا ہے کہ وہ آیات جنمین ایسا لکھا ہے (یعنے وہ آیات جنمین حضرت مسیح کا مٹی سے جانور بنانا مذکور ہے) متشابہات سے ہین اور اُنکے یہ معنے کرنا کہ گویا خدا تعالیٰ نے اپنے ارادہ اور اذن سے حضرت عیسےٰ کو صفات خالقیت مین شریک کر رکھا تھا (ان آیات کے یہ معنے آپنے از خود گھڑے ہین مسلمان تو یہ کہتے ہین کہ خالق خدا ہے - حضرت مسیح کا مٹی کے جانور مین پھونک مارنا - یا انکے لیے دعائے حیات کرنا اس خالقیت کے ظہور کا سبب محرک ہے) صریح الحاد اور سخت بے ایمانی ہے -

صفحہ ۲۹۷ مین کہا ہے - یہ سراسر مشرکانہ باتین ہین اور کفر سے بدتر - اور صفحہ ۲۹۸ مین کہا ہے کہ یہ سراسر فاسد اور مشرکانہ خیال ہے - صفحہ ۳۰۱ مین کہا ہے - ایسے عقائد سراسر باطل اور مشرکانہ خیالات ہین - اور صفحہ ۳۲۲ - مین کہا ہے غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرند بنا کر اور انمین پھونک مار کر انہین سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا -

اسی قسم کے صدہا کفریات آپکی کتابو نمین موجود ہین - اور یہ کفریات قادیانی کی بانی کلمہ پڑھنے اور بعض تحریرات مین اسپر ایمان کا اقرار و تسلیم کرنے کے صریح

Marfat.com

مخالف ہین۔ اور اس کلمہ اقرار کو صاف جھٹلا رہے ہین۔ پس اگر کادیانی اس اقرار وتسلیم مین سچا ہے اور اسکا وہ اقرار دل سے ہے۔ منافقین کی مانند صرف زبان سے نہین ہے تو اسکا فرض ہے کہ وہ ان کفریات کو اس اقرار وتسلیم سے مطابق کرکے دکہاوے۔ یہ نہ ہوسکے تو اُن کفریات سے رجوع وتوبہ کا اشتہار دے۔ اور ان کتابون کو جنمین یہ کفریات درج ہین جلا دینے کا حکم تشہرہ آفاق کرے۔

ان باتون کو کفر ٹھہرانے مین خاکسار راقم ترمیم متفرد نہین بلکہ ہندوستان وپنجاب کے علماء شریعت ومشایخ طریقت مختلف مذاہب وطرق (قادریہ۔ چشتیہ۔ حنفیہ واہلحدیث وغیرہ) اسکی راے سے متفق ہین۔ خاکسار نے ان باتون کو بضمن ایک استفتا کے ان کی خدمات مین پیش کیا تو انہون نے بالاتفاق و بلا خلاف ان باتون کو دائرہ اسلام وسنن سے خارج کیا اور ان باتون کی نظر سے کادیانی پر کفر والحاد وزندقہ وارتداد وبدعت وخروج از ملت ودائرہ سنت کا فتوی لگایا۔

وہ فتوی اسوقت تک اس غرض سے عام لوگون مین مشتہر نہین کیا کہ اگر کادیانی کو ان عقائد کفریہ وبدعیہ کی نسبت کوئی عذر ہو تو پیش کرے۔ نہ آن عقائد کو اسلام وسنن کے موافق کر دکہاوے یا ان سے رجوع کرے۔

یہ امر اسکو بارہا اشتہارات دہلی مطبوعہ ۱۳۰۸ء اکتوبر ۱۸۹۱ء اشاعۃ السنہ نمبر ۱۱ جلد ۱۳ مین کہا گیا ہے۔ اور اب اسصورت فیصلہ مین ان باتون کو بیان کرکے آخری دفعہ اسکو موقعہ عذر (تطبیق یا رجوع) دیا گیا ہے۔ اسپر بہی اُسنے مجلس عام مین حاضر ہو کر اس فیصلہ کیطرف رجوع نکیا تو اس فتوی کو عنقریب مشتہر کیا جائیگا۔ اور پہر کادیانی سے ہاتھ ملنے کے سواے کچہ بن نہین پڑیگا۔

یہ صورت فیصلہ بہی اگر کادیانی کو منظور نہو تو پہر اُسکے امتحان ایمان کے لیے ایک آسان او

سہل الوقوع وہ تجویز ہے۔ جو وجہ ششم کے ضمن مین بیان ہوئی ہے۔ کہ کمیٹی بتقرر فریقین قادیانی کی پہلے آسمانی نشانون کا امتحان کرے اسمین وہ غلبہ رائے کمیٹی کی پاس ہو جائے تو انکو مسلمانی کا سرٹیفکیٹ دیا جائے۔

اس صورت کو بھی آپ منظور نکرین اور ضرور آئندہ ہی نشان آسمانی دیکھنے اور دکھانے پر اصرار کرین۔ تو اسکو بھی ہم منظور کرتے ہین۔ مگر نہ ان صورتون سے جن کو آپ نے بیان کیا ہے۔ کیونکہ وہ بجز سالہا سال مدت کے ظہور پذیر نہین ہو سکتین۔ بلکہ ان ہی دو صورتون مین سے ایک صورت جو ذیل مین معروض ہے پہلی صورت یہ کہ آپ خود ہی آئندہ یکطرفہ آسمانی نشان دکھلائین۔ کسی کوڑھی کو اچھا کر دیوے۔ یا ایک کانے کو دوسری آنکھ دین۔ یا لکڑی کا سانپ بنا دین۔ یا آسمان سے منّ و سلویٰ یا مائدہ اوتارین۔ یا جلتی آگ مین کود پڑین اور بچ جائین۔ یا کسی خشک درخت کو سبز کر دکھاوین۔ یا ایسا ہی کوئی اور نشان جو انبیا اور اولیا سے ظاہر ہوا ہو۔

اس یکطرفہ نشان دکھانے مین جو آپکا عذر تھا۔ کہ مخالف مولوی اسکو نہ مانینگے ہم اسکو پہلے اوٹھا دیا۔ اور نشان دکھانے پر مسلمانی کا سرٹیفکیٹ دینے کا وعدہ کر لیا ہے۔ اور اگر یہ عذر ہو کہ ایسے نشان دکھانا۔ نیچر یا قانون قدرت کے برخلاف ہے (چنانچہ جموں کے ایک مشہور ڈاکٹر صاحب کے جواب مین آپنے کہا اور انکو یون ہی ٹالا ہے) تو یہ عذر فضول اور گریز کا ایک بہانہ ہے یہ عذر ان ہی لوگون کے سامنے چل سکتا ہے جو اپنے خیالی نیچر یا قانون قدرت کے پابندی مین پہنسے ہوئے ہین۔ مسلمان ایسے عذرون کو مکڑی کے جالے سے بھی ضعیف جانتے۔ اور اسکو توڑنے کے لیے تیار ہین۔

آپ اس امر کے تصفیہ کے لیے پہلے ہمسے بحث کر لین۔ ہمنے آپ پر ظاہر اور ثابت

Marfat.com

کر دیا کہ ایسے نشان دکھانا قانون قدرت کے برخلاف نہیں۔ اور اسکا ثبوت
آپ ہی کی تصانیف سابقہ سے نکالدیا تو پھر آپکو ایسے نشان دکھانا لازم ہوگا۔
ورنہ ہمکو اپنے سوال کا واپس لینا۔

اِس صورت کے نشان نمائی سے بھی اگر آپ گریز کریں تو پھر دوسری صورت
معروضہ ذیل سے نشان نمائی کریں یا نشان دیکھیں۔

دوسری صورت یہ ہے جو ایک صوفی الہامی مدعی نو ایش نشان آسمانی
نے تجویز کی ہے۔ اور اُس سے ہمارے ایک معزز دوست نے ہمکو اطلاع دی ہے
وہ دوست لکھتے ہیں۔ مینے صوفی صاحب ممدوح کی خدمت مین ظاہر کیا کہ انکو
ازالہ اوہام کے دعوی نشان نمائی مندرجہ صفحہ ۶۶۰ - کی طرف توجہ دلائے تو انھون
فرمایا۔ مولوی محمد حسین صاحب کو لکھدو کہ وہ اشاعۃ السنۃ مین چھاپ دین۔ کہ اگر
مرزا کو درگاہ الٰہی مین اپنے مقبول ہونے اور دیگر علماء کے مردود ہونے کا زعم ہو تو
اُس کو واجب ہے کہ وہ کوئی ایسی کرامت دکھلاوے جو اُسکے دعوی کی تصدیق
ہو۔ کرامت ایسی ہونی چاہیے جسکو روے زمین کے ذی علم طبعی و فلاسفر بھی کرامت
کے نام سے موسوم کر سکین۔ اور دکھانے سے پہلے یہ ایک ضروری شرط ہے کہ
اسکی جزئی و کلی حالات ایسے مشرح طور پر لکھکر مشتہر کر دی جاوین کہ عام و خاص
جاہل و عالم اُسکی کیفیت اور صورت واقعہ اچھی طرح سے سمجھ لیں۔ حتے کہ سمجھنے
اور دیکھنے مین اُسکی کیفیت کے اندر اُنکو ذرا بھی اختلاف نہو۔ پس اس شرط کے ساتھ
مرزا کوئی آسمانی کرامت و نشان دس(۱۰) ہفتہ مین ہی دکھلاوے۔ اور اگر اس میعاد معینہ
کے اندر ایسی کرامت کے دکھلانے سے مرزا عاجز آجاوے۔ تو اسکے اقرار عجز کے بعد
انشاء اللہ تعالیٰ مین وہی کرامت یا آسمانی نشان جو مرزا طلب کریگا اُس کو پانچ
ہفتہ کے اندر دکھا دونگا۔ اور ایسا آسمانی نشان دیکھنے کے بعد مرزا پر صرف یہ لازم

Marfat.com

ہو گا کہ وہ اپنے عقائد مستحدثہ سے توبہ کریگا۔ اور توبہ نامہ چھاپ دیگا۔"
اُن حضرت صوفی صاحب کا نام تب بتایا جائیگا جب قادیانی صاحب اس شرط سے نشان دکھلانا۔ یا دیکھنا منظور کر کے کسی اخبار مین اس امر کا اشتہار کر دینگے۔ پہلے سے ہم انکا نام مشتہر کرین تو قادیانی صاحب انمین کسی قسم کی جرح نکالکر اس بات کو ٹلا دینگے۔ جیسکہ انکی قدیم عادت ہے۔ ہم انکی حکمت عملیون سے خوب واقف ہین۔
لیجئے ہمنے آسمانی فیصلہ کی چار صورتین بیان کی ہین جو آپکے مجوزہ صورتون سے بدرجہا آسان اور سہل الوقوع اور جلدی ظہور پذیر ہین۔ اب آپکو لازم ہے کہ اپنے فیصلہ کو ودڈرا کرین یعنے وائس لین۔ اور ہماری مجوزہ صورتون مین سے ایک صورت کو منظور کر کے آسمانی فیصلہ کرلین۔ آپنے ان صورتون سے گریز کیا۔ اور اپنی ہی صورتون پر اصرار قائم رکھا تو عام وخاص کو آپکے گریز کا یقین ہوگا۔ یہ آپکے فیصلہ کا تنسیخ وترمیم وجواب ہے۔ اب اسکے ضمنی دعوی گریز از مباحثہ کا جواب دیا جاتا ہے۔

جواب ضمنی دعوی گریز از مباحثہ

آپنے فیصلہ کے ضمن مین بصفحہ ۷۔ آپکا یہ دعوی کرنا کہ آپ کے مقابل فریق نے ناجائز شروط پیش کر کے مباحثہ کو ٹلا دیا ہے۔ ایک ایسا سفید جھوٹھ ہے کہ جس شخص مین ایک ذرہ بھی فہم وانصاف ہوگا۔ وہ صرف اسی ایک جھوٹھ کی نظر سے آپکو جملہ دعاوی جدیدہ مسیحائیت ومحدثیت وغیرہ مین جھوٹھا سمجھیگا۔
آپکے مقابل فریق نے کبھی کسی شرط کو آپ کے مقابل مین پیش نہین کیا۔ یہ امر تو آپ ہی سے ہمیشہ ظہور مین آتا رہا ہے۔ آپ ہی نے ہر دفعہ شروط کو پیش کیا۔ اور آپ ہی نے ہمیشہ

Marfat.com

ہمیشہ مباحثہ کو ٹلایا - اسکا ثبوت آپ کی تحریرات مین حسب تفصیل ذیل پایا جاتا ہے -

پہلی بار آپ نے تحریر نمبری ٥ - مندرجہ صفحہ ۳۶۹ - اشاعۃ السنۃ جلد ۱۲ - مین یہ چار شرطین پیش کین - "(۱) مباحثہ مجمع عام مین ہو - (۲) مباحثہ تحریری ہو - (۳) - اس مجمع مین الہامی لوگ بھی شامل ہون - (۴) گفتگو کے لیے صرف آپ (خاکسار کو کہتے ہین) منتخب ہون - کیونکہ آپ ہی باشتہار مشہور ہین - اور آپ سے بہتر کوئی نہین"

بار دوم - آپنے تحریر نمبری ۸ مندرجہ صفحہ ۵۰ - اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۱۲ - مین یہ دسویں کہنے والی شرط پیش کی کہ مباحثہ تحریری ہو - اور وہ صرف دو تحریرون مین ختم ہو - جنمین پہلی تحریر چار ورقون مین خاکسار کی طرف سے ہو - پھر اسی مقدار مین آپ کی طرف سے اور فریقین ایک حرف تک منہ سے نہ نکالین -

بار سوم - اشتہار ۲۳ - مئی ۱۸۹۱ عیسوی مین آپنے یہ چھ شرطین پیش کین - (۱) مکان مباحثہ کسی رئیس لودہانہ کا ہو - جیسے نواب علی محمد خانصاحب شہزادہ نادر شاہ صاحب - خواجہ احسن شاہ صاحب - اور جلسہ مین کوئی یورپین افسر ہو - یا ہندو مجسٹریٹ اور چند پولیس مین - (۲) - فریقین کے سوال و جواب لکھنے کے لیے ہندو منشی ہو - (۳) بحث مین خارجی نکتہ چینی نہ ہو - (۴) - سوالات و جواب قلم بند ہونے کے بعد لوگون کو سنانے جاوین - (۵) انکی ایک ایک نقل فریقین کو دیجاوے - (۶) جلسہ بحث آٹھ بجے سے دس بجے تک ہو زیادہ ہو تو نماز ظہر تک جلسہ ختم ہو -

اس شرط کا رد کرنا ہر مبنی ہونا اشاعۃ السنۃ نمبر ا جلد ۱۳ کے صفحہ (۸) مین بخوبی ثابت کیا گیا ہے -
یہ شرط آپ ہر دفعہ اور ہر ایک مباحثہ مین اسلیے لگاتے ہین کہ آپ اپنی تحریرات مین مفصل باتین لکھین اور خروج

بار چہارم - آپ نے تحریر نمبری ۱۱ مندرجہ صفحہ ۷۶ جلد ۱۳ - اشاعۃ السنہ مین یہ شرط پیش کی کہ بحث صرف وفات یا حیات مسیح مین ہو - کیونکہ میرا اصل دعوے یہی ہے - اور دعوی مسیح موعود ہونے کا اسکی فرع ہے - اور اسپر مبنی - اس کے جواب مین آپ کی تحریرات سے یہ ثابت کیا گیا کہ آپکا اصل دعوے مسیح موعود ہونے کا ہے - اسمین بحث کرین - یا اس فرع کو اصل ٹھہرانے مین غلطی کا اقرار کرین - تو وفات مسیح مین ہی بحث کرلین - تو آپ نے جواب سے انکار کیا - اور گریز اختیار فرمایا -

بار پنجم - آپنے پٹیالہ والے بعض معتقدین کے جبر سے پھر مباحثہ منظور کیا تو اسکے لیے یہ گیارہ شرطین پیش کین - (جو آپ کی تحریر مندرجہ صفحہ ۹۴ - جلد ۱۳ - اشاعۃ السنۃ مین موجود ہین) ۱ - مکان مباحثہ چھہ سات ہزار آدمی کے لائق ہو - اور ذمہ وار مولوی محمد حسن ہون - ۲ - فریقین اپنے ہاتھ سے تحریر سوال و جواب کرین - ۳ - پرچہ سوال و جواب صرف پانچ ہو - ۴ - ہر ایک فریق اپنے پرچہ کی نقل دوسرے کو دے - ۵ - بحث مین کتابون سے مدد نہ لیجاوے - ۶ - تمہیدی امور مجلس مین لکھے جاوین - گھر سے لکھکر کوئی نہ لاوے - ۷ - جلسہ بحث چھہ بجے سے گیارہ بجے تک ہوا تین دن مین ختم ہو - ۸ - پرچون کا وقت مساوی ہونا چاہیے - ۹ - بحث کے دن سے دس روز پہلے اطلاع ہو - ۱۰ - بحث جلسہ عام مین ہو - ۱۱ - منصف حاضرین کی کچھ ضرورت نہین - اسکے جواب مین شروط فاسدہ کو رد اور صحیحہ کو تسلیم کیا گیا - تو آپ نے جواب سے انکار اور بحث سے گریز کیا -

بار ششم - جب آپ اوائل ماہ جولائے ۱۸۹۱ء عیسوی مین امرتسر پہنچے اور وہان کے بعض معزز روسانے آپکو خاکسار سے مباحثہ کرنے پر مجبور کیا

---

۵۱ نمبر اول کے بعد اس نمبر کا ذکر عبث و تکرار بلا حاصل ہے -

۵۲ یہ نمبر اپنی امید اسطرح لگائی ہے کہ حاضرین مجلس سے کوئی آپکا گرفضول گوئی اور عدم از بحث سے گرفی کا مدعی نہ کی

Marfat.com

آپنے خط بنامی مولوی احمد اللہ صاحب وخاکسار مورخہ ۷ جولائے ۱۸۹۱ عیسوی مین یہ شرطین پیش کین (۱) یہ کہ امن قائم رکہنے کے لیے کوئی احسن انتظام کیا جاوے۔ کوئی صاحب ذمہ وار ہوجائین۔ (۲) مباحثہ تحریری ہو۔ خواہ کوئی صاحب اپنے ہاتھ سے لکہین۔ خواہ دوسرے سے لکہادین۔ ان شروط کی منظوری کے بعد خاکسار نے بٹالہ سے امرتسر پہنچنے کا وعدہ کیا۔ تو آپ میرے آنے سے پیشتر امرتسر چہوڑکر لودہانہ کو سدہارے اور گریز کے مرتکب ہوئے۔ جسکی مفصل کیفیت ہمارے اشتہار یکم اگست ۱۸۹۱ء مین ہے۔

بار ہفتم۔ جب آپکو خاکسار نے لودہانہ مین جا پکڑا۔ اور آپکے خسر دوم منشی ناصر نواب نے آپکو مباحثہ پر مجبور کیا۔ آپ نے تحریر ۲۰۔ جولائی ۱۸۹۱ء مین جو اشتہار یکم اگست ۱۸۹۱ء مین چہپ چکی ہے۔ یہ شروط پیش کین کہ گفتگو تحریری ہو۔ اور پہلی تحریر آپ کے مباحث کی جانب سے ہو۔ اور مطالب فتح اسلام وتوضیح مرام پر اعتراض ہون۔ خانگی امور کے متعلق اعتراض نہون۔ شروط کی پابندی سے بارہ روز تک گفتگو ہوئی تو آپنے نقض شروط کا ناحق الزام قائم کرکے بارہوین دن گفتگو کو ناتمام چہوڑکر گریز کیا۔ اور اشتہار یکم اگست اور رسالہ الحق مین اس گریز کا باین الفاظ اقرار کیا۔ کہ اب ہم اس بے سود بحث کو بند اور ختم کرتے ہین۔

بار ہشتم۔ جب آپ نے دہلی جاکر دعوے مباحثہ کیا۔ یہ تین شرطین پیش کین۔ (۱) امن قائم رکہنے کے لیے ایک افسر یورپین مجلس بحث مین موجود ہو۔ اور متعدد خطوط بنامی مولوی عبدالحق صاحب تفسیر حقانی مین یہ بہی لکہا۔ کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی اجازت واطلاع تقرری یورپین افسر خاص کرانکے نام ہو آوے۔ یہ شرط آپ نے اسلیے لگائی تہی کہ دہلی کے ڈپٹی کمشنر اسوقت جیوس صاحب بہادر تھے۔ جنہون نے لدہانہ مین فریقین کو مباحثہ سے روک دیا تہا۔ لہذا آپکو

Marfat.com

یقین تھا کہ وہ صاحب ہرگز اجازت مباحثہ نہ دینگے۔ (۳) بحث تحریری ہو اور فریقین اپنے ہاتھ سے تحریر کرین۔ (۴) بحث صرف حیات و ممات مسیح مین ہو۔ ان شرائط مین سے شرط اول کی نسبت جب یہ جتایا گیا کہ دہلی کے ڈپٹی کمشنر اسوقت جیوس صاحب بہادر ہین جو لدہانہ کے مباحثہ کو روک چکے تھے تب ہی آپ اس شرط پر زور دے رہے ہین۔ تو آپنے اس سے منفعل ہوکر اشتہار ... آخر بر مین اس شرط کو منسوخ کیا۔ اور اس کے بدلے ذرہ اسن کا وعدہ لیکر مباحثہ منظور کیا۔ مگر تاریخ و مقام مقرر کرکے آپکو بلایا۔ آپنے انکار کردیا۔ اور گریز کیا۔

اب آپ **انصاف** کو۔ شرم کو۔ حیا کو کام مین لاکر کہین۔ کہ **شروط** جائز یا ناجائز کو کسنے **پیش کیا** اور اتنی دفعہ مباحثہ کو کسنے ٹلایا۔ کسی موقع اور کسی دفعہ ہماری طرف سے بھی کوئی شرط ابتداءً پیش ہوئی ہے۔ اور ہماری کوئی تحریر آپ کے پاس موجود ہے۔ جسمین کوئی شرط ابتداءً پیش کی گئی ہو۔ اگر ہے تو اسکا نمبر اور تاریخ بتادین۔ یا اسکو مشتہر کرین۔ نہین تو کچھ شرم و حیا کو کام مین لاکر بیہودہ شروط پیش کرنے اور اس ذریعہ سے مباحثہ کو ٹلانے کا الزام اپنے آپکو دین۔ نہ اپنے مخاطبین کو۔ آپ سے تو یہ امید نہین۔ آپکے دام افتادہ وہ اہلحدیث جو صرف دہوکہ مین پہنسے ہوئے ہین۔ اور کوئی ذاتی غرض حصول فتوحات جمون نقدی و نوکری وغیرہ فوائد دنیوی نہین رکھتے وہی اس امر کو سوچین کہ کادیانی نے بیہودہ شروط پیش کرکے مباحثہ کو ٹلانے سے الزام دینے مین راستی سے کام نہین لیا۔ بلکہ سفید جھوٹ بولا ہے۔ تو کادیانی کے دام سے انکی مخلصی کی کامل امید ہے۔

Marfat.com

جواب دعوی وفات مسیح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

فیصلہ کے اخیر مین اور اسکے صفحہ ۵ - مین کادیانی نے یہہ دعوی کیا یا یون کہین کہ حکم لگا دیا ہے کہ قرآن کریم نے حضرت مسیح کو مردہ قرار دیا ہے اور صحیح بخاری مین بھی کہا ہے کہ وہ فوت ہو چکے ہین - یہہ بھی محض **کذب** اور **سفید** جھوٹ ہے - نہ قرآن کریم مین ایسہ تصریح یا اشارہ ہے نہ صحیح بخاری یا کسی اور کتاب حدیث مین ایسہ تصریح یا اشارہ پایا جاتا ہے - بلکہ قرآن کریم اور حدیث بالاتفاق حضرت مسیح کے آسمان پر زندہ ہونے اور قیامت سے پہلے نزول اجلال فرمانے کو ثابت کر رہے ہین - کادیانی نے اس فیصلہ مین اپنے دعوی پر دروغ اور کذب بے فروغ کے ثبوت مین دلائل قرآن و حدیث کو پیش نہین کیا صرف دعوی بلا دلیل پر اکتفا کیا ہے - لہذا اس کے جواب مین ہماری طرف سے بھی مجرد دعوی اور مجمل رد کافی تھا - ولیکن ہم دلائل کادیانی کا جواب جو ازالہ مین وہ بیان کر چکا ہے نمونہ دکھانے اور ناظرین کو اسکے رد و جواب کیطرف توجہ دلانے کی غرض سے اسکے بعض دلائل کو جسکو وہ اپنے زعم مین بہت مضبوط سمجھتا ہے نقل کرکے اسکا تفصیلی جواب دیتے ہین -

پس واضح ہو کہ ازانجملہ ایک وہ آیت ہے جسمین خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کے خطاب مین فرمایا ہے - اے عیسےٰ مین تجھے قبض کرنیوالا یا پورا لینے والا ہون اور اپنی طرف اٹھا لینے والا -

یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی (آل عمران - ع ۶ -)

کادیانی نے اس آیۃ کا ترجمہ یہہ کیا ہے - اے عیسےٰ مین تجھے وفات دینے

والاہون اور بہر عزت کے ساتھہ اپنی طرف اوٹھانے والاہون۔ اور اس سے یہ مطلب نکالا ہے کہ حضرت مسیح فوت ہوگئے ہین۔ اور اُنکی روح آسمان کیطرف اٹھائی گئی ہے وہ زندہ جسم کے ساتھہ آسمان کیطرف نہین اٹھائے گئے۔

اسکا ثبوت جو کادیانی پیش کیا ہے۔ اسمین کذب اور مغالطہ سے کام لیا ہے اور ناواقف مسلمانون کو دھوکہ دیا ہے۔

پہلا کذب و مغالطہ اسکا یہہ کہنا ہے کہ توفی کے حقیقی معنے وفات دینا ہے نہ جسم کو قبض کرنا۔ اسکا **ثبوت** پیش کرنے مین اسنے بہت دلیری سے کام لیا اور مصرعہ۔ چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ کا نمونہ دکھلایا۔ اور حسب عادت قدیم تطویل بلاطائل و تکرار بلاحاصل اپنے ازالہ کے بیسیون صفحات اور متعدد مقامات۔ (صہ ۲۴۴ صہ ۲۶۵ لغایت صہ ۲۶۷ صہ ۳۲۶ لغایت صہ ۳۳۲ صہ ۵۹۸ لغایت صہ ۶۰۲ صہ ۸۸۵ لغایت صہ ۸۸۹ صہ ۸۹۲ صہ ۹۱۸ لغایت صہ ۹۲۰ صہ ۹۲۲ لغایت صہ ۹۲۶ وغیرہ وغیرہ) مین یہہ دعویٰ (۱) کیا ہے کہ لفظ توفی قرآن مین تئیس (۲۳) جگہ وفات دینے کے معنون مین مستعمل ہوا ہے۔ اور کسی ایک مقام مین بھی اور معنون سے نہین بولا گیا۔ اور دعوی کیا (۲) ہے کہ ان تمام کتابون صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ موطا۔ شرح السنۃ کا صفحہ صفحہ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ان کتابون مین ۳۴۶ مرتبہ مختلف مقامات مین **توفی** کا لفظ آیا ہے۔ ہر جگہ اسکے معنے موت کے سوا کوئی نہین لیے گئے اور دعوے کیا (۳) ہے کہ آنحضرت صلعم کے مُنہ سے بعثت کے بعد اخیر عمر تک کم سے کم سات ہزار مرتبہ یہ لفظ **توفی** نکلا ہے۔ ہر ایک مرتبہ اس لفظ سے قبض روح کے معنے لیے گئے ہین۔ اور دعوے کیا (۴) ہے کہ لغت کی کتابون۔ قاموس۔ صحاح۔ صراح۔ مین بھی کوئی فقرہ عرب کے محاورات کا ایسا نہین ملا۔ جسمین **توفی** کے

لفظ کو خدا کیطرف منسوب کر کے ذی روح کے متعلق استعمال مین لا کر اُس سے سوائے موت کوئی معنے مراد لیے گئے ہون۔ اور دعوے[۵] کیا ہے جب سے دنیا مین عرب کا جزیرہ آباد ہوا ہے اور زبان عربی جاری ہوئی ہے تب سے کسی قول قدیم یا جدید سے ثابت نہین ہوتا کہ توفی کا لفظ کبھی قبض جسم کے معنے مین استعمال کیا گیا ہو۔ کوئی کتاب لغۃ اُسکے مخالف نہین اور کوئی مثل اور قول اہل زبان کا اسکی مغائر نہین۔ غرض ایک ذرہ احتمال مخالف کی گنجایش نہین اور دعوی[۶] کی اور دعوی کیا ہے اگر کوئی شخص قرآن یا حدیث یا اشعار و قصائد نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے۔ کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالے کا فعل منسوب بہ ذی روح ہو کر بحالت مین وفات دینے کے سوا قبض جسم کے معنو مین مستعمل ہوا ہو تو مین اسے حلفاً اللہ کی قسم کہا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہون۔ کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت فروخت کر کے ایک ہزار روپیہ نقد دونگا۔ اور دعوے[۷] کیا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا ہے کہ آیت انی متوفیک کے یہ معنے ہین کہ اے عیسے مین تجھے وفات دونگا پھر کہا کہ امام بخاری ابن عباس کا قول بطور تائید لائے ہین تاکہ معلوم ہو۔ کہ صحابہ کا بھی یہی مذہب تہا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے۔

ان دعاوی و بیانات کا فو بین (یعنیہ زور) پڑہلنے اور ناواقف مسلمانون کو اپنے دام تزویر مین لانے کی غرض سے کادیانی نے یہ عجب ڈہنگ پایا اور سنتم کیا ہے کہ لفظ توفی سے وفات دینے کے سوا اور معنے قبض یا رفع جسم مراد لینے کو کفر و الحاد قرار دیا ہے۔ اور مفسرین سلف و خلف کو جو یہ معنے مراد سمجھتے ہین۔ ملحد و محرف و یہودی بنا دیا چنانچہ ازالہ کے صفحہ ۳۳۴ مین کہا ہے کہ اول سے آخر تک محاورہ قرآنی سے یہ ثابت ہے کہ توفی سے موت دینا مراد ہے تو پھر متنازعہ فیہ آیات مین توفی کے معنے مخالف عام محاورہ قرآن گھڑ لینا الحاد اور تحریف نہین تو

Marfat.com

کیا ہے۔ ایسا ہی صفحہ ۴۱۲ مین کہا ہے اور اسکے صفحہ ۴۰۰ مین کہا ہے بعض علمانے محض الحاد اور تحریف کے رو سے اس جگہ توفیتنی سے رفعتنی مراد لیا ہے یہی تو الحاد ہے۔ ایسا ہی صفحہ ۹۲۴۔ وغیرہ مین کہا ہے۔

دوسرا مغالطہ اسکا یہہ کہنا ہے۔ کہ رفع سے مراد روح کا اوٹھالینا ہے۔ جیسا کہ عام صالحین کے روح بعد موت خدا تعالے اٹھالیتا اور انکا درجہ بلند کرتا ہے۔ نہ روح کو معہ جسم اٹھالینا۔

اسکے ثبوت مین قادیانی نے کسی جداگانہ دلیل کو پیش نہین کیا۔ بلکہ سابق دلائل وفات مسیح کو اسکے ثبوت مین کافی سمجھا ہے۔ چنانچہ اپنے ازالہ کے صفحہ ۴۲۳ وصفحہ ۴۲۶ وصفحہ ۳۴۲۔ لغایت صفحہ ۳۴۶۔ وغیرہ مین **کہا ہے** کہ جس حالت مین قرآن شریف اور حدیث کے رو سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام بلاشبہ فوت ہوگئے ہین تو پہر اس ثبوت کے بعد رفع سے جسم کے ساتھ اوٹھایا جانا مراد سمجھنا کمال درجہ کی غلطی ہے۔ اور **کہا ہے** جب کہ ضروری طور پر ماننا پڑا کہ ہر ایک مومن کی روح مرنے کے بعد آسمان کیطرف اٹھائی جاتی ہے۔ تو اس سے صاف کھل گیا کہ رافعک الی کے یہی معنے ہین کہ حضرت عیسے کی روح آسمان کیطرف اٹھائی گئی اور اسکی تائید و تنظیر مین ازالہ کے صفحہ ۵۹۹ مین حضرت ادریس کا اٹھایا جانا پیش کر کے کہا ہے۔ کہ اسمین شک نہین کہ خدا تعالے نے حضرت ادریس کو موت دیکر بلند مقام مین پہچا دیا ہے۔ کیونکہ اگر وہ بقیہ دست کے آسمان پر چہڑہ گئے ہین تو ضرور ہے کہ وہ ایک دن زمین پر اترین اور فوت ہوان۔ اور زمین مین مدفون ہون۔ اور یہ امر قرآن اور حدیث سے ثابت نہین ہے۔

تیسرا مغالطہ قادیانی کا "رافعک" کے ترجمہ مین جعل وتصرف کرنا اور ان الفاظ سے اسکا ترجمہ کرنا ہے۔ "اور پہر تجھے اوٹھانے والا ہون" اسمین اسنے واؤ کا ترجمہ

Marfat.com

"پھر" سے کیا ہے۔ جو حرف "ثم" کا ترجمہ ہے اور وہ تحریف معنوی کا مرتکب ہوا۔ یا ترجمہ **واو** کے ساتھ ترجمہ حرف "ثم" از خود ملا دیا ہے اور تحریف لفظی کا ارتکاب کیا۔ اس جعل و تصرف پر اسنے ترتیب الفاظ قرآنی کو دلیل ٹھرایا اور یہ کہا ہے کہ خدا تعالے نے پہلے "انی متوفیک" فرمایا پھر "رافعک" اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ توفی کا وقوع پہلے ہوا ہے۔ اور رفع کا پیچھے ہوا۔ کیونکہ اگر وقوع رفع کو پہلے اور توفی کو پیچھے مان لیا جائے تو اسسے کلام الہی کی جسمین توفی کا پہلے ذکر ہے اور رفع کا پیچھے فصاحت و بلاغت ٹوٹ جاتی ہے۔ اور نیز تجویز تقدیم و تاخیر ترتیب طبعی کے برخلاف ہے۔ کیونکہ طبعاً توفی بمعنے وفات پہلے ہوتی ہے۔ اور رفع روح پیچھے۔ اس دعوی کا زور جتلانے اور ناواقف مسلمانون کو اس کی صحت کا یقین دلاکر دام مین لانے کی غرض سے کادیانی نے سلف و خلف علماء اسلام کے حق مین (جنہون نے حضرت مسیح کے رفع کا مقدم اور توفی کا موخر ہونا تجویز کیا ہے) سخت زبان درازی کی ہے اور انکو یہودی۔ ملحد۔ بے حیا۔ بے ایمان۔ کہکر انکی آبروریزی کی ہے۔ (دیکھو ازالہ کادیانی کا صفحہ ۳۴۶ و صفحہ ۹۲۴ لغایت صفحہ ۹۲۶ وغیرہ)۔

کادیانی کے اس بے باکانہ غوغا و شور اور مزخرفانہ دعاوی کے زور کو دیکھ کر بعض مدعیان علم عربی و قرآن مصداق مثل مشہور نیم ملان **خطرہ** ایمان نیم حکیم **خطرہ جان**۔ اور اکثر اردو خوان جو قرآن حدیث سے محض بے خبر ہین اور علوم عربیہ مین کچھ دخل نہین رکھتے و معہذا علماء سلف و خلف کی تقلید چھوڑکر **نیچری** ہو چکے ہین۔ یا فرقہ **اہلحدیث** کیطرف منسوب ہوکر بر طبق ع بدنام کنندہ نکونامی چند + اس فرقہ کو بدنام کر رہے ہین تو اسلام کو سلام کر بیٹھے ہین۔

وہ **کادیانی** کے ان دعاوی اور دلائل مزخرفہ کی نظر سے نہ صرف اسکے دعوی وفات مسیح پر ایمان لے آئے ہین۔ بلکہ اُسکے جملہ کفریات اور مستحدثات کو حق جاننے

Marfat.com

لگ گئے ہین۔ اور وہ اتنی ہوش و تمیز نہین رکھتے اور سمجھ نہین سکتے کہ صرف دعوے۔ وفات مسیح مین کادیانی کے مصیب ہونے اور اسکے دلائل مذکورہ بالا کے قوی اور صحیح ہونے سے اسکے جملہ کفریات صحیح نہین ہوسکتے۔ اور نہ وہ ان کفریات کے ساتھ صرف دعوی وفات مسیح مین مصیب ہونے کے سبب واجب التعظیم یا جائز الاتباع ہوسکتا ہے اسی انکی ناسمجھی و بے تمیزی سے کادیانی اپنا اُلو سیدھا کرلیتا ہے۔ اور وہ اپنے جملہ الزامات کے جواب مین وفات مسیح کی بحث کو پیش کرتا ہے اور اس مسئلہ کے سوا دہ کسی مسئلہ مین بحث نہین کرتا۔ اور اس بحث کو جملہ الزامات متعلقہ کفر و ضلالت کا کافی جواب سمجھ رہا ہے۔ کیون نہو انکو ایسے عقل کے اندھے و تسلیم کے پورے جو مل گئے۔ ایسے جو تو وہ کیسے کہہ سکتا ہے۔ ۵

دوبیت ؎ چنین شہر یارے چنان ؛؛ جہان چون نگردد فرارے جہان۔

مگر اہل دانش و بینش و صاحب خبرت و بصیرت ہر فرقہ اہل اسلام کے خوب سمجھتے اور یقین رکھتے ہین کہ اسکا یہ دعوے وفات مسیح ایک بالو کی دیوار ہے اور اسکے دلائل مذکورہ بالا وغیرہ ہوائی گولے ہین۔ ان سے حضرت مسیح کا فوت ہونا ہرگز ثابت نہین ہوسکتا۔ اور اگر بفرض محال وہ اس دعوی مین مصیب ہی ہو۔ اور وہ دلائل صحیح و قوی ہون تو اس سے اسکے باقی عقائد کفریہ صحیح و لائق تسلیم نہین ہوسکتے اور ان عقائد کے ساتھ وہ ہرگز جائز الاتباع نہین ہوسکتا۔

یہ شق ثانی ظاہر البیان اور بین الثبوت ہے۔ اسمقام مین شق اول یعنے اسکے دعوے وفات مسیح کا ایک بالو کی دیوار و غیر ثابت اور اسکے دلائل کا ہوائی گولے و ناکافی و بیکار ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔ ناظرین توجہ کرین۔

پہلی ہدی و مغالطہ مین اسکے دعوی اور دلائل کا غیر ثابت و ناتمام ہونا۔

اس مغالطہ مین جو اس نے یہ دعوی کیا ہے کہ توفی کے حقیقی معنی وفات دینا ہے اسکے سوا جو اسکے معنے کئے جاتے ہین وہ سب غیر حقیقی یعنے مجازی ہین یہ محض کذب اور سفید جھوٹ ہے - یہ دعوے نہ قرآن سے ثابت ہے نہ حدیث سے نہ کسی لغت کی کتاب سے نہ محاورات قدیم و جدید عرب سے نہ کسی مقولہ یا مثال سے - اور اسکے ثبوت مین جو ہفتگانہ دلائل کادیانی نے پیش کیے ہین وہ دلائل نہین - بلکہ وہ بجاے خود نئے دعاوی ہین - جو محتاج ثبوت ہین اور انکا بار ثبوت کادیانی کے ذمہ ہے - مگر اس نے انکا کوئی ثبوت نہین دیا صرف دعاوی سے اپنے احمق اتباع کا گھر پورا کر دیا ہے -

اسکا پہلا دعوی کہ قرآن مجید کے تئیس مقام مین لفظ توفی وفات دینے کے معنے مین مستعمل ہوا ہے - ایک جگہ بھی کسی اور معنے پر استعمال نہین کیا گیا - محض کذب ہے - کیونکہ منجملہ ان تئیس مقامات کے جنکو کادیانی نے ذکر کیا ہے ایک مقام

وھو الذی یتوفکم باللیل ویعلم ماجرحتم بالنھار ثم یبعثکم فیہ لیقضی اجل مسمًّی - (انعام ع ۷)

وہ آیۃ سورۃ انعام ہے - جسمین یہ ارشاد ہے کہ خدا تعالی ہی ہے جو تمکو رات کے وقت پورا قبض کر لیتا ہے - اور جو تم دن کو کرتے ہو اسکو جانتا ہے پھر تمکو دن مین اٹھاتا ہے تاکہ تمہاری میعاد حیات پوری ہو -

دوسرا مقام وہ آیہ سورہ زمر ہے - جسمین ارشاد ہے - خدا تعالی موت کے وقت

اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضی علیھا الموت ویرسل الاخرٰی الی اجل مسمی - (زمر - ع ۵)

جانون کو پورا قبض کر لیتا ہے - اور جو نہین مرتے انکو نیند مین پورا لیتا ہے انمین جسپر موت کا حکم کر چکتا ہے اسکو روک لیتا ہے اور دوسرے کو ایک وقت تک چھوڑ دیتا ہے -

ان دونو مقام مین لفظ توفی باتفاق اہل اسلام اور کادیانی کی نیند کی

معنے مین مستعمل ہوا ہے۔ اور فریقین سے کوئی ان آیتوں کے یہ معنے نہین کرتا کہ رات کو جو شخص سوتا ہے وہ مرجاتا ہے۔

اس سے صاف ثابت ہے کہ کادیانی کا وہ دعوی کہ لفظ قرآن مین موت کے سوا اور کسی معنے مین مستعمل نہین ہوا سفید جھوٹ ہے۔

اس الزام کذب کا کادیانی کو کھٹکا ہوا تو اُس نے اپنے ازالہ کے صہ ۳۲۳ مین اسکے رفع کرنے کے لیے یہ عذر کیا۔ کہ ان دونو مقامات مین نیند پر توفی کے لفظ کا اطلاق ایک استعارہ ہے۔ جو بہ نصب قرینہ نوم استعمال کیا گیا ہے۔ پھر صہ ۳۳۳ مین کہا ہے کہ معنے حقیقی وہ ہوتے ہین جو بلا قرینہ سمجھ مین آوین۔ اور جو معنے کسی قرینہ سے سمجھے جائین وہ مجازی معنی کھلاتے ہین۔ اور بنا بر علیہ وفات دینا توفی کے حقیقی معنی ہین کیونکہ وہ بلا قرینہ ان آیات سے سمجھ مین آتے ہین۔ اور نیند اسکے مجازی معنی ہین۔ وہ صرف ان روایتون سے بقرینہ نوم سمجھ مین آتے ہین۔ مگر اس عذر سے اسکا وہ جھوٹ کہ قرآن مین یہ لفظ توفی کسی دوسرے معنے مین مستعمل ہی نہین ہوا۔ سچ نہین بن سکتا۔ ہان اس سے ایک نیا دعوی مع دلیل پیدا ہوا کہ لفظ توفی قرآن مین دو معنی سے مستعمل ہوا ہے۔ ایک وفات دینا جو اسکے حقیقی معنی ہین کیونکہ وہ بلا قرینہ سمجھ مین آتے ہین۔ دوسرے سُلانا جو اسکے معنے مجازی ہین۔ کیونکہ وہ قرینہ سے جو مجاز کی علامت ہے سمجھ مین آتے ہین۔

اسکا جواب یہ ہے کہ یہ دعوی اور اسکی دلیل بھی کذب و مغالطہ سے خالی نہین اور حق اور راست یہ امر ہے کہ توفی کے حقیقی معنے ایک چیز کو پورا لینا ہے۔ اور اس معنے کی کئی صورتین یا اقسام ہین (۱) مارنا (۲) سُلانا (۳) ایک چیز کے جسم کو قبض کر لینا وغیرہ۔ اور ان سب صورتون یا اقسام سے ہر ایک خاص صورت یا قسم کا اس لفظ سے مراد ٹھہرانا محتاج قرینہ ہوتا ہے۔ اور پھر اس قسم یا صورت کو معنے مجازی نہین کہا جا سکتا۔ جیسے لفظ مشترک (مثلاً عین جو چشمہ جاریہ اور آنکھ کے لیے موضوع ہے) سے بعض

* اسمین یہ اشارہ ہے کہ موت دینے کے معنی بھی لفظ توفی سے قرینہ ہی سے سمجھ مین آتے ہین۔ نہ بلا قرینہ چنانچہ بہ تفصیل ثابت کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالے

Marfat.com

معانی مراد ہونا محتاج قرینہ ہوتا ہے۔ (مثلاً لفظ عین کے ساتھ دیکھنے کا ذکر ہو تو اُس سے آنکھ مراد لی جاتی ہے۔ اور اگر جاری ہونے کا ذکر ہو تو اس سے پانی کا چشمہ مراد لیا جاتا ہے) اور اس لفظ کے ان معنے کو جو قرینہ سے سمجھ میں آویں مجازی نہین کہا جاتا۔

کادیانی نے صرف قرینہ کو مجاز ہونے کی دلیل سمجھ لیا اور یہ نہ جانا کہ معانی حقیقی بھی اگر وہ متعدد ہون محتاج قرینہ ہوتے ہین اور پھر مجازی معنے نہین کہلاتے اور اس سے اپنا علم **معانی** و بیان و صول و معقول سے جاہل و بے خبر ہونا ثابت کیا ہے۔

اب ہم اپنے بیان کی تصدیق و تائید کے لیے علماء عربیت ماہرین عربی زبان متبحرین علم معانی و بیان کے اقوال سے **شہادت** پیش کرتے ہین۔

تفسیر **بیضاوی** مین ہے۔ **توفی** کسی چیز کے پورا لینے کو کہتے ہین۔ مارنا

والتوفی اخذ الشئ وافیاً والموت نوع منه قال الله تعالی الله یتوفی الانفس حین موتها۔ والتی لم تمت فی منامها۔ (بیضاوی صفحہ ۲۴۷)	اسکا ایک قسم ہے۔ (اور دوسرا قسم نیند ہے ان دونو قسم کا ذکر اس قول خداوندی مین ہے) کہ خدا تعالے جانون کو موت کے وقت پورا لیتا ہے (یعنی مارتا ہے)۔

اور جو نہین مرتے انکو نیند مین پورا لیتا ہے (یعنے سلا دیتا ہے)۔

اور **تفسیر کبیر** مین ہے۔ توفی کے معنے قبض کرنا ہے عرب کے یہ محاورات ہین

ان التوفی هو القبض یقال وفانی فلان دراهمی واوفانی وتوفیتها منه کما یقال سلم فلان دراهمی الی وتسلمتها منه وقد یکون ایضاً توفی بمعنی استوفی وعلی کلا الاحتمالین کان اخراجه	وفانی فلان دراهمی۔ واوفانی وتوفیتها منه۔ یعنے فلان شخص نے میرے دراہم میرے قبضہ مین دیدیے۔ اور مینے اس سے قبض کر لیے۔

(ناظرین! دیکھو! ان محاورات عرب مین

Marfat.com

من الارض واصعاده الی السماء
توفیا له فان قیل فعلی هذا الوجه کان التوفی
عین الرفع الیه فیصیر قوله رافعک الیّ تکرارا
قلنا قوله انی متوفیک یدل علی حصول
التوفی وهو جنس تحته انواع بعضها
بالموت وبعضها بالاصعاد الی السماء
فلما قال بعده رافعک الی کان هذا
تعیینا للنوع ولم یکن تکرارا۔ (تفسیر کبیر ج ۲)

توفی بمعنے قبض بعالم جسم ہی بولا گیا ہے یہی قبض جسم ان محاورات مین پایا جاتا ہے جو صحاح ۔ صراح اور قاموس سے عنقریب منقول ہونگے ۔ اور پہر انصاف اور ایمان کو پیش نظر کہکر کادیانی کے اس کذب و جرأت کا کہ محاورہ عرب یا در کتب لغت مین کوئی ایسی مثال پائی نہین جاتی ۔ جسمین توفی بمعنے قبض جسم بولا گیا نہو" اندازہ کرو) جیسے یہ محاورات ہین ۔ سلم فلان دراهمی الی فتوفیتها منه یعنے فلان شخص نے میرے دراہم میری سپرد کئے ۔ اور مین نے اس سے لے لئے ۔ اور کبہی توفی بمعنے استوفی آتا ہے ۔ یعنے پورا لینے کے معنے ہین ۔ ان دونو معنے (قبض کرنے اور پورا لینے) سے حضرت مسیح کو زمین سے نکال کر آسمان پر چڑہا لیجانا ۔ انکی توفی ہے ۔ اسپر اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ان معنے کی نظر سے توفی بعینہٖ رفع جسم ہوا ۔ لہذا متوفیک فرمانے کے بعد رافعک الی کہنا تکرار بلا فائدہ بنتا ہے (جس سے خدا کی شان پاک ہے) اسکا جواب یہ ہے کہ متوفیک فرمانے سے صرف قبض کرنا معلوم ہوا ۔ جو ایک جنس اور عام مفہوم ہے ۔ اور اسکے نیچے کئی انواع و اقسام پائے جاتے ہین (۱) موت (جسمین صرف روح کا قبض ہوتا ہے) (۲) جسم کو آسمان پر لیجانا (جسمین روح کی شمولیت بہی پائی جاتی ہے) (۳) سلا دینا (جسمین ایک قسم کا قبض روح ہوتا ہے اور اسکا ذکر تفسیر کبیر کی آئندہ عبارت مین ہے) پہر جب متوفیک فرمانے کے بعد رافعک الی فرما دیا ۔ تو اس سے اس جنس کے ایک نوع کا تقرر ہوگیا ۔ اور تکرار لازم نہ آیا ۔

Marfat.com

اور تفسیر کبیر میں آیات زیر بحث کی تفسیر میں فرمایا ہے۔ یتوفکم باللیل کے

فاما قوله الذی یتوفاکم باللیل فالمعنی انه تعالی ینیمکم فیتوفی انفسکم التی بها تقدرون علی الادراک والتمییز کما قال جل جلاله الله یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها فیمسک التی قضی علیها الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمی فالله جل جلاله یقبض الارواح عن التصرف بالنوم کما یقبضها بالموت (تفسیر کبیر صـ۲۳ ـ ج۴)

معنے یہ ہیں کہ خدا تعالے تمکو رات کے وقت سولا دیتا ہے اور تمہارے ان ارواح کو قبض کرلیتا ہے جن سے تم ادراک اور تمیز کرسکتے ہو جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا ہے کہ خدا تعالے جانوں کو موت کے وقت قبض کرتا ہے تا آخر سو خدا تعالے ارواح کو نیند کے ساتھ قبض کرتا ہے جیسا کہ موت کے ساتھ قبض کرتا ہے

اور لغت کی کتابوں میں سے صحاح میں لکھا ہے اوفاه حقه (باب افعال سے)۔ اور وفاه حقه (باب تفعیل سے) اور استوفا حقه (باب استفعال سے) اور توفاه (باب تفعل سے) [illegible] ہے) سب ایک ہی معنے رکھتے ہیں [illegible]

اوفاه حقه ووفاه بمعنی اعطاه وافیا واستوفی حقه وتوفاه بمعنی۔ وتوفاه الله ای قبض روحه والوفاة الموت وتوافی القوم تتاموا۔ (صحاح جوهری)

اسکا حق پورا دیدیا۔ اور توفاه الله کے معنے قبض روح کے ہیں اور توفی کے معنی نیند

اور صراح میں ہے کہ ایفاء گذاردن حق کسے بتمام ویقال منه واوفاه حقه ووفاه استیفا وتوفی تمام گرفتن حق وتوفاه الله اسے قبض روحه ووفاة مردن موافات رسیدن وآمدن وتوافی القوم ای تتاموا۔

اور قاموس میں لکھا ہے کہ اوفی فلانا حقه کے یہ معنے ہیں کہ اسکو حق پورا

واوفی فلانا حقه ای اعطاه

دیدیا جیسے وفاه اور اوفاه اور استوفا

وافیا کوفاہ - واوفاہ - فاستوفاہ وتوفاہ الوفاۃ الموت - وتوفاہ اللہ قبض روحہ - (قاموس ص ۹۱۳)	اور توفاہ کے یہی معنے ہین - وفات بمعنی موت ہے - اور توفاہ اللہ کے یہ معنے ہین کہ خدانے اسکی روح کو قبض کیا

ایسا ہی اور کتب لغت مین ہے - یہ تینون کتابین لغت کی وہ ہین - جنکا نام لیکر کادیانی نے یہ دعوے کیا تہا - کہ ان کتابون مین کوئی ایسی مثال یا محاورہ پایا نہین جاتا جسمین لفظ توفی بمعنے قبض جسم بولا گیا ہو - ہم نے انہین تین کتابون سے محاورہ توفاہ حقہ جس سے درہم ودینار وغیرہ اجسام کا قبض مراد ہے نقل کر دیا - اور اس سے کادیانی کا کذب بخوبی ثابت کیا -

اور کتاب مجمع البحار مین ہے (جو لغات اور محاورات قرآن وحدیث کی جامع

متوفیک ورافعک علی التقدیم والتاخیر وقد یکون الوفاۃ قبضا لیس بموت او متوفیک مستوف کونک فی الارض و یتوفکم باللیل ینیمکم و یتوفاکم ملک الموت یستوفی عددکم و اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والنفس التی تتوفی وفات الموت التی بہا الحیوۃ والنفس والحرکۃ وہی الروح والتی تتوفی فی النوم النفس الممیزۃ العاقلۃ - (مجمع البحار ص ۴۵۵ - ج ۳)	ہے) کہ متوفیک ورافعک مین تقدیم وتاخیر ہے - اور کبہی وفات سے وہ قبض کرنا مراد ہوتا ہے جو موت نہ ہو - اور متوفیک کے ایک معنے یہ بہی ہین کہ ہم تیرا زمین رہنا یا ہونا پورا کرنے والے ہین - اور یتوفکم باللیل کے معنے یہ ہین کہ خدا تمکو سولا دیتا ہے اور یتوفاکم ملک الموت کے معنے یہ ہین کہ فرشتہ تمہارے شمار کو پورا کرلیتا ہے - اور آیت اللہ یتوفی الانفس حین موتہا کے یہ معنے ہین - کہ جو نفس موت

سے وفات پاتا ہے اسکی اس روح کو خدا قبض کرتا ہے - جس سے زندگی اور سانس لینا اور حرکت کرنا ہوتا ہے اور جو نفس نیند مین متوفی ہوتا ہے - اور جس کی

Marfat.com

اسکی اس روح کو قبض کرتا ہے۔ جس سے عقل و تمیز ہوتی ہے۔

ان عبارات اور محاورات سے ثابت ہوا کہ توفی کے حقیقی معنے استیفا و قبض کے ہیں۔ جو ایک جنس ہے۔ اور موت۔ نیند۔ اور قبض جسم وغیرہ اسکے انواع و اقسام ہیں۔ اور یہ بات کس و ناکس کو بشرطیکہ عقلی اور نقلی علوم سے آشنائی رکھتا ہو معلوم ہے۔ کہ جنس کا اپنے انواع و اقسام پر اطلاق و استعمال بطور حقیقت ہوتا ہے نہ بطور مجاز۔

اس سے ثابت ہوا کہ کادیانی کا توفی کے حقیقی معنے وفات کو قرار دینا اور نیند وغیرہ اسکے مجازی معنے ٹھرانا ایک ایسا سفید جھوٹ ہے جسپر نہ قرآن کی شہادت پائی جاتی ہے۔ نہ محاورات عرب کی نہ کتب لغت کی۔

اب بشہادت علمائے اصول و معانی و بیان ثابت کیا جاتا ہے۔ کہ جس لفظ کے اصلی معنے میں کثرت و تعدد ہو۔ اسکے بعض معنے کا قرینہ کی شہادت سے سمجھ میں آنا حقیقت ہونے کے مخالف نہیں اور وہ اس کو مجاز نہیں بنا دیتا۔

کتاب تلویح میں ہے مشترک کا یہ حکم ہے کہ اس کے لفظ میں یا اور دلائل و قرائن میں تامل کریں تاکہ اسکے دو یا بہت سے معنے سے ایک معنے کا مراد ہونا معلوم و متعین ہو

> حکم المشترک التامل فی نفس الصیغۃ او فی غیرھا من الادلۃ والامارات لیترجح احد معانیہ (تلویح صفحہ ۱)

اور **مطول** میں کہا ہے۔ کہ حقیقت کی تعریف میں وضع کی قید لگانے سے مجازی معنے نکل گئے۔ نہ مشترک کیونکہ مجازی صرف قرینہ سے سمجھ میں آتے ہیں نہ لفظ سے اور مشترک کے متعدد معانی اسکے لفظ سے سمجھے ہوئے ہیں کیونکہ وہ ان سب کی
 لیے

> الحقیقۃ الکلمۃ المستعملۃ فی ما وضعت لہ یخرج المجاز لان دلالتہ انما تکون بقرینۃ دون المشترک ای یخرج المجاز لا المشترک وھو ما وضع لمعنیین او

وضع کیا گیا ہے - اور اسکے کسی خاص معنے کا بلا قرینہ سمجھ مین نہ آنا- اُس کی حقیقت ہونے کے مخالف نہیں - وہ ایک عارضی امر اشتراک کے سبب سے ہے - ایسا ہی مختصر المعانی مین ہے -	الذی وضعا متعددًا وذالک لانہ یتعین الدلالۃ علی کل من المعنیین بنفسہ وعدم الدلالۃ علی احد المعنیین لعارض الاشتراک لا ینافی ذالک (مطول صفحہ ۴۵۳)

ان شہادات سے ثابت ہے کہ مشترک کے بعض معانی قرینہ سے سمجھ مین آتے ہین ومعہذا وہ حقیقت ہے - نہ مجاز - کادیانی نے جو آیات زیر بحث مین لفظ توفی کے نیند کے معنے قرینہ سے سمجھ مین آنے سے اسکو مجاز بنا دیا ہے تو اسمین علم اصول ومعانی بیان سے اپنی ناواقفی اور جہالت کا اظہار کیا ہے -

اب ہم بیان کرتے ہین کہ لفظ توفی سے موت کے معنے بھی (ان آیات مین جنکو کادیانی نے اپنے ازالہ کے صفحہ ۳۳۱ وغیرہ مین نقل کیا ہے) قرائن ہی سے سمجھ مین آتے ہین - اور وہ قرائن ان آیات کے الفاظ مین موجود ہین نہ یہ کہ موت اس لفظ کی مستعار معنے ہین - اور وہ بلا قرینہ سمجھ مین آتے ہین - جیسا کہ کادیانی نے دعویٰ کیا ہے اور روز روشن مسلمانون کی آنکھوں مین خاک ڈالنا چاہا ہے - ان آیات کو ہم کادیانی کے الفاظ سے اور اپنی ترتیب[*] سے نقشہ ذیل مین نقل کرکے - ایکے خانہ کیفیت مین وہ قرائن بیان کرین گے - جو ان آیات مین توفی سے معنے وفات مراد ہونے پر پائے جاتے ہین -

---

* کادیانی کی ترتیب بے ترتیب کو اسلیے چھوڑ دیا کہ اس ترتیب سے بیان قرائن مین تکرار مقصود تھا - اور نیز اسکے حوالجات غلط دیکر بہ ... تجھے -

نمبر شمار	سورۃ و رکوع	الفاظ آیات جو کادیانی نے نقل کئے ہیں	بیان قرینہ وغیرہ کیفیت
۱	نساء ع ۳	تتوفٰھن الموت	پہلی آیۃ میں حرف "ثم" عثمانی قرآن میں تو نہیں ہے یہاں "حتی" ہے شاید کادیانی قرآن میں ثم ہو ان دونو آیتوں میں موت کا لفظ صریح قرینہ ہے جس سے کادیانی مسلمانوں کی آنکھیں بند کرنا چاہتا ہے -
۲	سجدہ ع ۲	قل یتوفٰکم ملک الموت	
۳	آل عمران ع ۲۰	توفنا مع الابرار	ان دونو آیتوں میں الفاظ ابرار اور صالحین (جن سے اموات گذشتہ مراد ہیں) اور ان ہی سے لحوق کی ان آیات میں دعا ہے) سا قرینہ ہیں اور سیاق و سباق نیز
۴	یوسف ع ۱۱	توفنی مسلما والحقنی بالصالحین	
۵	نساء ع ۱۴	ان الذین توفٰھم الملائکۃ -	ان ساتوں آیات میں ملائکہ موت کا ذکر توفی کے معنے وفات پر قرینہ ہے - انہیں سے آخری آیۃ انفال سے کادیانی نے ذکر ملائکہ کا سترہ کیا ہے -
۶	نحل ع ۴	تتوفٰھم الملائکۃ ظالمی انفسھم	
۷	"	تتوفٰھم الملائکۃ طیبین -	
۸	انعام ع ۷	توفتہ رسلنا -	
۹	اعراف ع ۴	رسلنا یتوفونھم -	
۱۰	محمد ع ۳	فکیف اذا توفتھم الملائکۃ	
۱۱	انفال ع ۷	یتوفے -	
۱۲	مومن ع ۶	فاما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک فالینا یرجعون	ان تینوں آیتوں کے اخیر میں خدا کیطرف رجوع اور حساب کا ذکر توفی کے معنے موت پر قرینہ ہے ان میں سے آخری آیۃ کے اخیر کو کادیانی نے سرقہ کیا -
۱۳	یونس ع ۵	فاما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک فالینا مرجعھم	
۱۴	رعد ع ۶	فاما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک فانما علیک البلاغ وعلینا الحساب	

۱۵	بقرہ ع ۱۴	یتوفون منکم	ان دو نو آیتوں مین صورتین چھوڑ جانے کا ذکر قرینہ معنے موت ہے۔	
۱۶	" ع ۱۵	"		
۱۷	اعراف ع ۱۴	توفنا مسلمین	اس آیۃ سے پہلے صلیب کا اور خدا کیطرف جانے کا ذکر معنے موت پر قرینہ ہے۔	
۱۸	الحج ع ۱	ومنکم من یتوفی	ان تینون آیتون مین پیدایش از بچپن اور بڑھاپے کا ذکر توفی کے معنی موت پر قرینہ ہے۔ ان آیات ہی کا دیانی نے ماقبل ومابعد کے قرائن کا قصر کیا اور مسلمانون کو دھوکہ دیا۔	
۱۹	مومن ع ۷	"		
۲۰	نحل ع ۹	ثم یتوفیکم		

ان الفاظ و قرائن کو جو ہمنے بتائے ہین ناظرین قرآن مجید سے نکالکر بتفصیل ملاحظہ مین لائینگے تو ہماری پوری تصدیق فرمائین گے۔

کادیانی نے ۲۳۔ آیات مین لفظ توفی سے بلا قرینہ موت کے معنے سمجھے جانے کا دعوے کیا تھا۔ پھر ازان جملہ دو آیتون مین خود ہی توفی سے نیند کا مراد ہونا تسلیم کرلیا۔ اور ایک آیۃ سورہ مومن (اونتوفینک) کو وہ مکرر لایا ہے۔ باقی بیس آیات مین لفظ توفی سے موت کے معنے مراد ہونے پر ہمنے قرائن کا موجود ہونا ثابت کردیا ہے۔ اس سے ناظرین کو یقین ہوگا کہ کادیانی کا یہ دعوے کہ موت لفظ توفی کے متبادر معنے ہین اور وہ بلا قرینہ سمجھ مین آتے ہین محض دروغ بے فروغ ہے۔ اور درحقیقت اس لفظ سے موت کے معنے سمجھ مین آنے ویسے ہی محتاج قرینہ ہین جیسے کہ سولادینے یا قبض جسم کے معنے۔ اور یہ سب معنی اس لفظ سے مساوی نسبت رکھتے ہین سبھی اس کے حقیقی معنے ہین۔ اور سبھی اپنی تعیین کے لیے محتاج قرینہ ہین۔

Marfat.com

یہان شاید یہ سوال پیدا ہو کہ جس حالت مین ان سب معانی کو اس لفظ سے مساوی نسبت ہے۔ اور ہر ایک معنے کا مراد و متعین ہونا محتاج قرینہ ہے۔ تو علما اسلام جو حضرت مسیح کو زندہ آسمان پر موجود مانتے ہین۔ اور ان آیات مین وہ لفظ توفی سے قبض جسم کے معنے مراد لیتے ہین۔ اس معنی کی تعیین و تخصیص پر کس قرینہ کو دلیل سمجھتے ہین۔ اسکا جواب یہ ہے۔ کہ اس معنی کی تعیین پر قرآن مجید میں لفظ متوفیک کے بعد لفظ رافعک فرمانا قرینہ ہے جو توفی کے معنے کو رفع جسم سے مخصوص و متعین کرتا ہے۔ چنانچہ امام رازی کی عبارت تفسیر کبیر مین بہ تفصیل گذر چکی ہے۔

دوسرا قرینہ خدا تعالے کا سورۂ نسا مین یہ فرمانا ہے۔ کہ یہود نے حضرت مسیح کو نہ قتل کیا۔ اور نہ صلیب پر چڑھایا ہے لیکن انکو شبہ لگ گیا ہے۔ وہ خود اختلاف مین ہین۔ اسکو انہون نے یقینا قتل نہین کیا۔ بلکہ خدا تعالے نے اسکو اپنی طرف اٹھا لیا ہے۔

وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ مالھم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ۔

(سورہ نساء ع ۲۲)

اور یہ امر ظاہر اور محتاج ثبوت نہین ہے۔ کہ اس آیہ مین جس چیز کا قتل ہونا اور صلیب پر چڑھایا نہ جانا بیان ہوا ہے اور وہ ضمیر مفعول ماقتلوہ وما صلبوہ کا مرجع ہے۔ اسیکا خدا کی طرف اٹھایا جانا مراد ہے۔ اور وہی ضمیر مفعول رفعہ کا مرجع ہے۔ اور وہ جسم مسیح علیہ السلام مع روح ہے۔ نہ صرف روح۔ کیونکہ روح صلیب پر چڑھانے اور قتل کئے جانیکی لائق نہین ہوتا۔ اور یہ امر جائز نہین کہ پہلے دو فعلون کے مفعول کی ضمیر کا مرجع جسم مع روح ہو اور تیسرے فعل کے مفعول کی ضمیر کا مرجع صرف روح ہو۔

تیسرا قرینہ خدا تعالے کا یہ قول ہے۔ کہ اہل کتاب مین سے کوئی نہ ہوگا جو حضرت مسیح پر انکے مرنے سے پہلے ایمان نہ لائیگا

وان من اھل الکتب الا لیؤمنن بہ

Marfat.com

قبل موتہ ویوم القیمۃ یکون علیھم شھیدا (سورہ نساء ع ۲۲)
باب نزول عیسے بن مریم علیہ السلام
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر ویضع الحرب ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیر من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابوھریرۃ واقرؤا ان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیمۃ یکون علیھم شھیدًا۔ (صحیح بخاری صف۴)

اور حضرت مسیح قیامت کے دن انپر گواہ ہونگے۔ جس کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ شرح و تفسیر کی ہے۔ کہ حضرت ابن مریم حاکم عادل امام ہوکر نازل ہونگے۔ اور خنزیر کو قتل کرینگے۔ اور صلیب کو توڑینگے۔ چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے آپ سے یہ قول نقل کیا۔ اور اُسکے بعد اس آیت کو پڑھا۔ اور صحیح بخاری میں اس سے حضرت علیہ السلام کا نزول ثابت کیا ہے۔

اور یہ ظاہر ہے کہ نزول صعود کی فرع ہے۔ حضرت عیسے جسم کے ساتھ اوٹھائے نہ جاتے تو خدا تعالے اس آیۃ میں اُنکے آنیکی خبر نہ دیتا۔ اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قول خداوندی کی یہ تفسیر فرماتے۔

اس قسم کے قرائن قرآن مجید مین اس لفظ توفی سے قبض جسم کی مراد ہونے پر اور کئی ہین۔ اور حدیث مین تو ان قرائن کا دریا موج مار رہا ہے۔ مگر ہم اسمقام مین دعوے رفع جسمانی کی اثبات کے درپے نہین۔ بلکہ صرف قادیانی کے اس دعوے کے کہ موت توفی کے حقیقی معنے ہین۔ اور متبادر اور بلا قرینہ سمجھ مین آتے ہین۔ اور باقی معانی مجازی محتاج قرینہ ہین ابطال کے درپے ہین۔ سو ہمارے بیان دلائل سے بخوبی ہو چکا ہے کہ اس لفظ توفی سے قبض جسم مراد ہے۔ نہ قبض روح سوائے اس کے ثبوت کے لیے کوئی قرائن ملتہ

مذکورہ بالا کو کافی نہ سمجھے تو ہمارے دوسرے مضمون کا جسمین حیات مسیح کا اثبات ہوگا انتظار کرے۔

۲ کادیانی کے اس دعوے کا جواب کہ موت کے معنے لفظ توفی کے بار معنی ہین جو تیئیس ۲۳ مقامات قرآن مین اس لفظ سے بلا قرینہ سمجھ مین آتے ہین " اور اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ ان مقامات مین سے ایک جگہ بھی کہیں معنے اس لفظ سے بلا قرینہ سمجھ مین نہین آتے۔ ہر جگہ لفظی قرائن معنے موت کو معین کرنے والے قرآن مین موجود ہین۔

اب ہم اس دعوی کادیانی کے مقابلہ مین یہ دعوے کرتے ہین کہ قرآن مین ایک جگہ بھی ایسی نہین جسمین لفظ توفی سے موت کے معنے بلا قرینہ سمجھ مین آتے ہون۔ کادیانی ایک جگہ ایسی نکالدے تو ہم سے سو ۱۰۰ روپیہ انعام لے۔ یہ نہو سکے تو اپنے دعوے کو واپس لے اور اس جرأت و افترا سے جو اس دعوے مین اس سے سرزد ہوا ہے توبہ کرے۔ اسپر بھی ہم اسکو پچیس ۲۵ روپیہ انعام دین گے۔

اس بیان سے کادیانی کے پہلا دعوے کا جسکو اوس نے اپنے مغالطہ اول کے ثبوت مین پیش کیا تھا۔ کذب ظاہر ہوا۔ اور ثابت و محقق ہوگیا کہ لفظ توفی قرآن مین صرف وفات یا موت کے معنے مین استعمال نہین کیا گیا بلکہ سولا دینے یا قبض جسم کے معنے مین ہی بولا گیا ہے۔ اور یہ سب کے سب معانی اسکے حقیقی معانی ہین۔ جو خاص خاص مقامات مین خاص خاص قرائن کے سمجھ مین آتے ہین اس بیان کے ضمن مین کادیانی کے باقی دعاوی کا جو مغالطہ اول کے ثبوت مین اوس نے پیش کئے ہین۔ نیز ابطال ہوگیا۔ تاہم افہام عوام کی غرض سے اسکے باقی ماندہ دعاوی کے ابطال سے جدا گانہ تعرض کیا جاتا ہے۔

کادیانی کا دوسرا اور تیسرا دعوی پہلے دعوے سے بڑھکر کذب و جرأت پر

مشتمل ہے۔ کادیانی نے کتب حدیث کا ورق ورق خواب مین بھی نہ دیکھا ہوگا۔ ہاں بعض کتابون کو تو بین الدفتین (جلد کے پٹھون یا مقوون) ہین ہی آنکھ سے نہ دیکھا ہوگا۔ چہ جائے معائنہ ورق ورق۔

اسکا دوسرے دعوے مین یہ کہنا کہ کتب حدیث مین تین سو چھیالیس ۳۴۶ جگہ لفظ توفی بمعنے موت وقبض روح بولا گیا ہے۔ بعینہ اُس شخص کے دعوی کی مانند ہے۔ جو زمین ایک جگہ پر انگلی رکھ کر یہ کہتا ہے کہ یہ زمین کا مرکز (بیچا بیچ) ہے۔ اور اس کے ثبوت میں کہے کہ جو شخص اس دعوے کو جھوٹ سمجھے۔ وہ زمین کو ناپ کر بتاوے کہ بیچا بیچ یہ نہین تو اور کونسا ہے۔ ایسا ہی اسکا تیسرے دعوے مین کہنا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ بعثت سے آخر عمر تک سات ہزار مرتبہ توفی کا لفظ بمعنے موت وقبض روح استعمال فرمایا ہے۔

اسمین اُسنے یہہ بھی چالاکی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عادتاً رات مین لفظ توفی دیکھ کر آپ کی سنین عمر کا زمانہ بعثت سے حساب لگا لیا۔ اور اس سے سات ہزار کا شمار نکال لیا ہے۔ نہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام پاک مین آپنے سات ہزار مرتبہ کا شمار کیا ہے۔ مگر ہم بھی آپکے ہر ایک داؤ اور رنگ وروپ کو خوب پہچانتے ہین۔ مصرع بہر رنگے کہ مے آئی شناسم + لہذا آپ کے ان دونو دعاوی کے جواب مین یہہ کہنا کافی سمجھتے ہین۔ کہ آپ تین سو چھیالیس ۳۴۶ مقامات حدیث اور سات ہزار مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ توفی بولنا۔ بہ تفصیل بیان کر کے یہہ ثابت کرین کہ ان مقامات مین لفظ توفی موت کے معنے مین بلا قرینہ استعمال کیا گیا ہے۔ تو ہم اُن مقامات مین قرائن معنے موت نکالدینگے۔ یہ نہ ہوسکا تو ہم مان جائینگے کہ موت وقبض روح لفظ توفی کے حقیقی معنے ہین۔ اور باقی معانی سولانا اور جسم قبض کرنا اوسکے مجازی معنی ہین۔ یہ آپسے نہ ہوسکے تو ان گیدڑ بھبکیون کو ندامت کے ساتھ واپس لین اور کچھ شرم کو کام مین لاوین

اب ہم اسپر ترقی کرکے یہ دعوے کرتے ہین کہ کتب حدیث اور کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بھی کسی جگہ بھی لفظ توفے سے معنے موت بلا قرینہ سمجھے نہین جاتے اگر آپ کوئی ایک مقام بتادین تو اسپر بھی ایک سو روپیہ انعام لین۔ ورنہ اپنے دعوے کو واپس لین۔ اور اس کذب و افترا سے توبہ کرین اسپر بھی ہم پچیس روپیہ انعام دینگے

آپکا چوتھا اور پانچوان دعوے پہلے تین دعاوی سے بڑھکر کذب و جرأت پر مشتمل ہے۔ لغت کی کتابون صحاح۔ صراح۔ قاموس ہے (جنکا آپ نے نام لیا ہے) ابھی ثابت ہوچکا ہے۔ کہ ان کتابون مین عرب کے ایسے محاورات معہود ہین جنمین لفظ توفے بمعنے قبض جسم و درہم و دینار بولا گیا ہے۔ آپ ان محاورات کو محاورات عرب نہین سمجھتے۔ اور جس دن سے جزیرہ عرب دنیا مین آباد ہوا ہے اس دن سے پہلے کے محاورات جانتے ہین۔ تو آپ ذرا تکلیف گوارا فرماکر یہ بتادین۔ کہ عرب کا جزیرہ کب سے آباد ہوا ہے۔ اور اس سے کتنے دن پیشتر کے یہ محاورات ہین۔ جو ان کتابون مین منقول ہین۔ یا یہ بیان اور ثابت کرین کہ یہ محاورات غیر زبان کے ان کتابون مین کب سے درج ہوگئے ہین۔ اور کس ظالم نے یہ ظلم کیا ہے۔ اس بیان سے آپ کی تاریخ دانی بھی بخوبی ثابت ہوجائیگی۔ جس کے ثبوت کے ہم مشتاق ہین۔

رہا اس دعوے چہارم مین آپکا یہ معما کہ لفظ توفے جب خدا کا اسم اور اسکی طرف منسوب ہو۔ اور اسکا مفعول و متعلق کوئی ذی روح ہو۔ تو اسکے معنے بجز قبض روح کچھ نہین ہوتے۔ اسکا حل و ابطال دعوے ششم مین ہوتا ہے۔

دعوے ششم مین تو آپنے کمال غضب کیا اپنی چالاکی اور دہوکہ بازی کا کمال [illegible] ثبت پیش کیا اور اسمین اپنا بے نظیر یا یون کہین کہ وحدہ لاشریک ہونا ثابت کر دکھایا۔ اور اپنے تمام ناظرین و مخاطبین کو [illegible] اور دہوکہ دینا

[illegible] کے حاشیہ مین [illegible] ہین۔

جاہا۔ مگر آپ کو خیال نہ آیا کہ لکل فرعون موسیٰ ایک صادق مثل ہے۔ جس سے لکل دجال عیسیٰ کا استنباط آپ کے نزدیک بھی صحیح ومسلم ہے۔ بنائً علیہ آپ کے دہوکہ اور چالاکی کو تاڑ جانے والے بھی خدا کے فضل وتوفیق سے اسوقت موجود ہین۔ وہ اس دعوے کا فساد ظاہر کرین گے۔ اور اس دہوکہ کی قلعی کھولدین گے۔

لیجیے اسکا جواب سنیے اور قلعی کہلوایئے۔ اس دعوے مین آپکا یہ **سوال** کہ اس لفظ کا فاعل خدا تعالیٰ ہو اور مفعول ومتعلق کوئی ذی روح ہو اور اسحالت مین اسکا بجز قبض روح کسی اور معنے مین مستعمل ہونا کوئی شخص قرآن یا حدیث یا اشعار ومحاورات عرب یا کتب لغات سے ثابت کرے۔ **اسصورت مین** صحیح اور واجبی ہو سکتا تھا۔ جبکہ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے سوا کسی اور ذی روح کو زندہ جسم سے **آسمان پر** اٹھالیتا۔ اور پہر اسکی حکایت اپنے کلام مین فرماتا۔ اور **جسحالت مین** خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے سوا کسی ذی روح کو جسم سے آسمان پر نہین اٹھایا۔ تو پھر کب ممکن تہا کہ کسی اور شخص کے حق مین یہ لفظ بمعنے قبض جسم بلا قبض روح خدا تعالےٰ نے فرمانا۔ اور اسکا ذکر خدا ورسول کی کلام مین کہین آتا۔ اور پہر وہ کلام عرب اور لغت مین نقل کیا جاتا۔

پہر آپکا یہ سوال کب جائز ہے۔ اور اسکے جواب کا آپکو کیا استحقاق ہے۔ اہل اسلام کے اس عقیدہ اتفاقیہ کے ساتہ کہ حضرت مسیح کے سوا اور کوئی شخص زندہ آسمان پر اٹھایا نہین گیا جائز وممکن نہین ہر کہ یہ لفظ حضرت مسیح علیہ السلام کے سوا کسی ذی روح کے حق مین خدا تعالےٰ نے بولا ہو۔ اور اسکا ذکر خدا ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام مین آیا ہو۔ پہر اس کلام کے مطابق محاورات واشعار عرب مین اسکا ذکر ہوا ہو۔ لہٰذا آپکا یہ سوال کسیوجہ سے جائز نہین ہو سکتا۔ اور اس سے بجز

Marfat.com

دہو کہ وہی اہل اسلام کوئی آپکا مقصود نہین ۔

ہان اس سوال کا آپ حق رکھتے ہین (جسکو دعوے پنجم آپ مین کر چکے ہین) کہ لغت کی کتابون مین اس لفظ توفی کا استعمال بمعنے قبض جسم محاورہ عرب مین کہان ہوا ہے ۔ اور کتب لغت مین اسکا ذکر کہان پایا جاتا ہے ۔ سو اس کا جواب ہم آپ کو یہ کافی ووافی دے چکے ہین کہ انہین کتابون صحاح ۔ صراح ۔ قاموس مین (جنمین ان محاورہ کے پائے جانے سے آپ انکار کر چکے ہین) اس معنی قبض جسم کا محاورہ (توفاہ حقہ جس سے جسم درہم دینار کا قبض کرا دینا مقصود ہے) موجود ہے ۔ اور علاوہ بران کتب تفاسیر مین ایسے محاورات پائے جاتے ہین اور انہین محاورات عرب کے مطابق قرآن مجید مین (جو بزبان عربی نازل ہوا ہے) خدا تعالیٰ نے حضرت عیسےٰ کے حق مین "انی متوفیک" فرمایا ہے ۔ اور اس سے بمعنے قبض جسم کا ارادہ کیا ہے ۔

آپ اس جواب کو اس جائز سوال (مندرجہ دعوے پنجم) کا کافی اور صحیح جواب سمجھین تو ہم آپکے انعام ہزار روپیہ کو بحکم "عطاء تو بلقاء تو" **معاف** کرتے ہین ۔ بلکہ بجاے اسکے اس جواب کی مقبولیت پر خود پچیس روپیہ انعام دینے کو حاضر ہین ۔ اور اگر اس جواب کو غیر صحیح و ناکافی قرار دین تو امور ذیل سے ایک امر کا اثبات کرین ۔

اول صحاح صراح ۔ اور قاموس جنکی عبارات ہمنے نقل کی ہین ۔ وہ کتب لغت نہین جنمین ان محاورات کے پائے نہ جانے کا آپنے دعوے کیا تھا ۔

دوم ۔ یہ وہی کتابین ہین ۔ تو انمین وہ عبارات درج نہین جو ہمنے نقل کی ہین

سوم ۔ وہ عبارات درج ہین تو انمین وہ محاورات موجود نہین جو ہمنے نقل کئے ہین

چہارم ۔ موجود ہین تو انکے معنے یہ نہین بلکہ اور ہین مثلاً حق سے درہم دینار مراد نہین بلکہ کوئی روحانی امر مراد ہے ۔ ان امور کو آپ ثابت کرین تو ہم سے فی امر سو روپیہ انعام لین ۔ یہ نہو سکے تو کسی اور وجہ سے

Marfat.com

اس جواب کا غیر صحیح و ناکافی ہونا ثابت کریں۔

لیجیے ایک وجہ **معقول** اور **سہل الحصول** ہم بتاتے ہیں اور اسکے ثبوت پر ایک سو روپیہ انعام دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔ آپ کسی ایک ہی محاورہ عرب یا حوالہ کتاب لغت سے یہ ثابت کریں کہ **توفی** کے حقیقی معنے صرف قبض روح کے ہیں۔ اور یہ معنے اس محاورہ سے بلا قرینہ عقلی و لفظی حالی و مقالی سمجھ میں آتے ہیں اس سے خود بخود ثابت ہو جائیگا کہ جس محاورہ عرب منقولہ کتب لغات میں یہ لفظ بمعنے قبض جسم درہم دینار بولا گیا ہے۔ اس محاورہ میں بشہادت قرینہ قبض جسم کے معنے اس سے مفہوم ہوتے ہیں۔ لہذا وہ معنے اسکے حقیقی معنے نہیں ہیں۔ مجازی ہیں۔ حقیقی معنے وہی قبض روح ہیں جو بلا قرینہ آپ کے بیان کردہ محاورہ سے سمجھ میں آتے ہیں۔ اس سے ہمارے جواب کا ناکافی ہونا ثابت ہو جائیگا اور سو روپیہ نقد فوراً آپکو انعام ملے گا۔

لو آپ اور کیا چاہتے ہو۔ تھوڑی سی تکلیف کرنے اور ایک محاورہ عرب یا عبارت کتاب لغت نقل کرنے سے سو روپیہ نقد اور مفت کی فتح لیتے ہو۔ بس اب دیر نکرو کچھ پاس ہے تو لے ہی آؤ۔

مگر یہ واضح رائے زرین رہے کہ محاورہ توفاہ اللہ سے جو۔ قاموس صحاح صراح نے منقول ہوا ہے۔ کہیں ہاتھ نہ مار بیٹھنا۔ اس محاورہ میں ہر چند لفظ توفی بمعنے قبض روح بولا گیا ہے۔ مگر یہ محاورہ اس محل اور اس موقع پر بولا جاتا ہے۔ جہاں موت پر کوئی قرینہ حالی یا مقالی لفظی یا عقلی موجود ہو۔ اس قسم کے قرائن موجود نہ ہونے وقت کوئی کسی شخص کی نسبت توفاہ اللہ نہیں بول سکتا۔ لہذا اس محاورہ سے ہاتھ مارو گے تو سو روپیہ کی جگہ ایک کوڑی بھی وصول نہ پاؤ گے۔ اور اُلٹے شرماؤ گے۔

Marfat.com

ساتھ ہیں [illegible] کو وفات [illegible] قائم [illegible]
تو دیا صحیح [illegible] قول ابن عباس [illegible] نقل کیا [illegible]
روایت [illegible] مگر امام [illegible] قول ابن عباس کو نقل کر [illegible] صحیح [illegible]
کہ بخاری نے [illegible] کا [illegible] اللہ [illegible]
ہو گیا ہے [illegible] ابن عباس [illegible]

حضرت ابن عباس [illegible] اور [illegible] جھوٹ باندھا [illegible]
مذہب یہ تھا کہ حضرت [illegible] مریم [illegible] میں [illegible]
نے فرمائی ہے [illegible] اور [illegible] حضرت ابن عباس [illegible]
یہ بات ثابت کر دے تو [illegible] حضرت ابن عباس [illegible]
متوفیک کی تفسیر میں لفظ ممیتک [illegible] کے معنے [illegible]
میں تجھے کسی آئندہ وقت میں تیری اپنی موت سے [illegible] رونگا [illegible]
مارا جائیگا۔ اور [illegible] اس [illegible] بھی معنے کیے ہیں [illegible]

۱۳ - یہ [illegible] صفحہ ۱۴۲ میں کہا ہے [illegible]
تفاسیر دنیا میں موجود ہیں۔ جیسے کشاف اور معالم اور تفسیر رازی اور [illegible]
اور مدارک اور فتح البیان [illegible] زیر تفسیر یا عیسیٰ انی متوفیک میں لکھا ہے [illegible]
انی ممیتک حتف انفک یعنی اے عیسیٰ میں تجھے طبعی موت سے [illegible]
والا ہوں بغیر اسکے کہ تو مصلوب یا مقتول ہونے کی حالت میں فوت ہو [illegible]
اس عبارت میں بھی ممیتک [illegible] کے معنے تو وہی بیان کئے ہیں
جو کلام ابن عباس سے [illegible] معنے بیان [illegible] مگر اس عبارت میں [illegible]
[illegible] ان تفاسیر [illegible] ایک [illegible] کے قول [illegible]

مجھے وفات دونگا" اس سے یہ کوئی نہین سمجھ سکتا کہ اللہ نے حضرت عیسےٰ کو وفات دیدی۔ اور وہ فوت ہو چکے۔ جیساکہ کادیانی نے بیان کیا ہے۔ **خصوصًا** اُس حالت مین کہ حضرت ابن عباس رضہ نے خود اپنے قول کے ایسے معنے کردئے ہین۔ جنمین کسی تاویل مخالف کی گنجایش نہین ہے۔

چنانچہ تفسیر **درمنثور** مین کہاہے۔ کہ اسحاق ابن بشر اور ابن عساکر نے جویبر کی اسناد سے بواسطہ ضحاک حضرت ابن عباس سے تفسیر آیہ "انی متوفیک ورافعک" مین نقل کیاہے۔ کہ خدا کی اس سے یہ مراد ہے۔ کہ مین پہلے تجھے اپنی طرف اٹھا لونگا پھر اخیر زمانہ مین تجھے وفات دونگا۔

واخرج اسحاق ابن بشر وابن عساکر من طریق جویبر عن الضحاک عن ابن عباس فی قولہ انی متوفیک ورافعک یعنی رافعک ثم متوفیک فی اخر الزمان (تفسیر درمنثور)

اور اسیکا **موید** حضرت ابن عباس کا وہ **قول** ہے۔ جو انہون نے آیت وانہ لعلم للساعۃ کی تفسیر مین فرمایاہے۔

چنانچہ **درمنثور** مین کہاہے فریابی اور سعید بن منصور اور مسدد و عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور حاکم اور ابن مردویہ نے

اخرج الفریابی وسعید بن منصور

ابن عباس کے موافق قول لیے اور جو دوسرے معنے قبض جسم حضرت مسیح کے انہین بیان کیے گئے وہ چھوڑ دیے۔ اور مسلمانون کو دھوکہ دیا۔ اور یہ جتایا کہ اس لفظ متوفیک کے ایک ہی معنے ان سب تفاسیر مین بیان کیے گئے ہین۔ دوسری **خیانت** یہ کہ حضرت مسیح کے مصلوب ہونیکیطرف اشارہ کردیا۔ اور جتایا کہ وہ مصلوب ہوئے مگر اسمالیتین فوت نہین ہوئی۔ حالانکہ خداتعالےٰ نے قرآن مجید مین صاف فرمادیاہے۔ کہ وہ مصلوب بھی نہین ہوئے۔ دیکھو آیۃ وما صلبوہ۔

Marfat.com

ومسدد وعبد بن حمید وابن ابی حاتم والطبرانی من طرق عن ابن عباس رض قوله تعالی وانه لعلم للساعة قال خروج عیسی قبل یوم القیمة واخرج الحاکم وابن مردویه عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم وانه لعلم للساعة - قال هو خروج عیسے بن مریم قبل یوم القیمة - (تفسیر در منثور)	ابن عباس رض سے روایت کیا ہے - کہ اس قول خداوندی سے حضرت عیسےٰ ع کا قیامت کے پہلے نکلنا مراد ہے -
واخرج ابن جریر من طرق عن ابن عباس وانه لعلم للساعة - قال نزول عیسےٰ (تفسیر دُرّ منثور) خرج احمد عن ابن عباس وانه لعلم للساعة قال هو خروج عیسےٰ بن مریم - (تفسیر ابن کثیر)	ایسا ہی ابن جریر نے کئی سندوں سے ابن عباس سے نقل کیا ہے - اور ایسا ہی تفسیر ابن کثیر مین ہے - کہ امام احمد نے ابن عباس سے روایت کیا ہے - کہ اس قول خداوندی سے حضرت عیسیٰ کا نکلنا مراد ہے -
وبهذا جزم ابن عباس فیما رواه ابن جریر من طریق سعید بن جبیر عنه باسناد صحیح (فتح الباری شرح صحیح بخاری)	اور نیز اسکا موید حضرت ابن عباس رض کا وہ قول ہے - جو تفسیر آیۃ وان من اهل الکتاب الالیومنن به قبل موته مین انہون نے فرمایا ہے - کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد اُنکے مرنے سے پہلے لوگ اُنپر ایمان لائینگے - چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری مین

کہا ہے - کہ ابن عباس سے بسند صحیح ثابت ہے - کہ وہ اسی بات پر یقین رکھتے ہین -
حضرت ابن عباس کے اپنے قول "ممیتک" (یعنے اے عیسےٰ مین تجھے مارنے والا ہون یا وفات دونگا) کے ایسے معنی وتفسیر کردیئے اور وتوزیع مضمون متوفیک کو موخر اور مضمون رافعک کو مقدم تجویز کرنے پر آپ انکو یہودی اور محرف (معاذالله وحاشا جنابهم عن ذالک) کہین تو آپکو کون روک سکتا ہے -

Marfat.com

اور آپ کی زبان سے جو اسوقت حجاج بن یوسف کی تلوار بن رہی ہے مسلمانان سلف اور خلف سے جھوٹا کون ہے۔ مگر آپ حضرت ابن عباسؓ کے اس بیان اور تفسیر کلام خود بقول خویش کے ساتھ یہ بات ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ حضرت ابن عباس اس بات کے قائل تھے کہ حضرت مسیح ابن مریم فوت ہو چکے ہیں۔ اور اب وہ مردوں کے کلاس میں داخل ہیں۔

یہ حضرت ابن عباسؓ پر کادیانی کی **افترا پردازی کا ثبوت** ہے۔ اسی سے اور صحابہ پر اسکا افترا کرنا ثابت ہے۔ کیونکہ اس نے عام صحابہ کو اسی قول ابن عباس کی دستاویز سے موت مسیح کا قائل بنا لیا ہے۔ اور کسی صحابہ کا قول اسبات میں نقل نہیں کیا۔ اور جب اس قول سے استنباط وفات مسیح غلط ثابت ہوا۔ تو وہ مذہب جو اس قول پر اس نے نکالا ہے نیز غلط ہو گیا۔ علاوہ بریں کتب حدیث اور دواوین سنت میں بہت سے صحابہ سے حضرت مسیح کے آخری زمانہ میں نازل ہونے اور دجال کو قتل کرنے کی احادیث مروی و ثابت ہیں۔ اور کسی صحابی سے ان احادیث کے مضامین سے انکار و خلاف مروی نہیں۔ بلکہ بعض صحابہ نے تو حضرت عیسیٰ کے زمین پر تشریف لانے کی علامت بھی بتا دی ہے۔ اور انہیں کی پیروی سے تابعین وغیرہ ائمہ دین نے یہ بات کہی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰؑ اسوقت زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اور وہ آخری زمانہ میں اتریں گے۔ اور وہ دجال کو قتل کریں گے۔

ترمذی نے مجمع (۱) بن جاریہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نقل کی ہے

عن مجمع بن جارية الانصاري يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يقتل ابن مريم الدجال بباب لد رواه احمد والترمذي وقال الترمذي	کہ ابن مریم دروازہ لد کے پاس دجال کو قتل کریں گے۔ اور اسکے بعد کہا ہے۔ کہ عمران بن حصین (۲)۔ نافع (۳) بن عتبہ۔ ابو برزہ (۴) حذیفہ (۵) بن اسید۔ کیسان (۶)۔ ابوہریرہ (۷) عثمان بن

Marfat.com

وفی الباب عن عمران بن حصین ونافع بن عتبة وابی برزة وحذیفة بن اسید وابی هریرة وکیسان وعثمان بن ابی العاص وجابر وابی امامة وابن مسعود وعبد الله بن عمرو وسمرة بن جندب والنواس بن سمعان وعمرو بن عوف وحذیفة بن الیمان (ترمذی ص۲۷)

ابی العاص - جابر - ابوامامہ - ابن مسعود - عبد اللہ بن عمرو - سمرہ بن جندب - نواس بن سمعان - عمرو بن عوف - اور حذیفہ سے بھی اس باب میں حدیثیں مروی ہیں -

صاحب فتح الباری کی طرف سے عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہ اور عبد اللہ بن مغفل اور انس بن مالک وغیرہ کو اور صاحب حجج الکرامۃ نے نافع بن کیسان وجبیر بن نفیر وعروہ بن رویم کو بھی اس حدیث کے راویوں میں شمار کیا ہے -

اور تفسیر درمنثور میں ہے کہ عبد بن حمید نے ابوہریرہ سے آیت "وانہ لعلم للساعۃ" کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ آپ فرماتے اس سے حضرت عیسے کا نکلنا مراد ہے چالیس برس زمین میں رہیں گے - جو چالیس سال کے برابر ہونگے - اثنا میں وہ حج اور عمرہ کریں گے -

واخرج عبد بن حمید عن ابی هریرة رض وانه لعلم للساعة قال خروج عیسی یمکث فی الارض اربعین سنة تکون تلك الاربعین اربع سنین یحج ویعتمر واخرج عبد بن حمید وابن جریر عن مجاهد وانه لعلم للساعة قال آیة للساعة خروج عیسی بن مریم قبل یوم القیمة واخرج عبد بن حمید وابن جریر عن الحسن وانه لعلم للساعة قال نزول عیسی واخرج عبد الرزاق و ...

ایسا ہی عبد بن حمید اور ابن جریر نے مجاہد اور حسن سے اور قتادہ سے نقل کیا ہے - اور ابن جریر نے حسن سے آیت "وان من اهل الکتاب" کی تفسیر

۱؎ چالیس برس ... سے ابن ... مراد ہے ... میں چنانچہ بحث حیات مسیح میں ثابت کیا جا چکا -

بن حمید وابن جریر عن قتادة وانه
لعلم الساعة قال نزول عیسی علیه السلام
وناس یقولون القرآن علم للساعة + +
وقال ابن جریر حدثنی یعقوب حدثنا
ابن علیة حدثنا ابو رجاء عن الحسن وان
من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل
موته قال قبل موت عیسی والله انه
لحی الآن عند الله ولکن اذا نزل امنوا به
اجمعون + + + + + + واخرج
ابن جریر بسند صحیح عن کعب قال لما رأی
عیسی قلة من اتبعه وکثرة من کذب شکی
ذلک الی الله فاوحی الله الیه انی متوفیک
ورافعک الیّ وانی سابعثک علی الاعور
الدجال فتقتله ثم تعیش بعد ذلک اربعا
وعشرین سنة ثم امیتک میتة الحی +
قال کعب ذلک تصدیق حدیث رسول
الله صلی الله علیه وسلم حیث قال کیف
تهلک امة انا فی اولها وعیسی فی آخرها
(دُر منثور)

مین نقل کیا ہے۔ حضرت عیسے ؑ اب
اللہ کے پاس زندہ ہین۔ وہ اتریں گے
توسب لوگ اُنپر ایمان لائین گے۔ اور
ابن جریر نے بسند صحیح کعب سے نقل
کیا ہے۔ کہ جب حضرت عیسے ؑ نے
اپنے پیروان کی کمی اور جھٹلانے والون
کی کثرت کی خدا کے پاس شکایت کی
تو اسنے انکی طرف وحی کی کہ مین تجھکو
وفات دونگا اور اپنی طرف اوٹھالونگا۔
مین تجھے عنقریب قتل دجال کے لئے
بھیجونگا۔ پھر تو اوس کے بعد چوبیس
سال زندہ رہے گا۔ پھر تجھے اور
زندون کی موت مارونگا۔
کعب نے کہا اس کی تصدیق رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث مین ہے۔
کہ وہ امت کیونکر ہلاک ہوسکے اول
مین ہون اور آخر مین حضرت عیسے
علیہ السلام۔
صحابہ کی یہ روایات اور آثار کادیانی

کے اس اشتہار پر ایک اور دلیل ہے۔
آثار تابعین کو ہمنے اسمقام مین اس غرض سے نقل کیا ہے کہ ناظرین کو ان

ملے حاشیہ صفحہ ۸۵ ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

بات کا علم و یقین ہو۔ کہ حضرت مسیح کے زندہ ہونے کا اعتقاد صرف حضرت ابن عباسؓ یا حضرت ابوہریرہ وغیرہ صحابہ کے زمانہ تک ہی نہین رہا۔ بلکہ تابعین اور وہی اعتقاد متوارث چلا آیا ہے۔ یہان تک کہ اس زمانہ مین پہلے سرسید نے اور پہر انکی تقلید سے کادیانی نے اس اعتقاد کو اوڑا دیا۔ اور حضرت مسیح کو مار دیا۔

کادیانی نے اس دعوے مین اس دعوی مین سرسید پر یہہ زیادتی کی ہے کہ اس اعتقاد مین صحابہ کو بہی اپنے ساتہ ملانا چاہا۔ اور انپر افترا کیا۔ یہ جرأت و دلیری سرسید سے نہین ہوئی۔ اسلیے سرسید کو ہم کادیانی سے بدرجہا کم تر سمجہتے ہین۔ گو کادیانی اس قسم کے جملہ دعاوی مین سرسید ہی کے پیرو و مقلد ہے۔ مگر اس جرأت مین کہ ایک بات از خود بنا دین۔ پہر اس کو صحابہ وغیرہ سلف کے ذمہ لگا دین۔ اس کے پیرو نہین وہ یہی بات جو از خود نکالتے ہین اسمین وہ کسی کے مخالفت یا موافقت کی پروا نہین کرتے۔ اور افترا پردازی سے اسین سلف صحابہ وغیرہ کو اپنا موافق نہین بناتے اور اس افترا مین اپنا کوئی نظیر نہین رکہتے۔

امام بخاری پر آپکا جہوٹ باندہنا یہہ ہے۔ کہ انکو بہی حضرت مسیح کی وفات پا جانے اور مردونکی جماعت مین داخل ہو جانے کا قائل بنا دیا ہے۔ اور اس امر پر ازالہ کے بہت سی مقامات مین اسنے زور دیا ہے ہم ان مقامات کا زور اس مقام مین توڑین گے جہان کادیانی نے ان مقامات کا ذکر کرین گے۔ کہ صحیح بخاری مین لکہا ہے۔ کہ حضرت مسیح فوت ہو چکے ہین۔

اس مقام مین کادیانی کا یہ جہوٹ ثابت کرنے کے لیے اسقدر بیان کرنا کافی سمجہتے ہین کہ صحیح بخاری مین بصفحہ ۴۹۰۔ ایک باب منعقد کیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائینگے۔ چنانچہ اصل عبارت بخاری بصفحہ (۱۰۴) منقول ہو چکی ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے۔ کہ نزول فرع صعود ہے۔ لہذا امام بخاری نے نزول کے ضمن مین

ہے اسیلئے کادیانی نے اپنی ازالہ کے صفحہ ۲۶۹ مین تسلیم کیا اور کہا ہے کہ جسم کو ساتہ آسمان پر اترنا اسیلئے جسم کو … کی …

Marfat.com

علیہ السلام کو ثابت کیا تو بطریق اولی یہ ثابت کر دیا کہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام آسمان پر زندہ موجود ہین۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ کادیانی نے اپنے پہلے کذب ومغالطہ کے ثبوت مین جو سات دعاوی کئے ہین۔ وہ اسکے اس کذب کو سچ نہین بنا سکتے۔ بلکہ اسکے کذب اور مغالطہ ہونے کو اور پختہ کرتے ہین۔ اور قرآن وحدیث یا محاورات عرب یا کتب لغت سے کہین ثابت نہین ہوتا۔ کہ توفی کے حقیقی معنی وفات دینا ہے نہ جسم کو قبض کرنا۔

کادیانی صاحب اور کادیانیو اسی دعوے اور انہی دلائل پر تمہارا فخر تھا؟ کہو انکا کیسا خاکہ اُڑایا گیا؟ اب بھی اس دعوی اور ان دلائل پر فخر کرو گے۔ اور پھر زبان پر لاؤگے۔ کہ توفی کے حقیقی معنے وفات دینے کے ہین۔ اور قبض جسم کے معنے کسی لفظ آیہ یا حدیث یا محاورہ ومثال عرب مین نہین لیے گئے کچھ شرم یا غیرت رکھتے ہو تو پھر اس دعوی کا نام نہ لوگے۔ اور یہ امر تسلیم کروگے کہ توفی کے حقیقی معنے مطلق قبض یا استیفا ہے۔ موت دینے سے ہو۔ خواہ سلا دینے سے یا زندہ جسم کو قبض کر لینے سے اور اس آیۃ "متوفیک" مین اس سے قبض جسم ہی مراد ہے۔ جیسا کہ عام اہل اسلام کا اعتقاد ہے۔

قادیانی اور اسکے اتباع سے تو اس تسلیم کی امید نہین۔ فرقہ اہلحدیث کے بے علم مجتہدو! جو اس معنے کے دام مین آکر کادیانی کے پنجہ مین پھنس گئے ہو۔ تم تو اب اس معنے کے بیان مین کادیانی کو جھوٹا جان لو اور اسکے اتباع سے دست بردار ہو کر اپنے ایمان کو سنبھالو۔

کادیانی کے دوسرے کذب ومغالطہ سے اسکی دعوی کا ثابت نہونا۔

Marfat.com

دوسرے مغالطہ مین کادیانی نے جو دعوی کیا ہے کہ آیہ زیر بحث مین "رافعك الی" سے حضرت عیسے کی روح کا اٹھایا جانا مراد ہے۔ نہ جسم کا اٹھایا جانا۔ اسکے ثبوت مین اسنے بجز مضمون کذب ومغالطہ اول کوئی نیا ثبوت پیش نہین کیا۔ صرف یہ کہا ہے۔ کہ حضرت مسیح بشہادت قرآن وحدیث فوت ہوچکے ہین۔ تو پھر آپکے رفع سے بجز رفع روح کیا مراد ممکن ومتصور ہے۔ اور کہا ہے کہ اسکی نظیر حضرت ادریس کا رفع ہے جو فوت ہوئے اور انکی روح آسمان پر اوٹھائی گئی۔

لہذا اسکے جواب وابطال مین ہماریطرف سے بھی کوئی نئی بات کہنا ضرور نہین۔ اور یہہ کہنا کافی ہے۔ کہ حضرت مسیح کا فوت ہوجانا قرآن وحدیث سے ثابت نہین۔ بلکہ انکا زندہ آسمان پر موجود ہونا ثابت ہے۔ چنانچہ ابطال کذب ومغالطہ اول کادیانی سے بخوبی معلوم ہوچکا ہے۔ تو پھر آپکے رفع سے بجز رفع جسم کیا مراد ہوسکتا ہے۔ اور حضرت ادریس کا رفع آپ کے رفع کی نظیر نہین ہوسکتا۔ کیونکہ حضرت ادریس کا زندہ آسمان پر ہونا نہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور نہ کادیانی کے نزدیک مسلم۔ لہذا انکے رفع بمعنے رفع روح مراد ہونا متعین ہے نہ رفع جسم ونعش۔

کادیانی کے تیسرے کذب ومغالطہ اور اسکے دعوی کا ابطال

تیسرے مغالطہ مین جو آیہ "ورافعك الی" کے ترجمہ مین کادیانی نے جعل وتصرف کرکے اس سے یہ مطلب نکالا ہے کہ پہلے حضرت عیسی علیہ السلام کی وفات ہوئی پھر اون کی روح آسمان کیطرف اٹھائی گئی۔ اسمین اس نے ان ہی جھوٹے دعوؤن سے جو پہلے اور دوسرے مغالطہ مین اس سے سرزد ہوئے ہین۔ (توفی)(۱) بمعنے وفات سے اور لفظ رفع(۲) بمعنے رفع روح کام لیا ہے۔

اور اوس کا کوئی نیا ثبوت نہیں دیا۔

لہذا اسکے جواب و ابطال مین ہماری طرف سے بہی کوئی نئی بات کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور صرف یہ کہنا کافی ہے۔ کہ اس آیت مین لفظ "مُتوفیک" سے حضرت مسیح کا فوت ہوجانا مراد نہیں اور لفظ "رافعک الیّ" سے صرف رفع روح بلاجسم مراد نہیں۔ بلکہ لفظ "مُتوفیک" سے قبض مراد ہے اور "رافعک الیّ" کا لفظ اسکی ایک قسم خاص قبض جسم کا معین کرتا ہے۔ لہذا یہ آیت باوجود اس جعل تصرف کادیانی کے کہ اسنے واو کا ترجمہ "پہر" سے کیا جو "ثم" کا ترجمہ ہے اسکا دعوی (حضرت مسیح کا فوت ہوجانا) ثابت نہیں ہوتا۔ اور اس معنے مین جو ہمنے بیان کئے ہین ترتیب لفظی یا طبعی کا بہی خلاف نہین ہوتا۔ اس صورت مین دو نو لفظ سے ایک ہی امر (قبض جسم مسیح) کے وقوع کی حکایت مقصود و مراد ہے۔ نہ دو امر غیر مرتب کی اور اگر حضرت ابن عباس کے قول کے مطابق پہلے لفظ "متوفیک" سے حضرت مسیح کو وفات دینے کا وعدہ مراد لین اور آیت کے یہ معنی کرین کہ اے عیسے مین تجہے وفات دینے والا ہون یا ہونگا۔ (چنانچہ کادیانی نے بہی اسکے یہی معنے کئے ہین) تو اس صورت مین بہی حضرت مسیح کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے سے ترتیب طبعی کا خلاف نہین ہوتا کیونکہ جو رفع طبعًا موت کے بعد ہوتا ہے وہ رفع روح ہے۔ نہ رفع جسم جو حضرت مسیح کے لیے تجویز و تسلیم کیا جاتا ہے۔ کادیانی نے اتنا نہ سوچا کہ یہ رفع جسمانی تو ہر وقت اجسام کو لاحق رہتا ہے۔ کبہی کوئی جسم نیچے ہوتا ہے کبہی اوپر چڑہ جاتا ہے۔ پہر اس رفع جسمانی کی تجویز سے قائلین رفع جسمانی حضرت مسیح پر الزام خلاف ترتیب طبعی کیونکر قائم ہو سکتا ہے۔

رہا اس صورت پر اسکا یہ **اعتراض** کہ اگر رفع جسم مسیح ہو چکا ہے اور وفات مسیح کا وقوع قیامت کے قریب ہوگا تو پہر آیت زیر بحث مین وفات کا ذکر پہلے اور

Marfat.com

رفع کا ذکر پیچھے کیون ہوا۔ اس سے تو قرآن کی فصاحت ٹوٹ جاتی ہے۔
اسکا جواب یہ ہے کہ آپ فصاحت و بلاغت کے مفہوم سے واقف نہین۔ اور نہ کتب معانی و بیان پڑھے ہین۔ سنی سنائی باتون یا اپنے نیم ملا حواریون کے زبانی بیانات پر اعتماد کرکے ایسی باتین وہ گھیٹتے ہین۔ کسی امر یا واقعہ کا جو پہلے ہوا ہو پہلے ذکر کرنا۔ اور جو امر یا واقعہ پیچھے ہوا ہے۔ اسکا ذکر بیان پیچھے لانا۔ ضروری اور لازمی اور فصاحت و بلاغت کی شرط نہین بلکہ بعض اوقات پہلے امر یا واقعہ کو پیچھے اور پچھلے کو پہلے بیان کیا جاتا ہے۔ اور اس سے متکلم کی فصاحت بلاغت مین نقصان واقع نہین ہوتا۔

اسمقام مین اگر فصحا اور بلغار کے عبارات و محاورات کو پیش کیا جائیگا تو آپ ان کو غیر فصیح و غیر بلیغ کہدین گے اور فرماین گے۔ کہ ہمارا علم آسمانی اور ہمارا الہام اعلم اور آب روحانی ہے۔ ہم زمین والون کے مقلد نہین۔ قرآن کو تو آپ فصیح و بلیغ مانتے ہین۔ اسمین بہت سے امور و واقعات پیچھے کے پہلے اور پہلے کے پیچھے بیان ہوئے ہین۔ جو اسی حرف عطف **واو** سے یا اسکی نظیر حرف **او** سے بیان ہوئے ہین۔
اسمقام مین اسکی چند مثالین بیان کی جاتی ہین۔

سورۃ نساء مین ارشاد ہے ہمنے تیری طرف وحی بھیجی ہے جیسے

(۱) انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوحٍ والنبیین من بعدہٖ و اوحینا الی ابراھیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب والاسباط و عیسٰی و ایوب و یونس و سلیمان۔ (نساء ع ۲۳)

کہ نوح اور اس سے پچھلے نبیون کی طرف وحی بھیجی ہے۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد اور عیسے اور ایوب اور یونس اور ہارون۔ اور سلیمان کیطرف بھیجی ہے
اسمین حضرت عیسٰی کی وحی کا حضرت سلیمان وغیرہ کی وحی سے پہلے ذکر ہوا ہے۔ حالانکہ وہ پیچھے

وقوع میں آیا ہے۔

(۲) اور سورہ انعام میں ارشاد ہے۔ کہ ہمنے داؤد وسلیمان وایوب

ونوحا هدينا من قبل ومن ذريته داؤد وسليمان وايوب ويوسف وموسى وهارون وكذلك نجزي المحسنين- وزكريا ويحيى وعيسى والياس كل من الصالحين- واسمعيل واليسع ويونس ولوطا كلا فضلنا على العلمين ٥ (انعام- ع ١٠)-	ویوسف وموسے- وہارون- وزکریا- ویحییے وعیسے- والیاس- واسمعیل- والیسع یونس کو ہدایت کی-

اس آیت میں بھی حضرت داؤد وسلیمان کی ہدایت کے ذکر کو حضرت موسیٰ وہارون پر مقدم کیا- حالانکہ وہ انسے پیچھے ہوئے- اور حضرت یحیٰی وعیسیٰ کو حضرت حضرت اسمعیل وغیرہ پر مقدم کیا- حالانکہ وہ انسے پیچھے تھے-

كذبت قبلهم قوم نوح وعاد وفرعون ذو الاوتاد وثمود وقوم لوط واصحب لئيكة اولئك الاحزاب- (ص ع-۱-)	(۳)- اور سورۃ ص میں ارشاد ہے کہ مکہ والون سے پہلے قوم نوح اور عاد اور فرعون- اور ثمود اور قوم لوط اور بن والون نے جھٹلایا-

اس آیت میں تکذیب فرعون کو تکذیب قوم ثمود اور قوم لوط پر مقدم کیا- حالانکہ وہ ان سے پیچھے ہوا- (۴)- اور سورہ ق میں ارشاد ہے-

كذبت قبلهم قوم نوح واصحب الرس وثمود وعاد وفرعون واخوان لوط واصحب الايكة وقوم تبع كل كذب الرسل فحق وعيد- (ق ع ۱)	کہ مکہ والون سے پہلے قوم نوح اور کوئین والون نے اور ثمود اور عاد اور فرعون اور لوط کے بھائیون نے اور بن والون نے جھٹلایا-

اس آیت میں ثمود کو عاد سے اور فرعون کو اخوان لوط سے مقدم کیا- حالانکہ

Marfat.com

وہ ان سے پیچھے ہوئے۔

ان آیات میں سے پہلی آیت میں معطوف بحرف عطف مجرور ہے۔ دوسری آیت میں منصوب و مفعول ہے تیسری و چوتھی آیت میں مرفوع اور فاعل ہے۔ اور ہر ایک کی اور نظیریں قرآن میں بکثرت ہیں۔ یہ معطوف بحرف واؤ کی مثالیں ہیں۔ اب معطوف حرف ۔ اوؔ کی مثالیں سنیں۔

سورۂ نساء میں تین جگہ حکم ترکہ میت کے بیان میں وصیت کا ذکر پہلے ہوا ہے۔ اور ادائے دین کا پیچھے۔ حالانکہ ادائے دین مقدم ہے۔ اور وصیت کا نافذ کرنا موخر ہے۔

> من بعد وصیۃ یوصین بہا او دین ++
> من بعد وصیۃ توصون بہا او دین +
> من بعد وصیۃ یوصی بہا او دین ++
> (نساء ع ۲)

یہ مفردات فاعل۔ مفعول اور مضاف الیہ میں وقوع خلاف ترتیب وقوعی کا ثبوت ہے۔ اب جملوں اور حکایات واقعیہ اور واقعات نفس الامریہ کو قرآن مجید کا ترتیب وقوعی برخلاف بیان کرنا ذکر کیا جاتا ہے۔

سورۂ بقرہ کے شروع ہی میں دیکھو۔ بنی اسرائیل کا ایک شہر میں داخل ہونا اور داخل ہونے کے وقت سجدہ حطۃ کہنا پہلے بیان ہوا ہے۔ اور ایک کھانے پر صبر نکرنے اور ساگ ککڑی کا سوال کرنے کا ذکر پیچھے ہوا۔ حالانکہ یہ قول وسوال انسے پہلے سرزد ہوا

> واذ قلنا ادخلوا ھذہ القریۃ فکلوا منہا حیث شئتم رغدا وادخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ نغفر لکم خطٰیکم وسنزید المحسنین۔ (بقرہ۔ رکوع ۶)+
> واذ قلتم یموسٰی لن نصبر علٰی طعام واحد فادع لنا ربک یخرج لنا مما تنبت الارض من بقلہا وقثائہا وفومہا وعدسہا وبصلہا قال اتستبدلون الذی ھو ادنٰی بالذی ھو خیر اھبطوا مصرا (سورۃ بقرہ ع ۷)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ خُذُوْا مَا اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّۃٍ وَّاذْکُرُوْا مَا فِیْہِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۔ (سورۃ بقر ع ۸)

تو اُن کو اس شہر میں جانیکا حکم ہوا۔ پھر اس قصہ و سوال وجواب کے بعد رفع طور کا ذکر ہوا جو سب سے پہلے واقع ہوا تھا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت لائے تھے۔

ایسے ہی اور بہت قصص بنی اسرائیل میں جنمیں ترتیب وقوعی کے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَھْلَہٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْھُمْ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۔ قَالَ وَمَنْ کَفَرَ فَاُمَتِّعُہٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّہٗٓ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۔ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ (سورۂ بقر۔ رکوع ۱۵)

برخلاف تقدیم تاخیر ہوئے حضرت ابراہیم و اسمعیل کو کعبہ کے پاک رکھنے کا حکم بنا پہلے بیان ہوا۔ جو بناء کعبہ کے بعد متصور ہے۔ اور قصہ بناء کعبہ کا ذکر پیچھے ہوا۔ جو پہلے وقوع میں آچکا تھا۔

ان قصص اور واقعات کو ناظرین قرآن اور تفاسیر میں دیکھینگے تو یقین کریں گے۔ کہ کادیانی نے اس بیان میں کہ ایک مقدم چیز کو پیچھے اور موخر کو پہلے ذکر کرنا فصاحت وبلاغت کے مخالف ہے، جھوٹ بولا ہے۔ اور مسلمانوں کو دھوکہ دیا ہے۔ قرآن مجید کی آیات مذکورہ سے جیسا جواز تقدیم و تاخیر ہمنے سمجھا ہے۔ ویسا ہی علماء سابقین نے سمجھا اور اس سے یہ مسئلہ استنباط کر کے بیان کیا ہے کہ حرف واو مطلق جمعیت کیلئے ہے۔ اس سے ترتیب بلافصل جو حرف ف سے سمجھی جاتی یا ترتیب بفصل و تراخی جو حرف ثم سے مفہوم ہوتی ہے فہم میں نہیں آتی۔ اسی واسطے واو کے ذریعہ ایک چیز کو پہلے اور پہلی چیز کو پیچھے بیان کیا جاتا ہے۔ یہ مسئلہ کتب لغت نحو۔ معانی و بیان میں مفصل بیان ہو

٭ قاموس میں ہے۔ الواو المفردۃ اقسام الاولی العاطفۃ لمطلق الجمع فتعطف الشئ علی مصاحبہ فَاَنْجَیْنٰہُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَۃِ ۔ وعلی سابقہ۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰھِیْمَ ۔ وعلی لاحقہ

ناظرین ان کتابونکو ملاحظہ کرین۔ اسمقام مین شاید یہ **سوال** ہو کہ اس بیان سے تقدیم تاخیر کا جائز ہونا اور فصاحت بلاغت کے مخالف نہونا تو تسلیم ہوا۔ مگر اسمین شک نہین کہ جن امور کے ذکر و بیان مین خداتعالیٰ کوئی ترتیب اختیار فرمائی ہو اسکے لیے کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہی ہو۔ بس اگر لفظ متوفیک سے بنا بر قول ابن عباس حضرت عیسیٰ کو وفات دینے کا وعدہ مراد ہو اور اسکا وقوع بعد رفع جسم حضرت مسیح ہوگا تو پھر توفے کو ذکر و بیان مین مقدم کرنے اور ذکر رفع کو موخر کرنے کی کیا وجہ ہے **اسکا جواب** یہ ہے کہ اسکی وجہ ایک یہ ہو سکتی ہے کہ حضرت مسیح کو یہود کے قتل و ایذا کا خوف و اندیشہ تھا۔ خداتعالیٰ نے اس خوف کو دور کرنے کے اہتمام کے لیے لفظ متوفیک کو مقدم کیا۔ اور حضرت عیسیٰ کو یہ جتا کر کہ تیرے قتل پر یہود قادر نہونگے ہم خود تجھے طبعی موت سے وفات دین گے بے خوف و مطمئن کر دیا۔ اسکے بعد انکے رفع کا مژدہ سنایا۔ اور اگر پہلے وعدہ رفع دیا جاتا تو اسمین انکو اس سوال کا موقع رہتا کہ یہود تو میرے قتل پر آمادہ و تیار ہین۔ پھر یہ رفع کس کیفیت کا ہوگا۔ جیسا کہ حضرت زکریا کو وعدہ فرزند ملجانے پر یہ سوال پیدا ہوا کہ میرے ہان فرزند کیونکر ہوگا مین تو بڈھا ہون اور میری عورت بانجھ۔ یہ وجہ کادیانی اس کلام سے جو بحوالہ جملہ تفاسیر مدارک کشاف وغیرہ ازالہ کے صفحہ ۱۴۴ مین موجود ہے۔ اور ہمارے اشاعہ کے صفحہ ۸ مین منقول ہو ہمنے نکالی ہے

وکذلک یوحی الیک والی الذین من قبلک ۔ اور **شرح ملا** مین ہی۔ قال الواو للجمع مطلقا لا ترتیب فیھا۔ فقولہ لا ترتیب فیھا بیان لاطلاقھا ای لا ترتیب فیھا بین المعطوف والمعطوف علیہ بمعنیٰ انہ لا یفھم ھذا الترتیب منھا وجودا وعدما والفاء للترتیب ای للجمع مع الترتیب بغیر مھلۃ وثم مثلھا ای مثل الفاء فی مطلق الترتیب مقرونۃ بمھلۃ وتراخ۔ اور **مختصر معانی** مین ہو نحو جاءنی زید وعمرو فان فیہ تفصیلا للفاعل بانہ زید وعمرو من غیر دلالۃ علی تفصیل الفعل بان المجیئین کانا معا او مترتبین مع مھلۃ او بلا مھلۃ۔ نحو جاءنی زید فعمرو او ثم عمرو فالثلث تشترک فی تفصیل المسند

اور قول ابن عباس جو صفحہ (۸۲) مین درمنثور سے منقول ہوا - اور عبارت تفسیر کبیر منقولہ حاشیہ نیز اسکی موید ہین -

کادیانی کی پہلی دلیل آیہ "یاعیسیٰ انی متوفیک" پر بحث ختم ہوئی جس سے یہ بات ناظرین کو بخوبی ثابت ہوگی کہ کادیانی نے جو کہا ہے کہ اس آیہ مین توفی سے حضرت مسیح کا فوت ہو جانا مراد ہے اور رفع سے انکی روح کا اٹھایا جانا - یہ محض کذب و مغالطہ سے اسنے کام لیا ہے - قرآن اور حدیث اور کتب لغت اور محاورات عرب مین اسپر شہادت نہین پائی جاتی اور سلف و خلف صحابہ تا تابعین محدث و مفسر اس اعتقاد و بیان مراد مین اسکے موافق نہین -

اس بحث کے بعد کادیانی کے دوسرے دلائل - آیات قرآنیہ کی پر بحث کی ضرورت باقی نہین رہی تھی - تاہم افہام اوساط و عوام کی نظر سے ان آیات کو ذکر کرکے ان آیات سے کادیانی کے دعوے کا ثابت نہونا ظاہر کیا جاتا ہے -

دوسری آیت جسکو کادیانی نے حضرت مسیح کی وفات پر دلیل بنایا ہے - وہ آیت سورہ نساء ہے - جو اس رسالہ مین بصفحہ (۳۰) منقول ہے - اور اسمین یہ بیان ہے کہ یہودیون نے حضرت مسیح کو قتل کیا - اور نہ صلیب پر چڑھایا ہے - بلکہ خداتعالی نے انکو اپنی طرف اٹھالیا ہے -

کادیانی نے اس آیت کے ابتدا کو مخالف مدعا سمجھکر اس مقام مین چھوڑ دیا - اور سرقہ کیا - اور اُسکے آخر "بل رفعہ اللہ الیہ" کو اپنی دلیل بنالیا - اور اپنے ازالہ کے صفحہ ۵۹۹ مین اسکی نسبت کہا ہے - کہ "رفع" سے مراد اسجگہ موت ہے - جو عزت کے ساتھ ہو - جیسا کہ مقربین کے لیے ہوتی ہے - کہ بعد موت اُن کی روح علیین تک پہونچائی جاتی ہے - اور اس مراد کا نقلی ثبوت، کادیانی نے بجز اسکے کچھ پیش نہین کیا - حضرت مسیح فوت ہو چکے ہین اور فوت شدہ کی جو رفع روح

آسمان پر اٹھائی جاتی ہے نہ اوسکی نعش وجسم۔ اسکے سوا جو کچھ اوس نے "رفع" کے متعلق کہا ہے۔ وہ عقلی ڈھکوسلے ہین۔ اور تحریری بنہاست کہ مسیح زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے ہین تو وہان سانس کے لیے ہوا کہانسے لیتے ہونگے۔ کہاتے پیتے کیا ہونگے۔ بول وبراز کہان کرتے ہونگے۔ بال وناخن کس سے کٹواتے ہونگے وغیرہ وغیرہ۔ (دیکھو ازالہ کادیانی صفحہ ۲۶۳ لغایت ۲۶۷ (جسکو سہواً یقیناً غلطی سے صفحہ ۳۶۳ تا ۳۶۷ لکھا گیا ہے) صفحہ ۳۲۴ لغایت ۳۲۸ صفحہ ۳۴۳ لغایت ۳۴۶ صفحہ ۳۸۲ لغایت صفحہ ۳۸۴ صفحہ ۵۹۴ لغایت صفحہ ۵۹۵ صفحہ ۵۹۹ صفحہ ۶۱۷ لغایت صفحہ ۶۲۴ صفحہ ۶۲۹ لغایت صفحہ ۶۲۴ وغیرہ وغیرہ)۔

اسکا جواب یہ ہے۔ کہ نقلی ثبوت کا جواب ہم صفحہ ۵۹ مین دیچکے اور ثابت کر آئے ہین کہ جن الفاظ قرآن وحدیث سے کادیانی حضرت عیسےٰ ؑ کی وفات نکالتا ہے۔ اُن الفاظ سے وفات کا مراد ہونا ثابت ومتعین نہین۔ تو پھر اُنکے "رفع" سے صرف روح کا اوٹھایا جانا جو ثبوت معنی وفات پر موقوف اور اسکی فرع تھا کیونکر تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ ان الفاظ سے تو حضرت مسیح کی حیات ثابت ہے۔ لہذا انکے "رفع" سے بجز "رفع" جسم کچھ مراد نہین ہو سکتا۔ اور صفحہ (۳۷) مین بیان کر آئے ہین کہ اس آیت مین "رفع" سے صرف "رفع" روح کا مراد ہونا اسوجہ سے بھی ناجائز ہے۔ کہ اسکے نظائر لفظ مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ کی ضمیر سے صرف روح مراد نہین ہو سکتی بلکہ جسم مراد ہے۔ تو رفعہ کی ضمیر سے بھی صرف روح مراد نہین ہو سکتی۔ و بنا بر علیہ یہ آیت حضرت مسیح ؑ کے حیات کی دلیل ہے نہ وفات کی۔ اسی نظر سے کادیانی نے اس آیت کے ابتدا کو سرقہ کیا اور صرف اخیر کو معرض استدلال مین پیش کیا۔

Marfat.com

رہا اسکے عقلی ڈھکوسلوں اور نیچری شبہوں کا جواب سو بحث عقلی وفات مسیح میں دیا جاوے گا انشاء اللہ تعالے۔

اس مقام میں طلبہ علم ناظرین کو کادیانی کی بے علمی جتانے کی غرض سے یہ بیان کرنا بھی نامناسب نہیں کہ کادیانی نے اس آیت کو دعوے وفات مسیح پر ایک دلیل بنایا ہے۔ اور اس دلیل کے ثبوت پر حضرت مسیح کی وفات کو دلیل ٹھرایا ہے اور یہ دور ہے اگر اسکے دعوے و دلیل کی تقریر یوں کریں۔ کہ حضرت مسیح فوت ہوچکے ہیں۔ کیونکہ آیت بل رفعہ اللہ الیہ میں انکا فوت ہونا مراد ہے۔ اور آیت بل رفعہ اللہ میں حضرت مسیح کا فوت ہونا اس لیے مراد ہے۔ کہ وہ فوت ہوچکے ہیں۔ یا یہ مصادرہ علی المطلوب ہے۔ اگر اسکی تقریر یوں کریں کہ بحکم آیت بل رفعہ اللہ الیہ حضرت مسیح فوت ہوچکے ہیں۔ اس لیے کہ وہ فوت ہوچکے ہیں۔ اور یہ دونوں امر علم منطق وغیرہ سے ناواقفی پر مبنی ہیں اور اگر کادیانی کا یہ خیال ہو کہ دعوے وفات مسیح کی دلیل پہلی آیت "انی متوفیک" ہے اور وہی آیت اس آیت دوم میں "رفع" سے وفات مراد ہونے پر دلیل ہے۔ تو پھر اس آیت کو مستقل و جداگانہ دلیل نمبر دوم ٹھرانا اسکی بے علمی کی دلیل ہے یہ آیت پہلی آیت کے سوا بزعم کادیانی وفات مسیح کو ثابت نہیں کرسکتی تو یہ دوسری دلیل کیونکر ہوسکتی ہے۔

تیسری آیت جسکو کادیانی نے وفات مسیح پر دلیل ٹھرایا ہے۔ وہ آیت سورہ مائدہ ہے

فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شئ شھید (مائدہ۔ رکوع ۱۶)	جسمیں یہ ذکر ہے۔ کہ حضرت عیسے علیہ السلام اللہ تعالے کو کہیں گے۔ کہ تونے مجھکو قبض کیا تو تو انکا نگہبان رہا۔

اس آیت کا کادیانی نے یہ ترجمہ کیا ہے۔ کہ تونے مجھے وفات دی تو تو ہی اُنپر

Marfat.com

نگہبان رہا۔ پھر اس معنے کے ثبوت پر ان آیات کا کادیانی نے اعادہ کیا جو بصفحہ ۱۱۲ گذر چکی ہیں۔

علاوہ بران ایک دلیل یہ بیان کی ہے۔ کہ یہی لفظ فلما توفیتنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حوض کوثر پر فرمائین گے۔ جس سے آپکی یہی مراد ہوگی۔ کہ تو نے مجھے وفات دی۔ تو پھر حضرت عیسے علیہ السلام کی بعینہ اس کلام سے اور معنے مراد لینا کیونکر جائز ہی آور یہ بیان کیا ہے۔ کہ اس آیت کے پہلے۔ "اذ قال اللہ یا عیسے" کہا گیا ہے۔ (جسکا یہ مطلب ہے کہ حضرت عیسٰے کو خدا تعالے پوچھے گا کہ تو نے لوگوں کو کہا تہا کہ مجھے اور میری والدہ کو معبود بنانا) اور ظاہر ہے کہ قال ماضی کا صیغہ ہے۔ اور اوس کے اول "اذ" موجود ہے جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت سے زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا۔ نہ زمانہ استقبال کا۔ اور ایسا ہی جو جواب حضرت عیسٰے کیطرف سے ہے۔ وہ بھی صیغہ ماضی ہے۔ "فلما توفیتنی"۔ اسکی نظیر خدا تعالیٰ کا یہ قول ہے واذ قال ربک للملئکۃ جو قصہ ماضی ہو نہ آئندہ

اور اس بیان پر نازان ہو کر کادیانی نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ جو لوگ اس آیت کے یہ معنے کرتے ہین۔ کہ یہ نزول حضرت عیسے علیہ السلام کے بعد کا واقعہ ہے وہ ایسی تاویل رکیک کرنے سے شرم نہین کرتے۔ (دیکھو ازالہ کادیانی کا صفحہ ۶۰۸ و صفحہ ۹۰ وغیرہ)۔

اس دلیل کے دو جواب ہین۔ اول یہ کہ پہلی دلیل کادیانی کے جواب مین ثابت ہو چکا ہے۔ کہ توفی کے حقیقی معنے صرف وفات دینے کے نہین۔ بلکہ مطلق قبض کے ہین۔ جسکے کئی انواع و اقسام ہین۔ وفات دینا۔ سولا دینا۔ قبض جسم کرنا وغیرہ۔ اور یہ سب معانی اس لفظ سے بحسب مقتضائے مقام و بشہادت قرینہ مراد لئے جاتے ہین۔ بنا ءعلیہ اس آیت مین توفیتنی کے لفظ سے

شہادت قرآن مذکورہ صفحہ (۲۷) قبض جسم کے معنے مراد ہین نہ وفات چونکہ **کادیانی** نے جواس معنے وفات کو لفظ توفی کے حقیقی معنے قرار دیئے ہین۔ اور اسپر بضمن دلیل اول شواہد پیش کئے ہین۔ اسکا جواب دندان شکن دیا گیا ہے اور جو اسمقام مین اسپر اسنے دلیل پیش کی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کلام مین یہ لفظ توفیتنی وارد ہے تو اس کے معنے وفات دینے کے لیے جاتے ہین۔ پھر حضرت مسیح کے کلام مین بعینہ اس لفظ کے معنے وفا دینے کے کیون نہ لیے جاوین۔

اسکا جواب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی حضرت مسیح کیطرح بجسد زندہ آسمان پر اوٹھائے جاتے تو آپ کلام مین بھی وہی معنے قبض جسم لئے جاتے۔ آنحضرت وفات پاچکے ہین۔ اور زندہ آسمان پر موجود نہین ہین۔ تو پھر آپ کے کلام مین اس لفظ سے معنی قبض جسم کس قرینہ سے مراد لیئے جائین۔ آنحضرت کا بعینہ حضرت مسیح کے لفظ کو اپنی کلام مین اختیار فرمانا۔ اس امر کی دلیل نہین کہ جس معنی سے حضرت مسیح وہ لفظ بولین گے ان ہی معنی سے آنحضرت نے وہ لفظ فرمایا ہے اسکی مزید توضیح وتشریح حدیث سے وفات مسیح ثابت ہونے کی بحث مین ہوگی انشاء اللہ تعالے۔

دوسرا جواب فرض کیا اور مان لیا کہ اس کلام مین حضرت مسیح کو لفظ توفیتنی سے مطلق قبض کے معنے مراد ہین۔ جو موت اور قبض روح کو بھی شامل ہے اور اس لفظ سے آپ کے دونو زمانو (زمانہ قبض جسم قیام آسمان۔ اور زمانہ قبض روح بعد نزول) کے حال کی حکایت ہے۔ مگر اس صورت مین بھی اس آیت سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ حضرت مسیح فوت ہوچکے ہین۔ کیونکہ اس آیت مین کسی گذشتہ زمانہ مین حضرت مسیح کے اس قول کہنے کی حکایت نہین ہے بلکہ آئندہ زمانہ قیامت کے دن کی یہ حکایت ہے کہ خدا تعالے حضرت مسیح سے

واذ قال اللہ یٰعیسی ابن مریم ءانت	یہ سوال کریگا کیا تونے لوگون سے کہا

قلت للناس اتخذونی وامی الٰهین من
دون الله قال سبحانك ما يكون لی ان اقول
ما ليس لی بحق ان كنت قلته فقد علمته تعلم
ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسك انك انت
علام الغيوب. ما قلت لهم الا ما امرتنی به
ان اعبدوا الله ربی وربكم وكنت عليهم شهيدا
ما دمت فيهم فلما توفيتنی كنت انت الرقيب
عليهم وانت على كل شیٔ شهيد.
(سورہ مائدہ ۹ - رکوع ۱۶)

کہ مجھے اور میری والدہ کو اپنا
معبود بنا لینا۔ انہوں نے جواب
مین کہا کہ خداوند مینے تو انکو
وہی کہا تھا۔ جو تونے مجھے حکم
دیا تھا۔ مین جب تک انمین
رہا انکا نگران رہا۔ اور جب
تونے مجھے قبض کر لیا تو تو
انپر نگہبان ہوا۔
اور یہ امر ظاہر و مسلم فریقین
ہے کہ اس دن سے پہلے وہ ضرور وفات پا چکے ہونگے۔ لہذا اس آیت
سے انکی موت ہی مراد ہو۔ تو قیامت سے پہلے انکا وفات پا جانا ثابت
ہوتا ہے نہ اسوقت مردہ ہونا۔

ہمارے اس بیان پر کہ اس آیت مین زمانہ قیامت کی حکایت ہے نہ
زمانہ گذشتہ کی یہ **دلیل** ہے کہ اس آیت سے پہلے خدا تعالے نے فرمایا ہے

يوم يجمع الله الرسل فيقول ماذا اجبتم
قالوا لا علم لنا انك انت علام الغيوب
قال الله هذا يوم ينفع الصدقين
صدقهم لهم جنت تجری من تحتها
الانهار خلدين فيها ابدا۔
(سورہ مائدہ ع ۱۵ و ۱۶)

کہ جس دن (یعنے قیامت کے) خدا تعالے
رسولون کو اکٹھا کرکے کہے گا کہ تمکو
تمہاری امتوں نے کیا جواب دیا۔ تو وہ
جواب مین عرض کرینگے ہمکو اسکا علم نہین
اسکے بعد حضرت عیسے کو بلفظ اذ قال
مخاطب فرما کر ان نعمتوں کو شمار کیا جو انپر خدا
نے انعام کیں۔ اسکے بعد اس سوال و جواب کا ذکر فرمایا۔ اسکے بعد یہ فرمایا کہ یہ وہ دن ہے

جسمین سچون کو انکا سچ بولنا نفع پہونچائیگا۔ انکے لیے باغ ہین جنکے نیچے نہرین جاری ہین وہ باغون مین ہمیشہ رہین گے۔

یہ ماقبل ومابعد آیت مذکور صریح شاہد ہے۔ کہ اس سوال وجواب مین بطور پیشین گوئی واقعہ آئندہ روز قیامت کی حکایت مقصود ہے نہ کسی گذشتہ زمانہ کی۔

"کاویانی نے جو بڑے فخر اور ناز کے ساتھ اس بیان کو غلط اور موجب شرم قرار دیا ہے۔ اور اسکے مقابلہ مین اثبات کا دعوے کیا ہے۔ کہ اس آیت مین وقت نزول سے پہلے زمانہ کی حکایت ہے اور اسپر لفظ "اِذْ" سے جو ماضی کی ظرف ہے اور لفظ "قَالَ" اور "تَوَفَّیْتَنِی" سے جو ماضی کے صیغہ ہین تمسک کیا ہے اور اسکو "اذ قال ربک للملٰئکۃ" کی نظیر سمجھا ہے۔ یہ کمال شرم کا موجب ہے۔ اگر کاویانی مین کچہ شرم ہو کیونکہ اس آیت کو بنظر لفظ اذ قال گذشتہ واقعہ کی حکایت قرار دینا صرف بعض اشخاص سدی وغیرہ کی راے ہے۔ انکے سوا تمام مفسرین اسلام اس راے کو غلط قرار دیتے ہین۔ اور اس آیت کو قیامت کے دن کی حکایت سمجھتے ہین اور لفظ "اذ قال" کا وہ یہ جواب دیتے ہین۔ کہ اِذْ محاورہ قرآن مین مستقبل کے لیے بھی آتا ہے۔ اور اس قصہ کے واقعات کو "قال" وغیرہ ماضی کے صیغون سے حکایت کرنا اس امر کے اظہار کے لیے ہے۔ کہ یہ واقعہ آئندہ ایسا یقینی الوقوع ہے۔ کہ گویا ہوچکا ہے۔

تفسیر معالم مین لکھا ہے۔ اس قول کی نسبت یہ اختلاف ہے کہ یہ کب

اختلفوا فی هذا القول متی یکون فقال السدی قال الله تعالی هذا القول لعیسی حین رفعه الی السماء لان حرف اذ یکون للماضی وقال سائر المفسرین انما یقول الله تعالی له هذا القول	واقع ہوگا۔ سدی کا قول ہے۔ کہ یہ قول خداتعالے نے اسوقت مسیح کو کہا تھا جب اسکو آسمان کیطرف اٹھایا تھا۔ اسپر اوسکی یہ دلیل ہے

یوم القیمة بدلیل قوله تعالی یوم یجمع الله الرسل وقال من بعد هذا یوم ینفع الصادقین صدقهم واراد بهما یوم القیمة وقد تجیء اذ بمعنی اذا کقوله تعالی ولو تری اذ فزعوا ای اذا فزعوا یوم القیمة والقیمة وان لم تکن بعد لاکنها کالکائنة لانها اٰتیة لا محالة ۔ (معالم صـ۳۱۲)	کہ صرف اِذْ ماضی کے لیے آتا ہے۔ اسکے سوا تمام مفسرین یہ کہتے ہین کہ یہ قول خداتعالے حضرت مسیح کو قیامت کے دن فرمائیگا۔ انکی دلیل یہ ہے کہ اس قول سے پہلے خداتعالے نے فرمایا ہے کہ خداتعالے پیغمبرون رسولون کو جمع کریگا تا آخرہ اور اسکے

بعد فرمایا ہے۔ یہ وہ دن ہے جسمین سچون کو انکا سچ نفع دیگا۔ اور ان دونو سے قیامت کا دن مراد ہے (لہذا یہ قول جو ان دونو قولون کے بیچ مین ہے۔ قیامت ہی کو کہا جائیگا) اور لفظ اِذْ بمعنے اِذَا بھی آتا ہے۔ جو مستقبل کی ظرف ہوتا ہے۔ اسکی نظیر خداتعالے کا وہ قول ہے جسمین ارشاد ہے۔ کاش تو انکو دیکھے جب وہ گھبرائینگے۔ (اسمین آئندہ روز قیامت کے گھبرانے کو لفظ اِذْ اور صیغہ ماضی سے بیان کیا ہے) اور قیامت اگرچہ اسوقت تک واقعہ نہین ہوئی۔ مگر چونکہ وہ ضرور ہونے والی ہے۔ اسلیے اس سوال وجواب مین بلفظ ماضی اس سے حکایت ہوئی۔ اور یہ بات جتائی گئی ہے کہ گویا وہ ہو چکی ہے۔

واذ ههنا بمعنی اذا کقوله تعالی ولو تری اذ فزعوا تعبیرا عن المستقبل بلفظ الماضی تنبیها علی تحقق وقوعه (فتح البیان صـ۱۳۲ ج ۳)	ایسا ہی تفسیر فتح البیان مین کہا ہے۔ جو تفسیر معالم کا خلاصہ مضمون ہے

اور تفسیر کبیر مین ہے کہ یہ کلام حضرت عیسیٰ سے خداتعالے قیامت

فهذا الکلام انما یذکره لعیسی یوم القیمة	کے دن کرے گا۔ بعض کا یہ قول

Marfat.com

ومنهم من قال انه تعالى قال هذا الكلام
لعيسى حين رفعه اليه - وتعلق بظاهر قوله
واذ قال الله واذ تستعمل للماضي والقول
الاول اصح لان الله عقب هذه القصة
بقوله هذا يوم ينفع الصادقين والمراد به
يوم القيمة واذا تمسك بكلمة اذ فقد
سبق الجواب عنه (تفسیر کبیر ص۶۹ ج۳)
خرج قوله اذ قال الله على لفظ الماضي دون
المستقبل وفيه وجوه الاول الدلالة على
قرب القيمة حتى كانها قامت
ووقفت وكل ات قريب ويقال الجيش
قد اتى اذا قرب اتيانهم قال الله تعالى
اتى امر الله الثاني انه ورد على حكاية
الحال - ونظيره قول الرجل كانك بنا وقد
دخلنا بلدة كذا فصنعنا فيها كذا اذ صاح
صائح فتركتني واجبت ونظيره من القران
ولو ترى اذ فزعوا فلا فوت
ولو ترى اذ يتوفى الذين كفروا الملائكة - ولو
ترى اذ الظالمون موقوفون عند ربهم والوجه
في كل هذه الايات ما ذكرناه من انه
خرج على سبيل الحكاية عن الحال (تفسیر کبیر ص۶۹ ج۳)

ہے کہ یہ اس وقت کہا تھا جب حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اپنی
طرف اٹھا لیا تھا - وہ آیت کے
ظاہر لفظ اذ قال سے لیتا ہے -
کیونکہ اذ ماضی کے لئے استعمال
کیا جاتا ہے - مگر صحیح وہی پہلی
بات ہے - کیونکہ خدا تعالیٰ نے
اس قصہ کے بعد یہ فرمایا ہے کہ یہ
وہ دن ہے جس میں سچوں کو سچ
نفع دیگا - وہ قیامت کا دن ہے -
رہا جواب لفظ اذ سو گذر چکا ہے
اور اس سے پہلے کہا ہے کہ اذ
قال اللہ ماضی کے صیغہ سے فرمایا -
نہ صیغہ مستقبل سے اسکی کئی وجہ
ہیں - پہلی وجہ یہ کہ ماضی کے لفظ
سے قیامت کا قرب مفہوم ہوتا
ہے گویا کہ وہ ہو چکی اور قائم ہو گئی -
اور عرب میں ہر آنے والی چیز کو قریب
بولتے ہیں - یہ بھی کہتے ہیں کہ لشکر
آگیا جب اسکا آنا قریب ہو - اسی
محاورہ پر خدا تعالیٰ فرماتا ہے -

Marfat.com

اتیٰ امر اللہ یعنے خدا کا حکم قیامت یا عذاب آگیا۔ دوسری توجیہ یہ ہے کہ یہ لفظ بطورِ حکایت حال بولا گیا ہے۔ یعنی جو حال آیندہ واقع ہوگا اسکو واقع شدہ صورت مین بیان کیا گیا۔ اسکی نظیر محاورہ عرب مین ہے ایک آدمی کا دوسرے کو یہ کہتا ہے۔ کہ گویا مین اور تو ایک شہر مین داخل ہوئے اور ہمنے ایک کام کیا ناگاہ ایک شخص چلا یا تو تو نے مجھے چھوڑ دیا۔ اور مین اُس کے پیچھے لگا (جس سے مراد یہ ہے کہ آیندہ ایسا ہوگا) اور اسکی نظیرین قرآن مین یہ آئین۔ ولو تری اذ فزعوا۔ اذ یتوفی الذین کفروا۔ اذ الظلمون۔ جنکا وقوع آیندہ ہوگا مگر اسکو بلفظ اذْ بیان کیا گیا ہے۔

لفظ اذْ اور صیغہ ماضی سے آیندہ واقعات کی حکایت کرنا قرآن مین بکثرت ہے۔ اسکی چند مثالین امثلہ مذکورہ کے علاوہ ایک ہی آیہ مین اور سنو۔

سورۂ بقر مین ارشاد ہے جب وہ لوگ جنکی پیروی ہوتی ہے ان لوگون سے بیزار ہونگے جو اُنکی پیروی تھے۔ اور وہ عذاب دیکھینگے اور انکے تعلقات ٹوٹ جاینگے۔ اور وہ لوگ کہین گے جو انکے پیرو تھے کہ کاش ہمکو

> اذ تبرا الذین اتبعوا من الذین اتبعوا ورأوا العذاب وتقطعت بہم الاسباب وقال الذین اتبعوا لو ان لنا کرۃ فنتبرا منہم کما تبرؤا منا۔

پھر دنیا کیطرف پھرنا ہوتا تو ہم بھی اُنسے بیزار ہوتے جیسے ہم سے بیزار ہوئے ہین۔

اس آیت مین وہی اذْ جو ماضی کی ظرف ہوتا ہے بمعنے مستقبل مستعمل ہوا اسکے بعد تبرّا اور رأوا اور تقطعت یہ سب ماضی کے صیغے ہین اور انسے مضارع کے معنے مراد ہین۔ ان سب کو بلفظ ماضی لانا اسی غرض سے ہوا ہے کہ جو آیندہ ہونے والا ہے یقینی معلوم ہو اور یہ سمجھا جائے کہ گویا یہ ہو چکا ہے۔

چھوٹی یا بڑی کتب نحو کی جو ہونگے تو انمین بھی یہ سمجھایا ہوگا کہ اذ بمعنی مستقبل

Marfat.com

... آتا ہے۔ کافیہ و شرح ملا میں ہے کہ اِذْ بمعنے ماضی ہوتا ہے۔

وقد یکون اذ للماضی وقد یجئ للاستقبال کقوله تعالی فسوف یعلمون اذ الاغلال فی اعناقهم (شرح ملا ص ...)	اور کبھی مستقبل کے لیے بھی آجاتا ہے۔ جیسا کہ اس قول خداوندی میں ہے کہ شتاب جان لیں گے جب کہ طوق انکی گردنوں میں ہونگے۔

اس آیۃ میں واقعہ روز قیامت کو بلفظ اِذْ حکایت کیا ہے۔ اور اس سے معنے مستقبل کا ارادہ کیا۔

اور جیسا کہ قرآن میں بعض یقینی آنے والے واقعہ کو بلفظ ماضی بیان کیا گیا ہے۔ ایسا ہی یقینی گذشتہ واقعہ ماضی کو بلفظ مضارع اس امر کے اظہار کے لیے بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ واقعہ ایسا یقینا وقوع میں آچکا ہے کہ گویا اب اسکا وقوع نظر آرہا ہے۔ اسکی مثالیں بھی بہت ہیں از انجملہ چند آیتیں بیان کیجاتی ہیں۔

(۱) خدا تعالی فرماتا ہے کہ جب ابراہیم اور اسمعیل خانہ کعبہ کی بنیاد اٹھا رہے تھے

واذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت واسمعیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ (سورہ بقرہ ع ۱۵)	اور یہ کہہ رہے تھے کہ اے خداوند تو ہم سے قبول کر تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اس واقعہ ماضی کو خدا تعالے نے بلفظ یرفع جو مضارع ہے حکایت کیا۔ اور اس سے یہ جتایا کہ یہ واقعہ ایسا یقینی الوقوع ہے کہ گویا اب سامنے ہو رہا ہے۔

تفسیر بیضاوی میں ہے کہ اس قول خداوندی میں حکایت ماضی

واذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت	کی بلفظ مضارع حکایت ہوئی ہے

Marfat.com

حکایۃ حال ماضیۃ (بیضاوی ص...)
حکایۃ حال ماضیۃ استحضار الصورۃ العجیبۃ (فتح البیان)
اذ یقول المنافقون والذین فی قلوبهم مرض ما وعدنا اللہ ورسولہ الا غرورا

تفسیر **فتح البیان** میں ہے کہ اس سے مقصود اس امر کا اظہار ہے کہ وہ صورت عجیبہ سامنے حاضر ہو رہی ہے (۲) **قرآن** میں ارشاد ہے جبکہ منافق اور وہ لوگ جنکے دلوں میں مرض ہے کہتے تھے کہ ہم کو تو خدا و رسول نے دھوکہ ہی کا وعدہ دیا ہے اسمیں واقعہ ماضیہ کی بلفظ مضارع یقول ہوا اسی غرض استحضار سے حکایت کی ہے۔

مفسرین اہل اسلام نے بیان کیا ہے چنانچہ فتح البیان معالم تفسیر کبیر وغیرہ میں ہے کہ اس سوال سے جو حضرت عیسے سے خدا تعالے کریگا مقصود نصاری کو زجر و الزام دینا ہے یہ مقصود ہی اس امر کا مؤید ہے کہ وہ سوال و جواب قیامت کو ہوگا۔ کیونکہ قیامت سے پہلے وہ اس سوال و جواب کے وقوع کو کب مانتے ہیں اور اس سے انکا زجر والزام کب مقصود ہے۔

فان قیل فما وجہ هذا السوال عنہ مع علم اللہ عزوجل ان عیسے لم یقلہ قیل هذا السوال عنہ لتوبیخ قومہ وتعظیم امر هذہ المقالۃ (معالم ص ۲۰۲)

ان شواہد قرآنیہ اور آثار سلفیہ سے بخوبی ثابت ہے کہ اس آیہ میں قصہ آیندہ کی حکایت ہے اور لفظ اذ قال اس واقعہ کے آیندہ ہونے سے مانع نہیں ہوسکتا۔ اگر اس آیہ کے ایسے ہی معنے کریں جو حضرت عیسے کی وفات کو بھی شامل ہوں۔ تب بھی اس آیہ سے ثابت نہیں ہوتا کہ وہ اس آیہ کے نزول سے پہلے یا اسوقت فوت ہو چکے ہیں۔ بلکہ ایسے معنے سے صرف یہ

Marfat.com

ثابت ہوتا ہے کہ جسوقت اللہ تعالیٰ کا یہ سوال اور اسکا جواب واقع ہوگا اسوقت سے پہلے وہ فوت ہو چکے ہونگے اور یہ امر ہمارے عقائد کے مخالف نہیں اور قادیانی کے دعوے کا مؤید و موافق نہیں ہے۔

اب قادیانی صاحب اور انکے اتباع جو علما کہلا کر علم کے نام کو بدنام کر رہے ہیں۔ کچھ تو ... کو کام میں لاوین اور تھوڑی دیر کے لیے انصاف اختیار کرتے فرماوین۔ کہ اس ایہ کی تفسیر میں رکیک تاویل کس کی ہے۔ آپکی یا جمہور مفسرین اہل اسلام کی اور اس تاویل سے شرمندہ ہونا کسکا حق ہے جمہور مفسرین کا یا آپکا۔

آپ نے سدی کے قول باطل کی تقلید کرکے جمہور علماء اسلام کو شرمندہ کرنا چاہتا تھا۔ اب کہو کون شرمندہ ہوا۔

آپنے سدی کی اس بات میں تو تقلید کی ہے کہ یہ قول خداوندی حضرت مسیح کو گذشتہ زمانہ میں کہا گیا ہے۔ مگر آپ نے اسکے اس قول کی پیروی چھوڑ دی کہ وہ قول اسوقت کہا گیا تھا جب حضرت عیسے علیہ السلام کو خدا تعالے انے آسمان پر اٹھا لیا تھا" یہ دوسرا امر آپ کے لیے شرم کا موجب ہے کہ لا تقربوا الصلوٰۃ کو لے لیا اور انتم سکاریٰ کو چھوڑ دیا۔ افا تؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض کا خط حاصل کیا۔

ناظرین! طالبین حق و یقین! خصوصاً منتسبین مذہب محدثین! قادیانی کے دعوے وفات پر قرآن کی صرف ایک ہی آیتیں تھیں جنمیں حضرت مسیح کا ذکر اور لفظ توفی کا درود ہے۔ انکے سوا جس آیۃ قرآن کو انہنے اتارا اس سے اپنا بے علم و بے انصاف ہونا ظاہر کیا ہے۔ ان دو دلیلوں سے اس دعوی کا عدم ثبوت تحقیق ہو چکا تو اب اسکے باقی دلائل سے بحث کی ضرورت نہیں ہے تاہم اسکی جہالت اور بے انصافی ظاہر کرنے کو ان دلائل سے بھی تعرض کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

فتنۂ کادیانی نمبر ۲

"ابھی فتنے کوئی دن میں قیامت ہوگا"

اسلام کے حامیو! مسلمانوں کے پولیٹیشن احباؤ! ملک کے امن و بہی خواہو! آپ اس فتنہ کادیانی سے کیوں غافل ہو رہے بے فکر سو رہے ہیں۔ ملک اور گورنمنٹ [illegible] اسلام کی [illegible] کی تدبیریں کیوں نہیں بتاتے کیا کادیانی کے خلیفے پنجاب گزٹ سیالکوٹ ۱۲ و ۱۹ ستمبر ۱۹۱۱ء [illegible] کہ مطمئن ہو بیٹھے ہو کہ اس فتنہ کا کوئی پولیٹکل اثر اہل اسلام کے [illegible] اور ملک کی حالت پر نہ پڑیگا۔ بلکہ کادیانی کا [illegible] مہدی موعود میں ہی ہوں۔ مسیح موعود بھی میں ہی ہوں [illegible] پرانے خیال کے اثر کو مٹا دیگا۔

اے خیر خواہان ملک و قوم اہل اسلام! کیا آپ صاحبوں نے ہمارا مضمون "فتنہ کادیانی نمبر ۱" مندرجہ اشاعت شحنہ نمبر [illegible] ۱۹۱۱ء میں دیکھا۔ اور اسمیں کادیانی کے پاس ساٹھ ہزار اشخاص کا آنا اور انکی مہمانداری میں دس ہزار روپیہ کے قریب صرف ہونا۔ اور کادیانی کی **ہشت سالہ میعاد کی پیشگوئی** کرنا نہیں پڑھا۔

ساٹھ ہزار اشخاص کا کسی کے پاس آنا۔ اور دس ہزار روپیہ اونکی مہمانداری میں خرچ ہونا کوئی [illegible] اور نوٹس ایبل نہیں ہے۔ مگر اس کے ساتھ اس ہشت سالہ میعاد کی پیش گوئی کو اور کادیانی کے دعوے امامت و مہدویت کو توجہ سے خیال میں لاؤگے تو ضرور اس بارے میں [illegible] قرار دوگے۔ ہمکو اس راز پنہانی کی تشریح سے [illegible] ایک امر مانع ہے وہ [illegible] نع ہوگا۔ بالفعل ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اس فتنہ کادیانی سے خوف کرنا صرف ہمارا ہی [illegible] نہیں بلکہ اور ملک کے خیر خواہ جو پولیٹکس کا مذاق رکھتے ہیں) بھی ہماری اس رائے [illegible] اتفاق رکھتے ہیں وہ **ایک نوٹ ایڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ** ہے۔ جو اپنے پرچہ ۱۴ ستمبر ۱۹۱۱ء میں لکھتے ہیں [illegible] ہونا کوئی بڑی بات نہیں اور نہ مرشناسوں کی نظر میں کوئی حیرانی کی بات ہے [illegible] انسان جس شے سے [illegible] مختلف مذاہبوں کا مرقع ہے ہر ذی روح میں [illegible] ضروری ہے۔ ہر انسان دوسرے انسان کا مماثل ہے۔ ایمان میں مماثلت بھی [illegible]

جناب باری کی طرف سے الہام نہ صرف انسانوں بلکہ حیوانوں پر بھی ہوتا ہے۔ اور صحیفہ ...
مدلل طور پر چند مرتبہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ لیکن جب ہم اسکو مذہبی اور پولٹیکل خیال سے دیکھتے ہیں
تو یہ دعوے بہت ہی بے سر اور نہایت خطرناک معلوم ہوتا ہے۔ مرزا صاحب کو بھی غالباً معلوم
ہوگیا ہوگا کہ انگریزی اخبارات اونکے مخالف ہیں۔ اور اونکے دعووں اور مباحث پر پبلک اور گورنمنٹ
مطلع اور انکی کیفیات پر ریویو کر رہے ہیں۔ یہ کیا اسوجہ سے نہیں کہ مرزا صاحب نے اپنے کو مثیل
بنایا ہے۔ کتب آسمانی کی موافقت یا مخالفت کی ہے۔ اور اپنے کو مسیح علیہ السلام کا قائم مقام
یا بعینہ وہی مسیح قرار دیا ہے۔ ... دنیا میں آئیگا۔ بلکہ محض اس لحاظ سے کہ مرزا صاحب کا یہ
اور یہ دعوے بعثت ایک مذہبی قالب پکڑتا جاتا ہے۔ اور جسکے لئے انجام میں ایک جدید پارٹی کا
ہوتا۔ اور پھر پولٹیکل صورت میں بدلجانا ضرور ہے۔ لیکن انگریزی معاصروں کا خیال اس جانب
رجوع ہوا ہے۔ کہ یہ معاملہ چونکہ جدید اور اس دعوے کی شکل چونکہ عجیب و غریب ہے اور ہمارے
خوب جانتے ہیں کہ قدیم یا جدید تعلیم پاکر زمانہ کیسا ہی عقلمند اور فیلسوف ہوجائے مگر ہر زمانہ میں
اعجوبہ پرست جہلا ضرور موجود رہتے ہیں۔ اور سائنس اور فلسفہ طبائع میں کتنا ہی حلول کر جائے
فلاسفروں اور عقلا کی کتنی ہی ٹکڑیاں یا (د) کالجوں اور یونیورسٹیوں سے پرے باندھ باندھ کر
تاہم غیر ممکن ہے۔ کہ دنیا سے اعجوبہ پرستی دور ہوجائے۔ ایک ریفارمر یا ایک عیار شاطر کو بڑی بڑی
تدبیریں اور بڑی بڑی چالیں اختیار کرنی پڑتی ہیں اور پھر کہیں سالہا سال کے بعد ...
اعجوبہ پرست قابو میں آتے ہیں۔ ہم نے بڑے بڑے علما اور فضلا اور بڑے بڑے جاندہ ...
لوگوں کو اعجوبہ پرستی کے دام میں اسیر پایا ہے۔ اور چند جاہلوں عیاروں نے ...
پھونکا ہے۔ کہ ... تک نہیں ہلا سکے۔ اور نیز ہندوستان میں ایسے لوگ نہ صرف سیکڑوں
موجود ہیں۔ جو وحشیوں اور ضعیف الاعتقاد اعجوبہ پرستوں کو اپنے پیچھے ایک ہانک دو ...
ہم اکر موندڑ رہے ہیں۔ مگر ادہر سے کسی حاکم یا کسی انگریزی اخبار کو کبھی خوف نہیں ہوا
اور نہ پر ایمان رکھتے ... ہندوستان میں جوق جوق موجود ہیں۔ کوئی کسی کے پیچھے
بے علم دیہاتی کسی کسانہ عوام ایسے کرتوتوں کو برا نہیں سمجھتے کیونکہ وہ جاہل مگر جو دعوے
نبوت ... دیکھ ہندوستان سارے مذہب کے اصول کے خلاف ہے۔ اور اصول اسلام

تاہم اسکی جہالت اور اضافہ ظاہر ہے ... نام میں ہمشا ...

Marfat.com